بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ

نہیں ہے طاقت کسی بشر کو کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر پردہ ڈال دیتے ہیں یا پیچھے پردہ

يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ

عظمت کے یا بھیجتے ہیں فرشتہ پیغام پہنچانیوالا پس دل میں ڈال دیتا ہے ساتھ حکم ہمارے کے بیشک وہ ہی بلندی حکمت والا ہے۔

یہ کتاب مستطاب موسومہ

# اسرارِ عترتِ فریدی

و

# رسالہ نکات تعلیماتِ برزخ فریدی


تصنیف شریف : ماہر حالات جز و کل خاندانِ عالیہ چشتیہ فریدیہ قادریہ حکم باطن سے ہادیٔ دینا مرشدنا مظہرِ ذاتِ عین.
مخدوم شاہ پیر محمد حسین صاحب بدری فریدی صابری چشتی رحمۃ اللہ علیہ



طبع ثانی : زیرِ سرپرستی خادم الفقراء حضرت خواجہ پیر خضر علی شاہ صاحب نے برائے خاص و عام آر زیڈ پیکجز لاہور سے طبع کرائی


جملہ حقوق محفوظ ہیں۔


قیمت ۳۰۰/-

# طبع ثانی

زیر سرپرستی

حضرت خواجہ خضر علی شاہ چشتی فریدی صابری وقادری فرید ثانی مجدد الوقت بادشاہِ عرب وعجم

خلف الرشید

حضرت جناب خواجہ پیر اختیار علی شاہ صاحب چشتی فریدی صابری وقادری

فرید ثانی مجدد الوقت بادشاہِ عرب وعجم رحمتہ اللہ علیہ

خلف الرشید

حضرت جناب خواجہ پیر مظہر فرید شاہ صاحب چشتی فریدی صابری وقادری

فرید ثانی مجدد الوقت بادشاہِ عرب وعجم رحمتہ اللہ علیہ

خلف الرشید

حضرت جناب خواجہ پیر محمد حسین شاہ صاحب چشتی فریدی صابری وقادری

فرید ثانی مجدد الوقت بادشاہِ عرب وعجم رحمتہ اللہ علیہ

اولاد

حضرت جناب شاہ وشیخ فرید فرد گنج شکر زہد الانبیاء بابا صاحب محمد مسعود العالمین

قطبِ عالم اغیاثِ ہند عاشق ومعشوق ذاتِ احدیت شہنشاہ ولائیت فردیت

رحمتہ اللہ علیہ قدس سرہٗ العزیز

# گزارشِ احوال

بحمداللہ کہ کتب مستطاب موسومہ ''اسرارِ عترتِ فریدی'' کا دوسرا ایڈیشن ہدیہ ناظرین کیا جارہا ہے۔ طبع اوّل کی اجازت حضرت خواجہ محمد حسین صاحب چشتی فریدی صابری قادری نے اپنے خلیفہ سائیں محمد فتح الدین صاحب چشتی قادری کے سپرد کی۔ اور حضرت خواجہ محمد حسین صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی حیات ظاہری ۱۳۰۹ھ کو چھپی مدت سے یہ نسخہ متبرکہ اور آنحضرت کی دیگر تصنیفات میں حبل المتین فریدی و تفسیر فریدی اور سہ حرفیات وغیرہ نایاب تھیں۔ عرصہ سے خیال تھا کہ بہ اعتبار ضرورت زمانہ ان کی طباعت کا از سرِنو انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس کارِخیر کا آغاز ''اسرارِ عترتِ فریدی'' سے کیا جارہا ہے۔ حسن اتفاق سے عرصہ اتنے سال بعد اس سلسلہ کی طباعت کی سعادت فقیر کے حصہ میں آئی۔ یہ سعی دربارِ عالیہ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ میں منظور ہو اور انہیں سلسلہ عالیہ کی خدمت کی توفیق ہو۔ اُمید ہے کہ یکے بعد دیگرے تمام کتب اربابِ طریقت کی نذر کی جائیں گی۔ دیگر احباب کرام سے عموماً توقع ہے کہ اس نیک مقصد کے حصول میں ہمارے شریک کار ہوں۔

خادم الفقراء حضرت خواجہ خضر علی شاہ چشتی فریدی صابری و قادری

دربار حضرت خواجہ مظہر فرید شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محلہ چاہ دوہٹہ پاک پتن شریف۔

# فہرست ابواب


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | **باب اوّل**<br>دیباچہ کتاب و پیدائش حال مصنف کتاب ہذا وعنایات جناب فریدیہ عالیہ و سرفرازی مُرشد کامل ونسب نامہ مؤلف تا جناب بابا صاحبؒ اور بعضے نکات تعلیم معاابیات مثنوی شریف مولانا روم صاحبؒ کی۔ | ۱ |
| ۲ | **باب دوئم**<br>در بیان نسب نامہ ہائے حسب ونسب جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وآمدن حال جدِ پاک ولائیت سے اس ملک میں اور شادی والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ و پیدائش وحالات مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ وتاریخی حال دونوں سلسلہ کا۔ | ۳۶ |
| ۳ | **باب سوئم**<br>در بیان پیدائش جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وتفصیل اولاد دیگر مولوی محمد جمال الدین شاہ سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحسب الحکم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حج بیت اللہ شریف کو روانہ ہونا والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ کا معہ اہل بیت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ | ۵۴ |
| ۴ | **باب چہارم**<br>در بیان حاصل ہونے تعلیم وتلقین نعمت باطنی وتبرکات عطا ہونے حضرت جناب پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی طیفوریہ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور مدینہ مبارک جانا اور واپس آنا سورت میں بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معہ والدین کے۔ | ۵۹ |

| | | |
|---|---|---|
| ۵ | **باب پنجم**<br>در بیان حضرت خضر علیہ السلام کا حکم الٰہی سے جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سیر بحری کے لے جانا اور تعلیم آبی پیدائش کو بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہونے اور بیان مشاہدہ عجائبات ہر دیار کے اور جناب مولا مرتضیٰ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بیعت جُبل حاصل کرنی اور تعلیم دُعاء حیدری کی ہونے اور پھر مائی صاحبہ معظمہ مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنا جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ | ۶۴ |
| ۶ | **باب ششم**<br>در بیان حسب الارشاد جناب مولا مرتضیٰ شیرِ خُدا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تعلیم اویسیہ سلسلہ کی مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ سے کر کے واسطے جہاد نفس کے روانہ ہونا ساتھ مہتر الیاس علیہ السلام کے اور عجائبات صوبجات کا بیان اور تعلیم قوم جنّات ہوائی کو شریعت و طریقت کے اور زکوٰۃ ہر زمین شریفین کا مجاہدہ ہفت تبت پر کرنا جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ | ۷۲ |
| ۷ | **باب ہفتم**<br>در بیان حسب الحکم جناب پیران پیر صاحبؒ کی والدہ صاحبہؒ کی خدمت میں حاضر ہونا اور تعلیم مائی صاحبہ معظمہ مکرمہؒ علیہ کا کرنا اور پھر ساتھ بہاؤ الدین صاحبؒ و لعل شہباز صاحبؒ و سید جلال عبد القادر عرف سید احمدؒ سیاحی کرنے ہفت اقلیم بجز ملک نصاریٰ اور تمام عارفان روئے زمین سے فیض اوٹھانا و ملاقات جناب شیخ شہابُ الدین سہروردی صاحبؒ سے کرنا جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ | ۹۰ |
| ۸ | **باب ہشتم**<br>در بیان حسبُ الارشاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا اور وفات مائی صاحبہ مکرمہ معظمہ رحمۃ اللہ علیہ و بیان ہیئت زمین معہ نقشہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ | ۹۸ |

| | | |
|---|---|---|
| ۹ | **باب نہم**<br>در بیان بعد وفات مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ حَسَبُ الحکم والئے ہند صاحبؒ اجمیر شریف پہنچنا اور نماز معکوس کے وظائف جہاد اکبر ہفت سالہ کی تعلیم ہونے خواجہ غریب نواز صاحبؒ سے باباصاحبؒ کو۔ | ۱۰۵ |
| ۱۰ | **باب دہم**<br>در بیان جہاد الکبر شغل نماز معکوس سے فراغت حاصل کرنے اور خضر علیہ السلام فردیت کے درجہ تکمیل ہونے کی خوشخبری دینے و حکم باطن سے دہلی شریف خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں پہنچنا بعد بیعت کے خدمت وضو پر مامور ہونا اور آنکھ نکال کر دینا باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ اور چڑیوں کا زندہ ہونا۔ | ۱۱۱ |
| ۱۱ | **باب یازدہم**<br>در بیان آخری جہاد نفس زُہد الانبیائے برزخ صغراء یعنی قبر کھدوا کر تعلیم شغل قلبی و روحی و حبس کبریٰ پنج سالہ و شغل نوری و برزخ کبریٰ کے کرانا بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ صاحبؒ و تعلیم نکات وصایا۔ | ۱۱۸ |
| ۱۲ | **باب دوازدہم**<br>در بیان حبس کبیر پنج سالہ سے نکلوانا اور والئے ہندؒ و خواجہ صاحبؒ دونوں سے خلافت کلی مجددی امامت شہنشاہ ولائیت درجہ فردیت ساتھ خطاب زہد الانبیاء کے بحاضری اولیاء اللہ جن و اِنس حاصل کرنا اور خبر دینی دونوں صاحبان کو کہ ایک مخدوم رحمۃ اللہ علیہ اور ایک محبوب رحمۃ اللہ علیہ تم سے ہوں گے۔ | ۱۲۶ |
| ۱۳ | **باب سیزدہم**<br>در بیان رخصت حاصل کر کے ہانسی آنا اور خواجہ جمال الدین صاحب ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت ہونا اور کوٹھووال چلہ گزارنا اور پھر دہلی شریف جانا باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ | ۱۳۳ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۴ | **باب چہاردہم**<br>دربیان بعد چلہ حَسبُ الحکم باطنی پیران عظام رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سکونت شہر اجودہن و ملک پنجاب کے امر کرنا اور کیفیت زمین ہند پنجاب۔ | ۱۳۵ |
| ۱۵ | **باب پانزدہم**<br>دربیان کیفیت شہر اجودہن و آبادی ابتدائے و سکونت قوم ہائے اور ویران ہونا کئی مرتبہ تاریخی احوال۔ | ۱۴۰ |
| ۱۶ | **باب شانزدہم**<br>دربیان آمدن جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ اجودہن و سکونت و اسلام حاصل کرنا مردان و زنان اس ملک مین و نام بدلنا حکم باطن سے پاک پتن شریف۔ | ۱۴۸ |
| ۱۷ | **باب ہفتم دہم**<br>دربیان مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا احوال بضمن جناب پیران پیر صاحبؒ و والدہ صاحبہؒ ہرات سے پاک پتن شریف لاکر سپرد باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کرنا اور تعلیم و نعمت حاصل کرنا باباصاحبؒ سے۔ | ۱۵۳ |
| ۱۸ | **باب ہشتم دہم**<br>دربیان ازواج مُطہّراتؒ ہر سہ و دُختران رحمۃ اللہ علیہ و فرزندانؒ باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ بتفصیل۔ | ۱۷۵ |
| ۱۹ | **باب نوزدہم**<br>دربیان حضرت خواجہ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کا پاک پتن شریف میں خدمت پر مامور ہونا اور فیض حاصل کرنا باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تمام کیفیت۔ | ۱۸۰ |
| ۲۰ | **باب بیستم**<br>دربیان احوال جناب محبوب الٰہی صاحبؒ و محبوب خلق اللہ سلطان المشائخ محمد نظام الدین بدایونی۔ | ۱۹۱ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱ | **باب بیست ویکم**<br>قصیدہ جنّی کی عنائیت ہونا باباصاحبؒ سے محبوب الٰہی صاؒحب کو وقدرے احوال چنگیز خان ہلاکون۔ | ۱۹۵ |
| ۲۲ | **باب بیست ودئم**<br>دربیان احوال نکاح بی بی خاتون رحمتہ اللہ علیہ دختر غیاثُ الدّین مُبین بادشاہ فرزند شمسُ الدّین التمشؒ۔ | ۲۰۱ |
| ۲۳ | **باب بیست سوئم**<br>دربیان اولاد بی بی خاتونؒ واِسامیہائے وتولد جناب شاہ محمد بدرالدینؒ صاجزادہ جناب باباصاحبؒ۔ | ۲۰۸ |
| ۲۴ | **باب بیست چہارم**<br>دربیان احوال شادی شاہ محمد بدرالدین شہنشاہِ ولائیت سلیمانی صاجزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ | ۲۱۱ |
| ۲۵ | **باب بیست وپنجم**<br>دربیان احوال مرتبہ جَبرُوت کا باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کو کُھلنا اور واسطے جاری ہونے سلسلہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کے باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حکم سروری صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم ہونا۔ | ۲۱۵ |
| ۲۶ | **باب بیست وششم**<br>تمام اہل اللہ کا جمع ہونا اور خلافت نامہ مخدوم پاکؒ سے محمد بدرالدّین کو دلانا اور تکمیل حکم سروری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اجرائے سلسلہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کے ہونا جناب باباصاحبؒ سے۔ | ۲۲۰ |
| ۲۷ | **باب بیست وہفتم**<br>دربیان وصیت ہائے جو اوصاف محبوب الٰہیؒ ومخدوم پاک صاحبؒ کے واسطے باباصاحبؒ نے فرمایا۔ | ۲۲۵ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۸ | باب بیست و ہشتم<br>در بیان بعضے پیش خبری مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کے بیان فرمانا اور نصیحات واسطے اولاد کے کرنا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ وصیت و ہدائیت و بابِ جُنّت کا احوال معہ نقشہ دیوارین کے۔ | ۲۲۹ |
| ۲۹ | باب بیست و نہم<br>در بیان پیدائش جناب شاہ محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ و تعلیم کرنا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حکم پاس اپنے مزار کا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ شاہ محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو فرمانا۔ | ۲۳۶ |
| ۳۰ | باب سی ام<br>در بیان رخصت جناب شاہ شمس الدین ترک پانی پتی خلیفہ اعظم مخدوم پاک علاؤالدین علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ بعطائے تبرکات و مکتوبات و وفات جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ و دفینہ اوّل۔ | ۲۴۲ |
| ۳۱ | باب سی و یکم<br>محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بحکم باطنی سے آنا اور دفینہ ثانی کرنا اور بابِ جُنّت کا حکم سروری صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے داخلے کے واسطے صادر ہونا واسطے مغفرت کے۔ | ۲۴۹ |
| ۳۲ | باب سی و دوئم<br>دستار سجادگی کے صاحبزادہ شاہ محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بند باندھ رسومات عُرس کی مقرر ہونا محبوب الٰہی محبوب خلق اللہ بدایونی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے۔ | ۲۵۵ |
| ۳۳ | باب سی و سوئم<br>در بیان تعداد خلفاء جن وانس بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ و ہر ہر مرتبہ ایشان۔ | ۲۶۰ |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۴ | **باب سی و چہارم**<br>در بیان حرز یمانی شریف کی اوصاف اور جو جو خلفاؤں کو اجازت عنایت کی وبعضے پیش خبری بابا صاحبؒ۔ | ۲۶۳ |
| ۳۵ | **باب سی و پنجم**<br>در بیان احوال دستار سجاذگی شاہ علاؤالدین صابر ثانی عرف موج دریا صاحب رحمتہ اللہ علیہ و وصیت واسطے کتاب مخدوؤ العطرت کے تحریر کرنے کی۔ | ۲۷۰ |
| ۳۶ | **باب سی و ششم**<br>در بیان احوال سجادہ نشینان بابا صاحب شاہ محمد بدر الدین صاحبؒ سے تا دیوان محمد فضیل صاحبؒ تک۔ | ۲۷۳ |
| ۳۷ | **باب سی و ہفتم**<br>در بیان دیوان محمد فضیل شاہ صاحبؒ سے دیوان محمد تاج الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک۔ | ۲۷۷ |
| ۳۸ | **باب سی و ہشتم**<br>در بیان دیوان شاہ محمد تاج الدین صاحبؒ سے دیوان محمد اشرف صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک۔ | ۲۸۳ |
| ۳۹ | **باب سی و نہم**<br>در بیان دیوان محمد اشرف صاحبؒ سے تا دیوان محمد سبحان صاحبؒ و دیوان محمد غلام رسول صاحبؒ تک۔ | ۲۸۶ |
| ۴۰ | **باب چہل**<br>دیوان محمد غلام رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تا بہ دیوان محمد اللہ جوایا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک۔ | ۲۹۰ |

| | | |
|---|---|---|
| ۴۱ | باب چہل ویکم<br>در بیان توسّل ہائے سَلاسَل جدّی اور جن جن میں مصنف کتاب کو پیر و مرشد سے حاصل ہوئے ور رسالہ تعلیم و چند نکات و نصیحات واسطے طالبان طریقت نام نہاد خصوصاً محمد فتح الدین" اختر سلسلہ بدریہ فریدیہ و خاتمہ کتاب۔ | ۲۹۶ |
| | رسالہ نکات تعلیمات برزخ فریدیہ | ۳۱۷ |
| | "اسرارِ عترت فریدی شریف" | |

# یا حیّ ہو

زادلاد بابا فریدؒ ضمن
محمدؐ حسین ہے، خلیفہ حسنؒ

## حق حق حق بسم اللہ الرحمن الرحیم یا فریدؒ یا فریدؒ یا فریدؒ

حمد وسپاس بے قیاس حضرت اَحدِیّت صَرفہ کو لائق ہے جو مرتبہ وجُود میں بیچُون بچگوُن بے مِثل بے مانند ہے قربان اوس کی ذات تبارک وتعالیٰ کے صنعت کو جس نے اپنے علم گُونا گوُں اور اِرادہ بُوقلمون سے بَقدُرت قدیم فعل وَجُوبِیہ فرمایا اور ظہُور فرما کر اوس کے ظہور اثر فعل سے بازار شُہود کو اپنے جلوہ سے جلوہ بخشا اور مژدہ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ سے خزانہ عِرفان مَعمُور فرمایا چنانچہ ہادیِ برحقؒ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

## ابیات

اِنسان چہ بود یکے ظہوری — اَز سَر تاپاہ غَرق نُوری
اِنسان چہ بود یک آفتابے — دَر عالم او جہان سرابے
اِنسان چہ بود یکے صفاتی — بِالذّات و صِفات عین ذاتی
اِنسان چہ بود یکے گلِ حق — روئیدہ ز گلشن دلِ حق
اِنسان چہ بود یکے یگانہ — ہم دَام خُود ہست وصَید دانہ
اِنسان چہ بود یکے ہمہ او — بَا ذات و صَنعت بوجہ نیکو
یعنی دوجہان دَرُون اِنسانست — یک نسخہ نامہائے یزدانست

اورنعت زیبا ہے مرتبہ ذاتِ وحدت معشوق حقیقی حضرت حبیب پاک صاحبِ لولاک سردارِ انبیاء شہنشاہِ دوسرا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو جنہوں نے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ کے رازِ سربستہ سے سرور فرمایا اور مسئلہ وحدت الوجود کو مع حفظ مراتب توحید وجودی اور شہودی کے حل فرمایا اور اپنی حقیقت کے مراتب سے اربابِ حقیقت کو شادکام کیا اور اون کے شاغلین کو فرمایا اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُوْنَ غَیْرِیْ اور اہل حقیقت نے مرتبہ تنزیہہ لامعہ کو تشبیہہ ساطعہ کے برزخ مین مخفی کر کے فرمایا بقول حضرت ہادیِ برحق دام فیضہم ۔

## ابیات

اُٹھا کر میم کا پردہ سب الا اللہ کہتے ہیں ‏ ‏ ‏ ‏ احد میں میم کو ضم کرکے صلی اللہ کہتے ہیں
ظہور ہوکر کے دنیا میں یہ فرمایا کہ بندہ ہوں ‏ ‏ ‏ ‏ تو سب ناسوت میں حضرت رسول اللہ کہتے ہیں
ہوئے ممکن سے جب واجب نبی ملکوت میں پہنچے ‏ ‏ ‏ ‏ وہاں سب دیکھ احمد کو ظہور اللہ کہتے ہیں
جو پہنچا مرتبہ جبروت میں مسجود عالی کا ‏ ‏ ‏ ‏ تو اوس جسم مطہر کو وہ نور اللہ کہتے ہیں
السّت مرتبہ لاہوت میں سمجھو تو احمد کا ‏ ‏ ‏ ‏ سب اِس رتبہ میں آنحضرت کو عین اللہ کہتے ہیں
خدا فرمائے گا محشر میں بخشا لو تم اب احمد ‏ ‏ ‏ ‏ گنہگارانِ اُمت کے شفیع اللہ کہتے ہیں
نزول از تا عروج حضرت کا لکھا ہے حقیقت سے ‏ ‏ ‏ ‏ خدا پہچان لو سب سے حسن اللہ کہتے ہیں

اور مدح لائق ہے مرتبہ ذاتِ واحدیت کو کہ جس میں حضرات صحابہ کرام و اولیائے عظام و ذوی الاحترام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مرتبہ تمکین حاصل کر کے مظہر جامع اتم کا لقب حاصل کیا اور اسرار هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ کو بوجہ احسن ذکر نفی اثبات اور اثبات اور اسم ذات اور شغل برزخ و شغل نوری سے مکشوف فرمایا چنانچہ فرمایا حضرت مرشد برحق دام فیضہم نے ۔

## ابیات

نفی کرنے سے فائدہ تو اتنا ہوا میرا عالم ہستی کا تن نہ رہا ‏ ‏ ‏ ‏ خودی مٹ کے یہ ایسی ہوئی بیخودی تو خودی کا ذرا بھی بدن نہ رہا
جب یہ نفس جسم کا فراز ہوا تب یہ روحی وجود وقار ہوا ‏ ‏ ‏ ‏ اب تو حضرت شیخ قرار ہوا کہ وہ روح کا بھی جعلی چمن نہ رہا

کیا وعدہ یہ رُوح نے جسم سے اُتم نفی کر کے ترے ہم ملیگے بہم ملو اس نے کہا روح ہے، شیخ میں ضم وہ زبان نہ رہی وہ سخن نہ رہا
وہ اَلَستُ کا کلمہ جو حق نے کہا سب یہ بولے کہ پہچانا تو ہے خدا بھولے دنیا میں آ کے وہ قالو بلیٰ یہاں پہ آ گے وہ قول و بچن نہ رہا
نہ او دھوکہ سے نام تم اُسکا حسنؔ اس میں دیکھو تجلی ذات مہین میرا جسم و جان ہی اُمیرؔ کا تن بلا شبہ یہ جسم حسنؔ نہ رہا

عَلی الخصُوص پیرِ دستگیر رَوشن ضَمیر مُرشد برحق ہادیِ مُطلق رَونقِ شَریعت افتخارِ طَریقت مَاہرِ حقیقت وَاقفِ مَعرفت رَہبرِ شَریعت بَاطریقت رَہنمائے طَریقت بَاشَریعت زَبدۃ اولیاء قُدوۃ اَصفیاء کَاشفِ سِرِّ خَفی وجَلی حَضرت بَادشاہِ دو جہان مَخدُوم شَاہ محمد حَسن صَاحب صَابری چِشتی قَدُوسی حَنفی صَاحبِ حَق اُولوالعَزم وَالمَرتبہ شہنشاہِ ولائیت خَمسہ مُجَدِدُ الوَقت مَعشُوق الٰہی دَام فَیضہٗ وبَرکَاتہٗ کی مَدح اور تَوصیف اس فقیر حَقیر محمد حُسین فَریدی بَدری صَابری وقَادریؔ اولاد جناب حَضرت شَاہ وشیخ فَرید فرد گنج شکر زُہدُ الانبیاء بَابَا صَاحب محمد مَسعُود العَالمین قُطبِ عَالم اَغیاثِ ہند عَاشق ومَعشُوق ذَاتِ اَحدیت شہنشاہِ ولائیت فَردیت رحمۃ اللہ علیہ پر فرض ہے کہ اوس بحرِ حقیقت اور دَریائے وَحدت نے اپنے جوش رحمت سے اس گنہگار رُو سیاہ نَاقص الوجُود کو بَعطائے اعزاز طریقت سرفراز فرمایا اور سلک مَسلک طریقت جَدِ اَمجدم میں مُنسلک کیا اس شکریہ میں اگر ہَر بن مُوئے مُوں لاکھ لاکھ زبانیں بنا کر اپنے ہَادیِ مُطلق کے شکر گزار ہوں تو تھوڑا ہے کیونکہ ؎

## شعر

شَیخ نے مجھ کو کیا آگاہِ حَق شَیخ نے مجھ کو دیکھائی راہِ حَق
رَاہ سے بیرَاہ تھا میں اے عَزیز شَیخ نے مجھ کو کیا صاحبِ تمیز
علم بخشا عالمِ آثار کا فَقر بخشا سَیدِ مُختَار کا
جُذبۂ یَاھُو دیا مجھ کو تمام طَالبوں کا کر دیا مجھ کو اِمَام
رازِ حَق مجھ پہ ہَویدا کر دیا آن میں بندے سے مولاؔ کر دیا
شکر اوس سلطان دیں کی دَاد کا شکر اُس کی دولتِ ارشاد کا
کب بھلا میری لِسَاں سے ہو بیان خَامۂ کَج مج زَبان سے ہو بیان

اس فقیر مصنف کتاب نے حالات مندرجہ چہل یک باب پر مُنقسم کر کے ۱۳۰۸ ہجری تاریخ رمضان المُبارک کی پانچویں بحُضور آستانہ متبرکہ فریدیہ عالیہ بَعونہٖ تعَالیٰ اختتام ہوئی اور نام اِسرارِ عِترت فَریدی شریف رکھا گیا۔ ناظرین سے امیدوار ہوں کہ خطا کو اصلاح فرماویں۔

# ۱۔ بَابُ اوّل

## دیباچہ کتاب وپیدائش مصنف کتاب ہذا وعنایات جناب فریدیہ عالیہ وسرفرازی مُرشد کامل وہادی مُطلق ونَسب نامہ فقیر مُولف تا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ وبعضے نکات تعلیم معہ اُبیات مثنوی شریف مولانا رُوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

امّا بعد فقیر محمد حسینؒ باعث تصنیف کتاب ہذا بخدمت برادران طریقت واحوال ابتدائے گزشتہ پیدائش اپنا وعنایات جناب فریدیہ عالیہ ومُرشدیہ کا عرض پرداز ہوتا ہے کہ سن پیدائش فقیر کا ۱۲۵۸ ہجری المقدس یوم شنبہ بوقت صبح صادق بتاریخ ۱۶ رمضان المبارک ہے۔ مائی صاحِبہ فقیر جو رابعہ عصر وصادقُ الاِعتقاد درگاہ فریدیہ کے تھی ایسے صاحبِ اِعتقاد تھے کہ بجز نام ذاتِ باری تعالیٰ ونام فریدیہ عالیہ کے زبان پر جاری نہ تھا۔ والدہ صاحِبہ فرماتے تھے کہ اوّل ہماری یازدہ اولادِ نرینہ فوت ہوگئی۔ بعد اوس کے نصف شب ۱۲۵۷ ہجری جمعرات کو حسبِ دستور قدیمہ خود دروازہ بہشتی پر ہم گئے۔ اوس جگہ ایک درویش کمبل سیاہ پوش دیوار غربی کے محراب میں بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا بی بی صاحِبہ حضور بابا فرید صاحبؒ سے ارشاد ہو چکا ہے کہ دو فرزند تم کو ملیں گے لیکن جو کچھ بہشتی دروازہ سے تم کو دستیاب ہو کھالینا اور جو کچھ ہاتھ لگے بجائے تعویذ گلے میں ڈال لینا۔ والدہ صاحِبہ فرماتے تھے بعد ارشاد فقیر صاحبؒ میں نے دروازہ پر ہاتھ پھیرا دو پتاشہ ملے سو وہ کھالئے اور ایک روڑ اور ایک خَس یعنی کُکھ ہاتھ آیا وہ بجائے تعویذ گلے میں ڈال لیا اور فقیر صاحبؒ نے فرمایا کہ مائی صاحِبہؒ بعد سال کے دو ظرف یعنی کٹورہ چوری رَوغنی کی بارواح جناب شاہ وشیخ مودودؒ صاحبزادہ پوتے بابا صاحبؒ جن کی غَرب کی طرف پاک پتن شریف سے روضہ ہے دیا کرو چنانچہ مائی صاحِبہؒ تا حِین حَیات ادا کرتے رہے۔ اب بھی ہمارے اور ہماری اولاد پر فرض ہے ادا کرنا چنانچہ حضُور انور کی توجہ سے یہ فقیر سنہ مذکور میں پیدا ہوا اور برادرم عزیز شاہ

محمد نظام الدینؒ ۱۲۶۳ھ ہجری بروز یک شنبہ بعد نماز فجر پیدا ہوئے۔ جب صِغرسِنی سے ہوش ہوا تو برادرم صاحب پیر خوشیؒ محمد کہ یکے از واصلان درگاہ فریدیہ تھے مکتب میں بخدمت اُستادیم صاحب قدوۃُ العارفین احمد بخشؒ صاحب قریشی کے سپرد کردیا لیکن خورد سالی میں زبان بند اور ایسی کُند تھی کہ الف بے پڑھنا بھی مشکل ہوا ایک روز شام کے وقت گھر کو آیا تو درگاہ فریدیہ میں حاضر ہو کر رویا زار زار اور عرض کیا کہ غلام کو خدا پاک جَل جَلالہُ نے غُلامان حضُور سے پیدا کیا گیا لیکن ظاہر شکل پر بھی اکثر لوگ تہمت ناک ہیں اگر باطن شکل عطا ہو کر علم نصیب ہو جاوے تاہم بھی زہے یاوری قسمت ہے۔ تِس پر جناب عالیہ فریدیہ سے رات کو ارشاد ہوا کہ برخوردار ذاتِ باری تعالیٰ جَل جَلالہُ فرماتے ہیں نہ ہم منہ دیکھتا ہوں نہ ذات نہ صفات ہم قلب دیکھتا ہوں تم کچھ صورت ظاہر کی طرف التجانہ کرو قلب تمہارا اور صورت باطنی درست کی جاوے گی لیکن بالفعل صبح کو صاحبزادہ ہمارے گنج علم صاحب محمد شہاب الدینؒ کی مزار سے پانی پیا کرو اوسی روز سے بندہ نے پانی پینا شروع کردیا۔ فضل الٰہی وتوجہ بزرگان سے ذہن صاف ہو کر زبان بھی صاف ہوگئی اور کتاب فارسی وفقہ کی اُستادِیم صاحبؒ سے پڑھی بعد اوس کے فارسی کا علم بخوبی اُستادِیم صاحب قاضی غلام محی الدینؒ سے تعلیم بخوبی کیا اور کلام اللہ شریف مائی صاحب بی بی عائشہؒ جو کمال بزرگ زمانہ اور مدّت سے ہمارے گھر میں سکونت پذیر تھی اون سے پڑھا۔ مطالعہ تفاسیر و اَحادِیث سے بھی بہرہ اٹھایا۔ ابتداء حال سے اُنس درگاہ فریدیہ میں بہت تھی۔ والد صاحبؒ کے ساتھ بھی بوقت نماز حاضر ہوتا۔ جب بندہ کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی ہوئی تو حافظ احمد یار صاحبؒ جو اوس زمانہ میں درویش کامل و حافظ و عالم وعارف خلیفہ تونسوی صاحبؒ کلان کی تھی ان کی صحبت حاصل ہوئی۔ صحبت کی برکت سے شوق تصوف کی کتاب کا مطالعہ کرنا پیدا ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ اوّل تم بیعت حاصل کرو چنانچہ ۱۲۷۶ھ ہجری میں جناب تایا صاحب پیر شاہ محمد سلطان محمود صاحبؒ نے بیعت شریعت سامنے مزار مبارک بابا صاحبؒ فرما کر قدرے تعلیم پاس انفاس وغیرہ اَوراد کی جَدّی چند سلاسل میں فرما کر سرفراز فرمایا بعد اوس کے ۱۲۸۲ھ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ بوقت وصال بندہ ہمراہ تھا۔ فرمایا برخوردار تم پیر بہادر علی شاہؒ جو دائرہ شریف جناب مِیران سیّد بھیکھ صاحبؒ کے سجادہ نشین ہیں اون سے

بھی تعلیم حاصل کرنے بعد انتقال تایا صاحبؒ مرحوم بروز دستار بندی والد صاحبؒ بندہ نے روبروئے دیوان شاہ و شیخ دیوان محمد اللہ جوایا صاحبؒ مرحوم دستار تایا صاحبؒ پہلے اپنے سر پر باندھی اور پھر بندہ کو بیعت جدی سلاسل ہائے میں فرما کر وہی دستار عنایت فرمائی اور اوسی سال میں پیر بہادر علی شاہ صاحبؒ بھی تشریف عرس بابا صاحبؒ پر لائے بندہ نے واسطے تعلیم کے خدمت میں التماس کیا انہوں نے بھی روبرو مزار مبارک بابا صاحبؒ تعلیم و بیعت فرما کر چند اوراد سے سرفراز فرمایا لیکن اس عمر میں بندہ پر سفر یا حضر میں بغیر تصور برزخ مزار مبارک بابا صاحبؒ کے کوئی تصور وارد نہیں ہوتا تھا۔ اکثر اوقات رات دن وظیفہ وتلاوت کلام اللہ شریف درگاہ فریدیہ عالیہ میں کرتا رہتا تھا۔ ۱۲۹۰ ہجری بتاریخ ۱۱ ربیع الاول شب پنجشنبہ جناب بابا صاحبؒ بیعت جبل یعنی بیعت روحی سے برزخ دیوان پیر اللہ جوایا صاحب مغفورؒ میں سرفراز فرمایا۔ اور یہ بھی وعدہ فرمایا کہ تمہاری مکمل بیعت ہم کرادیں گے۔ یہ ارشاد عالم مثال کے ہونے سے۔ اس فقیر نے ظاہری صورت دیوان صاحب موصوف کے ساتھ بھی سنت بیعت کے بیچ سلاسل فریدیہ عالیہ جدیہ سجادہ نشینان میں ادا کی۔ اب اس جگہ فقیر مصنف کتاب مسئلہ تصوف کا عرض کرتا ہے۔ بخدمت طالبان طریقت کے بیعت ایک شیخ سے کی اور اون کا انتقال ہو گیا یا شیخ نے ایک دو مرتبہ کا مقام طے کرایا جتنا اوس کی استعداد تھی اور طالب کا اشتیاق باقی ہے تو ضرور خود وہی شیخ اگر قید حیات میں ہے تو دوسرا جو مقام اوس سے بلند رکھتا ہے طالب کے سپرد کرادے گا۔ اور اگر قید حیات میں نہیں اور تعلیم اوس کی باقی ہے تو خود طالب صادق کو حکم دوسرے شیخ کے پاس کردے گا اور جو صورت فناء ثلاثہ سے ایک بھی فناء حاصل کر چکی ہے وہ صورت واحد بالذات ہے محض نام کی علیحدگی ہے تب طالب کے واسطے کوئی دوئی نہیں طالب کی بیعت ذات کے ساتھ ہے نہ عمرو زید کے ساتھ۔ مثنوی شریف میں مولانا رومؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آیت شریف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ کی شرح فرمائی ہے۔

## مثنوی

اُطْلُبُوا الْمَعْنَىٰ مِنَ الْفُرْقَانِ وَقُلْ — لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ

چون چراغ نور شمعے را کشید — ہر کہ دید آنرا یقین آن شمع دید

ہم چنین تا صد چراغ از نقل شد — دیدن آخر لقائے اصل شد

وہ چراغ از حاضری در مکان ‏ ‏ ‏ ہر یکے باشد بصورت غیر آن
فرق نتوان کرد نور ہر یکے ‏ ‏ ‏ چون بنورش روئے آرے بیش کے
خواہ از نور پسین بستان تو آن ‏ ‏ ‏ ہیچ فرقے نیست خواہ از شمع دان
خواہ بین نور از چراغ آخرین ‏ ‏ ‏ خواہ بین نورش ز شمع عابرین
چون خدا اندر زنیاید درعیان ‏ ‏ ‏ نائب حق اند این پیغمبران
نے غلط گفتم کہ نائب یا منوب ‏ ‏ ‏ گر دو پنداری قبیح آید نہ خوب
نے دو باشد تاتوئی صورت پرست ‏ ‏ ‏ پیش او یک گشت گزصورت پرست
چون بصورت بنگری چشم ہست و دست ‏ ‏ ‏ تو بنورش در نگر کان یک تو ہست
لاجرم چون بریکے افتد نظر ‏ ‏ ‏ آن یکے باشد دو ناید در نظر

رُوم صاحبؒ اس حدیث شریف اَلشَّیۡخُ فِیۡ قَوۡمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیۡ اُمَّتِہٖ کے شرح فرمائی ہے۔

## رباعی

مکسل از پیغمبر ایام خویش ‏ ‏ ‏ تکیہ کم کن برفن برکام خویش
پس بہر دوزی ولی قائم ہست ‏ ‏ ‏ آزمائش تا قیامت دائم ہست

درجہ ولائیت قائم مقام درجہ نبوّت کا ہے۔ جس جگہ طالب یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَاَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ پائی نُورِ ہدائیت تعلیم شریعت طریقت کے کرلی اکثر بزرگان علیہم الرضوان بعضے نے ایک ہی شیخ سے اور بعضوں نے چند جگہ سے وقائق چہارکونہ خلافت وتلقین اکیس[۲۱] طرح کی بیعت کے آداب واحکام آثار اصطلاح حسنات سئیات اذکار اشغال افکار اسرار حاصل کرکے غوث، قطب، وتد، بدل، رقیب، نجیب، ولی ہوئے اوراپنے خُدا جل جلالہٗ کو پایا اور مرتبہ فنافی الشیخ وفنافی الرّسول وفنافی اللہ کا حاصل کیا اور سَیرالی اللہ وفی اللہ ومع اللہ ومن اللہ سے آگاہ ہوئے مولانا رُوم صاحب فرماتے ہیں۔

## ابیات

قصد ہر درویش میکن از گزاف ‏ ‏ ‏ چون نشان یابی بجد میکن طواف

تاز درویشے نیابی تو گہر | کے گہر جوئی ز درویش دگر
درطلب زن دائما تو ہر دو دست | کین طلب در راہ نیکو رہبر است

لیکن بغیر حکم باطن کے یا شیخ کے طالب کو اپنے ارادہ نفسانی سے تجدید بیعت کا یہ فعل کرنا ناجائز ہے بلکہ مرتد طریقت کا ہو جاتا ہے ہاں اگر شیخ مقطوع الاجازت اور جس کو سند خلافت کی مکمل ساتھ ملبوس شیخ کے نہ حاصل ہووے تب طالب کا اختیار ہے جس جگہ سے تعلیم حاصل ہو کرلے تاہم بھی آداب اوس کا نگاہ رکھے اور اگر شیخ مرفوع الاجازت صاحب سند وخلافت کیساتھ اسکا توسل ہو چکا ہو تو وہ سوائے باطنی و ظاہری حکم کے خود بخود نہ توڑے ورنہ زندیق طریقت کا ہو جاوے گا اور کسی جگہ سے فیض نہ حاصل ہوگا مثلاً عورت کا نکاح ہوا اگر مرد عِنّینی نادرزاد ہے تو اختیار عورت کا ہے وہ نکاح فسق ہو گیا جس جگہ چاہے نکاح کرلے بشرط فوت ہونے مرد کے اور اگر حاجت عورت کی باقی ہے تو بھی اختیار عورت کا ہے اسی طرح سے یہ بھی نکاح واسطے حصول راستہ ذات باری تعالیٰ وعرفان کے ہے جب تک حصول تعلیم راستہ کے نہیں ہوتے طالب طلبگار راستہ کا ہے اے عزیز طالب کو تعلیم مکمل حاصل کر کے مجاہدہ کرنا شرط ہے اور مرفوع الاجازت درویش کے سوائے مجاہدہ محال ہے۔ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔

## بیت

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست | پس بہر دستے نبائید داد دست

اور مرفوع الاجازت شیخ کے واسطے فرمایا ہے روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

## ابیات

چون گرفتی پیرہن تسلیم شو | ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو
گرچہ کشتی بشکند تودم مزن | گرچہ طفلے را کشد تو مومکن
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست | نائبست او دست او دست خداست
آنچہ گوید آن فلاطون زمان | ہین ہوا بگذار روبرو فق آن

چند جگہ سے تعلیم حاصل کرنے اس طرح پر جائز ہے ورنہ ناجائز۔ اور اگر کسی شیخ مرفوع الاجازت سے

نکتہ تعلیم کا حاصل کرنا چاہئے یا اجازت سلسلہ کسی کے تو پہلے برزخ اپنے شیخ کا اوس شیخ پر بدل کر جمادے بعداوس کے تعلیم وتلقین واجازت حاصل کرے تاکہ کوئی غیریت نہ ہووے۔ تعلیم اپنے ہی شیخ کی ہوجاوے گی۔ اَلقِصّہ بعداوس کے یہ فقیر مصنف کتاب مدّت مَدید وعرصہ بَعید دَرگاہ مُعلّیٰ میں فریدیہ عالیہ کے دروازہ بہشتی پر چند دفعہ ہر شبانہ روز دہلیز پر بوسہ دیکر اور اپنی مَعصیت اور بَدبختی پر خیال کر کے خدا کی طلب مین گریہ وزاری اور آہ وبکا کرتا رہتا تھا۔ یہی احوال متواتر کئی برس رہا کہ نہ تو ظاہر کی پریشانی رفع ہوئی اور نہ باطن کا حال منکشف ہوا اگر دنیاوی اُمورات کی طرف رجوُع قلبی کروں تو وہ بھی بگڑے ضروریات بخوبی چلتی رہیں۔ جناب مِن حضُور کے سوائے اور کوئی جائے عَرض مَعرُوض کی نہیں۔ عمل اور وظائف پڑھتے پڑھتے زبان گھس گئی اور دل تھک گیا۔ نَاراستہ ذات کا حاصل ہوا نا دُنیا ہی تَصدّق پیرانِ عُظام یا تو کسی درویش کامل وعارف سے ملا دو اور راستہ اپنا عطا کردیا کوئی خُدارَسیدگی کا سامان کرادو جو طریقہ آپ کا حاصل ہو۔ مدّت یہی التجا کرتا رہا اور حسب الارشاد جناب قدُوۃ الصَّابِرین دیوان شاہ وشیخ پیر محمّد اَللہ جوایا صاحب مرحوم مغفور ایک کتاب کتاب ہائے مَروّجہ ظاہری سے اور زبان ہائے عوام سے اِستمَاعی اقوال ۱۳۰۲ھ ہجری میں جمع کر کے بنام گلزار فریدی چھپوائی گئی جب بندہ پاک پتن شریف میں حاضر ہوا تو ایک رات کو مِثال میں یہ ارشاد ہوا کہ بندہ بہشتی دروازہ پر کھڑا ہے اور اندرون روضہ مَنوّرہ سے یہ حکم ہوا کہ اے فَلانے تم نے اس کتاب میں بہت روایات تہمت ناک تحریر کین خصوصاً جناب مخدُوم صاحب پیارے علی احمد صابرؒ میری کی شان میں تہمت تحریر کی ہے۔ اس واسطے مخدوم پاکؒ کی تمہارے پر نارافنگی ہے۔ جس وقت بندہ کو بیداری ہوئی سوائے آہ وزاری وبکا کے دروازہ پر اور کوئی چارہ نہ تھا۔ رات دن یہی آرزو تھی کہ حضرت مجھ کو علم نہ تھا۔ جو کچھ میں نے ظاہر کی بعضے کتاب ہائے میں یا استماعی حال معلوم ہوا تحریر کیا اور خصوصاً مخدومؒ پاک کا احوال کسی کتاب ظاہری مین نہ میسر ہوا تھا۔ قدرے احوال سِیرالاَقطاب میں تحریر تھا۔ شجرہ نَسبی وغیرہ کچھ نہ تھا اور نہ سَند کسی کتاب کی جس سے دوسری جگہ دیکھ لیں۔ صرف اُستادِیم صاحب حافظ احمد یارؒ کے پاس ایک پرچہ کاغذ پر چند نام جدّی تحریر تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ شاید یہ مخدومؒ پاک کا نسبی شجرہ ہے وہ مصنف کتاب نے درج

کتاب گلزار فریدی اور جواہرِ فریدی میں بھی جو طبع ہوئی ہے احوال مخدومؒ پاک کا اس فقیر نے درج کیا ہے ورنہ جو پہلے کتاب جواہرِ فریدی ہے اوس میں بالکل احوال کچھ نہیں۔ پرانی کتاب میں جس وقت بندہ کو یہ عتاب دروازہ بہشتی سے ہوا اور رات دن عرض کرنا اور رونا شروع کیا کہ حضور تصدقِ پیرانِ عظام سے غلام کو علم سندی اور کتاب ہائے اصلی عطا کرو اور ہمارے خاندان میں اکثر کتاب ہائے معتبر کوئی نہیں ملتی وَاللہ اعلم کوئی باطنی لوگ کتاب ہائے لے گئے یا کیا ہوا اور سبب بے علمی ہمارے خاندان کی جو کتاب معتبر تھی کچھ خدام لوگ اور کچھ اور لوگوں کی جس کے ہاتھ لگی لے گئے نہ توشہ خانہ ہمارے سجادہ نشین صاحب میں ہے۔ بجز ایک کتاب جواہر فریدی جو پیر خوشی محمد صاحبؒ مرحوم مغفور کے گھر سے ملی اور بندہ نے نقل کر کے چھپوا دی اور کوئی کتاب دستیاب نہ ہوئی اکثر بعضے طالبان سلسلہ چشتیہ عالیہ کے جمع کئے ہوئے کتاب ملے لیکن بندہ کا یہ مطلب کہ اگر کوئی کتاب جدِ امجدؒ یا سجادہ نشینان کے تصنیف دستیاب ہو تو مطلب برارِی سنہ و تاریخ کے ساتھ پوری کیفیت حاصل ہو الحمد للہ کہ دعا و زاری درگاہ باری تعالیٰ میں منظور ہوئی۔ اے عزیز دعا و زاری عجب سرمایہ ہے کسی عبادت میں اتنی تاثیر نہیں جو دعا و زاری میں ہوتی ہے جس کو خدا پاک جَلّ جَلالہٗ عطا کرے۔ مولانا رُوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

## مثنوی

| | |
|---|---|
| اے اخی دست از دعا کردن مدار | با اجابت یا روادیت چہ کار |
| چون خدا خواہد کہ مان یاری کند | میل ماری جانب زاری کند |
| بہر گریہ آدم آمد بر زمین | تا بود گریان و نالاں و حزین |
| آدم از فردوس و از بالائے ہفت | پائے ماچان از برائے عذر رفت |
| گرز پشت آدمی و ز صلب او | در طلب میباش وہم در قلب او |
| تو چہ دانی ذوق آب دیدگان | عاشق نانی تو چون نادیدگان |
| گفت فسلیبکو کثیراً گوش دار | تا بریزد شیر فضل کردگار |

ز امر حق. وابکو کثیراً خوانده — چون سر بریان چه خنده مانده
ذوق خندان دیده اے خیره خند — ذوق گریه بین که هست آن کان قند
که برابر ے نهد شاه مجید — اشک را در وزن باخون شهید
توکه یوسف نیستی یعقوب باش — همچو او در گریه و آشوب باش
تا نگرید ابر کے خندد چمن — تانگرید طفل کے جوشد لبن
طفل یک روزه همیداند طریق — که بگیریم تا رسد دایه شفیق
تو نمیدانی که دایه دایگان — کم دهد بے گریه شیر او رایگان
گریه ابرهست سوز آفتاب — استن دنیا همیں دو رشته تاب
هر کجا آب رواں خضرت بود — هر کجا اشک روان رحمت بود
چون نگرید کودک حلوا خروش — بحر بخشائش نے آید بجوش
چون بگرید او بجوشد رحمتم — آن خروشنده بنوشد نعمتم
رحمتم موقوف آن خوش گریه ها است — چون گریست بحر رحمت موج خا است
چون تضرع را برحق قدرها است — وان بها کانجا است زاری را کجا است
جز خضوع بندگی و اضطرار — اندر آن حضرت ندارد افتخار
زاری و گریه عجب سرمایه است — رحمت کلی قوی تر دایه هست
گفت اُدْعُوا اللهَ بیزاری مباش — تا بجوشد شیر هائے مهر باش
دعوت زاریست روزی پنج بار — بنده را که در نماز آرد بزار
نعره موذن که حَیَّ عَلَی الْفَلَاح — وان فلاح این زاریست وا قتراح (یعنی آرزو)
هر کجا دردے دوا آنجا رود — هر کجا پستیست آب آنجا رود
خنده ها در گریها آمد کتیم (پنهاں) — گنج در ویران ها جو اے سلیم
ز ابر گریان شاخ سبز و تر شود — زانکه شمع از گریه روشن تر بود

اے خنک چشمے کہ آن گریان او ہست        وے ہمایون دل کہ آن بریان او ہست
آخر ہر گریہ آخر خندہ ایست        مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
اے دریغا اشک من دریا بُدے        جانثار دلبری زیبا بُدے

اَلقِصہ ۱۳۰۳ ہجری میں عُرس شریف جناب بابا صاحبؒ میں غُرہ مُحرَم الحَرام شب پنجشنبہ بعد عشاء واسطے زیارت وختم مزارات والد صاحبؒ وجد صاحب جو پیشگاہ دروازہ حجرہ صابریہ عالیہ میں آستانہ متبرکہ بابا صاحبؒ میں واقع ہیں گیا تو دیکھا کہ سامنے حجرہ مُتصِل درخت گوندی صابریہ فرش بچھا ہوا چراغ روشن اور ایک دو درویش سامنے بَاادب بیٹھے ہیں اور حضرت ہادیے برحق دَام فیضہٗ مع دو صاحبزادگان رونق افروز ہیں اوس وقت پہلے قدم بوسی کا ارادہ ہوا لیکن پھر یہ دل میں خیال گزرا کہ صبح کو ملاقات حاصل کریں اس وقت اَنبوہ واَژدہَام مخلوق کا عُرس میں کثرت سے ہے لیکن اُنس قلبی پیدا صورت بَدرِ مُنوّر کا دیکھتے ہی ہوگیا۔ چندروز باعث ہنگامہ عرس شریف نَسیَان رہا۔ ہفتم تاریخ محرم جب ہنگامہ فَرو ہوا۔ بندہ حسب دستور تلاوت کر کے واسطے ختم کے اندرون روضہ مبارک کے گیا۔ بعد گزارنے ختم کے مزار مبارک کے سامنے قلب پر یہ خیال گزرا کہ درویش صاحب کی اوس رات جو زیارت ہوئی اون کی ملاقات سے فیض نہ میسر ہوا شاید رخصت نہ ہو گئے ہوں۔ ایسے خیال کو صوفیاء عُظام اَلقَا بولتے ہیں۔ جس آواز کے واسطے مولانا رُوم صاؒحب فرماتے ہیں۔ حکایت پیر چنگی میں۔

## بیت

آن ندائے کاصل ہر بانگ و نوا انست        خود نواست دین باقی صدا است

غرض بعد اس اَلقَا کے طرف حجُرہ بادشاہ دوجہاں مخدومؒ پاک کی طرف گیا اور دروازہ مطہرہ پر حسب دستوراَباءِ اَجدَاد اپنے کے بوسہ دیکر داخل حجرہ متبرکہ کے ہوا الحمد للہ دعاوزاری فقیر نے درجہ قُبولیت پایا اور یَاوری طَالع سے دیکھا کہ حجرہ موصُوفہ میں خاص اوس جگہ جہاں ہمارے حضرت بادشاہِ دوجہاں مخدُوم شاہ محمّد عَلَاؤالدِین عَلی اَحمَد صَابر صاؒحب خَتمُ اللہ الاَرواح سُلطان الاَولیاء قُطبِ عَالم اَغیاثِ ہندؒ رونق افروز رہے تھے حضرت ہادیے برحق دَام برکاتہ مع دوصاحبزادگان وَالاشان اَعنی جناب شاہ احمد

حسن صاحب قلندرؒ و جناب مولانا شاہ عارف حسن صاحبؒ اور دو خلفاء کامگار اعنی شاہ محمد فاروق حسن صاحبؒ و جناب شاہ محمد رفیق حسن صاحب قلندرؒ رونق افروز ہیں۔ فقیر حقیر کو حضرت موصوف کا جمال بیمثال غیرت بدر کمال دیکھتے ہی القا ہوا کہ اس روسیاہ کا حصہ عرفان الٰہی آپ کی دولت باطنی میں ہے جو عین جناب باباصاحب کی دولت سرمدی ہے چونکہ اوس وقت قبلہ عالم موصوف کو اوراد منضبط میں سے کسی قدر اوراد تلاوت سے باقی رہے تھے آپ مصروف اوراد رہے۔ فقیر خاموش مؤدب بیٹھا رہا جب اِنفراغ پایا تو کمال خلق محمدیؐ سے بخندہ پیشانی فقیر کو فرمایا کہ صاحبزادہ تم دیوان شاہ و شیخ محمد تاج الدین صاحب کی اولاد میں سے ہو اور نام دریافت فرمایا خاکسار نے عرض کیا سنتے ہی حضور نے وفور شفقت و محبت سے مجھ ناچیز بے تمیز کو سروقد تعظیم دی اور سینہ فیض گنجینہ سے لگایا اور تادیر ارشاد و ہدائیت فرماتے رہے ہر بات کو آئیت و حدیث کے مطابق پایا سبحان اللہ پہلے ہی روز آپ کی ہدائیت نے بہت کچھ اثر بخشا اور اوس القا کے ظہور اور حصول کیفیات باطنی کی امید نظر آئی جو صاحب مجاز مرفوع الاجازت والمرتبہ کی ابتدائی تعریف ہے، باللہ العظیم فقیر نے اپنے سن تمیز سے جد امجدم کے کئی عرس شریف دیکھے جس میں ہزاروں فقراء صورت آتے ہیں اور ہمیشہ فقیر کو فقراء کی صحبت رہی لیکن ایسا ارشاد و ہدائیت بنیاد کسی فقیر سے نہیں سنا گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ جناب باباصاحبؒ اس صورت میں ظہور فرما کر ہدائیت وارشاد کر رہے ہیں کیونکہ ابتداء سے حضرات کاملین اور واصلین کا یہ قاعدہ جاری رہا ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے اس قسم کی تعلیم فرمائی کہ طالبین کو سن کر معرفت خدا کا شوق پیدا ہوا اور طلب خدا کے راستہ میں فوراً قدم بڑھایا دنیائے دین سے متنفر و علائق لاحقہ سے دل بردار ہوا برخلاف اون کے اس زمانہ کے ہم لوگ، پیروں میں یہ دیکھا گیا کہ مرید چاہے راہ پر ہو یا بے راہ اپنا سالانہ جو کچھ اس نے حاضر کیا لے لیا اور تلقین و تعلیم خدا کے راستہ کی طالب کو کچھ بات نہ حصول کیفیات کا کچھ تذکرہ تعلیم کیا پیر پر شرط ہے راستہ پورا تعلیم کرنا حسب استعداد مرید کی مرید کو فرض ہے۔ فرمان شیخ کے پیرو ہونا جو پیر بجز ایسے پیروں راہبر کے برخلاف ہوں ایسے پیروں کی نسبت میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں نے اپنے بزرگوں کے طور و طریق چھوڑ دیے اون بزرگوں نے ان

لوگوں سے نسبت قطع کردی۔ لوفَرض ناگر کسی نے اپنے پیروں کے نام لحاظ سے کسی قدر وعظ و تعلیم کا سبق دیا تو ایسا دیا کہ فلاں بزرگ ایسے کامل تھے اور فلاں شخص طلب دنیا میں آیا تو یہ وظیفہ بتادیا تم بھی یہی کیا کرو اور فلاں اَوراد پڑھا کرو جب مُبتَدی نے چند اوراد پڑھے یا رجعت ہائے وارد ہوئی یا افلاس و مَعصِیّت میں قریب ہوا وہ مُدعا ہاتھ نہ آیا کہ حضرت خالقِ حقیقی نے انسان کو کیوں تخلیق کیا اور اس کی حقیقت کیا ہے اور کیوں شرف وَلَقَدْ كَرَّمْنَا وَفِيٓ اَحْسَنِ تَقْوِيمٍ خلافت و امانت کا تمام مخلوق نوری و ناری سے اپنی کلام مبارک فرقان حمید میں سرفراز و سربلند فرمایا اور انسان کو دنیا میں کیا تجارت کرنا چاہئے اور کس کام میں عرصہ گرانمایہ صرف کرنی لازم ہے مگر قربان اپنے ہادی برحق رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اوس مَصدَرِ فیوضاتِ الٰہی نے اوّل ہی روز عَلائق ماسوا سے خالی کردیا اور اس غلام کو ایسا نوازا کہ فقیر اس رُباعی کو پڑھتا تھا اور روتا تھا۔ اور قلب میں ولولہ عشقِ الٰہی کا دریا اوچھلتا تھا۔

## رباعی

هرکس که ترا شناخت جان راچه کند　　فرزند و عیال خانمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی　　دیوانه تو دو جهاں را چه کند

الغرض ہادئ برحق نے قیلولہ فرمایا اور بندہ رخصت حاصل کرکے گھر میں آگیا اور حسبِ دستور زوال کو سوگیا وہی عالم مِثال جن کے معائینہ کو عرصہ گذرا تھا اور بیان پیشتر کتاب ہذا میں تحریر ہوچکا ہے گا كُلُّ اَمْرٍ مَرْهُونٌ بِاَوْقَاتِهَا کا نتیجہ کھلا حضور انور حضرت جناب شاہ و شیخ فرید فرد بابا صاحب مَسعُودُالعَالَمِین گنج شکر زُبدالانبیاء و قُطبِ عالم اَغیاثِ ہند عَاشق و مَعشُوق ذَاتِ اَحدِیت شہنشاہِ ولائیت دَرجہ فَردیت مُجدُالوَقت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے معائینہ ہوا۔ اور فرمایا کہ بَرخُوردار وہ تمہارے وعدے کے واسطے اس صورت کو جو عَین ہماری بلکہ تا آنحضرتؐ ذاتِ اَحدیت تک بے صُورت کی صُورت ہے بولایا ہے تعلیم و تلقین میرے خاص سلسلہ کی جو چند عرصہ سے امانتاً اہل اللہ سلسلہ کے کی گئی تھی تم کو حاصل ہوگی اور حالات ہماری مکتوبات باطنی کے بھی ساتھ سنہ تاریخ محقق و سندات و تبرکات کے زیارت ان سے تم کو ملیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے والئ ہند صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے محافظ

دفتر ہمارا اور تمام اہل اللہ کا ہے۔ تم کو نائب محافظ دفتر کیا گیا وہ بھی کر دے گا۔ الغرض بندہ مُرشدی بیدار ہوکر شکریہ ادا کیا اور غسل کر کے ثیاب طاہرہ پہنا اور مسجد درگاہ میں ظہر کی نماز ادا کر کے حجرہ صابریہ عالیہ میں حاضر ہوا تو اوس وقت ہادی برحق رحمتہ اللہ علیہ تنہا جلوہ افروز تھے اور برادران طریقت نماز و وظیفہ کو گئے ہوئے تھے۔ دیکھتے ہی فوراً حضور نے خندہ پیشانی ہوکر فرمایا کہو صاحبزادہ جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں بندہ نے عرض کیا کہ حضور کو تمام روشن ہے اور التماس کیا۔

## بیت

آرزو دارم کے مہمانت شوم جان و دل ایدوست قربانت کنم

اس خاکسار کو حضور اپنی غلامی میں داخل فرماویں اور مَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیْقِیْ فَهُوَ اٰلِیْ کا مصداق بنائیں حضرت قبلہ عالمؒ نے استدعا فقیر سن کر تبسّم فرمایا اور ارشاد کیا کہ صاحبزادہ نامدار فقیر امر ثانی حاصل کرلے تب تم کو بادۂ حقیقت سے سرشار و سرمست کیا جاوے گا۔ ابھی فقیر امر ثانی کا منتظر ہے الحاصل بعد حصول امر ثانی بتاریخ گیارہویں ماہ محرم سنہ مذکور روز یک شنبہ کو بعد نماز ظہر حضرت ہادیؒ برحق نے بقواعد مرعیہ طریقت غلام کو غلامی میں قبول فرمایا۔ بعد شرفیابی تعلیم طریقت غلام نے عرض کیا کہ یا مولائے من میرے استدعا پر حضور کے تبسّم فرمانے کا کیا باعث تھا اور امر ثانی کے طلب کرنے کی کیا رمز تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادہ تاریخ ۲۵ ذوالحج ۱۳۰۲ ہجری بروز شنبہ بعد نماز اشراق شہر مصطفےٰ آباد عرف رامپور میں فقیر کو بعد فناء ثلاثہ گذرنے کے یک لخت تین مرتبہ القاء والہام کا درجہ جناب باباصاحبؒ کی روح پرفتوح سے کھلا کہ اب کے عرس ہمارے میں تم اپنے آپ کو محمد حسنؒ لے آؤ اور احمد حسنؒ و فاروق حسنؒ و رفیق حسنؒ و عارف حسنؒ خدا مان اپنے کو بھی ساتھ لاؤ کہ ان لڑکوں کے دل میں مایوسی کا خیال رہتا ہے کہ شاید اوّل حال ہم سے بعضے اعمال ناشائستہ خوردسالی میں ظہور ہوئے ہیں ہماری مخلصی ہو یا نہیں اور مایوسی سدراہ سالک کے واسطے ہوتی ہے ان لڑکوں کو تم ہمارے دروازہ سے داخل کرا دو ان کا یہ خیال رفع ہو جاوے گا۔ دوم حکم یہ کہ صورت ناسوتی صاحبزادہ تمہارے سامنے کر کے عالم ارواح میں یہ فرمایا۔ کہ اے فرزند روحانی ہم اولاد میں سے ایک فرزند کو تمہاری سپرد کرتے ہیں۔ تم

اوس کو تعلیم طریقت کی اور تلقین لسانی و قلبی و روحی سے اپنی صورت کی غلامی میں جو عین وہ برزخ ہماری صورت کا بلکہ تا آنحضرتؐ تک واحد ہے۔ ہمارے خاص سلسلہ اور علاوہ دیگر سلسلہ ہائے کے تلقین اوراد منضبط شبانہ روز و آداب و احکام آثار اصطلاح حسنات سیات اذکار افکار اسرار ہر ہر درجہ کی جو یہ نعمت امانتاً چند عرصہ سے اہل اللہ سلسلہ اپنے صابریہ کے بحکم باطن سپرد کردی گئی تھی اس نعمت سے اوس کو سرفراز کردو۔ تیسرا حکم خاص ہمارے واسطے تھا۔ وہ بیان نہیں کیا جاتا طالب صادق کو وہ باطن سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض فقیر نے اوسی وقت تیاری سفر کی کردی زادِ راہ یا خرچ دنیاوی ایک پیسہ نہ تھا جس وقت فقیر احاطہ صابری سے باہر سامان سفر کا ضروری لے کر آیا جب تکہ پر سوار ہوا تو بیچ تکہ کے بیٹھے ہوئے ایک شخص نے بیس روپیہ للہ مجھ کو لا دیے میں نے کہا کہ حضرت بابا صاحبؒ نے خرچ بھی بھجوا دیا اور یہی چاروں لڑکے جن کی نسبت حکم ہوا تھا میرے بیان کرنے سے اُوسی وقت تیار ہو گئے اور کوئی طالبان طریقت سے نہ تیار ہوا الغرض بعد شرفیابی زیارت اور داخلی دروازہ کے فقیر نے اوس صورت کی طرف خیال کیا لیکن نہ ظاہر ہوئی جس کی تعلیم کے واسطے حکم تھا آج جب تم صاحبزادہ صبح کو سامنے فقیر کے ہوئے اس واسطے میں نے دریافت کیا تھا کہ تم دیوان محمد تاج الدین صاحب کی اولاد میں سے ہو اور عُرس کے اَیّام میں نہ ملاقات کرانے کی یہ وجہ تھی کہ حضور بابا صاحبؒ کی اَیّام عُرس میں مہمانوں کی تواضع بس عزیز ہوتی ہے۔ بعد فراغت کے تمہاری ملاقات کرائی گئی صاحبزادہ واقعی تم سَعیدِ اَزلی ہو کہ آج تک ایسا امر کبھی نہیں ہوا ہے کہ حکماً جدِ اَمجد تمہاری نے فقیر سے سفارش تمہاری فرما کر تعلیم فرمائی اور کئی دفعہ پاک پتن شریف اور لاہور و رامپور شریف میں ہادیئے برحق زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ ہمیشہ پیاسا کنویں پر جاتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس کبھی نہیں آیا۔ تصرّف بابا صاحبؒ کا یہ ہے کہ حکماً تمام نعمت اور تعلیم جو امانتاً چند عرصہ سے سپرد بزرگان سلسلہ عالیہ صابریہ کے چلی آتی تھی تحویل کرائی الحمدللہ کہ امانت فریدیہ درگاہ فریدیہ میں پونچ گئی برخوردار اس امانت کو اگر صَدقِ دل سے اوٹھاؤ گے تو فیض دارین کا حاصل کرو گے اور امر ثانی جو طلب کیا ہے اوس وقت تم کو منکشف ہوگا جب تم پر عالم ارواح کا کھلے گا یہ ارشاد عنایات کا سن کر غلام اپنی خوش نصیبی پر کہ مجھ ناچیز بے تمیز ناقصُ العَقل و شکل کو ایسے شیخ

کامل صاحبِ مجاز مرفوعُ الاِجازت عُلوالعَزم وَالرَّتبہ سے خُداتعالیٰ نے واسطہ نصیب کیا۔ ہزاران ہزار ناز وافتخار کرتا اور شکریہ ادا کرتا تھا اور اپنے مُرشدِ برحق ہادیٔ مطلق نسبت دار محمدؐی کو چشمِ اُلفت سے دیکھتا تھا اور کہتا تھا۔

## بیت

دیدن روئے ترا دیدہ جان بین بائید　　　دین کجا مرتبہ چشم جہان بین بائید

الحاصل بعد حصول شرف بیعت سلاسل صابریہ چشتیہ ونظامیہ، چشتیہ وقادریہ منوّریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ کے ۱۳ محرم ۱۳۰۳ ہجری مذکور روز سہ شنبہ کو باَمر باطن حضرت ہادیٔ برحق نے مزار شریف بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پائے انداز کو بہشتی دروازہ پر غلام کو لیجا کر سبز عمامہ سر پر باندھ دیا اور عطائے مثال خلافت نامہ مازُونے سے صاحبِ مجاز کیا قرآن مجید کی بھی اجازت عطا فرمائی اور شغل نوری وشغل برزخ صُغریٰ وغیرہ سے کامیاب کیا اور ارشاد فرمایا کہ اوراد واذکار واشغال وغیرہ کی تمہیں اجازت دی گئی ورزش میں مصروف رہنا بعون حضرتِ اَحدیت ان کی برکت اور ورزش سے تمہارے قلب میں صفائی اور حصول کیفیات باطنی کی استعداد پیدا ہو جاوے گی اور کتاب گلزار فریدی بھی فاروق حسنؒ صاحب تاجرون سے آستانہ بابا صاحبؒ میں لے اور ملاحظہ ہادیٔ برحق میں گذار نے بندہ نے بھی کیفیت مثال اور بنانے کتاب وعتاب مخدومؒ پاک کا بیان کیا حضور انور نے تبسّم فرما کر فرمایا کتاب ہائے سندی کے بھی تم کو حالات عطا ہوں گے لیکن ابھی عرصہ کے بعد یہ امر ظہور میں آوے گا اور ناراضگی مخدومؒ پاک کی بدل کر رضامندی ہو جاوے گی تسلی کرو جو کچھ حضور انور شیخ الاکبر بابا صاحبؒ کی شفقت تمہارے پر ہے عالم ارواح کے کھُلنے سے تم کو واضح ہوگی اور نسبت کے بڑھانے سے ابھی فقیر بیان نہیں کر سکتا ہے۔ اَلقِصہ حضرت مولائے دوجہان غلام کو نواز کر عنایات بیغایات سے بتاریخ پندرہویں محرم سنہ مذکور روز پنج شنبہ کو پاک پتن شریف سے عازم بلدہ مصطفےٰ آباد عرف رامپور کو ہوئے لیکن اس مرتبہ تشریف آوری حضور ہادیٔ برحق سے باوجود پندرہ روز کے رہائش آستانہ متبرکہ کے اور کسی مُتنفّس کو توسُّل حضرت کے ساتھ نہ ہوا بلکہ ملاقات بھی کم دوسرے کو نصیب ہوئی اور فقیر حسب ہدایت حضرت ہادی

برحق ذکر شغل قلبی ولسانی میں مصروف ہوا وقتاً فوقتاً بذریعہ عرائض اپنے حال کا حضور مرشدی میں اطلاع دیتا رہا۔ ایک مرتبہ بندہ مرشدی نے ایک خط میں سوال علایق دنیا و عسر یسر اپنا تحریر خدمت میں کیا در جواب اوس کے جناب ہادیؒ برحق سے یہ نوازشنامہ صادر ہوا جس کا مضمون قلم بند واسطے فوائد عام کتاب ہذا تبرکاً کیا گیا۔ صاحبزادہ تمہاری نسبت فقیر کے ساتھ حکم باباصاحبؒ سے واسطے تعلیم وحاصل کرنے ذات احدیت صرفہ کے ہے نہ واسطے دنیا یا دین کے اگر کلمہ طریقت کے پڑھنے کے وقت سامنے مزار مبارک باباصاحبؒ کی زبان سے اقرار کیا ہے کہ سوائے ذات خاص باری تعالیٰ کے کوئی مطلوب ومحبوب میرا نہیں تو اب فقیر کے پاس زبانی یا قلمی بیان کرنا فضول ہے اور تمہاری جد پاک کی کتاب سے ایک روائیت آپ کو نقل کی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۶۶۳ھ ہجری روز پنج شنبہ قبل نماز عشاء حضرت باباصاحبؒ نے اپنے فرزند اکبر اور صاحب سجادہ محمد بدرالدین صاحبؒ کو ارشاد فرمایا کہ بدر الدینؒ سب سے اوّل دنیا کا کام کیجیو کیونکہ مرتبہ شریعت کا ہے اور نفس سے اوس کا تعلق ہے ارادہ قلبی سے دنیا کا کام کرو اگر اوس میں کامیاب ہو اور پورا ہو تو اوسی کو کرنا دین اور خدا پاک کا کام مت کرنا اور جان لینا کہ خدا پاک نے ہم کو دنیا کے واسطے پیدا کیا ہے دین اور خدا پاک کا کام مجھ سے نہ ہوگا۔ اور جب دنیا کا کام کرنے سے بگڑے اور پورا پورا دنیا کا کام نہ ہو سکے اور درست نہ ہو تو پھر دنیا کا کام ارادہ قلبی سے مت کرنا عارضی طور سے دنیا کا کام کرنا ساتھ اعضاء ظاہری کے اور دین کی طرف رجوع ہونا کہ اس کا تعلق روح سے ہے اور جان لینا کہ خدا پاک جل جلالہٗ نے ہم کو دنیا کے کام کے واسطے پیدا نہیں کیا دین کے واسطے تخلیق کیا ہے دنیا پر لعنت کر کے دین کی جانب متوجہ ہونا اور خدا کی معرفت کی طرف افسوس نہ کرنا۔ اور جب دین کا کام کرو وہ بھی بگڑے تو پھر دین پر بھی تبرّا کر کے خدا کی جانب متوجہ ہونا خدا حاصل ہوگا اور جان لینا کہ ہم کو خدا پاک نے اپنی معرفت کے واسطے بھیجا ہے دین و دنیا دونوں پر طلاق دینا اور مصروف بہ حقیقت ہو۔ تا کہ طالب حقیقت مرد ہے اور انسان کامل طالبُ المولیٰ مذکر اس کی صداقت کرتا ہے یہ نصیحت کا ارشاد جناب باباصاحبؒ فرما کر عشقِ الٰہی میں بہت روئے اور صاحبزادہ محمد بدرالدین صاحبؒ بھی نہایت گریہ وزاری کرنے لگے اور حضرت محبوب الٰہی سلطانجی

صاؒحب بھی نہایت اُشک بار ہوئے اور اس ہدائیت کو دل و جان سے قبول کیا بلکہ اسی پر تمام عمر عملدر آمد کیا اور کتاب ہائے اپنی میں نقل کر لی چونکہ یہ سب صاحبان خداپاک کی معرفت کے واسطے پیدا کیے گئے تھے انہوں نے ہمیشہ دین و دنیا دونوں سے کچھ تعلق نہ رکھا طالب حقیقت رہے۔ یہ روائیت نقوش فریدی کتاب شاہ محمد بدرالدینؒ جد امجد تمہارے ومقناطیسؒ الوحدت محبوب الٰہی صاؒحب کی کتاب سے مرقوم کر کے تمہاری طرف تحریر کیا گیا اَلْعَاقِلُ تَكْفِيَهٗ الْاِشَارَةُ کا اشارہ ہے آئندہ اپنے نفس کے واسطے ایسی تحریروں سے نہ فقیر کا وقت ضائع کرنا اور نہ اپنا قِصہ زَید عُمر میں تسلیم ورضا کا درجہ اسی واسطے افضل ہے کہ تمام امورات و اختیارات بلکہ حرکات وسکنات اپنا حوالہ ذات کرنا چاہیے اپنے حَبابِ وُہمی کو توڑ کر دریا میں ملو عُسر یسر اسے تم کو کیا تعلق جب تم دریا میں مل جاؤ گے جو تم تہمت وعُسر یسر ہو گی دریا کو ہو گی تم اوس وقت شہنشاہ عالم ہو گے تم وقت اپنا ضائع نہ کرو یہ وقت پھر ہاتھ نہ آوے گا مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

## مثنوی

صوفی ابن الوقت باشد اے رفیق — نیست فردا گفتن از شرط طریق
ہست صوفی صفا چون ابن وقت — وقت را ہمچون پدر بگرفتہ سخت
با ازل خوش با اجل خوش شاد کام — فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام
آنکہ جان در روئے او خندد چوقند — از ترش روئے خلقش چہ گزند
آنکہ جان بوسہ دہد بر چشم او — کے خورد غم از فلک وز چشم او
پیر و پیغمبران شورہ سپر — طعنہ خلقان ہمہ یادے شمر
آن خداوندان کہ رہ طے کردہ اند — گوش بابانگ سگان کے کردہ اند
اے ز نسل بادشاہ کامگار — باخود ازین پارہ دوزی ننگ دار
پارہ دوزی چیست خوردن آب و نان — میزنے این پارہ بردلق گران
ازبرائے غصہ نان سوختے — دیدہ صبر و توکل دوختے

جوع مرخاصان حق را دادہ اند — تاشوند از جوع و سیر و زور مند
جوع رزق جان خاصان خداست — کے زبون ہمچو تو گیج گداست
ماعیال حضرتیم و شیر خواہ — گفت اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰہِ
فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ نشنیدہ — اندر این پستی چہ بر چفیدہ
ہین توکل کن ملرزان پائے دست — رزق تو ز تو عاشق تراست
گر ترا صبرے بُدی رزق آمدے — خویش را چون عاشقان بر تو زدے
درتو نشتابی بیائد بر درت — در تو بشتابی دہد درد سرت
رو حیات عشق خواہ و جان مخواہ — توازو آن رزق خواہ و نان مخواہ
رزق از وے جومجو از زید و عمر — مستی از وے جومجو از بنگ و خمر
منعمی زو خواہ نے از گنج و مال — نصرت ازوے خواہ نے از عم وخال
عاقبت زینہا بخواہی ماندن — ہین کرا خواہی دران دم خواندن
این دم او را خوان و باقی را بمان — تاتو باشی وارث ملک جہان
این نفس گادست وآن دشت این(جور)جہان — کہ ہمی لاغر شود از خوف نان
سالہا خوردی و کم نامدز خور — ترک مستقبل کن و ماضی نگر
گر جہان را پر در مکنون کنند — روزی تو چون نباشد چون کنند
در فگن تدبیر خود را پیش دوست — گرچہ تدبیرت ہم از تدبیر اوست
کار آن روئید کہ حق افراشتست — آخر آن روئید کہ اوّل کاشتست
ہر چہ کاری از برائے اوبکار — چون اسیر دوستی اے دوست دار
بردل خودکم نہ اندیشہ معاش — رزق کم نائید تو بردرگاہ باش
اے دویدہ سوئے دکان ازپگاہ — ہین بمسجد روبجو رزق از الہ

برخوردار صاحبزادہ شہنشاہی مراتب حاصل کرو جو تمہارا آباؤاَجداد کا ورثہ ہے دُنیاودُون کے قِصّہ سے

خُدارا باز آؤ دُنیا مثل سَایہ کے ہے اور ذات مثل آفتاب ہے اگر آفتاب کی طرف مونہہ کر کے روانہ ہو تو سایہ خود بخود پیچھے آوے گا۔ اگر سایہ کے پیچھے دوڑو آفتاب کو پُشت کر کے تو آگے آگے سایہ اور پیچھے تم شَرق سے غَرب تک جاؤ عارفان راہ خُدا تعالٰی نے پشت دی ہے تو دروازہ اون کے پر دنیا نے خاکرُوبی کی ہے چنانچہ جُدامجد اپنے کا حال دیکھو کہ ایک آن میں زَری زَربخش محبوب الٰہی صاحب کو کر دیا سالک طریقت کو اول تعلیم مکمل حاصل کرنی لازم ہے جب تعلیم مکمل ہو چکی اپنے اختیارات دور کر کے رَاجع طرف ذات کے ہو جاوے بلکہ دَرجہ قُطبیت غَوثیت کا بھی طلبگار نہ ہو صرف راستہ ذات کا طلب گار رہو اور یہ وقت پھر ہاتھ نہ آوے گا۔ بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہندی میں فرماتے ہیں۔

## شعر

یہ دَم گئے رِی بَانورِی جَاگن کے کر چونپ　　　یہ دَم ہَیرے لعَل نے رگن رگن شوُہ نوُن سَونپ

رُوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

## ابیات

سال بیگہ گشت وقت کشت نے　　　جز سیہ روئے و فعل زشت نے
روز بیگہ لاشہ لنگ درہ و راز　　　کارگہ ویران عمل رفتہ زساز
بیخ ہائے خوئے بدمحکم شدہ　　　قوت بر کندن آن کم شدہ
کرم در زیر درخت تن فتاد　　　بائیدش بر کندو بر آتش نہاد
ہین وہین اے راہ روبیگاہ شد　　　آفتاب عمر سوئے چاہ شد
عمر تو مانند ہمیان زرست　　　روز و شب مانند دنیا را شمر ہست
ہین مگو فردا کہ فردا ہا گذشت　　　تابا کلی نہ گذرو ایام کشت
این قدر تخمے کہ ماند ستت بباز　　　تا بروید زین دو دم عمر دراز
تانمرد است این چراغ با گہر　　　ہین فتیلش ساز و روغن زود تر

اَلقِصّہ بعد اس تعلیم تحریری کے بندہ مُرشدی کسی آرزو کا طلب گار نہ ہوا کُلی تفکرات وتخیلات سے جن

کی عمر بھر میں پرستش کی تھی امن حاصل ہو گیا اور اطمینان قلب پیدا ہوا آغاز ۱۳۰۵ ہجری میں کتاب مستطابہ گلزار صابری مشتمل بر حالات حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم شاہ محمد علاؤالدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ تالیف لطیف حضرت مرشد برحق و ہادیئے مطلق مدظلہم العالی مطبع دبدبہ سکندری رامپور شریف افاغنہ میں چھپ کر میری نظر سے گذری حرف حرف اوس کا معائنہ کیا سبحان اللہ کیا کہنا ہے عجیب وغریب لاجواب کتاب ہے بلا مبالغہ یہ تعریف اسی کتاب کو زیبا ہے کہ آج تک ایسی معتبر و مستند کتاب تصنیف و تالیف نہیں ہوئی تھی۔ اول تو حضرت بادشاہ دو جہاں مخدومؒ پاک کا احوال کمال تحقیق کے ساتھ تخمیناً تین سو مکاتیب نطاب یعنی کتب باطنی حضرات پیران عظام سے ازازل تا ابد بڑی شرح و بسط سے بقید تاریخ و ماہ و روز و وقت لکھا گیا ہے اور ضمناً بیان دیگر حضرات اولیائے عظام کے علی الخصوص جناب والا پیران پیر صاحبؒ و والی ہند صاحبؒ و جناب خواجہ قطب الدین صاحبؒ و بابا صاحبؒ و محبوب الٰہی صاحب کمال سند سے لکھی گئی اون کے علاوہ حضرات اقطاب اغیاث و اہل خدمات باطنی کا دلچسپ حال اور شاہان دہلی کا تاریخی حال جس میں بڑی کیفیت یہ ہے کہ اوس کے معائنہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرات اہل خدمت باطن حاکم دیار اپنے میں شاہان ظاہری کو حکمرانی کراتے ہیں اور کیسے معزول کر دیتے ہیں اور کس کس کی منظوری سے حکام اور شاہان دیار سلطنت و حکومت کرتے ہیں عمدگی سے قلمبند ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے اور ہر محل پر جو نکات اور تعلیم عرفان تحریر فرمائی ہے قابل دید ہے الحمدللہ اس کا مشتہر کرنا ہمارے ہادی برحق کا خدا جل جلالہٗ نے ازل سے حصہ کیا تھا اس نعمت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے سے جو فرحت باطن میں پیدا ہوئی اور عقدہ کشائی نصیب ہوئی وہ لا بیان ہے بوساطت بھائی محمد فاروق حسن صاحبؒ کے حضور مرشدی میں عرضداشت کی کہ یا مولائے من گو یہ ہیچکارہ ناقص الوجود کسی قابل نہیں ہے الاّ داخل طریق حضور کے سلسلہ عالیہ کا ہے امیدوار ہوں کہ اون مکاتیب نطاب تصانیف حضرات پیران عظام کی زیارت سے ممتاز ہو جس سے یہ کتاب حقیقت گلزار صابری لکھی گئی ہے تو اعتقاد ہم ناقص الوجود کے بڑھ جاویں اوس کے جواب میں برادر دینی نے بحکم مرشدی تحریر کیا کہ برادر من ہمارے حضرت قبلہ عالم محافظ

دفتر خواجگان وتمام اہل اللہ کے ہیں۔ جب حضرت خواجہ معین الدین صاحب کی سرکار سے بذریعہ کشفُ القبورٗ یا بحکم ارواحی اجازت ہو جاتی ہے اوس کو وہ دکھلائے جاتے ہیں فقیر یہ تحریر دیکھ کر بہت مایوس ہوا کہ نہ تو فقیر کو کشفُ القبورٗ کا درجہ صاف ہے نہ نسبت عالم ارواحی کی مگر اشتیاق دیکھنے مکاتیب کا اور دل میں بڑھا کہ جس صورت سے ہو زیارت کیجئے اگر مکاتیب دیگر کی زیارت نہ ہو تو صرف جدِ امجدم جناب بابا صاحبؒ کے مکتوب نطاب سرِ عَبو دِیّت شریف کا دیدار ہو جاوے بھائی محمد فاروق حسن کو لکھا کہ آپ بوقت مناسب حضور میں میری سفارش فرمائیں اور لِلّٰہ مجھے زیارت مکتوبات کی کرا دین انہوں نے مکرّر اس کے جواب میں لکھا کہ مرشدزادہ آفاق مکتوب شریف کے دیکھنے کا کوئی ذریعہ بجُز اَمر خواجہ غریب نوازؒ کے دوسرا نہیں ہے۔ جس طرح آپنے اصرار کیا اس طرح تاریخ ۲۸ شوال ۱۳۰۰ھ ہجری روز چہارشنبہ کو عصر کے وقت ہمارے بھائی مولانا حاجی سید شاہ محمد عاشق علی بَدایُونی نے بھی جو یہ دیکھا کہ جب حضور قبلہ عَالم مکاتیب حجرہ مبارک سے باہر لاتے ہیں تو حاضرین کو دس دس قدم کے فاصلہ پر علیحدہ کر دیتے ہیں اور مکاتیب نطاب دیکھ کر کوئی احوال قلمبند کرتے ہیں۔ یا حالات حضرات اولیائے کرام کسی کو سناتے ہیں تو ہم اوس کے دیدار سے محروم رہتے ہیں تو مجھ سے کہا کہ بھائی محمد فاروق حسن تم حضور میں التماس کرو کہ یا مولائے دو جہاں ہم بھی اس نعمت گراں بہائی کے دیدار سے مُستفیض ہوں میں نے کہا یوں ہرگز ممکن نہیں حضرت قبلہ عالم بارہا ارشاد فرما چکے ہیں کہ تم لوگ کشف القبور کا مجاہدہ کرو تا کہ کُشُود کَار بَاطنی ہو اور عَالم اَرواح سے نسبت حاصل کرو کہ جمیع حضرات اساتذہ کاملین کے مشاہدہ سے سرفراز ہو اور اون سے عرض معروض کرنے کا موقع حاصل ہو اور مکاتیب نطاب بغیر حکم خواجہ غریب نواز والئے ہندؒ ہرگز ہرگز دیکھنے کو نہیں ملیں گے۔ کیونکہ ہر روز یہی کیفیت رہتی ہے کہ بعد نصف شب کے جنات مرید حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہمارے حضرت قبلہ عالم کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوتے ہیں اور جن کی نسبت حکم ہو جاتا ہے اون بزرگ کے دکھانے کے واسطے مکاتیب لیجاتے ہیں اور معائینہ کرا کر واپس لے آتے ہیں اور سپرد حضرت محافظ دفتر صاحب کے کر دیتے ہیں مولانا موصوف اوسی روز سے مصروف مجاہدہ ہوئے ہیں فقیر اس تحریر کو دیکھ کر بہت حیران ہوا اور برادر دینی اور مولائے ومُرشدی کو پھر

عریضہ لکھا کہ بھائی صاحب تم میری جانب سے حضرت صاحب سے سفارش کرو کہ حضور عالی اپنی ذرّہ نوازی سے اس خاکسار کو وہ معنی عطا فرماؤ جس کے باعث فقیر محتاج کور باطن کے چشم بینا ہو جائیں اور وہ مادہ باطنی پیدا ہو جس سے حضرات پیشوایان طریقت کے مکاتیب نطاب یعنی کتب ہائے باطنی تو دیکھنے کو مل جائیں جس وقت یہ عرضداشت برادر مذکور نے حضرت مولائے دوجہاں کے حضور میں پیش کی تو دریائے رحمت مَوجزَن تھا فوراً قواعد کشف القبور اور مجاہدہ انکشاف عالم اِرواح کا حضور نے عطا فرمایا اور بتاکید ہدایت ہوئی کہ تم اس کے بدل و جان تعمیل کرو کہ انکشاف عالم ارواح اور کشف القبور تم پر بہت جلد ہونے والا ہے کیونکہ تم سَعیدِ اَزلی ہو اور تمہاری صورت سے تمہاری جدامجد کا بہت کچھ فیض جاری ہوگا اور حالات جناب بابا صاحبؒ و خاندان فریدیہ کا جو مدت سے مثل عَنقا کے پوشیدہ تھا۔ تمہاری قلم سے سندوار اظہار ہوگا جیسا فقیر کا حصہ حکم باطن سے مخدومؒ پاک کا احوال ظاہر کرنا تھا ایسا جناب بابا صاحبؒ اور خاندان فریدیہ کا تم سے احوال ظاہر ہوگا وہ تمہارا عرض معروض و گریہ زاری درگاہ الٰہی و سرکار فریدیہ میں درجہ قبولیت کو پونچی ہے خاطر جمع رکھو فقیر بوصول اس حکم کے مزار مُعلّٰی بابا صاحبؒ پر مراقب ہوا اور حسب فرمان مرشدی مجاہدہ کیا مشاہدہ نصیب ہوا عالم ارواح میں جناب بابا صاحبؒ نے مرتبہ روحانیت سے ارشاد فرمایا کہ برخوردار محمد حسین ہم مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں جا ہم نے تیرے ہادی برحق رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر القا کر دیا ہے اور اون کو باطن سے الہام بھی ہو گیا ہے۔ وہ تم کو ہمارا مکتوب سرِ عَبودیّت شریف و دیگر بھی ملاحظہ کرا دیں گے جو کچھ تحریر کرنا ہو لکھ لیجیو بحکم ارواحی فقیر روانہ رامپور کو ہوا۔ بتاریخ ۱۱۔ رجب المرجب ۱۳۰۵ھ ہجری المقدس روز پنج شنبہ کو حاضر درگاہِ عَرش پناہ حضرت مولائے دوجہاں ہوا جو کہ ہر جمعرات کو احاطہ صابری آستانہ مُرشدی پر ایک جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں ختم خواجگانِ چشت اور حلقہ نعت خوانی و سماع وغیرہ بڑے لطف سے ہوا کرتا ہے غلام بھی شریک محفل ہوا جس وقت حضرت مولائے دوجہاں حجرہ مبارک سے برآمد ہوئے تمام احاطہ صابریہ رُوکش خُلد بَرین ہو گیا غلام کو دیکھ کر حضور نے فوراً سینہ فیض گنجینہ سے لگایا غلام نے اس شکریہ میں تین سجدہ شکر اور طواف تعظیمی بجالایا حُضارِ دربار اور خلفاؤ کا مگار کا تعارف کرایا گیا ہر ایک نے بخاطر تواضع والفت طریقت کا

اظہار کیا۔نوازش مُرشدی نے بے غائیت شفقت کو کام فرمایا اُدنیٰ سے اَعلیٰ ذرہ سے آفتاب بنایا اس مرتبہ پینتیس روز خدمت اقدس میں حاضر رہا اس عرصہ میں جو جو عطیات عظمیٰ غلام کو عطا فرمائے گئے۔ گو یہ ناقص العقل وشکل اون کے قابل نہ تھا۔مگر شفقت مُرشدی نے جوش مارا کہ اُدنیٰ سے اَعلیٰ بنایا اور ۱۳ رجب المرجب کو تمام خلافت نامجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تا اس زمانہ کے ہر شش سلسلہ چشتیہ وقادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ واویسیہ ونقشبندیہ کی زیارت سے خُدام خواص ہادیؒ برحق کی موجودگی سے بندہ بھی زیارت سے فیض یاب ہوا خصوص جدا مجدم اور ہر ایک خلافت نامہ کی زیارت کر کے حرف حرف مطالعہ سے سرور حاصل کیا روغن زیتون سے خلافت نامہ ہائے وسندات کو چرب کیا جاتا ہے سال میں دو مرتبہ ماہ ربیع الاوّل و ماہ رجب میں ایک بجے دن سے ۵ بجے تک زیارت سے مُستفید رہے بوقت خَلوَت بندہ نے خدمت حضور میں عرض کیا کہ یہ خلافت نامہ ہائے وسندات کے وجود قائم رہنے کا کیا باعث ہے کہ اتنے عرصہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتابعینؒ کے زمانہ سے تمام صاحب ولائیت کے قائم ہیں درجواب حضور نے فرمایا کہ یہ خلافت نامہ ہائے بوساطت ابدالان مجددالوقت کے پاس امانت چلے آئے ہیں اب امام مہدی علیہ السّلام صاحب کے پاس جاویں گے امام صاحب پر ایک وقت ایسا جنگ کفار کے ساتھ ہو جاوے گا۔کہ تمام لشکر شہید ہو جاوے گا۔سوائے پاسبانان لشکر کے اس وقت امام صاحب کے پاس کوئی نہ رہے گا تب حضرت موصوف ان خلافت نامہ ہائے صاحب ولائیت کو سامنے رکھ کر جناب بَاری تعَالیٰ جَل جَلاَلہٗ میں دعا طلب کریں گے اوس وقت تمام صاحب خلافت بجسم روحی موجود ہو جاویں گے۔اور بعد اوس کے قتال کفار ہو کر یکطرفہ اسلام ظاہر ہوگا۔بعد اوس کے یہ خلافت نامہ ہائے تمام مَدینہ منوّرہ روضہ پُرنُور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں دفن کیے جاویں گے وجہ ان کے قائم رہنے وجود کی یہ ہے یہ ارشاد ہادیؒ برحق کی خاص زبان مبارک سے سن کر قلم بند کیا اظہار کرنا واجب نہ تھا لیکن فوائد عام وطالبان طریقت کے واسطے اس جگہ قلمبند کیا گیا۔اور بتاریخ ۱۲۔شعبان ۱۳۰۵ ہجری روز پنج شنبہ کو عصر کے وقت بروز فاتحہ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم پاکؒ تھا۔ حضرت قبلہ عالم نے مزار مبارک حضرت امیر دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ پر محفل راگ ترتیب دیکر جلسہ عام

میں بہت سے خلفائے حضرت ہادیٔ برحق وخلفائے جناب امیر علیہ السّلام شریف تھے۔ بعطائے مثال خلافت وخرقہ صابری وکلاء مُستعمَلہ اوڑھا کر عمامہ صابری سر پر باندھا اور شرف بیعت مجاز وارشاد سے ممتاز فرمایا مثال خلافت ہادیٔ برحق نے زبان مبارک سے پڑھ کر تمام حُضّارِ مجلس کو سنا دی اور جو کچھ خطاب اور عنایات زبان مبارک سے فرمایا بندہ کے نصیب ہوا۔ حُضّار مجلس نے مبارک باد دی اور تلاوت حرز یمانی شریف نظامیہ وقصیدہ مُفَرّدو سَیّد الاستغفار جناب بابا صاحبؒ ودعائے نورؒ ودعائے نبویؐ کی اجازت فرمائی۔ اور ۱۴ شعبان المعظم سنہ مذکور کو بروز جمعہ بعد نماز بحالتِ تنہائی حجرہ مبارک میں حضرت قبلہ عالم نے اوس نِعمت عُظمیٰ اور مُوہبتِ کبریٰ یعنی مکتوب نطاب سرِعبودیّت شریف تصنیف لطیف حضرت جدامجدم بابا صاحبؒ وشاہ محمد بدرالدین صاحبؒ ومحبوب الٰہی صاحبؒ سے ممتاز فرمایا اور وہی باب اور وہی فصلیں کا معائنہ کرایا جن کا مجھ کو اشتیاق تھا۔ اور وہ اولاد امجاد جناب بابا صاحبؒ کے متعلق تھیں میں نے توجہ ہادیٔ برحق وبھائی محمد فاروق صاحبؒ ورفیق حسن صاحبؒ کی اِستعانت سے حالات فارسی وعربی وترکی وسریانی وملکوتی زبان سے اخذ کر کے اردو زبان میں جمع کیے جو جواسرار عجیبہ ونکات غریبہ میں نے معائنہ کیے بنظر افادہ عام وخواص کتاب ہذا میں درج کیے تا کہ عموماً ہر خاص وعام اور خصوصاً اولاد امجاد جناب بابا صاحبؒ اس بیان سے مستفیض ہوں اور راہِ ضلالت سے نکل کر صراطِ مستقیم اختیار کریں اور یہ جو بعضے تہمت ناک روایات مروج ہو رہی ہیں چھوڑ دیں اور سندی روایات جو اہل اللہ کی دستخطی قلم بند کی ہیں اوس پر عمل اختیار کریں تا کہ صلاح وفلاح دارین کی حاصل ہو اور ہادیٔ برحق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ عبارت مکاتیب نطابوں کی ایک لفظ کم نہ ہو اگر کوئی حرف زیادہ ہو جاوے تو خیریت لیکن عبارت سے کم نہ ہو اسی واسطے بندہ نے عرض کی کہ حضور کے سامنے انتخاب کیا جاوے بلکہ تمام حالات حضور کی قلم سے عطا ہوں بندہ کی عرض ومعروض قبول میں ہو کر ہادیٔ برحق نے کمال کوشش سے اور صحت تمام سے حالات تحریر کرائے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بعد اس عنایات بیغایات کے رخصت بتاریخ ۱۶ شعبان سنہ مذکور بروز یک شنبہ حاصل کر کے واپس پاک پٹن شریف ہوا آیا بعد گذرنے ماہ رمضان المبارک ۷۔ شوال سنہ مذکور کو بروز دو

شنبہ ہادیؒ برحق بحکم باطنی جناب باباصاحبؒ بحالت تنہائی بجز اطلاع غیری پاک پتن شریف میں تشریف اَرزانی فرماہوئے اور نو دروز کا قیام حضورانور نے اِس مرتبہ باامر باباصاحبؒ پاک پتن شریف میں فرمایا جس عرصہ میں بندہ کو بھی کئی طرح کی تعلیم لسانی اور بہت برادران جدی کو اور شرف یافتگان بیعت کو فیض حاصل ہوا جس کا حصہ تھا اون کو ملا اور تاریخ ۱۴۔ ذوی الحجہ ۱۳۰۵ ہجری مذکور کو خلافت نامہ سلسلہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ وفریدیہ علویہ خاص الخاص معہ تبرکات کلاہ وخرقہ وکفنی فریدی برنگ سبز وکھڑاواں چوبی وچادر صابری اندرونِ روضہ منورہ جناب باباصاحبؒ بحاضری خاص وعام پہنا کر بیعت ارشاد وحوالت ومجاز و ماذون سے سرفراز فرمایا اور تعلیم شغل نوری و برزخ ہائے صُغراو کبُرا واجازت حرز شریف بدریہ فریدیہ سیف اللہ خاص فریدی معہ ترکیب زکوٰۃ ونصاب وعَن صَغیر وکبَیر وحزبُ الجرد چہل کاف واجازت ضبط اوقات وترتیب صابری وترکیب نماز پنجگانہ وکلمہ طریقت وقواعد بیعت وترکیب نفس اِنتقالی ونماز کعبہ ونماز روحی واشغال رُوحی ونوری وبرزخی وتعلیم درجہ القا والہام ووسوسہ وقواعد وتعلیم بیعت ارشاد وخلافت ومجازت وحوالت علاوہ اجازت یازدہ سلاسل قادریہ منوریہ وصابریہ ونظامیہ وگرگامیہ واویسیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ ومداریہ وقلندریہ وکبرویہ وحنفیہ ہردو کشف کونیہ حقانیہ وروح جذبیہ کی اجازت عطا فرمائی اس عرصہ میں جو جو کچھ اس غلام کو عنایت ہوا۔ تحریر تقریر سے باہر ہے تمام سلاسل کا مجاز و ماذون کر دیا اور نماز کعبہ مجازی ونماز کعبہ حقیقی و برزخ ہاہر سہ کے فہم ومثال خواب ہائے ناسوت و ملکوت و جبروت کی تعلیم فرمائی گئی۔ اور ہادیؒ برحق نے ترکیب تکُرہ یعنی زکوٰۃ سیف اللہ شریف بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کے تحریر کرائے اور یہ بھی فرمایا کہ وقت فجر بعد نماز ستائیسویں محرم ۱۲۷۱ ہجری کو میرے پیرومُرشد امیر دوجہاں نے اس بندہ اپنے کی نسبت فرمایا کہ ترکیب تکُرہ بدریہ حضرت شاہ محمد بدرالدین شاہ صاحبؒ شہنشاہ ولائیت سلیمانی جو اولاد جناب باباصاحبؒ سے ہیں بیچ مکتوب نطاب سرِعبودیت شریف باب یازدہ صدستانوے فصل نوصد ہفتاد و دو میں تحریر ہیگا ہے تو بھی معائینہ کر کے وظائف اپنے میں تحریر کر لے داشتہ آید بکار شاید کہ تجھ سے کوئی شخص اولاد باباصاحبؒ میں سے مستفید ہووے اس فقیر سے تو کوئی نہیں ہوا لیکن اس فقیر کے قلب پر القا ہوتا ہے کہ قطعاً تجھ سے ہوگا بتیس یا

تینتیس سال کے بعد یہ امانت فریدیہ جو چند عرصہ سے امانتاً چلے آتے تھے سپرد اولاد اپنی کے کرادیں گے پہلی مرتبہ ۱۳۰۳ھ ہجری میں بندہ کو قدمبوسی حاصل ہوئی وہی عرصہ تھا۔ جو حضرت کلاں نے تحریر کرایا تھا۔ القصہ اس مرتبہ میں برادران جدّی شاہ پیر محمد شمس الدینؒ وشاہ محمد شرف الدینؒ وشاہ محمد نظام الدینؒ برادرم حقیقی مصنف کتاب وعلاوہ دیگر برادران وداخل طریق کو خلعت خلافت سے روضہ منورہ میں نعمت وتعلیم باطنی سے سرفراز فرمایا بعد گزرنے عرس مبارک باباصاحبؒ تاریخ ۱۲۔ محرم ۱۳۰۶ھ ہجری کو حکم ۱۵ روز کے قیام کا لاہور شہر میں ارواح باباصاحبؒ سے ہوکر رخصت ہوئے چنانچہ بندہ بھی ہمرکاب لاہور میں آیا اوس جگہ پندرہ روز بازار کشمیری میں قیام رہا جس خدادوست کا حصہ تعلیم کا تھا اوس کو حاصل ہوا اور جس کا نہ تھا مثل ابوجہل کے محروم رہا۔ ہاں خداپاک فرماتے ہیں حدیث شریف میں اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُوْنَ غَيْرِيْ دوست میرے تلے پوشاک میری کے ہیں نہیں پہچانتا ان کو غیر، سبحان اللہ جس کو خداپاک اپنی طرف بلاتا ہے۔ برزخ اہل اللہ وسالکان طریقت کی محبت اوس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس ضرور اوس کو راستہ مولا کا حاصل ہوتا ہے سوائے برزخ نبی ولی کے کسی زمانہ میں تعلیم کسی قوم کو نہیں ہوئی اور سوائے تابعداری وصحبت عارف کے عرفان ذاتِ باری تعالیٰ وخُدا رسیدگی کا درجہ حاصل نہ ہوگا۔ کتاب ہائے سے عادت نیک حاصل ہوتی ہے لیکن تعلیم مکمل سینہ عارف کے سوا نہیں ملتی جیسا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم مولائے مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے واسطے حدیث شریف فرمائی ہے مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّجْلِسَ مَعَ اللّٰهِ فَلْيَجْلِسْ مَعَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ پھر حدیث شریف اِذَا تَقَرَّبَ النَّاسِ اِلٰى خَالِقِهِمْ بِاَنْوَاعِ الْبِرِّ فَتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ (قرآن کریم) بِالْعَقْلِ وَالسِّرِّ تَسْبِقُهُمْ بِالدَّرَجَاتِ وَالزُّلْفٰى عِنْدَ النَّاسِ وَعِنْدَ اللّٰهِ مولانا رُوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثات کی تشریح فرمائی ہے۔

## مثنوی

یا علی از جملہ طاعات الہ — بر گزین تو سایہ خاص خدا

تو برو در سایۂ عاقل گریز — تارہی زان دشمن پنہاں ستیز

از ہمہ طاعات اینت بہتر است        سبق یابی بر ہر آن کہ سابق ہست
حج زیارت کردن خانہ بود        حج رب البیت مردانہ بود
کعبہ مردان نہ از آب و گلست        طالب دل شو کہ بیت اللہ دلست
قبلۂ عارف بود نور وصال        قبلہ عقل مفلسف شد خیال
قبلۂ زاہد بود یزداں بر        قبلہ مطمع بود ھمیان زر
قبلۂ باطن نشینان ذوالمنن        قبلہ ظاہر پرستان روئے زن
ابلہان تعظیم مسجد میکنند        در جفائے اہل دل جد میکنند
آن مجاز ہست این حقیقت ای خران        نیست مسجد جز درون سروران
مسجدے کان اندرون اولیاء است        سجدہ گاہ جملہ آنجا خداست
کعبہ ہر چندے کہ خانہ بر اوست        خلقت من نیز خانہ سر اوست
چون مرا دیدی خدارا دیدۂ        گرد کعبہ صدق برگر دیدۂ
خدمت من طاعت و حمد خداست        تانہ پنداری کہ حق از من جداست
تا دل مرد خدا نامد بدرد        ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد
کعبہ نادیدہ مکن زور و متاب        از قیاس اللہ اعلم بالصواب
قطرہ دل را یکے گوہر فتاد        کان بدریا ہا دگر دونہا نداد
دل نگہدار ید ائے بیحاصلان        در حضور حضرت صاحبدلان
پیش اہل دل ادب بر باطنست        زانکہ دل شان برسرایر فاطنست
اے تواضع بردہ پیش ابلہان        وائے تکبر کردہ تو پیش شہان
پیش بینایان کنی ترک ادب        نار دوزخ را ازان گشتی حطب
جز خضوع و بندگی و اضطرار        اندران حضرت ندارد اعتبار
صاحب دل آئینہ شش روبود        حق ازو و درشش جہت ناظر بود

برادرانِ طریقت کی خدمت میں عرض ہے کہ سوائے تعلیم عارف کامل ایمان کامل اور اسلام ثابت نہیں حاصل ہوتا نہ عبادت کا وقوف نہ شرک سے پاک ہوتا ہے خدا پاک تمام خاص و عام کو محبت اپنے نبی ولی کی عطا کرے ثم آمین ثم آمین۔ القصہ حضرت ہادیؒ برحق تشریف فرمائے بلدہ مصطفیٰ آباد کو ہوئے اور بندہ ۳۰ محرم واپس پاک پتن شریف کو آ گیا۔ جمع کرنے کتاب و مسودات و حالات کی تحریر میں مصروف ہوا اور بعضے حالات بذریعہ خط و کتابت کے حضور ہادی سے استفسار کرتا رہا۔ لیکن بعضے حالات کی دریافتگی کے واسطے اور شوق خدمت اقدس کا غالب ہوا ۱۳۰۸ ہجری ۲۸۔ جمادی الاوّل بروز یک شنبہ رامپور شریف میں قدمبوسی ہادیؒ برحق کی حاصل ہوئی اور طالبان طریقت کی زیارت سے فیض یاب ہوا۔ اور جو جو حالات و سنہ تاریخ و اسماء و روایات کی بندہ کو طلب تھی تمام و کمال حاصل ہوئی۔ بروز جمعرات ۱۳۰۸ ہجری ۱۰۔ جمادی الثانی بعد نماز ظہر روبروئے مزار معلّٰی حضرت ہادینا شاہ محمد امیر صاحبؒ قُطبُ الارشاد کے اس غلام کی نسبت یہ حکم ہوا۔ کہ محمد حسینؒ جس وقت تم کوئی حالات اساتذہ کا تحریر کیا کرو برزخ بدل کر کیا کرو۔ کیونکہ تم کو جناب باباصاحبؒ کی طرف سے حکم ہو چکا ہے کہ تم محافظ دفتر تمام بزرگان کے پاس جاؤ تم کو نائب محافظ دفتر کیا گیا ہے۔ وہ بھی تم کو نائب کر دے گا۔ اب تم کو نائب دفتر کا والی ہند صاحبؒ و تمام اساتذہ کی طرف سے خطاب ہو گیا تم نائب دفتر اساتذہ کے ہوئے اس عطا نعمت کا نفل شکریہ ادا کر کے سجدہ تعظیمی ادا کئے۔ احاطہ صابری میں یہ دستور ہے کہ بعد ۲ بجے دن کے طالب طریقت واسطے تعلیم طریقت کے حاضر ہوتے ہیں۔ اور تا ۱۰ یا ۱۱ بجے رات تک تعلیم طرح طرح کی ہوتی رہتی ہے۔ بجز تعلیم و قَالَ اللّٰہ و قَالَ رَسُول کے کسی شخص کو طاقت نہیں کہ دُنیاوی ذکر بیان کرے اگر کوئی شخص بے ضرورت دنیاوی ذکر کرے تو اوس کو احاطہ شریف سے باہر نکالا جاتا ہے اور بندہ نے پہلے ہی بار التماس کیا تھا کہ حضور غلام واسطے تعلیم اور تلقین کے دور دراز سے آیا ہے اور بروقت مجلس ارشاد کے میرے مطالب رہ جاتے ہیں ہادیؒ برحق نے اجازت فرمادی تھی کہ تم ۱۲ بجے دن کے آ گیا کرو کہ تمہاری تعلیم ایک دو ساعت علیحدگی سے ہو گئی کرے جو کچھ تعلیم لسانی و تحریر مکتوبات خطاب کا کام ہوتا تھا اوس وقت بندہ خدمت میں حاضر ہو کر کر لیتا تھا حسبِ معمول بتاریخ ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۳۰۸ ہجری

بروز یک شنبہ بندہ حاضر درگاہ مُعلّٰی ہوا۔ تو اوس وقت ہادیٔ برحق تکیہ صابری پر تکیہ لگایا ہوا بیٹھے تھے لیکن غلام کو قلب سے معلوم ہوا کہ اس وقت درجہ ربُوبیّت کا اظہار ہو رہا ہے اوس وقت کے واسطے مولانا رُوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرمایا ہے۔

## رباعی

گفتہ او گفتہ اَللہ بود — گرچہ از حلقوم عَبدُ اللہ بود
باد در مردم ہواؤ آرزو ہست — چون ہوا بگذاشتی پیغام ہو ہست

اے عزیز ایسے وقت کے واسطے شان جناب سَرورِ عَالم صلی اللہ علیہ وسلم میں خُدا پاک نے فرمایا ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۃ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی ہ معنے:۔ نہیں کلام کی حَبیبؐ میرے نے ساتھ خواہش نفسانی کے جب تک وحی ہماری طرف سے نہیں ہوا اور اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیمٍ وَاَنَا عَرَبٌ بِلَا عَیْنٍ وَلِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَنَبِیٌّ مُرْسَلٌ (حدیث شریف) اسی وقت کے واسطے فرمایا ہے۔ اے عزیز صحبت اہل دل و عارف کی اکسیر اعظم ہے۔ رُوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ عارف کامل کیا تعلیم فرماتے ہیں۔ صحبت میں اکثر نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔

## مثنوی

ہمنشینی اہل معنی باش تا — ہم عطا یابی وہم باشی فتاء
ہمنشین مقبلان چون کیمیاست — چون نظر شان کیمیائے خود کجا است
دل ترا درکوئے اہل دل کشد — تن ترا در حبس آب و گل کشد
مرد حجے ہمرہ حاجی طلب — خواہ ہند و خواہ ترک و یا عرب
منگر اندر نقش اندر رنگ او — بنگر اندر عزم در آہنگ او
یار غالب جوکہ تا غالب شوی — یار مغلوبان مشو اے ہین غوی
سوئے ایں مرغابیان رو روز چند — تا ترا در آب حیوانے کشند
دیو دگر گست و تو ہچون یوسفی — دامن یعقوب مگذار اے صفی

بندۂ یک مرد روشن دل شوی　　بہ کہ بر فرق سر شاہان روی
خاک پا کان یسے و دیوار شان　　بہتر از عام و زر و گلزار شان
از حضور اولیاء گر بکسلی　　تو ہلاکے زانکہ جزوی نے کلی
چون شوی دور از حضور اولیاء　　در حقیقت کشتۂ دور از خداء
پاسبان، آفتا بند اولیاء　　در بشر واقف ز اسرار خداء
اولیاء را ہست قدرت از اِلٰہ　　تیر جستہ باز آرندش زر اہ
کَیفَ مَدالظِّلُ وصف اولیاء ہست　　کو دلیل نور خورشید خدا ہست
سایۂ یزدان بود بندہ خدا　　مردہ این عالم و زندہ خدا ہست
طبع ناف آہو ہست این قوم را　　از برون خون و درون شان مشکہا
ہین کہ اسرافیل و قند اولیاء　　مردہ را زیشان حیاتست و نماء
پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر　　ہست بس پر آفت و خوف و خطر
ہر کہ در رہ بے قلاوزی رود　　ہر دو روزہ راہ صد سالہ شود
پس رہے را کہ ندیدستے تو ہیچ　　ہین مرد تنہا ز رہبر سر مپیچ
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر　　دامن آن نفس کش را سخت گیر
دست را مُسپار جز در دست پیر　　حق شدست آن دست او را دستگیر
کو نبی وقت خویشت اے مُرید　　تا از و نُور نبی آید پدید
لوح محفوظست او را پیشواء　　ازچہٗ محفوظست محفوظ از خطاء
آنکہ ازحق یابد او وحی و جواب　　ہرچہٗ فرماید بود عین صواب
نے نجومست و نہ رملست و نہ خواب　　وحی حق واللہ اعلم بالصواب
ازپئے روپوش عامہٗ در بیان　　وحی دل گویند آنرا صوفیان

اَلقِصہ اوس وقت ہادیِؒ برحق نے غلام کی طرف نگاہِ عظمت سے دیکھ کر فرمایا۔ برخُوردار صاحبزادہ محمد

حسینؒ شاہ تم کو خُدا پاکؑ نے درجہ خلافت و امامت کا فقیر کے سامنے مکمل توجہ جدامجد تمہاری سے عطا کیا ہے۔ عام طور سے تعلیم و تلقین مُومنان مُومنینِ اُمّتِ سرورِ عَالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرو کسی صَغائیر و کَبائیر کی پُرسش روزِ جزا صاحب خلافت کو نہ ہوگی۔ مگر تلقین وارشاد و پیغام رسانی میں اگر سرِ مُو تفاوت کیا ہوگا۔ اس امر کا سخت مُواخذہ وسزا ہوگی اور پُرسش کیونکہ ذات باری تعالیٰ کو فصل سے وصل بندگان اپنے کا کمال عزیز ہے اور جو عباداللہ میں سے رغبت دلا کر فصل سے بندگان الٰہی کو وصل کراتا ہے اوس کا درجہ نبوت ولائیت کا ہوتا ہے اسی واسطے جہادِ نفس و مجاہدات نبی ولی پہلے کرتے رہے ہیں جب نبوت میں پیغمبری و ولائیت میں خلافت و امامت کا درجہ اُتم حاصل ہوگیا اوس وقت پابند پیغام رسانی و تبلیغ احکام شریعت طریقت کی ہوگئی۔ اگر پیغام رسانی میں اپنا فریضہ بھی ترک ہو جاوے تو صاحب خلافت کو پُرسش نہ ہوگی۔ کیونکہ فصل سے وصل کرانا افضل الفرائض سے درگاہ باری میں منظور ہے۔ رُوم صاحبؒ مثنوی میں شیبانی کی داستان میں فرماتے ہیں۔

## ابیات

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا　　　بندہ ما را ز ما کر دی جدا
تو برائے وصل کردن آمدی　　　یا برائے فصل کردن آمدی
تا توانی پا منہ اندر فراق　　　اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ الطَّلَاقُ

صاحب خلافت کے واسطے رغبت دلانے کی طرف طریقت کی مخلوق کو لازم ہے۔ جس خُدا دوست کا حصہ ہوگا اوس کو مل جاوے گا۔ لیکن صاحب خلافت جس جگہ بیٹھے اپنی زبان ہلاتا رہے اور اپنی کار پر مامور رہے یہ افضل العبادت ہے یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ پہلے یہ خاکسار عوام کی بیعت اور بیعت عورات سے اکثر نفرت کرتا تھا۔ تب اوس وقت بندہ مُرشدی نے حضُور ہادی میں عرض کی کہ جناب من اس غلام نَاقصُ العقل وَنَاقصُ الشکل کو عَطائے خلافت و تعلیم باطنی سے سرفراز فرمایا لیکن یہ بَارِ گراں ہے دوسرے کا بار اٹھانا اور دَست بیعت پھیلانا۔ ہاں اگر ہادی کی شفقت وعنایت سے یہ وجود لائق ہو جائے تو کیا عجَب ہے جو بندہ کی بھی مخلصی اور جن کو دست بیَعت دیا جاوے ان کی بھی مخلصی ہو۔

''شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را'' ورنہ یہ رُوسیاہ معصیت زدہ کا حوصلہ نہیں جو یہ بار اٹھا سکے تصدقِ نعلین ہادیؒ کے اگر یہ رتبہ حاصل ہو جائے تو کچھ عجَب نہیں اوس وقت قلزم فیض کا سینہ پرنور ہادیؒ برحق میں جاری تھا فوراً زبان فیض ترجمان سے صادر ہوا کہ صاحبزادہؒ محمد حسین تمہارے وجود سے جد پاک تمہاری کا ارشاد و فیض لاہور پشاور تک جاری ہوگا۔ اگر نصاریٰ اور یہود کا ہاتھ پکڑو گے۔ آخیر کو اوس کو بھی ایمان وہدائیت حاصل ہوگا اور خلاصی پاوے گا۔ مخلوق الٰہی کو اس فیض سے محروم نہ کرو عام طور پر بیعت کرو وہی شخص تمہارے ہاتھ میں ہاتھ دے گا۔ جس کا اَزل سے مخلص ومغفرت کا حصہ ہوگا۔ تم برزخ بدل کر تعلیم طریقت کی حسبِ استعداد طالب کی پوری پوری کر دے کرو۔ جب تم بخوبی برزخ بدل کر بیعت کرو گے تو وہ بیعت نسبت اساتذہ کے ذریعہ سے تا آنحضرتؐ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ تک بوساطت تبدل برزخ کے مل جائے گا۔ ہم تم اوس وقت کہاں رہے۔ رُوم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

## بیت

بدل کردہ بود ذات پیر قبول      دران ذات دیدہ خدا ہم رسولؐ

جب تم کو برکت پیران مُعظام کی سے مرفوع الاجازت خاندان کی مکمل نسبت حاصل ہو چکی ہے تو امت سردارِ کونین محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرد عورت کو اس نسبت میں پیوند کرو جہاں تک چارہ ہو سکے۔ خالصتاً للہ جو خوشنودی ذات احدیت وذات وَحدت اسی فعل میں مُتضمّن ہے اور اسی واسطے خلافت کا رتبہ نُوری نَاری کسی کو نہ دیا، آدم علیہ السّلام کو دیا۔ رُوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

## ابیات

اسپ ہمت سوئے آخور تاختی      آدم مسجود را نہ شناختی
آخر آدم زادہ اے نا خلف      چند پنداری تو ہستی را شرف
قیمت ہرکالہ میدانی کہ چیست      قیمت خود راندانی احمقیست
صد ہزاران فضل داند ازعلوم      جان خود را مے نداند این ظلوم
داند او خاصیت ہر جوہری      در بیان جوہر خود چون خری

اوس وقت عین نزول رحمت کا بندہ نے سمجھ کر التماس کی کہ حضور انور تحریر فرمادیں ۔ جو وعدہ ارشاد کا نسبت اس غلام کی زبان فیض نشان سے صادر ہوا ہے ۔ تب یہ غلام ہاتھ بیعت کا پھیلا دے گا۔ کیونکہ یہ تحریر حضور کی غلام آپ کا انشاء اللہ سینہ پر قبر میں وحشر میں ساتھ لے جاوے گا کہ اوس وقت سند قومی ہو گی چونکہ کاغذ وقلم دوات ہر وقت پیش خدمت موجود رہتا ہے ۔ پرچہ کاغذ پیش کر دیا۔ حضور انور نے ویسا ہی وعدہ ارشاد کا تحریر فرمادیا اور ہاتھ پکڑ کر بیعت روحی سے پیشانی اپنی پیشانی سے مس فرما کر سرفراز فرمایا اور ارشاد لیا کہ دوسو یازدہ سلاسل کی نعمت فقیر کو سفر وحضر میں حاصل ہوئی تھی سو دوسو یازدہ سلاسل و بضمن دونوں روح جذبیہ سلاسل کے تم کو مجاز و مازون کیا گیا اور مثل اپنے تم کو کر دیا یہ فقیر صابری علی الخصوص میاں محمد حسین چشتی فریدی کو مثل اپنے حکم کرتا ہوں از حکم بطون سے باامر جناب باباصاحبؒ بعد اس عنایات لاتحصی کے دوسرے روز جب خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو ہادیؒ برحق نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادہ تم کو کل فقیر نے کچھ تحریر بھی کر دیا تھا۔ بندہ نے وہ تحریر پیش خدمت اقدس کے کی۔ حضور انور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ آج تک خلافت نامجات اور زبانی ارشاد عنایات طالبان طریقت کے حق مشائخان طریقت سے صادر ہوتے رہے ہیں ۔ اقرار نامہ کے طور پر کم تحریر ہوا یہ تمہاری جد امجد جناب فریدیہ کا اوس وقت ظہور تھا جو کچھ فقیر صابری کی ناسوتی صورت سے تم کو عطا ہوا۔ مبارک ہو تم کو لیکن سرمو تفاوت ظاہر و باطن سے اپنی جد امجد و پیران عظام کی پیروی سے نہ کرنا اور نسبت کو ساتھ اساتذہ کے بڑھانا اب فقیر صابری ہدائیت تم کو بلکہ تمام اولاد فریدیہ واہل خاندان فریدیہ کو خالصاً للہ نصیحت کرتا ہے۔

اوّل :۔ یہ کہ نعمت خاندان فریدیہ کی جو چند عرصہ سے امانتاً سپرد خاندان اہل اللہ اپنے کی کی گئی تھی اب پھر خاندان فریدیہ میں پونچگئی اس نعمت کو جان ودل سے قبول کر کے اٹھانا اور پابند پیروی بزرگان ہونا۔

دوم :۔ حالات ظاہری بھی محقق جو مثل عنقا کے ہو گئے تھے اب تم کو سندی حاصل ہوئے تمام خاص و عام کو وصیت کرنا کہ بعضے جو تہمت ناک باتیں بے سند مشہور ہو رہی تھی ۔ ان کو چھوڑ دین اور وبال ظاہری و باطنی جو تمہارے خاندان پر ہو رہا تھا یہی باعث تھا باطنی نعمت تو جدا ہوئی ظاہر دنیا کا بھی جو عسر یسر خاندان تمہارے پر وارد تھا ایسے باعث اب انشاء اللہ ظاہر و باطن کی تکلیف دور ہو جائیگی۔

سوئم: ۔ یہ دونوں خاندان بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کا ارشاد حتیٰ المقدور اپنے برادران جَدّی وخاندان فریدیہ میں جاری کرنا کہ اَجراء ان دونوں خاندان کا حسب ارشاد جناب سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے جو کوئی ان دونوں خاندانوں سے انکار کرے گا دین و دنیا میں محروم رہے گا۔ خود جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ بلکہ پیغمبر صاحب ارشاد روحی سے تاکید تمام اہل اللہ ظاہری و باطنی کوفرما چکے ہیں جس کا ذکر بیعت شاہ محمد بدرالدین صاحب صاحبزادہ رحمتہ اللہ علیہ میں کتاب ہذا کے بیچ آوے گا اور خود تم معلوم کرلو گے کہ دیوان محمد اشرف صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ کے بعد سے جب سے امانت تعلیم و ارشاد کے جناب مِیران سَید بھیکھ صاحب رحمتہ اللہ علیہ واہل اللہ حنفیہ کے حوالہ کی گئی تب سے خالی صاحبزادگی تمہارے خاندان میں رہ گئی بلکہ صاحبزادگی بھی نہ رہی کسی کو اپنے حسب ونسب کی بھی تمیز نہ رہی ورنہ یہ خاندان فریدیہ جوایک ہی درجہ فَردِیّت کا تھا۔ سو باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل ہوا شان فریدیہ کوغور کر کے دیکھو تو تمام ظاہری و باطنی نبوت وولائیت کی نعمت ذات فریدیہ کو حاصل ہوئے اور تم لوگ اوس تعلیم ونعمت فریدیہ سے الف بے بھی نہیں جانتے ۔ انشاء اللہ اب وہ امانت خاندان فریدیہ میں حسب منشاء ضمیر عالی ذات فریدیہ کے پہنچ گئی ہے چند عرصہ کو اس کا نتیجہ دیکھنا اولاد و خاندان میں یہ دونوں سلاسل جاری کرو تا کہ صَلاحِیّت وفَلاحِیّت دارین حاصل ہوگی۔

چہارم: ۔ نسبت کو ساتھ اساتذہ و جد پاک اپنے کے بڑھانا اور قوی ایسی کرو کہ ذریعہ نسبت سے منسوب ہو جاؤ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ سے تاکید نسبت قوی کرنے کے ہے برخوردار صاحبزادہ نسبت ایسی چیز ہے کہ تَربوز کی نسبت و پیوند حَنظَل پر لگایا جائے تو وہ زہر اوس کی دور کر کے اپنا مزہ کردیتا ہے۔ یہ نسبت کی ایسی تاثیر ہے جب انسان نسبت و پیوند کے ذریعہ سے نور ذات میں داخل ہوا تو عَین نور ہوگیا" ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شد" اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا سے یہی ہے کہ نسبت میں فناء ثلاثہ حاصل کرنے جو کچھ مَوالید ثلاثہ میں خوبی و تاثیر ہے نسبت سے ہے اگر غور کر کے دیکھو ہر طرف نسبت کا ظہور پھیل رہا ہے جتنا نسبت بڑھاؤ گے اوتنا فیض اٹھاؤ گے۔ اس وقت جو کچھ ظاہر باطن کی تعلیم تمہارے خاندان فریدیہ کی امانت چند عرصہ سے سینہ بسینہ چلی آئی تھی تم کو مل گئی ہے

غلام نے شکریہ ادا کیا اور سجدہ تعظیمی ادا کر کے نفل شکرانہ کے ادا کئے بعد اس کے برادران طریقت بھی حسبِ معمول اپنے کے آگئے اور ارشاد فیض بنیاد شروع ہوگیا۔ اس مرتبہ ستائیس روز خدمت اقدس میں فیض یاب ہو کر تمام حالات مکتوبات نصاب ہائے کی جو جو کچھ ضروری باقی ماندہ تھی تحریر کر لئے۔ بروز جمعہ رخصت حضورانور سے حاصل کر کے یوم شنبہ کو روانہ پاک پتن شریف کا ہوا اور نام بھی حسبِ فرمان مُرشدی اِسرارِ عِترَت فَرِیدی شریف اس کتاب کا رکھا گیا جو مطالعہ اس کے سے تمام حالات جناب باباصاحبؒ و اولاد امجاد کا بخوبی سنہ و تاریخ وارسندی مطالعہ کنندگان کو حاصل ہوگا۔ فقیر کاتب الحرُوف نے عرصہ پانچ برس کی محنت سے بامداد ارواح بزرگان و توفیق باری تعالٰی و ہمین جدِّامجدم و توجّہ ہادیِ برحق سے کتاب تیار ہوئی۔ بخدمت ناظرین و سامعین برادران دینی کے التماس ہے کہ جس جگہ سہو و خطا ملاحظہ فرماویں۔ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کی طرف نگاہ فرما کر اصلاح کر دیں تا کہ داخل ثواب ہوں اور اس عاصی کو دعاء فاتحہ خیر سے یاد فرماویں۔

## شجرہ متبرکہ جدّی مُصنّف کتاب تا جناب بابا صاحبؒ

مصنف کتاب فقیر حقیر محمد حسینؒ و پیر شاہ محمد نظام الدینؒ برادر خورد حقیقی ولد حضرت شاہ و شیخ پیر محمد تاج الدین محمود صاحبؒ فریدی چشتی وحضرت شاہ و شیخ پیر محمد خواجہ بخش صاحبؒ وحضرت پیر غلام فرید محمد شاہ صاحبؒ فریدی چشتی وحضرت پیر نور محمد شاہ صاحبؒ وحضرت پیر محمد عبدالرحمٰن شاہ صاحبؒ فریدی و حضرت شاہ محمد عنایت صاحبؒ فریدی وحضرت پیر شاہ محمد حسین صاحبؒ وحضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ و شیخ دیوان محمد تاج الدین محمود صاحبؒ مجدد الوقت سلسلہ عالیہ بدریہ فریدیہ وحضرت دیوان شاہ و شیخ محمد ابراہیم صاحبؒ ثانی فرید لقب شاہ برہم و شیخ برہم شہنشاہ ولائیت سلیمانی وفردیتؒ وحضرت دیوان شاہ و شیخ محمد شہاب الدینؒ تصفیہ القلوب صاحبؒ وحضرت دیوان شاہ و شیخ محمد عطاء اللہ صاحبؒ بدر الطریقت وحضرت شاہ و شیخ دیوان محمد احمد شاہ صاحب شمس المعرفت وحضرت شاہ و شیخ دیوان محمد یونس صاحب قطب الولی وحضرت دیوان شاہ و شیخ محمد بہاؤالدین بدرالطریقت صاحبؒ وحضرت دیوان شاہ و شیخ محمد نور الدین کبیر الاولیاء صاحبؒ وحضرت شاہ و شیخ دیوان محمد منور علی اعظم الولائیت بدریہ صاحبؒ و حضرت شاہ و شیخ دیوان محمد فضیل خلیفہ ثالث سلاسل بدریہ صابریہ وقادریہ صاحبؒ وحضرت شاہ و شیخ دیوان محمد معزالدین صاحبؒ شہید اکبر وحضرت شاہ و شیخ دیوان محمد علاؤالدین صابر ثانی عرف موج دریا صاحبؒ وحضرت شاہ و شیخ محمد بدرالدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی واجرائے کنندہ سلاسل بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ وحضرت جناب شاہ و شیخ محمد مسعوالدین کونین بابا گنج شکر فرید فرد قطب عالم اغیاث ہند صاحب شہنشاہ ولائیت زہد الانبیائی وفردیت عاشق ومعشوق ذات احدیت رحمتہ اللہ علیہ۔

# ۲۔ باب دوئم

## دربیان نسب نامہ ہائے حسب ونسب جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ وآمدن جد پاک ولائیت سے اس ملک میں اور شادی والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ بابا صاحبؒ وپیدائش وحالات مائی صاحبہ معظمہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ تاریخی احوال دونوں سلسلہ کا

بیان نسب نامہ ہائے مادری حضرت جناب شاہ وشیخ فرید فرد گنج شکر مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کا معہ تاریخ ولادت ووفات وماہ وسنہ وروز از تصنیف سید محمد عبداللہ شاہ نانا صاحبؒ جناب بابا صاحب کتاب مخزن العاشقین سے اور کتاب نقشہ جعفری سے اور نام راوی بھی تحریر کیا گیا۔

| نمبر | خانہ ولادت | خانہ وفات وکیفیت |
| --- | --- | --- |
| ۱ | حضرت بی بی مریم خاتون اکبر بیگم بنت سید عبداللہ شاہ روز دوشنبہ وقت تہجد تاریخ ۲۷ محرم ۴۸۳ ہجری کو گجرات میں تولد ہوئی۔ راوی ان کے والد بزرگوار بموجب از نقشہ جعفری۔ | روز جمعہ وقت فجر تاریخ ۳ رمضان ۵۸۵ ہجری کو مرتبہ جبروت میں وفات پائی اور دفینہ جناب والدہ صاحبہ مکرمہ کا بعد نماز جمعہ کے قصبہ کوٹھووال حس کو اب چاولے مشائخ کہتے ہیں مزار قریب بندگی حضرت مولوی محمود محمد جمال الدین شاہ سلیمان صاحبؒ کے ہوا۔ باباؒ صاحب تحریر سر عبودیت شریف میں فرماتے ہیں کہ اس فقیر فریدؒ بندہ حضرت جناب قطب الدین صاحبؒ کے سامنے ہوا۔ راوی اس روائیت کے جناب بابا صاحبؒ ہیں فقط بقواعد نقشہ جعفری۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲ | حضرت سید محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ اویسی ولد سید محمد فتح اللہ شاہ صاحبؒ بروز جمعہ وقت فجر بعد نماز تاریخ ۲۶ محرم ۴۲۰ھ شہر گجرات میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار بموجب نقشہ جعفری۔ | روز یک شنبہ وقت عصر بعد نماز تاریخ ۱۶ رجب ۵۰۵ھ مقدسہ میں رحلت فرمائی۔ مزار مبارک قلعہ غزنی کے شرقی جانب ہے راوی اس کے برادر خالہ زاد محمد یعقوب شاہ خجندیؒ ہیں انہوں نے تواریخ نقشہ جعفری جمع کی ہے اور دوسرے راوی دختر پاک حضرت مریم خاتون اکبر بیگم صاحبہؒ ہیں۔ |
| ۳ | حضرت سید محمد فتح اللہ صاحبؒ ولد سید نور محمد صاحبؒ روز پنجشنبہ وقت عصر قبل تاریخ ۱۸ صفر ۳۸۵ھ مقدسہ مقام قلات میں آپ پیدا ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز جمعہ بعد نماز تاریخ ۱۶ محرم ۴۴۸ھ مقدسہ میں آپ نے وفات پائی۔ مزار مبارک آپ کا شہر گجرات افاغنہ میں ہے راوی حضرت محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ از نقشہ جعفری۔ |
| ۴ | حضرت سید نور محمد شاہ صاحبؒ بن سید امجد الدین صاحبؒ ملتانی قاضی ہرات روز یک شنبہ وقت اشراق تاریخ ۱۱ صفر ۳۰۷ھ مقدسہ میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز دوشنبہ وقت چاشت تاریخ ۲۷ محرم ۳۸۷ھ میں وفات پائی۔ مزار مبارک آپ کا خاص ملتان قریب شہر کے جانب غرب ہے۔ راوی اس روائیت کے آپ کے فرزند اکبرؒ از نقشہ جعفری۔ |
| ۵ | حضرت سید محمد امجد الدّین صاحبؒ بن سید محمد غیاث الدّین ملتانیؒ روز جمعہ وقت فجر بعد نماز تاریخ ۱۶ شوال ۳۳۰ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے راوی ان کے پدرؒ بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز دوشنبہ وقت عصر قبل نماز بتاریخ ۱۸ ربیع الآخر ۳۹۹ھ مقدسہ میں وفات پائی مزار مبارک شہر سیالکوٹ میں جانب جنوب واقع ہے جو قاضی اوس جگہ کے تھے راوی اس کے آپ کے فرزند اکبر از نقشہ جعفری۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۶ | حضرت سید محمد غیاث الدّین صاحبؒ بن سید محمد بہاؤ الدّین صاحبؒ روز یک شنبہ وقت عصر تاریخ ۱۴ محرم ۳۱۹ھ مقدسہ میں بیچ ملتان کے پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز پنج شنبہ وقت نصف شب ۲۶ صفر ۳۵۰ھ مقدّسہ میں وفات پائی مزار مبارک زیرِ قلعہ قندھار جانب شرق ہے۔ راوی اس کے فرزند اکبرؒ از نقشہ جعفری۔ |
| ۷ | حضرت سید محمد بہاؤ الدین صاحبؒ بن سید محمد داؤد صاحبؒ روز چہار شنبہ وقت مغرب تاریخ ۱۶ صفر ۲۵۰ھ میں بمقام کرُشک پیدا ہوئے راوی پدرؒ آپ کے از نقشہ جعفری۔ | روز پنج شنبہ وقت تہجد تاریخ ۲۶ شوال ۳۴۹ھ میں وفات پائی۔ مزار مبارک قلعہ خیوا میں ہے۔ راوی اس روائیت کے آپ کے فرزند اکبر از نقشہ جعفری۔ |
| ۸ | سید محمد داؤد صاحبؒ بن محمد تاج الدین صاحبؒ مجاہد الدین روز جمعہ وقت عشاء بعد نماز تاریخ ۱۱ شوال ۲۲۲ھ مقدسہ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ راوی اس کے پدر بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز جمعہ قبل نماز تاریخ ۲۷ ذوالحجہ ۳۱۷ھ میں وفات پائی مزار شریف آپ کا برقہ تابع روم میں ہے۔ راوی اس کے فرزند اکبرؒ از نقشہ جعفری۔ |
| ۹ | سید محمد تاج الدین صاحبؒ مجاہد الدین بن سید محمد صاحبؒ روز جمعہ وقت فجر تاریخ ۱۱ شعبان ۲۰۰ھ مقدسہ کو بیچ طائف کے پیدا ہوئے۔ راوی پدرؒ بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز دوشنبہ وقت زوال تاریخ ۲۱ رمضان ۳۰۲ھ میں وفات پائی۔ مزار شریف جنت المالہ واقع مکہ معظمہ میں ہے' راوی اس کے فرزندؒ اکبر منقول از نقشہ جعفری۔ |
| ۱۰ | حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ بن سید علی ضیاء الدین صاحبؒ روز یک شنبہ وقت مغرب تاریخ ۵ صفر ۱۴۶ھ میں بمقام کوفہ میں پیدا ہوئے۔ راوی پدر بزرگوار منقول از نقشہ جعفری۔ | روز پنج شنبہ وقت چاشت ۲۱ محرم ۲۲۷ھ کو وفات پائی مزار شریف خاص جدّہ میں ہے۔ راوی اس کے فرزند اکبر از نقشہ جعفری۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱ | حضرت سید علی ضیاء الدین صاحبؒ بن سید اسمٰعیل صاحبؒ روز جمعہ وقت عصر بعد نماز تاریخ ۲۳ شعبان ۱۲۵ھ کو مدینہ منورہ میں آپؐ پیدا ہوئے راوی والدؒ بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز پنج شنبہ وقت مغرب بعد نماز ۱۷ ربیع الآخر ۲۲۵ھ کو وفات پائی مزار شریف کوفہ خاص میں ہے راوی ان کے فرزند اکبرؒ از نقشہ جعفری۔ |
| ۱۲ | حضرت سید اسمٰعیل صاحبؒ بن حضرت امام محمد جعفر صادق علیہ السلام روز سہ شنبہ وقت فجر بعد نماز ۱۶ رجب ۱۰۱ھ کو مدینہ شریف میں پیدا ہوئے راوی پدرؒ بزرگوار از نقشہ جعفری۔ | روز چہار شنبہ وقت ظہر بعد نماز ۱۳ صفر ۲۰۳ھ کو وفات پائی مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔ راوی اس کے فرزند اکبرؒ از نقشہ جعفری۔ |
| ۱۳ | حضرت امام جعفر صادق بنؒ امام محمد باقر علیہ السلام روز دوشنبہ وقت چاشت ۱۸ ربیع الاوّل ۸۲ھ کو مدینہ شریف میں پیدا ہوئے۔ یہ روائیت مکتوب حضرت امام محمد باقر صاحبؒ سے قلم بند ہے۔ | روز دوشنبہ وقت صبح تاریخ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ میں بمرتبہ جبروت میں وفات پائی۔ مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔ راوی حضرت امام موسیٰ کاظم صاحبؒ فرزند اکبر۔ |
| ۱۴ | حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن امام زین العابدین علیہ السلام تاریخ ۳ صفر ۵۷ھ میں جمعہ کے روز اشراق کے وقت مدینہ شریف میں پیدا ہوئے یہ روائیت آپ کے والد ماجد کے حوالہ سے مکتوب ظہرت نامہ ابوالقاسم صاحبؒ میں مرقوم ہے۔ | تاریخ ۷ ذوالحجہ ۱۱۸ھ کو بروز پنج شنبہ وقت مغرب شب جمعہ کو مرتبہ جبروت میں وفات پائی۔ مزار مقدسہ آپ کا جنت البقیع جائے پدر خود واقعہ ہے راوی پدر بزرگوار ہیں کتاب اپنی میں مرقوم کیا ہے۔ |
| ۱۵ | حضرت امام زین العابدین صاحبؒ بن حضرت امام حسین علیہ السلام صاحب تاریخ ۹ شعبان ۳۸ھ میں بروز جمعہ وقت اشراق کے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ راوی پدرؒ بزرگوار بحوالہ ظہرت نامہ۔ | تاریخ ۱۸ محرم ۹۴ھ بروز پنج شنبہ وقت بعد مغرب شب جمعہ کو مرتبہ جبروت میں وفات پائی۔ مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔ درخانہ خود بروائیت افسلوس سے تحریر کی گئی۔ راوی اس کے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶ | حضرت امام حسینؓ شہید کربلا بن جناب مولا مرتضیٰ علیہ السلام تاریخ ۵ ماہ شعبان ۴ ہجری کو بروز پنج شنبہ وقت تہجد مدینہ میں آپ پیدا ہوئے۔ یہ روائیت مکتوب نطاب قوی القُدرت تصنیف حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ سے لکھی گئی۔ | تاریخ ۱۰ محرم ۶۱ھ کو بروز جمعہ بعد نماز کے حضور نے جام شہادت نوش فرمایا۔ مزار مبارک آپ کا دَشتِ کربلا یعنی صحرائے مُاریہ میں ہے۔ یہ روائیت مکتوب صَبُرُ القَیام حضرت امام سید زین العابدین علیہ السلام سے لکھی گئی۔ |
| ۱۷ | حضرت جناب مولا مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ تاریخ ۱۸ رجب بعد گزرنے ۳۰ سال سنہ عام الفیل کے بروز جمعہ وقت چاشت اور دو برس چھ دن پہلے بعث حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے خانہ کعبہ میں تولد ہوئے منقول از تاریخ ابو عامر۔ | شب یک شنبہ ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو بیچ کوفہ کے وفات پائی مزار مُقدّس آپ کا نجف اشرف میں ہے راوی اس کے جناب امام حسین علیہ السلام ہیں۔ |

نسب نامہ جَدّی حضرت جناب شاہ وشیخ فرید فرد بابا گنجِ شکر محمد مَسعُود العَالمِین قُطب عَالم اَغیاثِ ہند عاشق ومَعشُوق ذاتِ اَحدیّت شہنشاہِ ولائیت دَرجہ زُہد الانبیاءِ وفَردیّت مُجد دالوَقت رحمۃ اللہ علیہ کا تواریخ شعیبی ونقشہ جعفری سے بیچ سرِعُبُودِیّت شریف کے گیارویں باب اور ۲۷ فصل میں قلمبند تھا۔ نقل بخوبی ملاحظہ اپنے سے کرکے تحریر کرتا ہوں۔ نقشہ یہ ہیگا معہ تاریخ ولادت ووفات وراوی ایشان۔

| نمبر | خانہ ولادت | خانہ وفات وکیفیت |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت جناب شاہ وشیخ فرید فرد گنجِ شکر محمد مَسعُود العَالمِین قُطبِ عَالم اَغیاثِ ہند عَاشق ومَعشُوق ذاتِ اَحدیّت شہنشاہِ ولائیت دَرجہ زُہد الانبیاءِ وفَردیّت مجدد الوَقت رحمۃ اللہ علیہ ۴ ذوالحجہ ۵۰۴ھ روز گزشتہ سہ شنبہ مغرب کے وقت قصبہ کوٹھیوال میں آپؒ پیدا ہوئے۔ راوی اس روائیت کے دو ہیں۔ والد صاحبؒ ووالدہ صاحبہ مُعظمہ مکرّمہ باباصاحبؒ روائیت از تاریخ شعیبی۔ | ۵ محرم ۶۶۴ھ مقدسہ روز گزشتہ دوشنبہ شب سہ شنبہ بعد نماز مغرب وقریب عشاء مرتبہ لاہوت میں وفات پائی۔ مزار مقدسہ پاک پٹن شریف میں خاص حجرہ عبادت خانہ میں ہوئی۔ راوی اس روائیت کے شاہ محمد بدر الدین ولائیت سلیمانی و فرزند اکبرؒ خواجہ شمس الدین صاحبؒ ترک و حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی صاحبؒ روائیت مکتوب نقوش فریدی ومقناطیسُ الوُحدت و فردوس الوَجُوب معائنہ بندہ مرشدی سے لکھی گئی۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲ | حضرت جناب مولوی محمد محمود جمال الدین سلیمان شاہ صاحبؒ ۱۳ ذیقعدہ ۴۷۸ ہجری مُقدسہ میں بروز سہ شنبہ وقت مغرب کابل میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار از تاریخ شعیبی سے و سرِ عُبُودِیّت شریف سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲ رمضان ۵۵۹ھ کو بروز چہار شنبہ وقت اشراق انتقال فرمایا۔ مزار شریف قصبہ کوٹھووال میں ہے۔ جس کو اب چاولے مشائخ کے نام سے مشہور ہے۔ راوی ان کے بی بی صاحبہؒ و فرزند خورد شاہ نجیب الدین متوکل تاریخ شعیبی سے لکھا گیا سرِ عُبُودِیّت شریف میں۔ |
| ۳ | حضرت جناب محمد شعیب صاحبؒ تاریخ ۱۱ رمضان شریف ۴۶۳ھ کو آئیت وار کے روز تہجد کے وقت آپ کابل میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار از تاریخ شعیبی سے لکھا گیا ہے۔ | تاریخ ۷ اربیع الآخر ۵۵۱ھ میں چہار شنبہ کو تہجد کے وقت انتقال فرمایا۔ مزار شریف کوٹھووال میں جانب غروب کے واقع ہے۔ راوی ان کے فرزند جمال الدین صاحبؒ و جناب مائی صاحبہؒ مندرج از تواریخ شعیبی۔ |
| ۴ | حضرت جناب شیخ سلطان احمد شاہ صاحبؒ ۲۸ صفر ۴۴۶ھ کو بروز سہ شنبہ وقت عصر آپ کابل میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تاریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۷ محرم ۵۹۹ھ مقدسہ کو بروز جمعہ بعد نماز پیچ قلعہ غزنی کے میں ہاتھ سردار امیر اللہ خان ترک ملازم چنگیز خان ہلاکون سے شہید ہوئے۔ بحوالہ سیّد غیاث الدینؒ بدخشانی کی سرِ عُبُودِیّت شریف میں تحریر تھا۔ مزار خاص در قلعہ غزنی شمال کی جانب ہے۔ |
| ۵ | حضرت جناب سلطان محمد یوسف شاہ صاحبؒ تاریخ ۹ صفر ۴۳۱ھ کو بروز پنج شنبہ وقت چاشت کو بلخ میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے۔ | تاریخ ۷ شوال ۴۹۹ھ کو بروز یک شنبہ وقت چاشت رحلت فرمائی مزار خاص بلخ میں ہے۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۶ | حضرت جناب محمد اکبر شاہ صاحبؒ تاریخ ۲۲ جمادی الآخر ۳۱۵ھ کو بروز جمعہ بعد اشراق اصفہان میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے منقول ہے۔ | تاریخ ۱۹ رجب ۳۹۷ھ کو بروز چہار شنبہ وقت عصر کے آپ جلال آباد ولائیت میں وفات پائی مزار وہاں ہے۔ راوی فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۷ | حضرت بندگی احمد یوسف شاہ صاحبؒ تاریخ ۱۷ شعبان ۳۹۹ھ کو بروز چہار شنبہ مغرب کے وقت بخارا میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۹ شوال ۴۴۵ھ کو بروز یک شنبہ وقت تہجد کے انتقال کیا۔ مزار مبارک خاص کابل میں جانب جنوب ہے۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۸ | حضرت جناب محمد شہاب الدین علی معروف فرخ شاہ صاحب کابل میں بتاریخ ۲۷ محرم ۳۸۱ھ کو بروز یک شنبہ وقت طلوع آفتاب پنج دِیہ میں آپ تولد ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ بحوالہ نظر محمد خان وزیرؒ کے سے۔ | تاریخ ۲۲ ذوالحج ۴۹۵ھ کو بروز سہ شنبہ وقت عصر کے وفات پائی۔ مزار قریب قلعہ کے شرق کی جانب کو خاص کابل میں ہیگا۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر بحوالہ مُتَوَارنُصری کے تواریخ شعیبی سے لکھا گیا ہیگا۔ |
| ۹ | حضرت جناب شاہ نصیر الدین صاحبؒ تاریخ ۱۱ ربیع الآخر ۳۶۶ھ کو بروز چہار شنبہ عصر کے وقت فوقان میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار کی روائیت سے تواریخ شعیبی میں مندرج ہے۔ | تاریخ ۲۱ صفر ۴۲۵ھ کو وفات پائی۔ مزار در صحرائے کابل کی جانب شمال کی ہے۔ راوی ان کے سید نعمت علیؒ و فرزند اکبر بحوالہ سید صاحب صوبہ اصفہان کے تواریخ شعیبی میں مندرج ہے۔ |
| ۱۰ | حضرت جناب خواجہ محمود شاہ صاحبؒ ۲۲ محرم ۳۵۰ھ کو بروز یک شنبہ وقت صبح صادق خاص مشہد مُقدّس میں ولادت ہوئی راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۲ رمضان ۴۴۳ھ مقدسہ کو بروز پنج شنبہ وقت عصر بعد نماز وفات پائی۔ مزار شریف اصفہان صحرائے مغربی میں ہے گا راوی ان کے فرزند اکبرؒ اوران کی اہلِ پردہ مرید بیگم ترکیؒ کے حوالہ سے تواریخ شعیبی میں مندرج ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱ | حضرت جناب خواجہ محمد عبداللہ سلیمان صاحبؒ ۱۴ شوال ۳۲۳ ہجری کو دوشنبہ کے روز مغرب کے وقت قوقند میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۷ رجب ۴۱۵ھ کو دوشنبہ کے روز وقت زوال کو رحلت فرمائی۔ مزار شریف خاص شہر گجرات میں ہے گا۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ ہیں۔ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۱۲ | حضرت جناب خواجہ محمد مسعود شاہ صاحبؒ تاریخ ۱۷ جمادی الآخر کو بروز چہار شنبہ عصر کے وقت تاشقند میں تولد ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۱ صفر ۳۵۲ھ کو بروز چہار شنبہ وقت تہجد کے رحلت فرمائی۔ مزار مقدس قریب قندھار کے ہے گا۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۱۳ | حضرت خواجہ عبداللہ واعظ اصغرؒ ۱۱ شعبان ۳۰۱ھ بروز دوشنبہ وقت فجر قلعہ خیوہ میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدر بزرگوارؒ۔ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۳ رجب ۳۳۷ھ کو بروز جمعہ وقت اشراق وفات پائی مزار موضع تُرکبانے ملک ترکستان میں ہے راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۱۴ | حضرت جناب خواجہ محمد عبداللہ واعظ الاکبرؒ تاریخ ۱۷ صفر ۲۸۳ھ کو بروز پنج شنبہ وقت تہجد بیچ سمرقند کے پیدا ہوئے راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲۲ شعبان ۳۵۱ھ میں بروز سہ شنبہ وقت اشراق انتقال فرمایا۔ مزار شریف جنت البقیع میں ہیگا۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۱۵ | حضرت جناب شاہ ابوالفتحؒ تاریخ ۱۱ محرم ۲۷۷ھ کو بروز دوشنبہ ظہر کے وقت بعد نماز کرشک میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲ رجب ۳۷۱ھ کو بروز چہار شنبہ وقت مغرب رحلت فرمائی۔ مزار شریف جنت المالا میں ہے۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ روائیت تواریخ شعیبی سے لکھی گئی۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶ | حضرت خواجہ محمد اسحاق شاہ صاحبؒ تاریخ ۱۷ ذیقعد ۲۵۰ھ کو بروز پنج شنبہ مغرب کے وقت ثمنے میں آپؒ پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲۷ صفر ۳۳۱ھ کو بروز یک شنبہ وقت فجر قریب چاشت رحلت فرمائی۔ مزار شریف جدے میں ہے گا راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۱۷ | حضرت محمد ابراہیم بادشاہؒ تاریخ ۲۲ شعبان ۲۳۵ھ کو بروز چہار شنبہ بوقت اشراق کے کوکان میں پیدا ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوارؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۲ رمضان ۳۱۱ھ کو بروز یک شنبہ وقت فجر بعد نماز بخارا کہنہ میں رحلت فرمائی۔ مزار وہیں ہے ان حضرت کو بادشاہ کوکان نے فرزندی میں لے کر تخت نشین کیا تھا۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ اور وزیر محمد اصغر علی ثمر قندیؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۱۸ | حضرت جناب فخر محمد لقب ادہم شاہ صاحبؒ ۱۳ شعبان ۲۲۱ھ کو آپ بروز پنج شنبہ عصر کے وقت بلخ میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدر بزرگوار بحوالہ ظہرت نامہ و تاریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | ۳ رجب ۲۹۹ھ کو بروز شنبہ وقت زوال رحلت کی مزار شریف کوکان میں ہے۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ روائیت تواریخ شعیبی سے لکھی گئی۔ |
| ۱۹ | حضرت محمد منصور شاہ صاحبؒ تاریخ ۱۲ شوال ۱۹۹ھ کو بروز دوشنبہ وقت تہجد توقند میں پیدا ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوارؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | ۲۲ شعبان ۲۹۷ھ کو بروز چہار شنبہ وقت ظہر بعد نماز انتقال کیا۔ مزار شریف تاشقند میں ہے۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۲۰ | حضرت جناب سلطان محمد برہان شاہ صاحبؒ تاریخ ۱۷ ذیقعد ۱۸۲ھ کو بروز چہار شنبہ وقت مغرب خاص قندھار میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدر بزرگوارؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۶ صفر ۲۴۵ھ کو بروز سہ شنبہ وقت چاشت وفات پائی۔ مزار شریف خاص احاطہ درگاہ مشہد مقدس میں ہے۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی میں بحوالہ نقشہ امام موسیٰ کاظم صاحبؒ سے لکھا گیا یہ روائیت۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱ | حضرت جناب محمد بدیع الدین شاہ صاحبؒ قطب الاسلام تاریخ ۱۱ رجب ۱۱۵ھ کو بروز دو شنبہ وقت بعد نماز عشاء درقلعہ خاص تمنے میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدر بزرگوارؒ ہیں۔ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲۷ محرم ۱۲۳۱ھ کو بروز سہ شنبہ وقت مغرب قبل نماز آپ نے وفات پائی۔ مزار شریف ہرات میں ہے گا۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا ہے گا۔ |
| ۲۲ | حضرت جناب محمد منصور شاہ صاحبؒ تاریخ ۱۲ رمضان ۱۳۲ھ کو بروز دو شنبہ وقت اشراق کرشنک خاص میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے والد بزرگوارؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲۱ رمضان المبارک ۲۱۱ھ کو بروز چہار شنبہ وقت عصر آپؒ نے رحلت فرمائی۔ مزار مبارک درشہر مشہد اکبر میں ہے۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ روائیت از کتاب تواریخ شعیبی سے لکھی گئی۔ |
| ۲۳ | حضرت جناب سلطان الاعظم ابوالمجاہد صاحبؒ ۱۱ ذوالحج ۱۱۸ھ کو بروز جمعہ وقت عشاء آپؒ مقام رُوزن خاص میں پیدا ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوارؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۷ صفر ۱۸۲ھ کو بروز پنج شنبہ وقت زوال کے وفات پائی مزار شریف خاص خراسان میں ہے۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۲۴ | حضرت ابوالقاسم محمد اصغر صاحبؒ تاریخ ۲ صفر ۹۳ھ کو بروز یک شنبہ وقت اشراق آپ طائف میں تولد ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوارؒ تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۱۲ رمضان ۱۷۰ھ کو بروز شنبہ آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار شریف بصرہ میں ہے گا۔ راوی ان کے فرزندؒ اکبر تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ |
| ۲۵ | حضرت جناب محمد عبدالرحمان ابوالحسن صاحبؒ تاریخ ۱۷ ربیع الآخر ۷۱ھ کو بروز چہار شنبہ بعد ظہر مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ راوی ان کے پدر بزرگوارؒ بحوالہ نقشہ فاروقی تواریخ شعیبی سے لکھا گیا۔ | تاریخ ۲۷ محرم ۱۴۱ھ روز یک شنبہ وقت نصف شب وفات پائی۔ مزار شریف جدے میں ہے راوی ان کے فرزند اکبرؒ بحوالہ نقشہ فاروقی سے تواریخ شعیبی میں مندرج ہے گا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۶ | حضرت محمد ناصر شاہ صاحبؒ تاریخ ۲۱ رجب ۵۰ھ کو بروز دوشنبہ وقت مغرب مَدینہ مُنوّرہ میں آپ پیدا ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوارؒ بحوالہ نقشہ فاروقی سے اخذ کر کے تواریخ شعیبی میں قلمبند کیا گیا۔ | تاریخ ۲۲ رمضان ۱۶۹ھ کو بروز چہار شنبہ وقت تہجد کے آپ نے وفات پائی۔ مزار مبارک جَنّتُ المُالہ میں ہیگا۔ راوی ان کے فرزند اکبر بحوالہ نقشہ فاروقی سے تواریخ شعیبی میں تحریر کیا گیا |
| ۲۷ | حضرت عبداللہ رائیف صاحبؒ تاریخ ۱۲ شعبان ۳۰ھ کو بروز جمعہ بعد اشراق مدینہ منورہ میں تولد ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار نقشہ فاروقی سے تواریخ شعیبی میں مندرج ہیگا۔ | تاریخ ۷ صفر ۱۸۳ھ کو بروز پنج شنبہ وقت عصر بعد نماز وفات پائی۔ مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ نقشہ فاروقی سے اُخذ کر کے تواریخ شعیبی میں مندرج ہے۔ |
| ۲۸ | حضرت جناب امام عبداللہ محمد باقر صاحبؒ عرف زید تاریخ ۲۷ شوال ۱۲ھ کو بروز دو شنبہ وقت عصر قبل نماز آپ مدینہ طیبہ میں تولد ہوئے۔ راوی ان کے پدر بزرگوارؒ اور چند صحابیؓ ہیں۔ نقشہ فاروقی سے بیچ تواریخ شعیبی کے مندرج ہیگا۔ | تاریخ ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۲ھ روز یک شنبہ وقت زوال وفات پائی۔ مزار مقدس جنت البقیع میں ہے۔ راوی ان کے فرزند اکبرؒ نقشہ فاروقی سے بیچ تواریخ شعیبی کے مندرج ہے۔ |
| ۲۹ | حضرت اَمیرُ المؤمِنین واِمَامُ المُسلِمین سَیّدَنَا جُناب عُمر فَارُوق رضی اللہ عنہ شہنشاہِ ولائیت عَدل واِحسان ۷ صفر کو بعد گزرنے تیرہ سال واقع سنہ عَامُ الفِیل کے بروز دوشنبہ وقت فجر آپ مکہ معظمہ میں تولد ہوئے۔ راوی ان کے پدرؒ بزرگوار تواریخ ابو عامر سے بیچ تواریخ شعیبی کے مندرج ہے۔ | تاریخ ۲۷ ذوالحجہ ۲۳ھ مقدسہ کو آپ مجروح ہوئے اور ۲۹ ذوالحجہ کو بروز چہار شنبہ وقت تہجد کے مرتبہ جَبرُوت میں وفات پائی۔ راوی ان کے فرزند اکبرؓ اور حضرت سَیّدَنَا عُثمان رضی اللہ عنہ، و حضرت سَیّدَنَا مَولا مُرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ مزار مقدس آپ کا رَوضہ پُرنُور حضرت رَسُولِ مَقبُول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیگا نقشہ فاروقی سے یہ احوال بیچ تواریخ شعیبی کے مندرج ہے۔ |

نقشہ فاروقی تواریخ میں تا حضرت آدم علیہ السلام تک تاریخ وسنہ وار تحریر ہے لیکن طُول کے واسطے اس کتاب میں جَناب عُمرِ فارُوق صاحب رضی اللہ عنہ تک تحریر کیا گیا فقط۔ اور جناب بابا فرید صاحبؒ نے وصیت تحریر کی ہے کہ یہ فرید فردؒ بندہ مرشدی حسب نسب کے دونوں سلسلہ کا فاتحہ تاریخ وار کراتا رہا ہے جو میری اولاد سے ہو ان پر بھی فرض عَین ہے کہ حسب توفیق اپنی یہ دونوں سلسلہ والے بزرگوں کا فاتحہ تاریخ وار دلایا کرے تاکہ فلاح وصلاح دارین کی حاصل ہوگی اس واسطے یہ فقیر مصنف کتاب ہذا نے وہ وصیت سرِ عَبُودِیّت شریف سے تحریر کی کہ تمام برادران جَدّی کو اطلاع ہو اور جس کو خدا پاک توفیق دے باباصاحبؒ کی وصیت پر عمل کرے اور فیض حاصل ہو۔

روائیت منقول تواریخ شعیبی سے سرِ عَبُودِیّت شریف کے ۱۱ باب اور ۲۷ فصل میں جب سلطان ناصر الدین محمود غزنویؒ واسطے جہاد کفار وترقی اسلام عَازم ہندوستان ہوا تو خواجہ محمد شعیب صاحبؒ کو بعمر ۳۶ سال ۴۹۹ھ غزنی سے مع گیارہ سو سواروں کے بطرف ملتان روانہ کیا اور علاقہ دیپالپور جو قسمت صوبہ ملتان سے ملتا تھا۔ ہزارہا جادوگرون وساحران کو فی النار کیا اور ترقی اسلام کی پیدا کی محض واسطے جہاد کے اس ملک میں عازم ہوئے تھے چونکہ خواجہ شعیب صاحبؒ بڑے عالم فاضل تھے سلطان غزنویؒ نے تحریر فرمایا کہ واسطے امورات شریعت کے اوس علاقہ میں چند عرصہ قیام فرماؤ تاکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی ہو چارسو ننانوے ۴۹۹ھ میں آپ کو کوٹھووال جو اوس وقت بڑا شہر تھا سکونت اختیار کی اور تعلیم امورات شریعت میں مخلوق کے مصروف ہوئے جب قیام انہوں نے کوٹھووال کیا تو مولوی محمود شاہ جمال الدینؒ والد جناب باباصاحبؒ بھی ۵۰۰ھ میں غزنی سے بعمر اکیس یا بائیس سال باجازت سلطان ناصر الدین محمودؒ سے جو ماموں اون کے تھے براہ لاہور وقصور خدمت والد خواجہ شعیب صاحبؒ کے میں آگئے۔ بعد فرخ شاہؒ بادشاہ کابل جد امجد باباصاحبؒ سلطنت کابل بھی متعلق خاندان سلطان محمود غزنویؒ کے ہوگئے لیکن شاہان غزنوی اعزاز واکرام اولاد فرخ شاہؒ بادشاہ کی بدستور کرتے رہے چنانچہ ہمشیرہ سلطان ناصر الدین محمودؒ کے نکاح حضرت خواجہ شعیب صاحبؒ میں تھی۔ اور اوسی سال میں شاہ عبداللہ نانا صاحبؒ باباصاحبؒ کو حکم سرورِی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ تم دختر اپنی مریمؒ خاتون کی شادی

مولوی جمال الدّین فرزند خواجہ شعیبؒ سے کردے کہ اوس کے شکم سے ایک لڑکا محمد مسعود کونینؒ پیدا ہوگا جو ہژدہ ہزار عالم اون سے فیضیاب ہوگا تو عبد اللہؒ اوس کا نام محمد مسعود کونینؒ رکھنا اور محمد عبد اللہؒ تیرا نسب بھی اوس کے مثل میری طرح سے جاری ہوویگا دَالُ شُہَدَاءِ ھُوَاللّٰہُ پہلے شاہ فتح اللہ نانا صاحب رحمتہ اللہ علیہ بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ۴۱۸ھ میں ہجرت کر کے ساتھ لشکر سلطان محمودؒ کے بعد فتح شہر گجرات میں حسب الحکم سلطان محمودؒ واسطے ترقی اسلام کے قیام پذیر ہوئے تھے۔

قولہ:۔ نسب نامہ پدری تواریخ شعیبی سے سرِ عُبُودِیّت شریف میں ثابت ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا اَمِیرُ المؤمنین عُمَر بن خَطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ملتا ہے اور نسب نامہ مادری مَخزَنُ العَاشِقِین کتاب تصنیف حضرت محمد عبد اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ بن سید فتح اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے ثبوت ہوا کہ حضرت جناب امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے جو دونوں نسب نامہ پہلے تحریر ہو چکے ہیں۔

قولہ:۔ جناب بابا فرید صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ایک روز میں نے اپنی والدہ صاحبہ مُعظمہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ سے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ اکثر عوام مشہور کرتے ہیں آپ کو دُختر سید وجیہ الدین خجندی صاحبؒ یہ کیا امر ہے در جواب مائی صاحبہؒ نے فرمایا کہ بن مسعود فرزندؒ روز دوشنبہ وقت تہجد کے ۲۷۔ محرم ۴۸۳ھ کو میری ولادت ہے گی۔ بعد پیدا ہونے میرے کے والدہ صاحبہؒ میری کو عَوارِض تَپ وغیرہ لاحق ہوگئے اوسی عارضہ میں انتقال فرمایا اور اوس وقت میری عمر چھ مہینے کی تھی خالہ حقیقی میری جو وہ مَنکُوحَہ حضرت مولانا محمد وجیہہ الدین خجندیؒ کی تھی جو بزرگان اون کے بغداد سے خجند و خجند سے کوٹ کروڑ نواحی ملتان میں سکونت پذیر ہوئے تھے بعد انتقال والدہ صاحبہؒ والد میرے محمد عبد اللہ شاہؒ سے خالہ میری نے مجھ کو فرزندی میں لے کر پرورش کرنی شروع کر دی اون خالہ صاحبہ کا ایک فرزند کہ نام اس کا محمد یعقوب شاہؒ تھا کیا مُنصف بی بی تھی سیدھے پستان کا دودھ اپنے لڑکے کو پلاتی اور چپ پستان کا دودھ مجھ کو پلاتی غرض دو ماہ کے بعد دودھ میں بہت کمی ہوگئی تو میرے والد صاحبؒ موصوف سے انہوں نے عرض کی کہ حضرت دودھ کی کمی واقع ہے۔ آپ دعا فرمائیں ورنہ یہ دونوں بچے ہلاک ہو جاویں گے۔ آپ نے اوسی وقت الحمد شریف بضم درود شریف اوسیہ کو پانی پر تُف کر کے نصف پلا دیا اور

نصف سے پستان دونوں کو دھولا دیا۔ اے فرزند مسعودؒ اس قدر کثرت سے دودھ ہوگیا تھا۔ کہ ہم دونوں بہن اور بھائی سے نوش نہیں کیا جاتا تھا۔ اے مسعودؒ جبکہ میری عمر سات برس کی ہوئی تو میرے والد صاحبؒ نے گوشہ نشینی متصل قلعہ غزنی واپس جا کر اختیار کی تاحدے کہ جب زمانہ نکاح میرے کا قریب آیا تو حضرت خواجہ شعیب صاحبؒ نے اون کو یاد فرمایا کہ جب تک آپ تشریف فرمانہیں ہوگے میں مولوی محمود جمال الدین شاہ صاحبؒ سے ہرگز نکاح نہ کروں گا۔ اور دوسرا یہ بھی امر ضرور ہے کہ آپ اوس دختر اپنی کو داخل طریق اویسیہ روحیہ عالیہ میں کر کے چند روز قیام فرماویں اور تعلیم باطنی سے فیض یاب کردیں غرض فرزند من میرے والد صاحبؒ ایک سال تمام کے بعد میرے نکاح سے کوٹھووال سے غزنی کو تشریف لے گئے اور وہیں آنحضرت کا انتقال ہوا مزار مبارک بھی غزنی میں ہیگا۔ آنحضرتؒ نے بوقت روانگی ایک کتاب تصنیف اپنی سے مَخزَنُ العَاشِقین سپرد کردی تھی کہ جب مسعود کو نینؒ پیدا ہو اوس کو دیدینا میری تبرکات میں موجود ہے۔ فرزند من اوس میں سے تمام حالات دیکھ لے اور والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا نسب نامہ معہ تاریخ قلمبند ہیگا۔ تو مسعودؒ بابا کتاب مذکور میں معائینہ کرلے۔

قولہ:۔ فرید فردؒ بابا کہ جناب من عوام الناس میں جو آپ کو دختر مولانا محمد وجیہ الدین خجندیؒ کی مشہور کرتے ہیں اس کی اصل حقیقت یہ نکلی اور حضرت سید محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اویسی بھی یہ احوال اپنی تصنیف شریف میں حرفاً حرفاً جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے اس غلام تمہارے نے خود معائینہ کیا کتاب موصوف کا۔

قولہ:۔ مصنف کتاب ہذا اُستادِ ثَیم صاحب حافظ احمد یار صاحبؒ قریشی کی زبانی اور کتاب اون کی خزانہ جلالی و اِسرارُ الاَولیاء جو خاندان معظم جناب بہاؤالدین زکریا صاحبؒ کے ہے مرقوم ہے۔ کہ وَجِیہہُ الدِّینؒ لقب اور سید عیسیٰ نام اور نسب نامہ بھی جناب پیران پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے منسلک ہوتا ہے بغداد سے خجند و شہر کوٹ کروڑ نواحی ملتان میں سکونت پذیر ہوئے اون کی ایک دختر اور ایک فرزند تھا۔ محمد یعقوب شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور دختر والدہ صاجہ رحمتہ اللہ علیہ جناب بہاؤالدین صاحبؒ کی تھی اس واسطے خالہ زاد بھائی بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بہاؤالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

قولہ:۔نسب نامہ پدری تواریخ شعیبی سے ثابت ہے کہ حضرت اَمیرُ المؤمنین عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سے ملتا ہیگا۔ اور نسب نامہ مادری مَخزنُ العاشقین تصنیف حضرت محمد عبداللہ شاہؒ گجراتی سے ثبوت ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہیگا۔ بابا فرید صاحبؒ نسبت پدری سے فاروقی قریشی و نسبت مادری سے عَلوی سَید یہ دونوں سادات اور قریش کا خُدا پاک جَل جَلالہٗ نے بابا صاحبؒ کو رتبہ عطا کیا ہے بعضے عَوامُ النّاس جو والدہ صاجبہؒ کے سادات ہونے کا شک کرتے ہیں وہ مجہُولی اور بے علمی کی بات ہے۔ ورنہ پہلے ہی جناب جنت خاتون سَیّدَ النِساء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ و جناب مولا مرتضیٰ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنی دختر نیک اختر جو اوّل سادات کا رتبہ جن کو حاصل تھا۔ نکاح حضرت جناب عُمرِ فاروق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میں مُسمّات بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا کر دیا جو تمام کتاب ہائے و تواریخ ہائے سِیر سے ثابت ہے اور حضرت مولوی جمال الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ والد بابا صاحبؒ جو اولاد اون کی میں تھے سیدؒ عبداللہ کو دختر اپنی کا ناطہ کرنے سے کیا انکار تھا دوسرا حکم باطن سے سَرورِی صلی اللہ علیہ وسلم سید عبداللہ صاحبؒ کو ہوا تب یہ نکاح ہوا۔ حدیث شریف:۔ اُمُّہٗ سَیّدَۃٌ وُلْدُہٗ سَیّدَۃٌ

معنے:۔یعنی مائی جسکی سردار ہو اولاد بھی سردار ہو۔ اور احادیث میں ہر چہار یار و اولاد اون کی کو بہ نسبت قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سید المؤمنین و امیر المؤمنین و امام المسلمین کے لقب سے خدا پاک و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا ہے اسی طرح سے جناب بابا صاحبؒ سید الحق سیّادت از طرف والدہ صاجبہ رحمتہ اللہ علیہ کے ثابت ہے جیسا جناب اِمامین شہیدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو سادات والدہ صاجبہؒ جناب سید النساء جنت خاتون صاجبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے حاصل ہے ویسا ہی جناب بابا صاحبؒ کو بھی والدہ صاجبہ کی طرف سے رتبہ سادات کا حاصل ہے خدا پاک نے تمام مرتبہ عطا کر کے درجہ فَردِیّت کا تکمل کیا کہ یہ درجہ دوسرے بشر کو کم ہوا۔ اور بعضی روایات میں بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو نواسگی پیرانِ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں اور بعضی کتاب ہائے میں ابیات مرقوم ہیں۔

## رباعی

پوتا ہیں تو عمرؓ خطابوں دو ترا شاہ مرداں علیؓ   نانا تیرا عبد القادرؒ جو سید سلطان جلی

راہ نقردے ہیں توں کامل تینوں نیون کل ولی — میں عاجز تے مہر کرو یا حضرت بابا گنج شکرؒ یا قطب العالم گنج شکرؒ

یہ قصیدہ عوام النّاس کی زبانی بھی سنا ہے مُعتبروں اولاد و اشخاص لوگوں کی لیکن کتاب خزانہ جلالی میں بھی تحریر ہے اس واسطے فقیر نے بھی درج کتاب ہذا کر دیا معلوم ہوتا ہے کہ نسبت قرابت سَیّد وَجیہہ الدین صاحبؒ سے یا والدہ صاحِبہ بابا صاحبؒ کی والدہؒ جو وہ بھی خاندان پیران پیر صاحبؒ سے تھے یہ لقب مشہور ہوا۔ تاریخی حال دستیاب نہیں ہوا یہ روائیت مشہور و معروف بہت ہے، وَاللہ اعلم بِالصَّوَابْ

تواریخ شعیبی سے احوال عقد نکاح والد بزرگوار مولوی محمود جمال الدین عرف شاہ سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مائی صاحِبہ معظمہ مکرمہ بی بی مریم خاتون اکبر رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل حال۔

قولہ:۔ جناب بابا صاحبؒ ۱۷ باب و دوئم فصل سرِ عَبُودِیّت شریف کی نقل کرتا ہوں نکاح ساتھ مریم خاتون اکبرؒ بنت حضرت سید محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ مرید و خلیفہ خواجہ مودودؒ چشتی سے اویسیہ خاندان شریف میں بیعت ارادت وارشاد کی حاصل کی ہوئی تھی شب یک شنبہ بعد نماز عشاء ۶ ماہ ذوالحجہ ۱۱۵۰ھ کو قاضی محمد اکرم شاہ کابلیؒ نے ساتھ گیارہ رحال کے عقد کیا۔

قولہ:۔ والدہ صاحِبہ مُعظمہ مکرّمہ فرماتے تھے کہ فرزند ۴ ذوالحجہ ۱۵۰ھ شب سہ شنبہ بعد مغرب فرزند تو تولد ہوا ہے برخُوردار من تیری ولادت کی خبر پہلے مجھ کو جناب سَرورِ عَالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم ارواح سے دی تھی اور بہت فضائل اوس عالم میں فرمائیں تھیں فرزند من تجھ کو کسی زمانہ میں تمام احوال ظاہری اور باطنی معلوم ہو جاویں گے۔ جو کچھ فضائل جناب بابا صاحب کی تواریخ شعیبی میں پیش خبری ہائے دخوارق اَیّامِ حمل سے تا زمانہ پیدائش وطفولیت کی خواجہ شعیب صاحبؒ نے تحریر فرمائی اگر تمام مرقوم کیے جائیں تو طوالت بہت ہو جاتی ہے اِسیواسطے مؤلف کتاب نے ضروری حالات کو تحریر کیا ورنہ کرامات وخوارقِ عادات جناب بابا صاحبؒ سے پانچ ہزار کے قریب ظاہر ہوئے ہیں جو خُدا آمان رَاسِخُ الاِعتقاد نے مثل محبوب الٰہی صاحبؒ وغیرہ نے اپنے اپنے مکتوب نطاب میں جمع فرمائے ہیں۔

قولہ:۔ مائی صاحِبہؒ جناب بابا صاحب کی زبانی روائیت تحریر سرِعَبُودِیّت شریف میں ہے مائی صاحِبہ فرماتی تھی کہ اے فرزند من میرے والد ماجد حضرت محمد عبداللہ شاہ صاحب کا یہ قول تھا کہ اے مریم

خاتون اکبرؒ حمیدہ خِصَال تیری ولادت ۱۳۸۳ھ کے مندرجہ کتاب ہے گی۔ اور میں اپنے باپ کی آخیر عمر میں ایک ہی پیدا ہوئی تھی سوائے میرے اور کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی یہ قول حضرت والدؒ بزرگوار کا ہیگا اور اون کی کتاب میں قلمبند ہیگا والد صاحب فرماتے تھے کہ اے میری دختر حمیدہ خصالؒ تو میری دعا سے تولد ہوئی ہے۔ روز پنج شنبہ گزر گیا تھا اور شب جمعہ وقت قبل از تہجد عالم ارواح کا معائنہ ہوا۔ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مولانا محمد عبدؒاللہ تجھ سے ایک دُختر پیدا ہوگی توں نام اوس کا مریم خاتونؒ اکبر رکھنا اور وہ دختر عارفہ زمانہ کامل ہوگی کہ اوس زمانہ میں اوس کی مثل دوسری عورت نہ ہوگی۔ اور توں اوس کو پنج طریقہ اویسیہ میں داخل کر دینا اور درود شریف اویسیہ کی اوس کو اجازت کر دینا اور خلافت مکمل اویسیہ سلسلہ کی اوس کو دیدینا برکت درود شریف سے ایک عالم فیضیاب اوس سے ہوگا۔ اور اوس بی بیؒ سے ایک فرزند پیدا ہوگا۔ عبداللہؒ اوس کا نام مسعود کونینؒ رکھنا اور محمد عبداللہؒ تیرا نسب میری طرح سے اوس لڑکے سے جاری ہوگا۔ اور فردیّت کا درجہ خدا پاک اوس کو عطا کریں گے۔

قولہ:۔ روائیت سرِعَبُودیّت شریف سے ۲ باب اور ۷ فصل میں کہ اس فقیر کی والدہ ماجدہ صاحبہؒ فرماتی ہیں کہ فرزندمن اپنے خالہ زاد برادر کے ساتھ ایک مرتبہ سیالکوٹ کو گئی تھی اوس عرصہ میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ والی ہند مع خواجہ قطب صاحبؒ عرب سے سیالکوٹ میں تشریف لائے ہوئے تھے اور بہت شہرت ہندوستان میں جا بجا ہو رہی تھی کہ اب کفر دور ہوا اور دین مُحمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی ملک ہندوستان میں ہوئی ہزارہا مرد عورت اسلام لا کر مرید ہوئے غرض میرے برادر خالہ زاد محمد یعقوبؒ شاہ بھی جا کر قدمبوس ہوا اور اوس ہی روز داخل طریق ہو کر خوشی خوشی گھر کو آیا۔ اور دعوت کا سامان دونوں بزرگان دین کا تیار کیا مجھ کو خوب یاد ہے کہ فرزندمن تو اوس زمانہ میں سیّاح تھا اور واسطے جہاد نفس کے گیا ہوا تھا۔ روز جمعہ بعد نماز قریب عصر کے وقت ۱۳۔ شعبان ۱۷۵ھ کو دونوں صاحبوں کو اپنے مکان پر جہاں ہم رہتے تھے لایا دعوت قبول ہوگئی اور اپنی بیؒ بی کو جو اوس جگہ بھائی محمد یعقوبؒ کی شادی ہوئی تھی داخل طریق کرایا جب کہ یہ لونڈی بھی حضور حضرت خواجہ غریب نوازؒ میں حاضر ہوئی اور واسطے تعلیم کے عرض کیا تو حضرتؒ مَمدُوح نے فرمایا کہ اے محمد یعقوب شاہؒ یہ عورت کون ہے اور تیری کیا لگتی ہے۔ اوس نے عرض کی کہ یہ میری ہمشیرہؒ خالہ زادی ہے گی۔ حضور انورؒ نے فرمایا کہ اس کا نام مریم خاتون اکبرؒ ہے

اور یہ دختر سید عبداللہ شاہ اویسی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ میرے برادر نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ حضرت جو حضور انورؒ نے فرمایا درست ہے اور اس کا نام مریم خاتون اکبرؒ ہے پھر حضورؒ نے مکرّر فرمایا کہ اس بی بیؒ کے واسطے بوقت رخصت ہندوستان مدینہ منورہ سے عالم ارواح میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ معین الدین رحمتہ اللہ علیہ تو ہندوستان میں جاوے گا اور تیرے پاس ایک عورت مریم خاتون اکبرؒ نام کی آوے گی۔ جبکہ تیرے سامنے وہ عورت مذکور ہووے گی مَعَن تیرے قلب صَنوبَری پر القا درجہ سیوم کا ہوئے گا تو اوس کو بیعت چشتیہ سلسلہ میں کر کے صاحبِ مجاز مرفوع کر دینا اور ہمارے رویت اکبر سے مشرف کرا دینا اوس عارفہ زمانہ سے اور اوس کے قلب کی تقویّت و دُعا سے اسلام ہندوستان میں بہت پھیلے گا اور شریعت طریقت اور سلسلہ تمہارے کو زیادگی اور خصوص اوس بی بی سے ایک لڑکا تمہارے خاندان کی نعمت اٹھا کر شہنشاہ ولائیت درجہ فَردیّت کا ہوگا۔ جو اسلام اور شریعت طریقت کی تعلیم پوری پوری اوس کے وجود سے کُفر و سحَر و جَادو بالکل دور ہو کر جاری ہوگی اوسی وقت اس غلام کو بیعت و خلافت سے سرفراز فرما کر خواجہ غریب نواز صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے الحمدللہ کہا اور دو رکعت شکرانہ کے ادا فرمائے فقط اور فرمایا کہ محمد یعقوب رحمتہ اللہ علیہ جس وقت یہ بی بی فقیرؒ کے سامنے ہوئی وہ فرمان سروری صلی اللہ علیہ وسلم ظہور پایا اس واسطے مکرّر تم سے دریافت کیا گیا۔

# ۳۔ باب سوئم

درمیان پیدائش جناب بابا فرید صاحب رحمتہ اللہ علیہ و تفصیل اولاد دیگر مولوی محمد جمالُ الدّین شاہ سُلیمان صاحب رحمتہ اللہ علیہ و حَسبُ الحُکم جناب سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حج بیتُ اللہ شریف کو روانہ ہونا والدہ صاحِبہؒ معہ اہلِ بیت بابا صاحبؒ۔

یہ روائیت ۱۶ باب اور ۱۴ فصل سرِ عَبُودیت شریف کتاب بابا صاحبؒ سے بحوالہ روائیت تواریخ شعیبی کے قلم بند کیا ہے کہ حضرت مولوی محمد جمال الدین شاہ سلیمانؒ صاحب قریشی فاروقی سے تین فرزند اور دو دختر تولد ہوئے ہیں۔ شکم پاک مائی صاحِبہ "مریم خاتون اکبر" بنت سید عبداللہ شاہ اویسیؒ سے بہ تفصیل ذیل تحریر کرتا ہوں۔

اوّل:۔ جناب محمد مَسعُودالدّین یعنی فَرید فَرد گنجِ شکر بابا رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ ذوالحجہ ۵۰۴ھ میں تولد ہوئے اور ۶۶۴ھ محرم کی ۵ تاریخ کو وفات پائی۔

دوم:۔ فرزند محمد عَزیزُ الدّین رحمتہ اللہ علیہ تولد ہوئے۔ تولّد ہی کے زمانہ سے خاموش رہا کرتے تھے روز یک شنبہ وقت طلوع آفتاب ۲۷۔ رجب ۵۲۹ھ میں تولد ہوئے۔ راوی ان کے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ اور روز پنج شنبہ وقت چاشت ۱۶۔ محرم ۵۵۵ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار مبارک کوٹھووال میں ہے۔ تارکِ دنیا تھے، اولاد ان کی کوئی نہیں ہوئی ہے۔

سوم:۔ فرزند محمد نجیبُ الدّین متوکل رحمتہ اللہ علیہ روز چہار شنبہ وقت ظہر بعد نماز ۱۵۔ صفر ۵۴۱ھ میں آپ تولد ہوئے۔ ان حضرت کی ولادت کے پانچویں روز ایک ابدال ہفتم درجہ کا بوقت نصف شب کو آیا اور مائی صاحِبہؒ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ کو حکم ہوا ہے کہ اس لڑکے نجیب الدّین کو تو اپنی زبان چوسا دے اگر تمہارا حکم ہووے تو اَمرِ رَبی بجالاؤں جناب مائی صاحِبہؒ نے فرمایا کہ بہت اچھا وہ ابدال لُعابِ دَہَن

اپنا حضرت نجیب الدین صاحبؒ کے دہن میں ڈال گیا۔ اور مبارک باد دیکر چلا گیا۔ مزار اون کا دہلی میں ہے کہ وہ وہاں کے اغیاث تھے۔ بابا صاحبؒ سے نعمت و خلافت حاصل کی اولاد بھی قرب و جوار دہلی میں ہے۔ اور دو دختر پیدا ہوئیں اوّل تو جو تولد ہوئی نام اون کا بی بی زینب رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ ۱۶ رمضان المبارک روز جمعہ ۵۴۶ھ مغرب کے وقت پیدا ہوئی مادر زاد ولی تھی۔ شبانہ روز تلاوت درود شریف چشتیہ کی رکھتی تھی اگر کسی نے کھانا کھلا دیا تو کھا لیا اور پانی پلا دیا تو پی لیا۔ غرض ۱۲۔ صفر ۵۵۵ھ بروز جمعہ قبل نماز آپ نے وفات پائی۔ مزار مبارک اون کا بھی کوٹھووال ضلع دیپالپور ہے اوس زمانہ میں یہ علاقہ قسمت صوبہ ملتان و ضلع دیپالپور میں تھا۔ اب پاک پتن شریف متعلقہ ضلع منٹگمری کمشنری ملتان میں ہے۔ دوسری بی بی دختر مسمات بی بی ہاجرہ مُلقب خاتون جمیلہؒ روز چہار شنبہ وقت تہجد بعد نماز ۶۔ رجب ۵۵۷ھ میں تولد ہوئی اور نکاح ان کا بتاریخ ستارہویں ماہ جمادی الآخر ۵۷۱ھ کو شب پنج شنبہ وقت عشاء کوٹھووال میں ہوا ہے اور یہ بی بی والدہ صاجبہؒ جناب مخدومؒ پاک کی ہیں اور وفات ان بی بی خاتونؒ جمیلہ کی بعَارضہ دِق سے ۲۔ محرم ۶۱۴ھ کو روز جمعہ بعد مغرب کے اِستَفرَاغ کرنے میں جان بحق تسلیم ہوئی۔ مزار مبارک ان کا حسبِ وصیت کوٹھووال متصل والدہ صاؒجبہ کے بابا صاحبؒ نے لے جا کر کرایا۔ گیارہویں باب اور پچیسویں فصل کے آخیر میں حضرت جناب بابا صاؒحب تحریر فرماتے ہیں۔ سرِ عبُودِیت شریف کتاب مستطاب اپنی میں بروز دوشنبہ نصف شب بعد تہجد والدہ ماجدہ صاؒجبہ فقیر کو حکم باطن سے ہوا کہ اے میری مریم خاتونؒ تو اپنے شوہر اور فرزند مسعودؒ نام کو لیکر حج پر حاضر ہو جا کہ اب کی مرتبہ حج اکبر ہیگا۔ ہمارا حَبِیبِ محمدؐ مُصطَفیٰ اَحمدؐ مُجتَبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بجسم روحانی سے حج کرے گا اور تیرے لڑکے مسعودؒ کو بیعت حَبل یعنی رُوحی سے سرفراز فرمائے گا اور ہم آغوش کرے گا اور سید عبدُ القَادر جیلاَنی بھی آئے گا اور وہ بھی تیرے لڑکے کو نعمت غَیر مُترقِبہ عطا کرے گا اور سینہ فیض گنجینہ اپنے سے مَس کرے گا اور اجازت وِرد اَشغَال کی دے گا اور تبرکات بھی جو امانت ہمارے حَبِیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس کے پاس ہیں وہ بھی عطا کرے گا۔ اس واسطے تجھ کو اب کے حج کو آنا ضرور بِالضَرور لازم ہے کہ اس لڑکےؒ سے فیض عالم کو پہنچے گا اور بیچ ولائیت ہندوستان کے سَحر و جَادو اور مذاہب بُاطلوں کو دور کر کے ترقی

دین مُحمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک ہند میں اس کے وجود سے ہوگی۔ بموجب حکم الہام باطن حضرت والدہ مُعظّمہ مکرّمہؒ نے اس فقیر کے والد ماجد حضرت شاہ جمال الدین سلیمان صاحبؒ و دادا صاحبؒ خواجہ شعیب صاحبؒ کی خدمت میں بیان کیا اون حضرت نے بھی فرمایا کہ فقیر نے بھی عالم مِثال میں ۱۴۔رمضان کو دیکھا تھا کہ حضرت رَسُولِ مَقبُول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک سے مجھ کو فرماتے ہیں کہ شعیبؒ تو اور تیرا فرزند اکبر سلیمان نامیؒ اور اوس کی بی بی مریم خاتون اکبرؒ دختر حضرت سید محمد عبداللہ شاہؒ اویسی کی اور لڑکا سلیمانؒ کا مسعودؒ نام حج کو ضرور آؤ کہ تم سے مرتبہ روحانی میں مُلَاقِی ہوں گے۔ جلد تیاری کرو ذرا تأمّل نہ کرنا اس مرتبہ حج پر ضرور حاضر ہو۔ حضرت جناب باباصاؒحب تحریر فرماتے ہیں کہ میری عمر اوس زمانہ میں گیارہ سال کی تھی اور میں سید نظیر احمد صاحبؒ مدار یہ سے کتاب ابونافہ پڑھتا تھا حفظ کلام الٰہی کر لیا تھا۔ یہ سب ذکر میں نے اپنے استاد سے کرا کہ ہم کو اب حکم باطن سے ہو گیا ہے کہ ہمارے تمام گھر کے آدمی حج کو جانا چاہتے ہیں۔ اب ہمارا سبق موقوف ہو جاوے گا۔ وہاں سے آن کر پڑھیں گے وہ سید صاحبؒ موصوف گریہ کرنے لگے اور ایسے روئے کہ بے ہوش ہو گئے۔ میں اپنے مکان کو چلا آیا اور اپنی والدہ معظّمہ مکرّمہؒ کی خدمت شریف میں یہ احوال استاد صاؒحب کا مَن وعَن عرض کر دیا وہ حضرت صاؒجبہ بھی سن کر بہت گریہ جناب باری میں کرنے لگے اوسی وقت اون کے قلب پر القا تیسرے درجہ کا ہوا کہ اے مریم خاتونؒ اکبر تو رنجیدہ مت ہو اوس سید کو بھی اپنی ہمراہ حج کو لے چلو۔ میری والدہ صاجبہؒ بہت خوش ہوئی اور فرمایا کہ مسعودؒ تو اپنے استاد سے بھی جا کر کہہ دے کہ حضرت تم بھی ہمارے ساتھ چلو جبکہ میں نے جا کر اپنے استاد صاؒحب کو خوشخبری دی وہ بھی تیار ہو گئے۔ غرض بروز جمعہ بعد نماز کے کوٹھووال سے روانہ ہوئے اور اوس روز تاریخ ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۵۰۹ھ کی تھی۔ غرض فقیر کو خوب یاد ہے کہ ذیقعد کی ۱۲۔ تاریخ جہاز جدے میں داخل ہوا اور ۱۳ ماہ ذیقعد روز شنبہ کا تھا کہ شُتَرِ بُغدادی کرایہ کر کے سوار ہوئے اور شب کو روانہ ہو گئے۔ علی الصباح بعد نماز فجر کے جَدّے میں پہنچے۔ ایک روز وہاں قیام کر دیا۔ دوسرے روز بعد نماز ظہر کے مکہ مُعظّمہ میں داخل ہو گئے۔ وہ روز دوشنبہ کا تھا۔ اور مَغربیوں کا قافلہ آیا تھا اور وہاں پر یہ شہرت تھی کہ بغداد شریف سے ایک بزرگ حضرت غوث پاک

قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے ہیں۔اوپر کوہ اُبُوقُبَیس قریب غارِ حرہ کے غرض ہمارے جد امجد صاحب قریب جَنّتُ المَالہ کے مکان عبد الرحیم صاحبؒ انصاری پر قیام فرمایا اور ان کی بی بی صاحبہؒ حضرت امیر المومنین جناب عُمر فَاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھے۔اون بی بی صاحبہؒ نے بہت خاطر کی اور نہایت محبت سے پیش آئی اور وہ بی بی صاحبہؒ حافظ قرآن تھیں متواتر پانچ پہر کامل تلاوت میں مشغول رہا کرتی تھیں بعد تلاوت کاروبار دنیاوی کیا کرتی تھیں اور پنجگانہ نماز خانہ کعبہ میں ادا کراکرتی تھیں ۔غرض روز پنج شنبہ بعد نماز فجر کے میں اپنے والد بزرگوارؒ کے ساتھ بازار کو گیا تو آدمیوں کی بہت کثرت تھی اور ہر کس وناکس کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ یاشیخ عبد القادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ مَدَد بِاذْنِ اللّٰہِ اپنے والد صاحبؒ سے عرض کی کہ یہ حضرت کس کا اسم مبارک ہے جو ہر زن ومردوں کی زبان پر جاری ہے۔والد صاحبؒ نے فرمایا کہ اے فرزند ارجمند یہ اسم مبارک حضرت غوث پاکؒ قطبِ عالم کا ہے گا۔سلسلہ جنیدیہ میں مَرفُوعُ الاِجازت اُولوالعَزم وَالرُّتبہ ہیں گے میری زبان سے نکلا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سبحان اللہ دس قدم نہیں گئے تھے کہ ایک دیوانہ بحال پریشان خَاک آلودہ گریہ کرتا ہوا آگیا ہے اور کہا اے لڑکے کیوں تَعَجّب کیا تو نے کوئی زمانہ ایسا ہوگا کہ ایک عالم فریدؒ فریدؒ پکاریں گے تب کیا کرے گا۔تین مرتبہ کہہ کر اور میرے کانوں کے نزدیک آکر کہا کہ اللہ ہو تمام خلق اللہ بازار خائف ہو گئے اور میں بے ہوش ہو گیا کہ میرے والد قبلہؒ نے مجھ کو چادر میں لپٹا کر اور چار اہل قریش سے چاروں کونے چادر کے پکڑا کر مکان پر لائے تو میری والدہ صاحبہؒ نے جد امجد حضرت شعیب صاحبؒ جنت السالہ کو گئی ہوئی تھی خبر کی جبکہ وہ حضرت تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا ہوا لڑکے کو حضرت شاہ سلیمان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے احوال گذشتہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ مُجذُوب عبد اللہ شاہ صاحبؒ ولائیت کا تھا اوس کے تَصرّف اور وَہَب کا اثر ہو گیا ہے درود شریف اویسیہ پڑھ کے اس لڑکے پر فَف کرو اچھا ہو جاوے گا غرض سب نے درود شریف اویسیہ فَف کیا چند پہر کے بعد مجھ کو افاقہ ہو گیا اس سُکر وبیہوشی کے عرصہ میں میں نے دیکھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیعت حَبل یعنی روحی سے ساتھ وَہب کے سرفراز فرمایا اور مجھ کو خوب سینہ سے مَس کر ا اور فرمایا کہ تیری زندگی میں ہر شب کو تیرے پاس ہم آیا

کریں گے اور تیری وفات کے بعد پانچویں محرم کو تیرے روضہ پر تین پہر کھڑے رہا کریں گے ہر سال
کو یاد رکھیو فراموش مت ہونا اور ہماری اولاد میں سے عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نعمت ظاہری باطنی و
تبرکات ہمارے بھی تم کو دے گا۔ تم دَرُوُدصَلوٰۃ تُنجِیناً کی اجازت بھی اون سے لے لینا یہ بیان میں نے
اپنی والدہ صاحبہ مکرمہؒ سے من وعن بیان کر دیا۔ اون حضرت صاحبہؒ نے یہ احوال سن کر فرمایا کہ مبارک
ہو تجھ کو اے فرزند حمیدہ خصائل یہ احوال جو کہ تو نے معائینہ کرا ہیگا۔ اس کو قلمبند کر لینا فراموش مت کر
جانا تیرے آخیر وقت میں کام آوے گا۔ حسب وصیت میں نے قلمبند کر لیا۔ حرف بحرف دستی تحریر بابا
صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مؤلف کتاب ہذا نے تحریر کیا فقط۔

# ۴۔ باب چہارم

## دربیان تعلیم و تلقین نعمت باطنی و تبرکات عطا ہونے حضرت پیران پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے اور حضرت خواجہ عَبدُالخَالِق غجدَوانی طَیفُوریہ عالیہ رحمتہ اللہ علیہ سے بھی نعمت حاصل کرنا اور مَدینہ مُبارک جانا اور واپس آنا سُورَت بَابَا صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سرِعَبُودِیَّت شریف باب مذکورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد فراغ حج سے حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ نے میاں احمد شوقی خادمؒ اپنے کو میری جدامجد کے پاس بھیجا کہ معہ عَیال و اَطفال حضرت محمد شعیب صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو جلد جا کر ہمراہ اپنی لے آؤ غرض بموجب فرمانے حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے ہم سب کو اوپر کوا بوقبیس قریب غار حرہ کے کہ حضرت مَمدُوح رونق افروز تھے لے گیا اور حضرت غوث پاکؒ نے دریافت فرمایا کہ یا شیخ شعیب صاحبؒ تمہارے لڑکے کا فرزند مسعودؒ نام کونسا ہے جس کی خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عالم ارواح سے بیچ ولادت فرزند عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ کے میں کہ وہ ۵۱۲ھ مقدسہ کو تولد ہوا تھا، دی تھی حضرت شعیب صاحبؒ نے عرض کی کہ جناب وہ یہ لڑکا ہیگا۔ غلام کو حاضر کیا حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا کہ یہ نواسہ حضرت محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ اویسی کا ہے اور بطن ہمشیرہ مریم خاتون اکبر رحمتہ اللہ علیہ سے ہیگا۔ حضرت شعیب صاحبؒ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ حضور یہ وہی لڑکا ہیگا بعد کو حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ لڑکے کیا پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کہ کہ حضرت اَبُونَافعہ حضور نے فرمایا کہ بس یہ ہی نافع ہے اب اللہ تعالیٰ تجھ کو علم لَدُنّی دیوے گا بعد کو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے ایک پاس تلک مس کرتے رہے اور تعلیم جنیدیہ عالیہ سلسلہ سے سرفراز فرما کر بیعت فرمایا اور بوسہ میری پیشانی پر دیکر یہ ارشاد کیا کہ برخوردار اب یہ شغل ذکر میں

مشغول ہو جاؤ بہت کچھ نعمت تم کو ہر سلاسل کے صاحب ولائیت سے حاصل ہوگی لیکن شہنشائی ولائیت درجہ فَردِیّت کے بھائی صاحب محمد قُطب الدّین رحمۃ اللہ علیہ کے برزخ سے ۵۹۸ھ میں ساتھ خطاب زُبدَۃالاِنبیَائی کے ملے گا۔ ایسا تَصَرّف وتوجہ حضور انور نے فرمایا کہ ہُستی مَوہُومَہ سے یکبارگی خالی کر دیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اے فرزند سَعید اَزلی تیری پیشین گوئی میں چند تبرکات حضرت رَسُولِ مَقبُول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے پاس امانت چلے آتے ہیں میاں عبدالواحدؒ اور احمدؒ شوقی کو جو خادم حضور کے تھے حکم فرمایا کہ وہ صندوق آہنی جو بیچ شُلیَۃ شُتُر بغدادی کے رکھا ہوا ہے جلد لاؤ تو فقیر اس لڑکے کے سپرد کر دے بموجب فرمان حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق مذکور آ گیا حضرت مَمدُوح نے صندوق مذکور کھول کر تبرکات مذکور معائنہ کرائے اوس وقت میں تینؔ صد مریدان غوث پاکؒ کے اور دوؔ صد مُریدان سَید عبدالخَالِق غُجدَوَانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ طیفوریہ عالیہ سلسلہ کے اولوالعزم یہ بھی موجود تھے ان حضرت کی ولادت ۴۳۵ھ اور وفات ان حضرت کی ۵۷۵ھ میں ہے گی اور عوام النّاس قریب شش صد سے کم و یا بیش ہوں گے سب صاحبان خُورد وکلاں تبرکات کی زیارت سے مشرف ہوئے تفصیل اشیاء تبرکات مُحمّدی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اوّل:۔ دو عدد عَلَم یعنی نشان جو کہ بوقت جنگ پیش لشکر جناب نَبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا کرتے تھے مع دو پیراہَن بَرنگ سَبز۔

دوم:۔ ایک کَاسہ چُوبی زَیتُون کا کلاں اُکہ جس میں آنحَضَرت صلی اللہ علیہ وسلم خُورد ونُوش فرمایا کرتے تھے۔

سوم:۔ دو عدد نَعلَین مُبارک یعنی چپلین آنحَضَرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

چہارم:۔ اور ایک عدد پٹکہ یعنی سَر پیچ بَرنگ زَرد زَعفَرانی طُول میں ۳ درعہ مغربی و عرض ۴ گرہ کا۔

پنجم:۔ اور ایک پَارچہ اُلپکا یعنی بَرنگ سیاہ سادہ ۱ درعہ طول و عرض گیارہ گرہ گُلُوبَند مُبارک آنحَضَرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص تھا۔

ان سب تبرکات کو معہ صندوق آہنی کے حضور نے میرے سر پر رکھائے اور دُف بجوایا دو پاس تلک اور
قصائید عربی مولود شریف عربی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اطہر میں پڑھوائے یہاں
تک کہ حضرت غوث ؒ پاک کو بھی وجد طاری ہو گیا اور کوہ ابوالقبیس بھی زلزلہ لایا بعد کو مَرحبا مَرحبا سات
سات مرتبہ تمام نے کہا بعد مغرب کے حضرت غوث پاک ؒ نے اجازت حرز یمانی شریف قادری و درود
شریف صلواۃ تنجینا و اسم اعظم جنیدیہ یعنی قادریہ اور تعلیم لسانی و قلبی سے سرفراز فرما دیا اور اوسی وقت میں
حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی عالیہ طیفوریہ ؒ نے بھی اسم اعظم طیفوریہ کے اور اجازت سلسلہ طیفوریہ کی
عطا فرمائی اور نعمت اور اسم ذات کی کہ وہ متعلق روح زَجَاجِی کے تھی اجازت عطا فرمائی اور لطائف
٦-٦ کی تعلیم کلی کر دی اور مبارکباد دی اور پیشانی سے پیشانی ملا کر خوب توجہ کُبرا فرمائی فقط اور بعد نماز
عشاء کے فارغ ہو کر عبدالواحد صاحب ؒ اور حضرت عبدالخالق صاحب غجدوانی طیفوری ؒ یہ اور حضرت غوث
پاک قطب عالم ؒ اور حضرت شیخ محمد شعیب صاحب ؒ اور حضرت جمال الدین شاہ سلیمان صاحب ؒ اور
بی بی مریم خاتون اکبر صاحبہ ؒ کے سامنے غوث پاک صاحب ؒ صندوق مذکور سے پٹکہ عُونی برنگ زعفرانی
نکال کر میرے سر پر باندھا اور نعلین مُبارک سر پر رکھیں اوسی وقت ایک خُوشبُو مثل عَنبر و مُشک کے تمام حجرہ
میں مہک گئے اور آواز بلند غیب سے آیا کہ اس مسعودؒ کو شعیبؒ توں ہمارے پاس لا کہ ہم اس کا سینہ باطن
سے مالا مال کر دیں بعد کو ہند کو جانا علاوہ حضرت غوث پاک ؒ کے اور سب صاحب ؒ بیہوش ہو گئے قریب
نصف شب کے حواس پیدا ہوئے تو سب صاحبان نے عرض کی حضرت غوث پاک ؒ سے کہ
حضرت یہ آواز کیا تھا اور کس کا تھا۔ حضرت صاحب ؒ نے تبسّم فرما کر کہا یہ آواز حضرت رَسُول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ ابھی اس لڑکے کے تئیں تم مدینہ منورہ کو روانہ کر دو میری والدہ مریم خاتون اکبر ؒ نے
عرض کی کہ حضرت یہ لڑکا ہے۔ اس کو خوف معلوم ہو گا اور اس نے مدینہ شریف کی راہ نہیں دیکھی ہوئی
آپ نے فرمایا کہ اسم اعظم جنیدیہ تلاوت کرتا ہوا چلا جاوے گا۔ اسم اعظم کی برکت سے صبح کی نماز وہاں
ادا کرے گا۔ اور عَلی الصَّباح تم بھی ہمارے قافلہ میں سے شُتر لے کر روانہ ہو جاؤ۔ ہم بھی تمہارے ساتھ
چلتے لیکن ہم کو طائف کو جانا ضرور حکم الٰہی ہے۔ حضرت محمد شعیب صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ مسعودؒ کو بحوالہ

اللہ تعالیٰ کے کر دیا اور عَلی الصُّباح ہم تینوں صاحب شُتر حضرت غوثؒ پاک کا لے کر مدینہ شریف کو روانہ ہوئے غرض حضرت رَسُولِ مَقبُول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے زمین کے طَناب کھچ گئے اور ہمارا شُتر چوتھے روز مدینہ شریف میں داخل ہو گیا۔ تو روضہ اقدس کے پاس جا کر دیکھا کہ مسعودؒ لڑکا ہمارا پاس پردہ روضہ مبارک سر بسجدہ پڑا ہے گا۔ ہم نے وہاں کے خُدّام سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو یہ لڑکا ہمارا ہے اس کو جا کر اوٹھا لاویں اون صاحبون نے فرمایا حکم سَرورِی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے تم کو پاس نہیں جانے دیں گے غرض ساتویں روز خود بخود مسعودؒ مسجد نبویؐ میں عصر کے وقت نماز میں شامل ہو گئے اور بعد نماز اپنی والدہ صاحبہؒ مریم خاتون اکبرؒ سے عرض کی کہ اب جناب دادا صاحب مکرّم مُعظّمؒ سے کہو کہ کَھارِ یَنبُوع میں جہاز تیار ہے صبح کو لنگر اٹھایا جائے گا۔ ابھی چلنا چاہیے میں تم کو اسم اعظم کی اجازت ایک پاس کے واسطے دے دیتا ہوں ابھی پونچ جاویں گے غرض ہم سب روانہ وہاں۔ سے ہو گئے بیچ عرصہ ئیک پاس کے وہاں پونچے ناخدا آواز بلند کر رہا تھا اگر کوئی جانے والا ہندوستان کا ہووے تو جلدی سے آ جاؤ بعد فجر کے لنگر اٹھایا جاوے گا۔ لڑکے مسعودؒ نے آواز دی ہم آ پونچے وہ ناخدا روشنی لے کر ہمارے پاس آیا اور کہا کہ سوار ہو جاؤ اور ہم سے کچھ کرایہ ہی نہیں طلب کرا ہم نے جہاز کا کرایہ پیشکش کرا تو اوس ناخدا نے جواب دیا کہ تم سے میں ہرگز ہرگز کرایہ جہاز کا نہیں لوں گا عرصہ تین روز کا ہوا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے حضرت سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے ہیں کہ تیرا جہاز طوفان میں ڈوب جاوے گا تو سوداگری مال ہندوستان کو مت لیجا۔ میں نے عرض کی کہ حضرت میں نے تو عرصہ شَش ماہ کا ہوا ہے کہ ایک تاجر سے روپیہ لے کر قرض لڑکے کی شادی میں خرچ کر دیا ہے کوئی صورت ایسی بھی ہے کہ جہاز نہ ڈوبے حضور انور نے فرمایا کہ ایک لڑکا مسعودؒ نام آج کے تیسرے روز بوقت شب کو آوے گا اوس کو سوار کرا لینا جو اوس کے ساتھ ہمراہی ہوں ان کو بھی بلا کرایہ کے سوار کر لینا تب تو تیرا جہاز سہ ماہ میں پار ہو جاوے گا۔ تو حضرت میں تم سے کرایہ نہیں لیتا فقط غرض اوس ناخدا نے ۲۱ ذوالحجہ ۵۱۵ ہجری کو وقت تہجد کے لنگر جہاز کے اٹھا دیے اوس وقت میں لڑکے مسعودؒ نے دعا مانگی کہ اے اللہ پاک جہاز ہمارا چہل روز میں سورت کو پونچ جاوے ویسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ اس لڑکے کی دعا سے جہاز چالیسویں روز

پار ہوا۔ بعد کو کعبۃ اللہ شریف سے واپس آنے کا حال روز پنج شنبہ وقت نصف شب قبل نماز جہاز سورت بندر میں لگا۔ اور روز یک شنبہ اتوار وقت اشراق کے جہاز سے شہر سورت میں داخل ہوئے تو فقیر نے وہاں کے باشندوں سے دریافت کیا کہ آج صفر کی کونسی تاریخ ہے گی۔ غرض سب نے کہا دہم ماہ صفر ہے گی اور ۱۲۱۶ھ ہجری کی ہے بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس فقیر کی والدہ شریفہ معظمہ نے وقت شب کو فرمایا کہ اے فرزندار جمند تجھ کو اجازت میں آج دُعا عمر درازی کی دیتی ہوں کہ یہ دُعا مجھ کو اپنے والد محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے پونچی تھی اس دُعا کی ہفت مرتبہ صبح وشام سہ سہ مرتبہ کی تلاوت کرنے سے سو برس کی عمر سے زیادہ ہوتی ہے وہ دعا یہ ہے گی۔

دعاء عمری:۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَحْبُوْبًا بِحَيَاتِ الْمُحِبِّيْنَ وَبَلِّغْنِيْ وَبَشِّرْنِيْ لِيْ عُمْرِيْ بِكَرَمِكَ عُمْرًا طَوِيْلًا اِلٰى مَائَةٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَااللّٰهُ يَااللّٰهُ يَااللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحْمٰنُ يَارَحْمٰنُ يَا مُجِيْبُ يَامُجِيْبُ يَامُجِيْبُ يَاقَرِيْبُ يَاقَرِيْبُ يَاقَرِيْبُ

قلب صنوبری سے ہفت مرتبہ تلاوت کرے اور زبان سے سہ مرتبہ ہر روز بلا ناغہ پڑھ لیا کرے تاعمر ترک نہ ہووے فقط اور جد امجد و والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ میرے نے سورت میں ہفت ماہ کامل قیام فرمایا اور وہاں ارشاد و ہدائیت عوام الناس کو شبانہ روز فرمایا کرتے تھے اور مجھ کو حضرت سید نظیر احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بخوبی علم ظاہری کی تحصیل کرائی غرضیکہ جب چاند رمضان المبارک کا دیکھا تو صبح روزہ تمام نے رکھا فقیر نے بھی روزہ رکھا۔

# ۵۔ باب پنجم

دربیان حضرت خضر علیہ السلام کا حکم الٰہی سے واسطے سَیر بحری کے ساتھ لیجانا اور تعلیم آبی پیدائش کو باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ سے ہونی اور بیان مشاہدہ عجائبات قدرت الٰہی ہر دریا کی تحریر کرنا اور جناب مَولا مُرتضیٰ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بحکم باطن بیعت حَبل حاصل کرنی اور تعلیم دُعاءِ حَیدری کی اور پھر مائی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آنا باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کا۔

جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اوّل روزہ دوشنبہ کو تھا بعد افطار روزہ کے ایک فقیر ہمارے مکان پر کہ جہاں مقیم ہم تھے آیا اور اوس نے آواز دیا کہ مسعُودلڑکے میاں شیر بُرنج لے کر ہمارے واسطے جلد لاؤ اپنی والدہ صاحِبہ مریم خاتون اکبرؒ سے میری والدہ نے فرمایا کہ لڑکے دیکھو تو کون فقیر ہے بعد کو شیر بُرنج لے جانا جبکہ میں باہر مکان سے آیا تو اون بزرگ کَمّل پُوش نے میرا ہاتھ خوب مضبوط پکڑ کر کہا خاموش ہوکر میرے ساتھ چلو میں نے عرض کی کہ حضرت میں نے ابھی کچھ خُورد ونوش نہیں کرا ہے اور اجازت بھی میں نے اپنی والدہ ماجدہؒ سے نہیں لی ہے میں بغیر اجازت اپنی والدہ صاحِبہؒ اور اپنی جدامجد کے ساتھ نہیں جاؤنگا۔ اون بزرگ نے اپنا کمل میرے چہرے پر ڈال دیا اور کہا کہ کھینچوں تجھ کو نہیں مانتا۔ اوسی وقت میں بے ہوش ہوکر گر پڑا چند عرصہ کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بحرِ مالح یعنی بحرِ مُحیط ہے بموجب حکم رَبُّ العِزّت جب زمین نے پانی طوفان نُوح نبی اللہ کا بَلَغ کیا تھا وہ پانی ہے اور باقی پانی شیرین سے تمام لوگ ہلاک ہوئے اور قول صحیح تو یہ ہے کہ اَللہ تعَالیٰ نے پانی تلخ وشور جو پیدا کیا ہے بمنزلہ آنسوچشم زمین کی ہے اِسی مَمّر سے اَشک نمکین ہوتا ہے اور اس بحر کے قرار و ساحل سے اللہ جَل وعَلاَ ہی کو خبر ہے اور اس میں تخت گاہ ابلیس کی ہے اور اس میں بہت شہر ہیں کہ دکھائی دیتے ہیں اور

مشک اوراقسام جواہرات اوس کے پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے اور کوئی جوفو کا شہر دریائے کیانک پر واقع ہے۔ تجارت گاہ عظیم ہے اور یہاں پر بھی آہو سے مشک پیدا ہوتا ہے اور لوگ پہاڑی وحشی نژاد ہوتے ہیں اور جب سے کہ شہر میں مولد فغفور بوکا جو بڑا بادشاہ تھا ہے اور شہر کیا ئین چوپن میں چاول بہت پیدا ہوتا ہے اور آہو مشک بھی افراط سے پہاڑوں میں ملتے ہیں اور پاڈر کا ایک پہاڑ ہے وہاں پر بہت عجیب یہ ہے کہ وہاں جانے سے اہل حمی کا بخار یعنی تپ چار پانچ پہر میں جاتا رہتا ہے۔

بارہواں صوبہ کا نام حضرتؒ جی یہ ہیگا کوان ٹان کوان جوفو اس صوبہ کے حضرتؒ جی متعلق ۹۲ شہر ہیں اور اس صوبہ میں معدن سونا و چاندی و تانبا اور ٹین کے ہیں اور معدنیات ہر طرح کی ہیں اور جانور آدمیوں کی سی صورت زن و مرد کی اوڑتے ہیں اور ہرن مشک والوں کو مار کر کھاتے ہیں اور بہت خوش رنگ ہوتے ہیں اور چاہ بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہیں کہ مثل اوس کی اور کسی اقلیم میں نہیں ہوتی ہے اور جنگل میں آبنوس کی کثرت ہے صندل سرخ و سفید و زرد بہت ہوتا ہے اور طرح طرح کی لکڑیاں بہت خوش رنگ ہوتی ہیں اور حضرتؒ جی یہاں کے سمندر میں موتی کلاں بہت کثرت سے ملتے ہیں اور بڑی تجارت گاہ ہے گی سب کی اور شہر کے سامنے چوراسی ہزار جہاز ہر وقت لنگر کیے ہوتے ہیں اور دوکاندار کاریگر و خلق اللہ ہفت اقلیم کی موجود ہے۔

تیرواں صوبہ کا حضرتؒ یہ نام ہے گا کنواسی کوئی لین فو اس صوبہ کے متعلق ۸۳ شہر ہیں گے اور اس صوبہ میں معدن سونا و چاندی و تانبا و شیشہ و ٹین و جست زرد ہیں اور جانور درندہ بہت اور پرندہ خوش ترانہ و خوش رنگ و پھول عجیب طرح کے خوشبودار ہوتے ہیں کہ اون کی اور ایک درخت اس ملک میں حضرت جیؒ ایسا ہوتا ہے کہ اوس کی گودی کی روٹی نان گندم کی سی ہوتی ہے اور بعض چڑیاں ایسی خوش رنگ ہوتی ہیں کہ اون کے پروں سے منقش کپڑے بنے جاتے ہیں اور نباتات یہاں کی انواع طرح کی دواؤں میں خرچ ہوتے اور پیلا نام ایک قوم بلوری ہیں لوفو میں پیدا ہوتا ہے اور جوفو کے شہر میں ایک بندر ہوتا ہے ہم قد انسان عورت جیسی آواز ہوتی ہے اور زرد ڈاڑھی اور جگہ بجگہ اس ملک میں ایک قسم کی مٹی ملتی ہے جس کی خاصیت زہر مہرہ کی سی ہے اور اس زرد مٹی کے سامنے زہر نہیں اثر کرتا اور نہ ٹھہرتا ہے گا اور

جی اس صوبہ میں بارش کم ہوتی ہے نہروں کے پانی سے گزر کرتے ہیں اور حضرت جی قدرے پیداواری غلہ کی ہوتی ہے کہ بارہ ہزار کشتی غلہ کی یہاں سے پیچے کو ہر سال نہر شاہی پر ہو کر جاتی ہے اور لنگ فو سے حکیم الحکماء جس کے ضوابط پر آج تک انتظام ملک ختاء کا ہے رہنے والا شہر چو پلین متعلقہ اسی صوبہ کے ہیں پیدا ہوتا ہے اور تا نک چینک فو شہر لنگر گاہ ہزاروں جہاز کا ہے۔

نواں صوبہ حضرت جیؒ شان سی ٹی ین فو اس صوبہ کے متعلق باون شہر ہیں اور حضرت صدہا قلعہ دیوار ختاء کے قریب جا بجا واقع ہیں اور بلور و مشک اور فیروزہ و سنگ سماق و سنگ مرمروز برجد اقسام رنگ کا نکلتا ہے۔ اور کان آہن و شورہ کی بھی ہے اور باشندے یہاں کے بہت مضبوط اور بہادر ہوتے ہیں اِلّا حد سے زیادہ کودن و آبلہ اور مَستُورَات یہاں کی حسینہ و جمیلہ ہوتی ہیں اور انگور بہت تحفہ پیدا ہوتا ہے اور معدن کوئلہ کا بھی نکلتا ہے۔

دسواں صوبہ چیین سے لگان فو حضرت جیؒ اس صوبہ کے تعلق ۹۷ ہزار شہر ہیں گے اور حضرت جیؒ اس صوبہ میں ریوند چینی و مشک و شجرف و موم سفید و صندل سفید و مُصطگی و کوئیلہ کثرت کے ساتھ ملتے ہیں اور کئی کان طلاء کے ہیں اِلّا بہ سبب مُمانِعَت فغفُور کے کھودے نہیں جاتے بلا وقت ضرورت کے اور یہاں کے باشندے حَلیم الطَبع و اچھے ہوتے ہیں اور شہر ہان جان فو کوہستان میں مشک کا ہرن پیدا ہوتا ہے ایک سڑک اس شہر تک کئی منزلوں سے آئی ہے بہت عجیب کہ کئی ہزار درعہ یعنی لاکھ مزدوروں نے راستہ کو آراستہ کیا تھا۔ عرصہ چند ماہ میں اور شہر ین لیان فو میں خندق ایسی گہری ہے پانچ کوس تک کہ روشنی آفتاب کی دوپہر دن کو وہاں نہیں پونچتی اور شہر کو چان فو میں ایک قبر ہے کہ بروائیت ختائیاں فغفور فو جی بادشاہ اُوّلین ملک چین کے ہے اور بروائیت بعضے مؤرخوں کے فغفور فو جی و حضرت نوح علیہ السلام کے پوتہ یعنی سام بن نوح علیہ السّلام کے بیٹے خورد تھے واللہ اعلم۔

گیارواں صوبہ کا نام ہےچو لین چن ٹو فو اس صوبہ کے ۹۵ شہر متعلق ہیں حضرت جی اس صوبہ میں ریشم کی پیدائش اور پہاڑوں میں ٹین و شیشہ و کہربا و فیروزہ و سنگ مقناطیس و مُشک کثرت سے ہوتی ہے اور نمکسار یہاں کے پہاڑوں میں ہے اور پاء مین فو کا شہر کیالین کے دریائی کنارے واقع ہیگا۔ آہو سے

بنا ہے گا۔ اور جن مذکور نے کہا کہ حضرت جی صاحبؒ اس کی ماتحت یکصد بست و پنج شہر ہیں گے۔

پانچوان صوبہ چی کیا نگ ہانگچو اس صوبہ کے حضرت ہفتاد شہر تعلق میں ہیں یہاں کے باشندے مسافر پرور ہیں اور خلیق بہت ہیں اور یہاں ریشم بہت پیدا ہوتا ہے اور کم خواب و زربفت کے تھان افراط سے بنائے جاتے ہیں اور اس قدر ارزاں ہیں کہ موٹی ململ کی قیمت پر نسبت ہندوستان کے مل سکتے ہیں اور شہر ہانگچو میں سات ہزار نہریں پر تکلف و عمارات نفیس شہر میں ہیں اور شہر کے قریب دریا جنگ نا نک میں ہما بڑے زور شور کا بقدر بلندی تین درخت تاڑ کے آیا کرتا ہے اور ہانگچو کے شہر میں سیہو کی جھیل مشہور ہے کہ اوس میں عمارات اور جزیرہ اور پل اور باغات اور پہاڑ مصنوعی موجود ہیں اور شہر ہوچو میں ریشم کا کارخانہ اور حضرت صاحبؒ ۱۵ لاکھ ۳۹ ہزار کمخواب کے تھان سرکار میں فغفور کی بابت محصول کے جاتے ہیں اور شہر جو ہنگ کے باشندے بڑے مفتری و منشی مشہور ہیں اور شہر ہوچو کے جنگلوں میں درخت صنوبر کا ایسا تناور ہوتا ہے کہ چالیس آدمیوں کے کلاوہ میں آسکتا ہے اور اس صوبہ میں اٹھارہ قلعہ مثل شہر کے وسیع آباد ہیں حضرت صاحب جی رحمتہ اللہ علیہ۔

چھیوان صوبہ حضرت یہ ہوکوانگ بوچانگ فو اس صوبہ کے متعلق ہشتاد شہر ہیں حضرت صاحبؒ فقط اس صوبہ میں موم سفید و شفاف و کاغذ بانس کثرت سے ملتا ہے اور بہت بنتا ہے اور حضرت شہر اس بوچانگ فو میں پانگ ذی کیا نگ کا دریا بہتا ہے کہ اوس میں دس بارہ ہزار جہاز شہر کے سامنے پانچ چار کوس کے عرصہ تک لنگر کئے رہتے ہیں اور شہر سیانگ نانک فو کی کے اطراف کی پہاڑوں میں معدن سونے اور چاندی کے ہیں الا کھودنے کی ممانعت ہے اور بھی معدن فیروزہ و پھٹکوی کے پہاڑوں میں ہے اور حضرت جی شہر ٹون ٹین مین ایک جزیرہ متحرک ہے اور چانگ چافو کے پہاڑوں میں اور معدن شنجرف کی ہوتی ہے یہاں سے تمام اقلیمون کو جاتی ہے۔

ساتواں صوبہ حضرت یہ ہونان کیفونگ فو ہے گا شہر نان بانگ فو کے پہاڑوں میں فیروزہ حاصل ہوتا ہے اور ایک طرح کا سانپ ہے جس کی دوا سے لقوہ و فالج دور ہوتا ہے اس کے تعلق پانزدہ شہر ہیں۔

آٹھواں صوبہ حضرت جی یہ ہے گا شان بان جی مانگ فو اس صوبہ کے متعلق ۹۹ شہر ہیں حضرت

اوراس صوبہ کے باشندے بہت اہل خَلیق وصاحب علم ہوتے ہیں۔ خصُوصاً اُطبَاء یہاں کے بڑے کامل ہیں غرض نقیر سے وہ سب لوگ مسلمان ہوئے اور بیعت توبہ کی اور اسلام حاصل کیا شہر تانگنی کے باہر ایک بڑا مینار طلائی کا چینی کے روغن کا چارسو برس سے زیادہ کا بنا ہوا ہے اور لال روئی کا کپڑا لال کین مشہور ہے اوس کی رنگت اصل روئی کی رنگت ہے اور اس پر لپیٹا ہوا تھا اور ہجو میں چاہ ومٹی چینی کے برتن بنانے کے اور معدنیات مثل طلاء ونقرہ ومس کے ہے اور سرحدات اس صوبہ کے یہ ہیں غربی صوبجات ہونان دہوکوانک وجنوبی چنکیانگ وچکلانگ وشرقی سمندر ٹانگیں ہے فقط سونے اور چاندی کی ریت اور فیروزہ وطوطیا وپھٹکری کا معدن ہے گا۔

سوم صوبہ کیانکسی مان چان اس کے یک صد پنچانوے شہر متعلق ہیں اس کے پہاڑوں میں سونا چاندی ولوہا وشیشہ وٹین کے ہیں اور اقسام طرح کی ادویات نباتی اور چاول لطیف پیدا ہوتے ہیں اور مچھلیاں بہت لذیذ ہوتی ہیں اور چینی کے برتن والے کمہار بہت رہتے ہیں اور دس لاکھ باشندہ اوس جگہ ہیں شہر کین ٹی میں پانچ سو بھٹے چینی کے برتن کے ہیں اور شہر کوانگ فنگ کے پہاڑوں میں معدن بلور شفاف کا ہے اور شہر فوچو میں چاول شفاف مثل بلور ہوتے ہیں اور بوچوفوڈین جو شہر پہاڑوں میں سونے وچاندی کی ریت اور فیروزہ ہفت رنگین اور طوطیا سہ رنگین پھٹکری سرخ وسبز وزرد آسمانی کا معدن ہے۔

اس صوبہ چہارم فوکنگ فوچو میں کوہستان اور معدنیات بہت ہیں اور پہاڑوں کی چوٹی پر زراعت ہوتی ہے۔ اور پانی کو کئی ہزار ہاتھ اونچا بانسوں کے نلوں ختائی لوگ علم جرالماء کے راہ سے پونچاتے ہیں اور وہاں کا لوہا بہت اچھا ہوتا ہے اوس کی اسلحہ دور دور تک پونچتی ہیں اور وہاں کے لوگ علم ناخدائی یعنی مرکب رانی وجرالماء میں کامل ہیں اور سیاہ چاہ اطراف فوچو میں پیدا ہوتے ہیں۔ سی نین جو کا شہر بڑا ہے ایک عجیب پل وہاں کا تین سو پیل پائے پر کھڑا وقائم ہے اور بن پینگ میں پہاڑوں کے چشمہ سے بانسوں کی نل سے نہریں گھر گھر جاری ہیں اور شہر چال چو کا بڑا تجارت گاہ ہے اور اوس کے پہاڑوں میں معدن بلور شفاف نیلگونی کی ہے اور شہر فونیگ چو میں ایک ندی بھاری ہے کہ جس کے پانی سے کپڑا برنگ فیروزہ پختہ بنجاتا ہے اور اسی صوبہ کے تعلق ایک جزیرہ میں ایک قلعہ بھی سنگ مرمر کا بڑا عظیم الشان

جا کر ایک لکڑی زیتون کی لایا اور ہمراہ اپنے دُرُودگر کو بھی بجبر لایا وہ بیچارہ زار زار روتا تھا اور حیران و پریشان تھا۔ میں نے اوس جن سے کہا کہ ظالم یہ کیا ظلم کیا تم نے خُدا کے نزدیک یہ بات پسند نہیں ہے اس کو بہت جلدی سے اس کے گھر کو پونہچا دو اور لکڑی نئی اوس کے مکان پر پونہچا دو ہم اس سے مزدوری دیکر بنوالیں گے بعد کو میں نے اوس جن سے کہا کہ تو ہمارے ساتھ مخفی رہا کر اور توبہ کر کہ آئندہ کو کسی خلق اللہ پر ظلم نہیں کروں گا۔ غرض فقیر اوس دُرُودگر کے مکان پر گیا کہ وہ مذہب گھر وُٹھی رکھتا تھا میں نے اوس سے کہا توں اس لکڑی زیتون میں سے ایک نان یعنی بشکل روٹی کے بنادے کہ ماہی پُشت ہوئے اور ہم کو تو کچھ اپنا گھر کا کام بتلا دے کیونکہ اس وقت دنیا کا مال فقیر کے پاس کچھ موجود نہیں لیکن عوض اوس کے تمہارے گھر کا کام کر دیں نگے تب ہم بنوائیں گے ورنہ نہیں بلا عوض ہم نہیں بنواتے ہر چند اوس نے عجز کیا کہ حضور کی طفیل میری جان بچی اور گھر میں پونہچا آپ نے بڑا احسان کیا میں نے کہا نہیں ہم تمہارے گھر کے واسطے عوض مزدوری اس کی کے تین روز تک لکڑی بالن لا دیا کروں گا۔ جب تک تو ہم سے کچھ کام نہیں لیوے گا ہم تکیہ نہیں بنوائیں گے اوس نے لاچار ہو کر کہا کہ اچھا جو آپ کی مرضی ہو یہ فقیر ہر روز اون کے گھر کے واسطے بوجھ لکڑیوں کا لایا کرتا تھا اوس درودگر نے ساتویں روز تکیہ یعنی روٹی تیار کر دی میں نے اوسی وقت وہاں سے جنگل میں آن کر درخت رمان کے نیچے پیٹ پر دو رکعت نماز صلوٰۃ والاستغفار ادا کر کے توبہ سخت کر لی کہ اے اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز سوائے تیرے نام اور شغل نوری کے کوئی چیز نہ کھاؤں گا اپنے فضل و کرم سے قبول فرما اور زنجیر آہنی سے شکم پر وہ روٹی باندھ لی اور چوبیس ہزار سانس رات دن میں شغل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں مشغول ہو گیا جو یہ شغل محمدیؐ شریف مجھ کو حضرت خضر علیہ السلام سے پونہچا تھا اور خضر علیہ السلام کو جناب الٰہی کے حکم سے بعد تکمیل نبوّت جناب رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پونہچا تھا غرض بارہ برس تک سیاح رہا اور وہ جن مذکور مجھ کو سیر کراتا رہا غرض

اوّل صوبہ چین کے تعلق یک صد و ہفتاد ہزار شہر بڑے بڑے تھے سب کی بہار وحدت دیکھی بعد کو۔

دوئم صوبہ چین کو گیا کیا نک ٹان یعنی تانگنی میں پونہچا اوس میں دوسو تیرہ شہر آباد ہیں منجملہ شہر ہائے اس صوبہ کے ایک شہر چانگ ہیگا کہ اوس میں دو لاکھ جولاہہ سُوتی کپڑے کے بنانے والے رہتے ہیں

میں بالوں کو دیکھ کر متعجب رہا۔ ہاتف غیب کی آواز آئی کہ مسعودؒ یہ بال تیری والدہ صاحبہ حضرت مریم خاتون اکبری بی رحمتہ اللہ علیہ نے اوکھیڑے ہیں چلو تم اب ہوائی جنات تیرے پاس تعلیم طریقت کے واسطے حاضر ہوں گے اون کو اوسیہ سلسلہ میں تعلیم کرنا۔ غرض اوسی روز سے جنات کی قوم کو تعلیم شروع ہوگئی اور ہر جگہ تعلیم ہوتی رہا کرتی تھی۔ قصہ طول ہے القصہ ایک غرشوفقیؒ نام جن ہوائی میرے پاس داخل طریق ہوا اور تعلیم طریقت کی حاصل کر کے عرض کی کہ میری یہ التماس ہے کہ خدمت اور صحبت میں رہ کر فیض حاصل کروں میں نے اوس کو اوسی وقت مرید کر لیا۔

## سَیر بَرّی کا بیان

الغرض اس فقیر مسعودؒ بندہ مرشدی کو وہ جن مذکور اپنے پیٹ پر سوار کر کے چین کی سرحدیں بتانے لگا حد شمالی ملک تا تار تک حد شرقی بحر چین تک حد غربی کوہستان صحرا بیابان تبت تک حد جنوبی بحر محیط و ملک ٹانگن و ختن تک اور عرض وطول خاص ملک چین کا یہ ہیگا کہ دیکھو حضرت دیوار ختاء سے سمندر تک جو شمالی و جنوبی سرحد ہین ولائیت چین خاص قریب آٹھ سو کوس میں اور شرقی سمندر سے سرحد تبت تک ساڑھے سات سو کوس تک عرض میں ہے گا۔ اور فغفور کی عملداری سوائے ملک چین کے اور بھی بہت سرحدات متعلقہ اس صوبہ کے یہ ہیں شمالی دیوار ختاء۔ جنوبی صوبجات شانٹون، دھونان اور شرقی دریا شور اور غربی صوبہ شان سے پہاڑوں کی قطار اور حضرت صاحب یہ پچسپین کو ہنک کینگ بلفی کہتے ہیں اور حضرت اس کے ملک ماچین کا بھی شمال ملک ختاء کے ہے گا یعنی اہل ختاء کے ماچین والے باجگذار ہیں۔ اور ہوئی کا شہر جو پایہ تخت ماچین کا ہے۔ سات سو کوس کے دائرہ میں ہے اور حضرت آپ یہاں اسی شہر میں مقام کریں جو حکم ہووے یہ بندہ غرشوفقیؒ ادا کرے اور جملہ طرح کے کھانے لاوے میں یہ بات سن کر خاموش ہوگیا اور غرشوفقیؒ بہت رونے لگا۔ میں نے اوس سے کہا کہ اے غرشوفقیؒ میں نے تو بارہ برس کا عرصہ ہوا ہے کہ کچھ نہیں سوا بناس پتے کے کھایا اب اوس سے بھی توبہ کری ہے کہ کچھ نہیں کھاؤں گا سوائے نام ذات باری تعالیٰ کے لیکن ایک لکڑی زیتون کی لا کر مجھ کو اوس کی ایک روٹی کی شکل سی بنا لاوے لیکن مصفا ہووے تا کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہو جاوے۔ غرض وہ جن مذکور کوہ تبت پر

اشکم پرلوت دان باز ار دیو — تاجران دیو را در دے غریو
جوع خود سلطان دارد ہست ہین — جوع در جان نہ چنین خوارش مبین
جوہ مرخاصان حق را دادہ اند — تاشوند از جوع سیروز در مند
جوع ہر جلف گدارا کہ دہند — چون علف کم نیست پیش اونہند
کہ بخور کہ ہم بدین ارزانی — تو نئے مرغاب مرغ نانی
قوت جرائیل از مطبخ نبود — بود از دیدار خلاق ودود
ہم چنیں ایں قوت ابدال حق — ہم زحق دان نے طعام و نے طبق

اے عزیز عارفان وسالکان راہ مولا بہتری و بہبوُدی کونین کی جہاد اکبر میں دیکھی ہے تب خوشی خاطر سے اس کو قبول کیا اگر تکلیف سمجھتے تو کیوں قبول کرتے اون کو خدا پاک جل جلالہٗ نے عقل کل عطا کیا تھا عقل جزوی والا تکلیف بے سود نہیں اٹھاتا تو عقل کل والا کس طرح سے اٹھاتا ہے اور جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو عاشق ذاتِ باری تعالیٰ کے تھے جہاد اکبر پیغمبروں کا جو درجہ نبوّت کا ہے اختیار کیا جس واسطے زُہدالانبیاء کا خطاب ملا بعد اوس کے درجہ ولائیت کا جہاد اُتم کیا جو درجہ ولائیت میں بھی فَردِیّت کا رتبہ ملا پیغبروں کی تعلیم میں فناء ہر چہار عناصر کی جُدا جُدا کر کے پھر فناء روح کی حاصل ہوتی تھی اس واسطے مدت کے جہاد سے وہ پانچوں فناء ہائے حاصل ہوتے تھے قِصّہ اون کا طویل ہے اور ہمارے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ولائیت کا ظہور پایا فناء ثلاثہ پر ہی اِکتفا کیا گیا اور حصول مُقرّر ہوا اور جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے جہاد نبوت کا ہمراہی پیغمبران خضر علیہ السلام والیاس علیہ السلام کی تعلیم سے اور درجہ ولائیت کا جہاد اپنے شیخین ہر چہار سلاسل کے تعلیم سے کرایا گیا حکم باطن سے جو دوسرے وجود سے ایسا جہاد کم ہوا ہے کہ اس اُمّتِ حَبِیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے اولیاؤں میں سے بھی ذات باری تعالیٰ نے زہدُ انبیائی کا جہاد اکبر کرایا اور شان فَردِیت کا مکمل عطا کیا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اسی واسطے الغرض جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اوس حال سے بیدار ہو کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ نصف سُر کے بال اوکھڑے ہوئے زمین پر پڑے ہیں خون اَلوُدہ

قرض دہ کم کن ازیں لقمہ تنت     تا نمائید وَجْہُ لَا عَیْنَ رَاَتْ
تن ز سرگین خویش چوں خالی کنی     پر ز مشک و در اجلالی کنی!
چون ملک تسبیح حق را کن غذا     تا رہی ہمچوں ملائیک از اذی!
اندکے زیں شرب کم کن بہر خویش     تا کہ حوض کوثری نالے بہ پیش
نفس تو تا مست نقلست و نبید     دانکہ روحت خوشہ غیبی ندید
خوئے معدہ زین گہ و جو بازکن     خوردن ریحان و گل آغاز کن
معدہ را خوکن بداں ریحان و گل     تا بیابی حکمت و قوت رسل
معدہ تن سوئے کہداں میکشد     معدہ دل سوئے ریحان میکشد
ہر کہ کاہ و جو خورد قربان شود     ہر کہ نور حق خورد قرآن شود
مایدہ عقلست نے نان شوا     نور عقلست اے پسر جانرا غذاء
گر خوری یکبار ازان ما کول نور     خاک ریزی برسر نان تنور
معدہ را بگزار سوئے دل خرام     تاکہ بے پردہ ز حق آید سلام
نیم تو مشکست نیمے و پشک ہیں     ہیں میفزاء پشک افزا مشک چین
کین جہاد وصوم سخ تست و خشن     لیک این بہتر ز بعد اے ممتحن
رنج کے ماند دمے کہ ذوالمنن     گویدت چونے تو اے رنجور من
این دہاں بربند تا بینی عیاں     چشم بند آن جہاں حلق و دہاں
کار دوزخ میکنی در خوردنے     بحر او خود را تو فربہ میکنے
کار خود کن روزیئے حکمت بخور     تا شود فربہ دل با کروفر
نفس فرعونیست ہیں سیرش مکن     تا نیا رویا و زان کفر کہن
گر بگیرید در نبالد زار زار     او نخواہد شد مسلمان ہوشدار
اشکم خالی بود زندان دیو     کش غم نان با نعست از مکر وریو

مُعظّمہ مکرّمہ میرے سینہ پر دست شفقت پھیر رہی ہیں اور فرماتی ہیں کہ اے فرزند میں تو تیرے ساتھ ہر دم ہوتی ہوں بجسم روحانی سے تو ابھی مجھ کو نہیں دیکھتا جب کہ تو جہاد کُلّی حاصل کرلے گا تب میرے جسم روحانی کا معائینہ تجھ کو ہوا کرے گا خاطر جمع رکھ چند روز کے بعد مشاہدہ کھل جاوے گا پورا پورا پھر یہ فرمایا کہ مسعودؒ تیرے بالوں میں شاید شَپش یعنی جوئیں پڑ گئی ہوں گی لا میں دیکھ دوں غرض میرے سر کے بالوں کو پکڑ کے اوکھیڑنے لگیں تب مجھ کو بہت درد معلوم ہوا یہاں تک کہ میں رونے لگا آپ نے فرمایا کہ برخوردار مسعودؒ لاکھ ہائے بوٹی کے تونے پات کھینچے کھینچ کر اپنے نفس کی سَیری کرلی ہے اور جیسے تمہارے میں زندگی ہے ویسے ہی زندگی تمام انگوری وزراعت وپیدائش کی قرآن شریف کے ساتھ ثابت ہے کہ خُدا پاک جَلّ جَلالُہٗ اپنی کلام میں فرماتے ہیں کہ تمام درخت وانگوری میری بندگی کرتے ہیں اور تسبیح تم نہیں سمجھتے زندگی اون کی بھی قرآن شریف کے ساتھ ثابت ہے۔ اون کو بھی ایسا ہی درد ہوا ہوگا جیسا بال توڑنے سے تم کو درد ہوا یہ جہاد نفس کیسا ہوا اب شغل نوری کی غذا حاصل کرو مثل فرشتوں کے تب نفس مثل روح کے لطیف ہوگا اور حکم خدا پاک وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ سے سرفرازی حاصل کرکے فخر کونین کا پاؤگے رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کا نتیجہ کھلے گا

مصنف کتاب ہذا اس جگہ واسطے تعلیم وتسکین طالبان طریقت کے چند ابیات مولانا رُوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| لب فرو بند از طعام و از شراب | سوئے خوان آسمانی کن شتاب |
| این دہاں بستی دہانے باز شد | کو خورندہ لقمہائے راز شد |
| زین خورش ھا اندک اندک بازبر | کین غذائے خر بودنی زان حر |
| تا غذائے اصل را قابل شوی! | لقمہائے نور را آکل شوی |
| تن جو بابرگست روز و شب ازاں | شاخ جان در برگ زیرہست و خزاں |
| برگ تن نے بیرگی جانست زود | این بباید کاستن آنرا فزود |
| اقرض اللہ قرض دہ زین برگ تن | تا بروید در عوض در دل سمن |

مولےٰ از ہمہ اولی ہے اوسی وقت حضرت والدہ صاحبہؒ نے مجھ کو بیچ خاندان اویسیہ شریف میں صاحب مجاذ خلافت اویسیہ کا کر کے بلا اجازت والدصاحبؒ اور داداصاحبؒ کے بعد تہجد کے رخصت کیا اور فرمایا کہ مسعودؒ کھانے پینے کی قسموں کی چیز میں سے خورد و نوش مت کرنا جب جہاد نفس امارہ کا ہوگا اور لطافت نفس میں آوے گی غرض یہ بندہ مسعودؒ خاکپائے جناب والدہ صاؒجبہ کا روانہ صحراء کی طرف ہوا۔ جبکہ قریب درخت جنڈ کے پونچا تو ایک بزرگ نہایت خوبصورت نقاب چہرہ پر ڈالے ہوئے آئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ کہو میاں تم کہاں جاتے ہو اس وقت شب کو تنہا میں نے عرض کی کہ اپنی والدہ صاجبہؒ کے حکم سے واسطے جہاد نفس امارہ کے جاتا ہوں میں نے عرض کی کہ حضرت آپ کون صاحب ہیں وہ بزرگ خاموش ہو گئے اور یہ فرمایا کہ جاؤ لیکن ہمارے ساتھ ساتھ چلے آؤ ہم بھی جہاد مولا کے واسطے جاتے ہیں میں نے عرض کی کہ حضرت جب تک حضور اپنا اسم مبارک نہیں فرماویں گے یہ بندہ مسعودؒ آپ کے ہمراہ نہیں جاوے اون حضرت نے تبسم فرما کر کہا کہ میاں میں الیاسؑ ہوں تم کو سلطنت ختاء یعنی چین کو لے جاتا ہوں کہ اس ملک میں خوب جہاد نفس امارہ کا ہوگا کہ تم سے کوئی شخص آشنا نہ ہوگا اور فراغت سے رہو گے بموجب فرمانے اون حضرت کے ہمراہ ہو گیا اون حضرت نے میرا دست راست پکڑ کے پھینک دیا خدا جانے کہ کون سے صحرائے لَق و دَق میں جا پونچا کہ وہاں سوا پہاڑوں کے اور کوئی درخت بھی نہیں تھا۔ سوائے دُودھی بُوٹی کے کہ جس کو عَرَب شریف میں نَبِی بُونتی کہتے ہیں حضرت رَسُول مَقبُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھائی ہے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی کھائی

ایسا برگ ہوتا ہے اور رنگ اس پتے کا سرخ ہوتا ہے اور اس کے توڑنے سے دودھ نکلتا ہے جیسے کہ حضرت رَسُولِ مَقبُول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائی ہے اوسی زمانے سے ہَفت اَقلیم میں پیدا ہو گئی ہے غرض دوازدہ سال کامل اسی صحرا لَق و دَق میں جہاد نفس کیا اور افطار پتہ ہائے بُوٹی وغیرہ سے کر لیا کرتا کوئی چیز کھانے کی نوش نہ کری اور اوسی صحرا میں رہا ۵۳۷ھ ہجری مقدسہ سے تا بہ ۵۴۹ھ ہجری تک سَیّاح رہا اور جِنّات ہوائی کو تعلیم اویسیہ کرتا رہا ایک روز مجھ کو اپنی والدہ ماجدہ صاجبہؒ کی قدمبوسی کا غلبہ ہوا بہت یاد کر کے گریہ وزاری کرنے لگا غرضیکہ اوسی گریہ میں غنُودا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب والدہ صاجبہ

# ۶۔ باب ششم

در بیان حَسبُ الارشاد جناب مَولا مُرتضٰی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تعلیم اویسیہ سلسلہ کی مائی صاحِبہ ؒ سے کر کے واسطے جہادِ نفس کے روانہ ہونا ساتھ مہتر الیاس علیہ السلام کے اور عجائبات صُوبجات کا بیان اور سَیر بَرّی کا اور تعلیم قوم جِنّات ہوائی کو شریعت و طریقت کی اور زکوٰۃ حِرزین شریفین کا مُجاہدہ ہَفت تِبّت پر کرنا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب سرِعَبُودیّت شریف میں تحریر فرماتے ہیں باب مذکورہ میں کہ جس وقت یہ فقیر بحکم باطن کوٹھووال میں پونچا اور والدہ صاؒجبہ معظمہ کی قدمبوسی حاصل کی اور مجھ کو دیکھا اور سینہ مبارک اپنے سے مس کیا اور میں نے زبان اپنی سے جناب والدہ صاؒجبہ کی ہر دو چشم مبارک کو لَب سے تَر کر دیا اور ان کے حق میں دُعاء کی اور ایک مرتبہ دُعاء حَیدری شریف پڑھ کر نَف کر دی اللہ تعالیٰ نے دُعاء حَیدری کی برکت سے چَشمان مبارک روشن و ہَویدا کر دیئے اور اوسی وقت جناب والدہ صاحِبہؒ مُعظّمہ و مکرمہ نے دو رکعت شکرانہ کی ادا فرمائیں اور تمام احوال مُفصّل سَیّاحی کا اوّل سے تا آخر دریافت فرمایا بعد کو حضرت جد پاک محمد شعیب صاحبؒ جَدِ اَمجدؔم اور حضرت والد صاحبؒ مولوی محمود محمد جمال الدین سلیمان شاہ صاؒحب بھی تشریف لائے اور مجھ کو ہم آغوش فرمایا اور الحمد للہ کہا اور نفل شکرانہ کے دونوں بزرگوں نے ادا فرمائیں اوسی روز بوقت نِصف شب کو میری والدہ صاؒجبہ مُعظّمہ نے فرمایا کہ اے مسعوؒدؔ فرزندار جمندا ابھی اَندک عرصہ ہوا کہ حضرت جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اے دختر نیک خصال تو اپنے لڑکے مسعوؒد کو داخل خاندان اویسیہ شریف میں کر کے واسطے جہاد نفس امارہ اور دینِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی فَلاحیّت کی اور جِنّات ہوائی و نَاری کو ہَدایت و تعلیم طریقت کی روانہ صبح کو کر دے اے فرزند برضا و رَغبت دل سے کہو مسعودؒ اب تیری کیا مرضی ہے گی میں نے دست بستہ عرض کی جو مرضی

عین بارخا:۔ یہ نہر بلاد افغان میں ہے جبکہ وہاں لوگوں کو ہوا زیادہ مطلوب ہوتی ہے۔ تب پارچہ حَیض کا اوس میں ڈال آتے ہیں ہوا چلنے لگتی ہے اور کوئی اوس کا پانی ایک قطرہ بھی پی لیوے تو اوس کا شکم مثل طَبل کے نَفخ کر جاتا ہے اور جب کوئی اوس کے پانی کو کسی مکان پر لے جاوے تب وہ مثل پتھر کے منجمد ہو جاتا ہے بَرنگ سَبزی کے۔

عَین پَاپَیان:۔ یہ چشمہ بڑی آواز سے بہتا ہے زمین پَاپَیان میں اور اوس میں سے گوگندھک کی ایسی نکلتی ہے جو کوئی اہل خارش اور دُنبل اس کے پانی سے غُسل کرتا ہے تو خَارش اور دُنبل وغیرہ جاتے رہتے ہیں اور جبکہ کسی ظرف میں بند کر رکھو تو مثل خِشت کے ہو جاتا ہے اور جب اوس کو آگ دکھاؤ تو مثل مشعل ہو جاتا ہیگا۔

عَینُ الاَوقَات:۔ یہ قریب مدینہ افریقہ کے واقع ہے جب اس کے قریب کوئی ناپاک و حَائِض جاوے تب پانی نہ پاوے گا مثل ریگ سرخ کے ہو جاوے گا۔

عین شرم:۔ یہ چشمہ درمیان اصفہان و شیراز کے ہیگا۔ اس میں سے خوبصورت پتھر غوطہ مارنے سے نکلتے ہیں مثل گربہ ولائیتی کے۔

عین عقاب:۔ یہ چشمہ زمین ہند میں اوپر ایک پہاڑ کے واقع ہے۔ جب عقاب پرانا ہو جاتا ہے تب وہ یہاں آن کر اس پانی سے غُسل کر کے اپنے پر جھاڑ ڈالتا ہے پھر اوس کی ویسی قوت اور جوانی پھر آتی ہے شعاع آفتاب میں بیٹھنے سے فقط غرض ان تمام دریا خورد و کلان کی فقیر کو سیر کرائی گئی۔ خضر علیہ السلام کی معرفت اور تمام دَریا وغیرہ کے رہنے والے انسان اور حیوان اور آبی پیدائش مخلوق الٰہی کئی طرح کی کو تعلیم طریقت کی اور داخل طریق ہوئے۔ بحکم جناب سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے <u>۵۱۶</u> ہجری سے تا <u>۵۳۷</u> ہجری تک کہ اے بابا لوگو اس فقیر کی عمر اوس زمانہ میں ۳۳ سال کی ہو گئی تھی جو کوٹھووال میں داخل ہوا تو والدہ ماجدہ معظمہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ فقیر کی روتے روتے بینائی آنکھوں کی جاتی رہی تھی اور حکم سَرورِی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ہو گیا تھا کہ والدہ تمہاری کی بینائی کم ہو گئی ہے اب اون کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور دعاء حیدری پڑھ کر چشمان پر نَف کرو بینائی حاصل بفضلہٖ تعالیٰ ہو جاوے گی۔

میں یَارَحمان کا بوقت نصب شب کو آتا ہے فقیر نے خود بھی سنا ہیگا۔

نہر یمنی:۔ یہ نہر یمن میں جاری ہے طلوع آفتاب سے غروب تک مشرق سے مغرب بہتی ہے اور شام سے صبح تک مغرب سے طرف مشرق کی رواں رہتی ہے گی۔

نہر مرآن:۔ اس نہر میں بڑے بڑے نہنگ بہت ہیں اور اسکا مَخرج زمین قنُوج سے ہے اور بحرِ فارس سے جا ملی ہے گی۔

نہر عَامُود:۔ یہ نہر ہندوستان میں ہے اور حال اس کا فقیر مسعود رحمتہ اللہ علیہ نے یوں دیکھا ہے کہ اس پر درخت حُدید اور نحاس کے ہیں اور اس کے نیچے عَامُود بھی نحاس کا ہیگا اور طول عَامُود دس درعہ و عرض یکدرعہ کا ہیگا۔

نہر نیل:۔ یہ نہر مُبارکُ المُبارک انہار جَنّت سے ہے اس کے برابرداِر دنیا میں کوئی نہر نہیں ہے گی چنانچہ اس کی مَبداء جبل قمر سے تا بلاد مصر دس مہینے کی راہ ہے اور دو مہینے کی راہ اہل اسلام اور دو مہینے کی راہ بلاد کفر اور دو مہینے کی راہ جنگل اور چار مہینے کی راہ خرابات اور اس واسطے اس کو جبل قمر کہتے ہیں کہ اوس پر قمر نہیں طلوع کرتا ہیگا۔

نہر رَمل:۔ یہ نہر بری ہے گی بلاد مغرب میں اور بسبب شدت کے اوس میں کوئی نہیں جا سکتا۔ کہتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین جبکہ وہاں پونچا تھا۔ اوس کا بہنا دیکھا تو مُتَحَیّر ہوگیا ایک روز اس کا بہنا قطع کر کے حکم اپنے لوگوں کو واسطے جانے انکشاف حال کے دیا جو لوگ وہاں گئے سب ڈوب گئے تب سکندر نے خود وہاں ایک پُتلا رُوئی مَس کا واسطے اِمتناع مُرورُ جہاز وغیرہ کے قائم کردیا جس کو حدِ سکندرِی بولتے ہیں اس فقیر مسعود رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں کی بھی سیر کی یہی بوسیلہ حضرت خضر علیہ السلام کے اور داخل طریق بھی وہاں بہت کثرت سے مخلوق الٰہی ہوئے ہیں۔

عَیُون عَینُ القَرتَا:۔ یہ چشمہ قرزین کی قربات میں واقع ہے اسکے پانی پینے سے اسہال عجیب ہوتا ہے اور جب اس کا پانی کہیں لے جاؤ تو اوس کی خاصیت باطل ہوجاتی ہے اور سُبک و شیریں ہوجاتا ہیگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سے کہ یہ نہر تابداں جنت سے ہے گی بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سرِ عبودیت
شریف میں تحریر اسطرح فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۲۷۔ رجب المرجب ۵۲۴ ہجری روز پنج شنبہ وقت عصر
یہ خاکسار بیچ نہر فرات کے وضو کر رہا تھا کہ شبیہ مبارک حضرت علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بمرتبہ
روحانیت لائے اور فرمایا کہ مسعودؒ میں علی شیرِ خداؓ ہوں آج مجھ کو جناب باری تعالیٰ و جناب رسُول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ہوا ہے کہ نہر فرات کو جاؤ وہاں پر ایک لڑکا اولاد فاروق میں سے وضو کر رہا ہے
اوسکو دُعاء حیدری معہ موکلات جلالی و جمالی کی اجازت دیدو اور بیعت جبل سے سرفراز کر دو تیری
اجازت دُعاء حیدری و بیعت سے اوسکو ملک ہندوستان میں اسلام اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی
ہوگی اور برکت اس دُعاء کی سے جادو و سحر ہندوستان کا دفع ہوگا اور قوم جنات کی جو وہاں پر بہت کثرت
سے پیدا ہوگئی ہیں اونکو قتل و قمع کرے گا اس غلام نے عرض کی حضور انور آپ شیرِ خداؓ ہو اور حکم ربیّ سے
میری بہتری دارین کیواسطے آپ تشریف لائے ہو لیکن اس غلام کا قلب کسطرح سے قبول کرے حضور
انور نے فرمایا بیان کرو تب غلام نے عرض کی جناب من میرے برزخ میں نورِ حضور کا عطا فرمایئے یہ نعمت
عظمیٰ تو قلب غلام کا تسکین سے قبول فرمائے تب شبیہ مبارک شیرِ خداؓ نے دست اپنا پیشانی اپنی پر پھیرا
اور برزخ بدلا تو عین صورت جناب خواجہ محمد قطبُ الدّین صاحبؒ کی ہوگئی اور فرمایا کہ اس برزخ میں تم
کو شہنشاہی درجہ فردیت کی حاصل ہوگی اور آفرین کی کہ اسی عقائد کے ذریعہ سے مکمل فیض باطن حاصل
ہوتا ہے انہوں نے ہاتھ پکڑ کر بیعت جبل سے سرفراز فرمایا اور دُعاء حیدری کی اجازت باترکیب جمالی
جلالی و موکلات کے عطا فرمائی اور ارشاد کیا کہ یہ دعاء تیری اولاد و خاندان میں رہے گی میں نے اس
دعاء معظم کو ہندوستان میں آ کر حرز مرتضوی میں داخل کر دی کہ وہ میری اولاد میں رہے گی جس زمانہ میں
یہ دعاء اولاد میں نہ رہی تباہی اولاد پر ہوگی لازم کہ داخلان خاندان صاحب خلافت دخصوص اولاد میری
پر فرض ہے اسکی تلاوت معہ ترکیب افضل ہے ورنہ سادہ ہی تلاوت کرتا رہے کہ صلاح و فلاح دارین کی
حاصل ہوگی کیونکہ یہ دعاء اس خاکسار کو حکم باطن سے اولاد کے واسطے عطا ہوئی ہے۔

نہر کردیہ:۔ نہر درمیان آرینہ کے ہے اور مبارک ہے گی اس واسطے کہ جاری ہونے سے آواز پانی

میں پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔

نہر سجان: یہ نہر غربی بلاد ارنی میں جاری ہے اور اس پر پل ۵۷۰ درعہ کا ہارون رشید نے بنا کیا ہے اور مُبداء اس کا ناصیہ مَلطیہ سے ہیگا۔

نہر دَجلہ:۔ یہ نہر بغداد شریف کی ہے گی اور مَخرج اس کا اصل جَبل حَصن ذوُالقرنین سے ہیگا اور پانی اس کا بہت شیریں وَالنفع ہیگا۔

نہر ذہب:۔ یہ نہر زمین حَلب میں جاری ہے وہ اچھی ہے گی اوس کے پانی نوش کرنے سے ہر ایک انسان اور حیوانات چرند اور پرند شکم سیر ہوتا ہے بعد کو خورد و نوش کی پرواہ نہیں ہوتی ایک عُشرہ تلک۔

نہر رس:۔ یہ نہر بلاد بیجان میں جاری ہے واچھی ہے اور بہت سخت بہتی ہے اور اس کے نیچے بہت پتھر مثل شیر ہیں گے۔

نہر داب:۔ نہر دَاب یہ نہر درمیان شہر موصل وار بِل میں جاری ہے اور اس کو بسبب شدت جریان و آبُ المجنُون کہتے ہیں۔

نہر زمرود:۔ یہ نہر اصفہان میں بہت لطافت وشیریں کے ساتھ جاری ہے۔

نہر سجہ:۔ یہ نہر درمیان بِیصُور و کیسُوم کے جاری ہے اور اس پر ایک پل عجائب دنیا سے بنا ہیگا دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

نہر ساق:۔ یہ نہر افریقہ سے ہے گی اس کو نہر سَقلاب کبیر بھی کہتے ہیں یہ عظیم البیان ہے گی۔

نہر بَرَدا:۔ یہ نہر دمشق کی ہے اور یہ دو مکانوں سے نکلی ہے اور مدینہ اکبری نہروں میں مُتَفرِّق ہوگئی ہے

نہر عاصی:۔ اس کا مَخرج قریب لَبوَہ اعمال بَعلبک سے ہے اور زمین سُویدیہ قرب اَنطاکیہ میں جاری ہے گی اور اس کو عَاصی اس واسطے کہتے ہیں کہ اور نہریں طرف جنوب کی بہتی ہیں اِلّا یہ طرف شمال کو جاری ہے گی اور اس کو نہر مغلوب بھی کہتے ہیں۔

نہر فرات:۔ یہ نہر بزرگ ہے مخرج اسکا بلاد کوفہ و آرمینہ سے ہیگا اور اسکی فضائل بہت ہیں چنانچہ بقول

ہیں ان کی سفید ریش اور بدن مثل مینڈک اور بَال مثل گاؤ اور قد بقدر خچر کے ہوتا ہے اور اس میں مچھلی جو کہ حضرت موسیٰ ؑ کے ساتھ یوشع بن نون نے بھی پانی میں رہبری کری تھی ایک گز کی لمبی اور ایک بالشت چوڑی ہوتی ہے۔

بحر خزر:۔ یہ بحر بابُ الأبواب میں بحر ترک و بحر اغاجم سے مشہور ہے اور یہ معمور ہے آدمیوں سے ہر چہار طرف سے اس کا طول ۹۰۰ میل اور عرض ۷۰۰ میل اور اس میں موتی پیدا نہیں ہوتا ہیگا۔

نہر اِمل:۔ یہ نہر بزرگ بلاد خزر میں ہے اور مُبداء اس کا زمین روس و بلغار سے ہیگا اور اوس کے ۷۶ شعبہ ہوئے ہیں ہر ایک شعبہ نہر عظیم الشان ہے اور اسمیں حیوانات طرح طرح کے مثل آیات عجیبہ میں سے ہوتے ہیں۔

نہر آذر بیجان:۔ اس کے پانی سے چِک پتھر بنجاتا ہے کہ وہ عمارات کے کام میں صرف کیا جاتا ہے اور جس طرح پتھر چاہو بنالو چوڑے یا کہ لانبے دراز یا کہ مدوّر یا کہ مثلث و یا کہ مُربّع جیسا ہو سانچہ سے تیار کرلو۔

نہر جیحون:۔ یہ حدود بلخ و بدخشان سے نکلتی ہے اور اس میں اور نہریں بہت مل گئی ہیں اور یہ نہر ایّام سرما میں اوپر برف سے منجمد ہو جاتا ہے اور نیچے سے رواں رہتی ہے اور انہار جنت میں سے ہے گی اور پانی اوس کا پینے سے روحانیت پیدا ہو جاتی ہے اور لون سرخ ہوتا ہے۔

نہر حصن المہدی:۔ یہ نہر درمیان بصری اور آہواز کے جاری ہے اور اس میں سے بعضے اوقات ایک آواز مثل طبل اور بُوق کے ہو کر غائب ہو جاتے ہیں اور دوسرا آواز نصف شب کو مثل قَقنس ہوتا ہے اوس سے ہر ایک انسان خوش ہو جاتا ہے اور آواز اوّل سے کوئی انسان اسکے حال سے واقف نہیں ہوتا ہے۔

نہر خرخ:۔ یہ نہر زمین ترک میں جاری ہے اور اوس میں بڑی بڑی مچھلیاں بہت ہیں اور اون کی پُشت پر دو سینگ مثل آہو کے ہیں جب اون کو آدمی دیکھتا ہے تو غش کھا کر گر پڑتا ہے۔

نہر بسیحون:۔ یہ نہر شیریں ہے اور انہار جنّت سے جاری ہے بلاد حبشیہ میں اور اس سے رود نیل مصر

میں آدمی بھی داخل طریق ہوئے تھے وہاں سے حکم ہوا کہ بحر چین کو جاؤ۔

بحر چین :۔ یہ بھی بحر متصل بحر محیط کے ہیگا۔ طرف شرق کی کثیرُ المَواج اُعَظیمُ الاُضطراب و بَعیدُ القعر اوراس بحر میں موتی پیدا ہوتے ہیں۔اوراس میں بارہ ہزار تین سو جزیرہ ہیں اور بعضے جزائیر میں سونا پیدا ہوتا ہے اور ایک دَابہ کہ جس سے مشک نکلتا ہے اس میں ملتا ہے اور بام مچھلی اور شُقَنقُور کلان اور سانپ نہایت کلان نکلتے ہیں کہ فیل کو کھا جاتے ہیں اس میں ہدائیت کر کے ہم بحر ہند کو گئے اس کو بحر حبشی بھی کہتے ہیں ۲۰ ہزار جزیرہ سے زیادہ اس میں ہیں اوراس میں بہت لوگ امت کے برنگ برق کے ہیں کہ علم اون کا سوائے خدا پاک یا کہ علوالعزم والمرتبہ کے دوسرے اور کسی کو نہیں حاصل ہوا اوراس میں دو خلیج نکلی ہیں ایک بحر فارس دوسرا بحر قلزم اور بحر فارس۔ اخضر یہ بحر مبارک واُجیہا ہیگا اور قلیلُ الہیَجان ہے دُرِّ اَمُعین یعنی بڑے بڑے موتی ملتے ہیں بلکہ دُرِّ یتیم بھی اور انواع قسم کے یاقوت و سنگ نفیس خوشرنگ اور معدن سونے چاندی وانواع خوشبو کے اشیاء ہوتے ہیں اور بحر عمان اسی کا شعبہ ہے جو کثیر العجائبات میسر آجاتے ہیں اوراندک صحرائے طلسمات بھی اوس میں ہیگا۔

بحر قلزم :۔ یہ بحر اپنے شہر کے نام سے موسوم ہیگا جو کہ اوس کے کنارہ پر ہے اور اسی بحر کے شعبہ میں جس کو رود نیل کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تھا یہ بڑا خراب ہیگا۔اوراس میں بہت جزیرے ہیں سوائے عارف صاحب مجاز کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا ہے۔

بحر زنج :۔ یہ بھی مثل بحر ہند کے ہیگا اوراس بحر کے سائیران جہاز قطب جنوبی کو دیکھتے ہیں اور بَناتُ النَّعش و قطب شمالی کو نہیں دیکھتے اس میں بعضے جزیرہ ایسے ہیں کہ اون کے اشجار اور ثمر نہیں رکھتے وہ مطلق زہر نباتی کے ہیں وہاں پر بھی فقیر مسعودؒ نے مخلوق الٰہی کو تلقین و ہدائیت کی ہے اسی طرح تمام بحروں میں داخل طریق مخلوق الٰہی ہوئی ہے آئندہ سب بحر اور نہر وغیرہ میں یہی ہدائیت و تعلیم تصوّر کر لیا جاوے سیاحی محض واسطے مشاہدہ عجائبات قدرت الٰہی و تعلیم مخلوق کی کرائی گئی حکم باطن سے۔

بحر عرب :۔ یہ بحر شام و بحر قسطنطنیہ کہلاتا ہے اور بحر محیط سے نکلا ہیگا اوراس میں بھی بہت جزیرہ ہیں اور اس میں ہر شب وروز چار یا کہ پانچ مرتبہ جَزرومَد یعنی اوچھال آتا ہے اوراوس میں سے جَل مانس نکلتے

غائب ہو جاتے ہیں اور اوس میں اختتام سرخ وزرد وسفید ساختہ ابرہہ ذُوالمِنار حِمیری کے ہیں اور اسی بحر سے اور بحارِ مُنشعَب ہی ہوئے ہیں اس میں سے دیکھ کر دریا خُونخوَار کو ہوش پراگندہ ہو گئے اور اوس وقت اللہ تعالیٰ سے دَست بدُعا ہوا کہ اے قادر حقیقی یہ کیا اسرارِ الٰہی ہوا جو کہ میرے حق میں بہتر ہوئے گا اے رَبُّ العَالَمِین میری تو وہی کرے گا یہ کہہ کر گریہ وزاری درگاہ الٰہی میں کرنے لگا تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کمل سیاہ اوڑھے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ اے لڑکے تو کیوں پریشان خاطر ہیگا میں تجھ کو حکم رَبیّ سے یہاں لایا ہوں واسطے مشاہدہ قدُرتِ الٰہی وجہادِ نفس وتعلیم وہدائیت آبی پیدائش کی کل کو ذُوالجِناں بادشاہ آبی مُلاقِی ہوگا اور وہ تعلیم حاصل کریں گے اور جس جگہ جانا ہو چَشم بَند کر کے اسم اعظم قادر یہ پڑھنا فوراً اوس جگہ چلے جاؤ گے یہ فرما کر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لے گئے اور دوسرے روز دریا عظیم سے ایک شور وغُل ہوا۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ طوفان آجاوے گا۔غرض بادشاہ مذکور مع لشکر اپنے کے موجود ہوا جَل بھی فَرِیدؒ اور تھَل بھی فَرِیدؒ کہتے ہوئے اور مجھ سے ۱۳ لاکھ اور ستانوے ہزار ہفت صد ستائیس اسم مرد عورت داخل طریق ہوئے اور تعلیم شریعت طریقت کی حاصل کی جَلھوری قوم سے یہی مراد ہے کہ آبی پیدائش الٰہی اور طرح طرح کے کھانے کھلائے اور وقت رخصت ہونے کے جلدیؔ کہ ایک قسم کے کھانے کی صورت ہوتی ہے مثل نَان تنگ خُورد وحَلوا بصُورت بَرف کے نہایت شیریں میرے حوالہ کر دیا میں نے ختم کہہ کر تقسیم کر دیا اور کہا کہ حضرت بحرظلم کو اسم اعظم قادر یہ تلاوت کرتے ہوئے چشم مبارک کو بند کر کے دریا میں جہاں حکم الٰہی ہو چلے جاؤ تم کو دریا دُنیاوی سے تکلیف نہ ہوگی۔اب یہاں سے سَیر بحری کا بیان شروع ہوتا ہے۔جس کا بیان تفصیل ذیل ہے لیکن مصنف کتاب ہذا نے ضروری درج کیا طوالت کے واسطے اور ہر دَریا میں کئی طرح کے مخلوق الٰہی کو تعلیم وتلقین شریعت طریقت کی حاصل باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی ہے۔

بحرظُلمِیہ:۔یہ بحر محیط غربی ہے اس میں کوئی شخص سیر نہیں کر سکتا ہے بسبب عظمت وکثرت اَموَاج قہار وظلمت کے اور کنارے اس بحر کے عَنبر اَشہَب ملتا ہے اور اس میں بہت جزیرہ وخزانے ہیں اون کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو نہیں لیکن عُلوالعَزم والمرتبہ کے اہل اللہ کو معائینہ کرایا جاتا ہے اس دریا

نان پن فو کے شہر قریب جنگلوں میں ہاتھی دیکھائی دیتے ہیں اور مرغ کی قسم ایک پرندے جو اکثر ایک چیز مثل سُوت کے لچھے کی اُوگلتا ہے اور ختائی اوس کے جالی دار کپڑے بناتے ہیں۔

چودھواں صوبہ کا نام بن گان شہر ین نان فو حضرت جیؒ اس صوبہ کے متعلق ۴۵ شہر ہیں اور شہر صوبہ کے لوگ بہادر ہوتے ہیں اور ہاتھیوں کو قواعد جنگ سکھاتے ہیں یہاں معدن بے شمار ہیں اِلّا کوئی کھودنے نہیں پاتا اور دریا میں موتی نکلتا ہے اور صحراء میں مشک نافہ بھی ملتا ہے اور ہر محلہ میں نہریں بنی ہیں اور اسپ تیز قدم کوتاہ قد ہوتا ہے اور سنگ مرمر ایک قسم کا پیدا ہوتا ہے اور نگار نقش قدرتی اوس میں ہیں کہ دیکھنے والے کو گمان مُصوری کا ہوتا ہے اور حضرت جیؒ اس صوبہ کی چاء میں شہر میں ایک پہاڑ ہے کہ جس پر سوائے سبز دُوب کے اور کوئی درخت نہیں ہوتا ہے اور جڑھ سے چوٹی تک سال بھر تک سبز رہتا ہے اور یہاں ایک پہاڑ بہت اونچا اور ایک جھیل گہری بے انتہا ہے سو چشمہ پانی کے اوپر سے جاری ہیں اور شہر چین کیا نگ فو کے شہر میں سوتی قالین بہت ہوتے ہیں اور آہو مشک بہت ہیں اور مون ہوا فو کے شہر کی اطراف میں ایک ایسا پہاڑ ہے کہ جس کا نام گوش فلک ہے گا جو بات وہاں آہستہ سے کہتے ہیں تو بات کانوں میں اولٹ کے آتی ہے بہت صفائی سے سننے والا حیران ہوتا ہے اور ہوکین فو کے شہر کی اطراف میں ایک پہاڑ ہے کہ جڑھ سے اس قدر چوٹی تک معلوم ہوتا ہے گویا سونے کا مینار ہے گا اور اس پر اس قدر معدنیات سونے کی کثیر ہیں کہ اوس کو سونے کا پہاڑ کہنا جائز ہے اور شہر لی کیان فو کی ندیوں میں سونے کی ریت بہت ملتی ہے اور ریان چان فو کے شہر میں بھی ایسا ہی حال ہے گا۔

حضرت جیؒ پندرھواں صوبہ کا نام کوئی چو کوئی یان فو اس صوبہ کے تعلق ۷۷ شہر ہیں گے اور صوبہ اس کے میں طلاء و نقرہ کے پہاڑ ہیں اور پہاڑوں میں اقسام طرح کی لکڑیاں جنگل میں بہت ہیں اور سیماب یعنی پارہ بھی بہت نکلتا ہے گا اور اونٹ یہاں کے بہت تیز رفتار ہوتے ہیں مثل برق کے اور اس صوبہ میں ریشم بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اِلّا ایک گھاس کا کپڑا بہت قیمتی و نفیس ہوتا ہے اور شہر کوئی یان فو میں سیماب و شنجرف بہت ہوتا ہے اور شہر چپالین فو کی اطراف میں پہاڑوں کی معدن سیماب ہے گا اور یہاں کے لوگوں کو لکھنے پڑھنے سے عار ہے مگر جڑی کی نوک سے لکڑیوں پر حساب و کتاب

کرتے ہیں اور شہر ٹون کین فو کے قریب کئی معدن سونے کی ہیں اور کپڑے والی گھاس بہت پیدا ہوتی ہے اور چار قسم کی چاء یہاں بہت نفیس ہوتی ہے بیچ شہر پن ولون فو کے اطراف میں اور حسبِ مرقوم بالا تفصیل وار نام یہ ہیں

۱۔ یادولکن ۲۔ اَبیاَ ۳۔ شَانگ یا چَام ۴۔ چُو۔ ۵۔ چین ۶۔ ہَان ۷۔ سِین ۸۔ ٹھہنگ ۹۔ سَنگ ۱۰۔ بی۔ ۱۱۔ لی رَنگ ۱۲۔ نہنگ ۱۳۔ پانچوتا تار اور ہشتد ہم عجائبات سے جوکہ صوبجات مین معائینہ فقیر مسعودؒ نے کیا ہے وہ یہ ہیں بہ تفصیل وار قلمبند کرتا ہوں۔

دیوار ختاء یہ دیوار آٹھ سوکوس یعنی تخمیناً ۸۰ منزل کی لانبی اور سرحد ختاء و تاتار پر واقع ہے گی اور دو سو چالیس برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فغفور چین والے نے اوس کو بنانا شروع کیا پانچ برس کے عرصہ میں تیار کر لی طرفہ یہ ہے کہ پہاڑ اور دریائے شور پر اور جنگل اور نالہ اور ندی پر سے سیدھی آٹھ سو کوس تک گزر گئی ہے اور آدھ آدھ کوس کے اونچے پہاڑوں کی چوٹی پر چڑھائی گئی اور آٹھ سوکوس تک تیس گز اونچی ہے اور چوڑی اس قدر ہے کہ چھ سوار پہلو بہ پہلو فراغت سے اوس پر گھوڑا دوڑاتے چلے جاویں اور سوقدم پر ایک ایک برج مثل قلعہ کے تیار ہے اور مصرف کا اوس کے احوال بعید قیاس سے ہے مختصر یہ ہے کہ اگر اوس کے برجوں کی تعمیر کو ساری اقلیموں کی عمارت سے مقابلہ کیجئے تو صرف برجوں کا زائد ہوئے گا۔ فقط یہ فقیر دیکھ کے حیران ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے گی۔

بَاغ مَن یَن حضرت یہ باغ دَارُالاَمارتہ پچین کی سوَاد ہے اس میں ہی واقع ہوئی ہے اور عرصہ پچاس برس میں تیار ہوا ہے میں نے کہا کہ اس میں زرکثیر خرچ ہوا ہوگا جن مذکور نے کہا کہ حضرت بلاشبہ زرکثیر خرچ ہوا ہوگا معلوم نہیں مختصر یہ ہے کہ سو بنگلے اس باغ میں ہیں اور ہر ایک کے باہر اندر آراستگی میں ۴۰، ۴۰ ویا کہ ۵۰، ۵۰ یا کہ ۶۰، ۶۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اور حضرت اسی باغ میں ایک جھیل دو کوس کی مصنوعی بنی ہے غرض آگے اس باغ کے باغ ارم ہے اے غرشوقی جن گرد اس کا بہت ہے ایک درخت قسم صَنوبر کا جس کو زبان چین میں لوماشا نک کہتے ہیں یہ درخت فقیر نے دیوار ختاء کی اوتر کی طرف دیکھا ہے اور پیدا ہوتا ہے دیکھا منجملہ اور عجائبات قدرتِ الٰہی سے رس کا زہر قاتل ہے گا اور اس کی جڑھ کو اگر

کاٹ کر پانی ڈال دیجئے تو فوراً پتھر ہو جاتی ہے چنانچہ ختائی لوہار اور سنیار آلات کو اوسی پر تیز کرتے ہیں۔ سنگ ترسم کہ جس کو زبان چین میں پو کہتے ہیں یہ پتھر قیمتی اکثر پہاڑوں کی ندیوں صوبہ پن تان فو میں قسم پتھر کا ملتا ہے ختائی اس کا باجہ بناتے ہیں اور اس قدر وزنی ہوتا ہے کہ ایک ٹکڑا جو لڑکے کے اوٹھانے کے قابل معلوم ہوتا ہے اور اوس کو چار جوان بھی نہیں اوٹھا سکتے ہیں۔

ایک نہر بزرگ فقیر نے دیکھی تین سو کوس کی لانبی یعنی ۳۰ منزل کے فاصلہ کی ہے اور چوڑائی ہزار گز کی ہے سو پٹیلہ ہندوستانی کشتی کا اوس کے عرض میں بے صدمہ کے رواں ہو سکتا ہے صنعت اوس کی عجیب طرح کی ہے کہ راستہ کے پہاڑوں کو جڑھ سے کھود ڈالا ہے اور جھیل اور نالہ اور ندیوں کو ۳۰ منزل تک پاٹ کر سیدھا بہایا ہے اور اب اوس پر ہزاروں جہازوں کا لنگر گاہ ہے گا۔

چاول عجیب فقیر نے دیکھے ہیں ملک ٹان کینگ فو۔ ٹان کینگ فو جواب ماتحت مملکت ماچین کے ہے اور اوس میں آٹھ صوبہ ہیں اور کیچو کا شہر پایۂ تخت سابق آباد دلکشا جگہ ہے گی اور اُمرِ منکجاء بعضے عیش گاہ بالکل صندل کے بنے ہوئے ہیں اور دریا اور نہروں سے زمین اس قدر شاداب رہتی ہے کہ ہر فصل وہاں چوتھے مہینہ میں کھیتی کٹتی ہے گی اور پانچ رنگ کے چاول اوس ملک میں پیدا ہوتے ہیں فقیر نے بچشم خود دیکھا ہے فقط سفید ا۔ مثل بلور ۲۔ اور سیاہ مثل مار ۳۔ اور زرد مثل زعفران ۴۔ اور اُودہ مثل لاجورد ۵۔ اور سُرخ مثل یاقوت اور ہر ایک قسم خوشبودار ہیں جو اُمراء کے دسترخوان پر چنے جاتے ہیں پس اگر یہ برنج بے رنج مثل پانچ حواس کے مرتبہ روحانیت سے فراہم ہو جاوے تو دیرینہ کافر مسلمان ہو جاوے

درخت چربی کا فقیر نے دیکھا ختائی اس کی گھٹلی کے اوپر کودی کو جو بشکل چربی ہوتا ہے نکال کر تلسی کے تیل کے ساتھ آمیز کر کے بتیاں بشکل موم کے بناتے ہیں۔

اور فقیر نے روغن جاپان دیکھا واسطے رنگ اور جلا دینے لکڑی اور چمڑہ کے بہت مفید ہے اس کے نسخہ کی ماہیت سے ختائی کسی کو آگاہ نہیں کرتے یہ روغن مثل گوند کے ایک قسم کے درخت سے جو سوائے چین کے کہیں نہیں ہوتا نکلتا ہے اور زبان ختاء میں نام اوس کا سی چو ہے اور یہ پھل پھول نہیں رکھتا ہے گا۔ درخت کافور یہ بھی خاص مخلوق اقلیم ختاء میں ہے گا یہ درخت دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم اوپر زمین

صاف میں ہوتا ہے سوسو ہاتھ سے کم نہیں ہوتا اور دوسری قسم کا اوپر قیصور پہاڑ کے ہوتا ہے یک صد ہفتاد ہاتھ کا لانبا یعنی دراز ہوتا ہے اور جڑھ ایسی موٹی ہوتی ہے کہ بیس یا کہ تیس آدمیوں کے کلاوہ میں نہیں آسکتی اور جب درخت کہنہ ہو جاتا ہے تو شب کو خود بخود اوس سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اِلاّ طاقت جلانے کی انہیں نہیں ہوتی اور یہ بات غلط محض ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کافور گوند کیطرح چوتا ہے لیکن جو پہاڑ پر ہوتا ہے اوس میں آتش آفتاب کی شدت سے بہت ہوتی ہے تو جب اوس درخت میں سے قریب جڑھ کے آتش پیدا ہوتی ہے مثل مشعل خورد کے اور وہ روشنی گُل ہو جاتی ہے اور کافور جم جاتا ہے۔

نبات چن سینگ یہ جڑھ ہے ملک تاتار میں پیدا ہوتی ہے یہ جڑھ ایسی طرفہ تر ہے کہ اُطباء ختائی نے ایک دفتر کا دفتر اس کی تعریف میں لکھا ہے گا اور خواص اکثیر اعظم کا سا ہے بلکہ اکسیر اعظم کا بیان کیا فی الحقیقت بجائے لُبِ لُبَاب ہے اس کی تعریف کا یہ ہے گا کہ اس کے استعمال سے پھر پیر نَوَد سالہ کو شروع شباب کی طاقت اور فرحت طبیعت اور قوت ہضم اور طرح طرح کی کیفیت اور قوت مباشرت حاصل ہوتی ہے اور اگر سوسالہ حضرت صاحب اس کو کھائیں تومعن بال سفید تمام گر جائیں اور از سرِ نو بال سیاہ آغاز ہوئیں مثل اوّل نمونہ کے دندان دوبارہ نکل آئیں کہ کوئی شخص اوس کی معرفت نہیں کر سکے کہ یہ وہی ضَعیف العُمر ہے گا حضُور والا بھی اس میں سے کچھ نوش فرماویں میں نے اوس جن مذکور سے کہا کہ بغیر اُمرِ رَبی کے فقیر کو کھانا حرام ہے گا اوسی وقت فقیر کے قلب صنوبری پر القا درجہ اوّل کا ہوا کہ مسعودؔ تم یہ جڑھ کھاؤ اور کچھ اپنے پاس رکھ لو کہ وقت پر کام آوے گی یہ ہم نے تمہارے واسطے اس جنگل میں پیدا کی ہے اور اس جنگل کو آباد کیا ہے کیونکہ تمہارے وجود سے اس دارِ دُنیا میں بہت کام لینا ہے اور اپنی مخلوق کو تعلیم تلقین پونچانی ہے اور اسلام کو جاری کرانا ہے گا اور لاکھ ہا انسان اور حیوانات بری و بحریوں کو علم طریقت کا پونچانا ہے گا اس فقیر نے بموجب القا باطن کے کچھ کھا لئے اور کچھ اپنے بستر میں رکھ لئے مثل شباب کے انقلاب ہو گیا جن نے بیان کیا کہ حضرت اس جڑھ کی فروخت سے فغفور کو محاصل کثیر ہے اور فغفور کے خرچ خاص کے لئے رکھی جاتی ہے اور جو اوّل درجہ کی جڑھ ہوتی ہے سوائے اولیاء عظام کے دوسری کو نہیں ملتی اور جو دوسرے درجہ کی ہے شاہان کو ملتی ہے اور سوئم درجہ کی بھی اس قدر گراں

بہا ہوتی ہے کہ آدھ چھٹانک بقیمت پاؤ بھر چاندی کو ملتی ہے اور یہ بھی عُمدہ قسم سے ہوتی ہے اور امریکہ یعنی نئی دنیا میں بھی یہ چھوٹے درجہ کی جڑھ پائی گئی ہے اور فغفور کی طرف سے دس ہزار فوج ہر سال چھ مہینے تک جنگلوں میں جمع کرنے کیلئے متعین رہتی ہے۔

ملک ماچین میں جس کے گیارہ صوبہ حضرتؒ جی متعلق ہیں دیکھئے کہ اس ملک میں فیل سفید ہیگا اور سونا اور چاندی اور لوہا اور دندان فیل وصندل سفید اور اقسام طرح کی لکڑی اور موم سیاہ دار چینی وریشم اور روئی اور کئی طرح کے چاول وغیرہ کی کیسی اُفراط ہے حضرت جی صاحبؒ ملاحظہ فرمائیں حضورِانور کہ فیل سفید جو یہ ہیں گے ان کی پرستش ہوتی ہے یہاں کے بادشاہ کے علاقہ میں بہت ہزار ہا روپیہ پوجا میں آجاتا ہے اور ہر روز اس بادشاہ کو اور حضرت جی صاحبؒ یہ درگاہ یعنی خانقاہ میشولوبو کی ہے گی ملک تبت میں اس خانقاہ کا طول اور عرض اسی سے سمجھا چاہیے کہ اوس کی چار دیواری کے اندر چار پانچ سو مکان فقط گوشائین لوگوں کے رہنے کے اور عبادت کرنے کے لئے ہیں اور رلاّمہ گرُو کی دولت سرائے کے لئے ہزار کمرے کی اوسکے اندر واقع ہے اور انواع تکلفات باغیات اور جواہرات سے آراستہ اور میشولوبو سے پندرہ روز کی راہ ایک بہت بڑی جھیل ہے دس بارہ کوس کے عرصہ میں اور اس جھیل کے تھوڑے پانی میں کناروں پر افراط سے سہاگہ ملتا ہے اور گہرے پانی میں ایک قسم کا نمک بھی بہت افراط سے ہوتا ہے اور اس فقیر نے اون درویشوں سے ملاقات کی اور اون لوگوں نے تعلیم بھی حاصل کی شغل روپ دَرشَن نَران کار کی یعنی رویئت ذات مقدسہ کی بیچ قلب صَنوبَری کے اون سب گوشائیوں کو تعلیم کردی گئی وہ درویش لوگ اوس پر قائم ہوگئے ہیں اور اوسی کے قریب جو تبت ہیگا صرف تبادلہ رومال سے باخود باداۓ رسم السّلام علیکم کی کرتے ہیں یعنی رُومال کو ہاتھ میں لیکر کاندھے پر ڈالنا اور السّلام علیکم دونوں نے کرنا یہ تمغہ اس فقیر مسعودؔ کا ہیگا قیامت تک جاری رہے گا فقط ہمارے حضرتؒ ہادی برحق رؔام پور شریف والے بھی فرماتے ہیں کہ فقیر نے بھی اون لوگوں سے ملاقات حاصل کری فریدیہ کہلاتے ہیں اور شجرہ فریدیہ بھی اون کے پاس دیکھا اور یہ تمغہ بھی اب تک جاری ہے اور اس سانڈ کو حضرت جیؒ ملاحظہ فرماویں اور بکریاں اس تبت پر کیسی خوبصورت ہیں اور شکل اوس سانڈ کی یہ کہ اگلا دھڑ پچھلے سے کچھ بلند اور زیادہ

فرَبہ ہیگا اور سارا بدن پشم سے بھرا رہتا ہے اور خصُوص رَانوں کے نیچے اتنا لمبا پُشم ہوتا ہے کہ زمین تک لٹکتا ہے اور یہاں تک گراں قیمت اور پسندیدہ ہوتا ہے کہ اوس کی دُم چنُور بادشاہوں پر جَھلاّ جاتا ہے اور تبت کی بکریوں کی پشم سے شال دوشالہ اور کشمیر کا عمدہ پشینہ سب بنتا ہے اور بڑے دَاموں کو بِکتا ہے اور مُشک اجو بھی ملک تبت بزرگ میں افراط سے ملتا ہے۔

اے حضرتؒ جی دیکھو دستور عجیب تبت کا پانچ یا سات بلکہ کبھی دس بارہ مردوں کے حصہ میں ایک عورت رہتی ہے اور وہ سب کی جورو کہلاتی ہے اور پانچ سات بھائیوں میں وہی سب کی ایک عورت سب کو حلال ہوتی ہے اور سبب اس دستور کا یہ ہیگا کہ تبت کی سرزمین میں عورت واناث کی قسم کم ہوتی ہے اور لاَشہ بھی مُردہ کا ایک غَار عَمیق میں جو بَنوا رکھی ہے ڈال دیتے ہیں۔

اے میرے حضرت جی صاحبؒ اس کو حضور انور ملاحظہ فرماویں کہ یہ حوض عجیب وغریب ہے گی یہ حوض جبل طائر میں جاری ہے گی اگر کوئی ناپاک آدمی اوس میں ہاتھ ڈالے تو پانی جاری ہونے سے رُک جاتا ہے جبکہ اوس پانی رکے ہوئے کو نکال ڈالتے ہیں پھر بدستور جاری ہو جاتا ہے نَسنَاس اطراف یمن میں حضرت جی صاحبؒ ملاحظہ فرمایئے یہ ہیں گے دیکھا فقیر نے ایک ہاتھ اور ایک پَیر اور نِصف مُنہ مَاران فِیل خوار کے تھا فقط اور حضرت جی یہ نَسنَاس کا پہاڑ ہیگا اس جزیرہ میں ملاحظہ فرمایئے فقیر نے دیکھا فیل مُرغ وشتر مُرغ واَسپ مُرغ وگور خَر وشیر مُرغ وبندر سیَاہ وسفید وسُرخ وسَبز رنگ کے اور کئی لُغت میں تَکلّم کرتے ہیں فقط اس فقیر کو وہی میرا داخل طریق جن مذکور اپنی پُشت پر سوار کر کے تمام اقلیم ختائی یعنی چین کے بیچ میں عرصہ ۲۴ سال کی سیر کرائی اور ساتھ رہا اور حضرت الیاس علیہ السلام بھی عنایت فرماتے رہے اس عرصہ میں لاکھ ہا جِنّات اور لاکھ ہا حیوانات طرح طرح کی مخلوق الٰہی اور جِنّات تین قسم کے نَاری وبَادی وآبی مسلمان ہوئے اور بعضے داخل طریقت بھی ہو کر خلافت وامامت کا درجہ حاصل کیا چنانچہ قدرے نام اس کتاب میں آگے آویں گے زیادہ طوالت کے واسطے نہیں تحریر کیا اور ہزار ہا انسان ہندو وجَینی ومجُوسی وآفتاب پَرست وآتش وخاکی مسلمان ہوئے اور راہ ہدائیت کا حاصل کیا۔ اگر اون کی کیفیت اس کتاب میں تحریر کی جاوے تو طوالت ہوتی ہے ورنہ حضور بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تاریخ

وار سرِ عبُودیّت شریف اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے۔ مصنف کتاب ہذا نے طول کے واسطے نہ تحریر کیا یہ تمام مخلوق کو ۵۵۲ھ ہجری تک مسلمان کر کے اسی عرصہ میں اسم اعظم طیفوریہ جو کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی طیفوریہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مجھ کو مکہ معظمہ میں پونچا تھا اوس کی زکوٰۃ سے ہشت سالہ اوپر تبت سیوم کے نکالے یہاں تک کہ فقیر کی سیف زبان ہوگئی اور اوس کی تاثیرات میں فرمائی تھی کہ مسعوؔد تم سیف زبان ہو جاؤ گے بعد ادا کرنے زکوٰۃ کے اسم اعظم طیفوریہ میں کامل ہو گیا طیفوریہ صاحب کی برکت اور فرمان سے تو ۵۶۰ھ ہجری کے ہوگئی تھی بعد اوس کے تبت چہارم پر گیا وہاں تین سالہ زکوٰۃ اسم اعظم قادریہ کی ادا کری جو غوث پاکؒ سے مجھ کو مکہ مُعظمہ میں حاصل ہوا تھا بعد اس کے ہفت سالہ زکوٰۃ حرز شریف قادریہ کی بجالایا یہ دونوں وظیفہ دہ سال میں ادا ہو چکی تھی اس عرصہ میں ۵۷۰ھ ہجری۔

# ۷۔ باب ہفتم

دربیان حَسبُ الحکم جناب پیرانِ پیر صاحبؒ والدہ صاحِبہ کی خدمت میں حاضر ہونا اور تعلیم مائی صاحِبہؒ سے کرنا اور پھر ساتھ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ صاحب ولعل شہباز صاحبؒ وحضرت سَیّد جَلال عَبدُالقَادر عُرف سَیّد اُحمد صاحبؒ سَیّاحی ہفت اُقلیم کی کرنی بَحرُ ملک نصارٰی اور تمام عَارفان روئے زمین سے فیض اوٹھانا و ملاقات جناب شیخ شہابُ الدّین سُہروَردی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بَابَا صَاحب رحمتہ اللہ علیہ کرنا۔

جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کتاب سرِعبُودیّت شریف کے باب مذکُورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۵۷۰ہجری ماہ شعبان کی سترویں رات خمیس کو عَالم اَرواح میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت غوث پاک قطبِ عالم جناب سید محمد عبدالقادر جیلانی محبوب سُبحانی حَسَنی الحُسینی کَریمُ الطَرفین رحمتہ اللہ علیہ مجھ کو فرماتے ہیں کہ اے مسعودؒ اب تم نے ہمارا فرمان بھی ادا کر چکے اور جہادِ انبیائی بھی پورا ہوگیا اور اسم اعظم قادریہ وحرزِ شریفین کا مجاہدہ تمام ہوا اب تم برخوردار اس جن کو رخصت کردو اور اللہ تعالیٰ کے نام کی سواری اختیار کرو یعنی اسم اعظم قادریہ جس وقت تلاوت کرکے جس شہر یا جس مکان کا تصوّر قلب میں کروگے انشاءاللہ اوسی وقت اوس جگہ پونچ جاؤگے اور اب والدہ تمہاری ہمشیرہ صاحِبہ بی بی مریم خاتون اکبرؒ ہماری تم کو بہت یاد کر رہی ہے تم برخوردار اب اون کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور ایک وصیت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والد تمہارے کو فرمائی ہے جو بی بی ہاجرہؒ ہمشیرہ تمہاری کی شادی پوتے ہمارے عبدالرحیمؒ کے ساتھ کردو اور والد تمہارے کا اب انتقال ہونے والا ہے تم حکم رسُولی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر پورا کردو جبکہ فقیر کو اوس عالم سے افاقہ ہوا تو جن مذکور کو بلا کر اوسی وقت رخصت کیا اوس جن نے عرض کی کہ حضرت روز جمعہ کو آٹھویں روز بوقت نصف شب کے حاضر ہوکر سجدہ آداب طریقت کا ادا

کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ حکم فقیر کو نہیں ہے گا اوسی جن نے عرض کیا کہ میں غلام غَرشوفقی غَرقوش کی اولاد سے ہوں تب حضرت نے فرمایا کہ بہتر ہے غرض بموجب فرمان حضرت غوث پاکؒ کے اسم اعظم قادریہ تلاوت کرتا ہوا چند عرصہ میں کوٹھووال پونچ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت والدہ ماجدہ معظمہؒ میری سربسجود ہیں اور میرا نام لیکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو میرے مسعودؒ کو مجھ سے ملادے دل تڑپتا ہے دید کو غرض میں نے جاکر طواف تعظیمی اور سجدہ تعظیمی ادا کیا جناب مائی صاحبہؒ نے اپنے سینہ سے ہم آغوش کرا اور فرمایا کہ کہو برخوردار کیا کیا مجاہدہ تم نے کیا ہے مجھ سے جو جو کہ جہاد نفسی ہوا تھا عرض کردیا مائی صاحبہؒ نے فرمایا بہت اچھا کیا خدا پاک قبول کیا لیکن مجھ سے جو تجھ کو حرز مرتضوی اویسیہ خاص الخاص پونچی ہے اوس کا چلہ دہ سالہ نہیں ادا کیا۔ نتیجہ اس جہاد کا کیا مُرتب ہووے گا میں نے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ یا حضرت اب اگر امر ہووے تو ابھی جاکر صحرا لق ودَق میں زکوٰۃ حرز مرتضوی شریف اویسیہ کی ادا کرتا ہوں جناب مائی صاحبہؒ نے فرمایا کہ مسعودؒ اب مادری محبت تجھ سے معلوم ہوتا ہے کہ دور ہوگئی میں نے عرض کی کہ اے جناب والدہ صاحبہؒ مکرمہ معظمہ من طریقت سے زیادہ محبت مادری اور پدری اور مولودی نہیں ہوتی ہے گی مائی صاحبہؒ نے فرمایا الحمدللہ برخوردار مسعودؒ جب فنا تم نے حاصل کی تب خاص اللہ پاک کا ہوگیا۔ لیکن حکم جناب سَرورِی صلی اللہ علیہ وسلم والد تمہارے واسطے ہو چکا تھا کہ یہ ہمشیرہ تمہاری کی شادی شاہ عبدالرحیمؒ کے ساتھ کرنی ہے وہ کر جاؤ اون کو طلب کیا ہوا ہے بعد انصرام شادی کے والدہ صاحبہؒ نے مجھ کو فرمایا کہ رخصت ہو جاؤ اللہ حافظ تمہارا بموجب فرمانے جناب والدہ صاحبہؒ معظمہ مکرمہ کی جانب روانہ نیشاپور کے جنگلوں اور پہاڑوں کے ہوگیا غرض اسم اعظم قادریہ شریف تلاوت کرتا ہوا ایک پاس کے عرصہ میں پونچ گیا غرض چلہ دہ سالہ حرز مرتضوی اویسیہ شریف کی میں مشغول ہوا سوائے غار کے دہ سال تک شغل روحی تمام روز کرتا تھا اور بعد مغرب کے حرز شریف اویسیہ شروع کرتا وقت صبح تک فراغت حاصل ہوتی بعد نماز فرض صبح پھر وہی شغل شریف روحی بالا کرتا تھا غرض متواتر دہ (۱۰) سال کے عرصہ میں بموجب حکم جناب والدہ صاحبہؒ معظمہ مکرمہ کے امر بجالایا کرتا جب نفس شور وشنک کرتا تب شغل روحی کرتا آب وخورش کی ضرورت نہ ہوتی بعد اس مجاہدہ کے ۲۸۔ ماہ

ذوالحجہ ۵۸۰ھ ہجری کو یہ فقیر فراغت حاصل کر کے پھر مائی صاحبہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوسی کر کے احوال اپنا بیان کیا تمام احوال مائی صاحبہؒ نے سن کر مجھ کو فرمایا کہ برخوردار فرزند مسعودؒ مجاہدہ سے اب مشاہدہ حاصل کرو مجاہدہ سے اب فراغت ہو گئی اب مشاہدہ کی فکر کرلو میں نے عرض کی کہ حضرت وہ کیسا ہوگا آپ نے فرمایا کہ پیر کامل سے اب تمہارا توسّل کراتی ہوں تب اوس برزخ میں مشاہدہ حاصل کرنا میں نے عرض کی کہ حضرت آپ نے مجھ کو بیعت کی ہے فرمایا کہ وہ بیعت تجھ کو بحکم سَروَرِی صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم جناب مُرتضویؓ سے ہوتی رہی ہے تب جہاد مکمل تم سے ہوا انبیائی اور باطنی حکم سے اب بیعت ظاہری کی ہونا ضرور بالضرور ہے میں نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ یا حضرت آپ ہی کوئی پیر کامل سے بیعت کرادیں آپ خاموش ہو گئیں۔ ساتویں ربیع الثانی ۵۸۰ھ ہجری کو نصف شب کے مجھ کو فرمایا کہ مسعودؒ جاؤ وضو تازہ کر آؤ میں تجھ کو پیر کامل کے دست مبارک پر بیعت توبہ کرادیویں گے کہ تھوڑی دیر میں ایک صورت متبرکہ باحجاب موجود ہوئی اور فرمایا کہ بی بی مریم خاتونؒ اکبر کیا عرض ہے گی تمہاری میری والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ نے عرض کی کہ یہ حضرت وہی لڑکا ہیگا اس کو حضور اپنی غلامی میں قبول فرماویں حضرت نے فرمایا کہ تیری خاطر سے بیعت و مجاز و توبہ کرادوں گا اس کا حصّہ باطنی محمد قطبُ الدّین بابا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے لیکن ۵۹۸ھ ہجری میں شہنشاہی مرتبہ ولائیت کا اس کو ملے گا اس فقیر فرید کو حضرت نے بیعت سے مشرف فرمایا اور شغل نوری روحی کی تعلیم اور سلطانُ الاَذکار کی فرمادی اور صورت ظاہری کی رویئت نہ فرمائی اور باطنی رویئت سے سرفراز فرمایا اور چند عرصہ میں غائب ہو گئے میں نے اپنی والدہ صاحبہؒ سے عرض کی کہ حضرت یہ کون صاحب عُلوالعزم والمرتبہ تھے جناب مائی صاحبہ نے فرمایا کہ اے فرزند دِل بَند یہ میرے پیر و مُرشد والئے بند صاحب چشتی بہشتی تھے میں نے عرض کی یہ حضرت کون سی جگہ رونق افزا ہیں میں قدم بوسی کو جاؤں کہ مسعودؒ میں ۵۷۱ھ ہجری میں بمقام سیالکوٹ کے داخل طریق ہوئی تھی بموجب حکم جناب سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کے وقت میں نے عرض کی تھی کہ حضرت اگر حضور کو میں دیکھنا چاہوں تو کس طرح سے دیکھوں میرے مولاء نے ارشاد فرمایا کہ بی بی تم بوقت تنہا شغل ملکُوتی کیا کرو اوس شغل کے کرنے سے اگر ہم ہزار کوس پر ہوں گے تو تمہارے پاس

موجود ہو جاویں گے بجسم روحانی سے جس وقت حضور کو منظور ہوگا تم کو وہ بلالیں گے اب تم اولیاء کمال زمانہ کی ملاقات اور دولت نعمت دارین اور صحبت سیاحی کرکے ہفت اقلیموں کی جس جگہ اہل اللہ ہوں اون کی خدمت میں رہ کر فیض یاب ہو کیونکہ ارادہ ذات سے درجہ فردیت کا تم پر قائم ہونے والا ہے۔ ہر سلسلہ کی نعمت حاصل کرو اور دنیا چند روزہ ہے گی اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل کرو کشف کرامات کی طرف نہ خیال کرو کام خدا پاک جل جلالہ سے آخر پڑے گا جب وصیت ہائے والدہ صاحبہ مشفقہ مکرمہ جو ہادی و رہبر اول میری تھی بیان فرما چکی تو یہ فقیر مسعودؒ روانہ ہوا۔ رخصت وقدم بوسی حاصل کرکے اسم اعظم تلاوت کرتا ہوا بیچ ایک گھڑی کے گرد نواح ملتان میں پونچا جبکہ ملتان سے ارادہ چلنے کا کیا تو قلب پر ساتویں درجہ کا القا ہوا کہ مسعودؒ آج تم اسی جنگل میں مقام کرو کہ تین شخص اور آتے ہیں مدعا تمہارا اور اون کا ایک ہیگا مل کر روانہ ہونا غرض جبکہ وقت صبح کا ہوا تب قبل نماز کے اوّل حضرت جلال عبدالقادر عرف سید احمد رحمتہ اللہ علیہ عمر ۶۷ سالہ مرید حضرت حسن نوری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جو ولادت آنحضرت کی ۵۱۳ھ ہجری میں ہے گی اور وفات ۵۹۹ھ ہجری میں ہے گی۔ دوئم حضرت شیخ محمد عرف لعل قلندر رحمتہ اللہ علیہ ۲۵ سالہ عمر کہ ولادت آنحضرت کی ۵۵۵ھ ہجری میں اور وفات ان کی ۲۷ے ہجری میں ہے گی۔ سوئم حضرت جناب بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ بعمر ۱۴ سالہ کہ ولادت ان صاحب کی ۵۶۶ھ ہجری اور وفات ۶۸۶ھ ہجری میں ہے گی اور عمر شریف حضرت بابا صاحبؒ ۷۶ سال کے تھے غرض ہر چہار صاحب جمع ہو کر روانہ ایران کی طرف ہوئے اون تینوں صاحبوں نے حضرت گنج شکر بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی کہ حضرت صاحبؒ ہم تمہارے ساتھ کیوں کر چل سکتے ہیں آپ کی نہایت تیز رفتاری ہے گی کہ باد بھی آپ سے پیچھے کو رہ جاتی ہے حضرت گنج شکر بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ اے بابالو گو تم صاحب میرے قدم پر قدم رکھتے ہوئے چلے آؤ فقیر کے ساتھ سے علیحدہ نہیں ہو گے۔

بیان سیر۔ مختصر احوال نام شہر ہائے وملک کا تحریر کیا گیا اس میں جو جو اہل اللہ سے تمام کی ملاقات حاصل کی اور فیض اوٹھایا اس واسطے وہ تمام احوال نہیں بیان کیا جو طوالت ہوتی تھی اور بعضی کتاب و ملفوظات ہائے مروجہ میں جو احوال مندرج ہیں وہ بھی بندہ نے نہیں درج کیا اور نہ کشف کرامات کا

احوال جو طول ہوتا تھا محض بندہ مصنف کتاب کا مطلب یہ ہے کہ حضور بابا صاؒحب کا احوال جو اپنی قلم مبارک سے تحریر فرمایا گزرا ہوا وہ قلمبند کیا گیا۔ غرض فارس کے شامل شیر ازوگاذران و بیضاؤ وہرمز ہے عراق متعلق اس کے اصفہان وزی وکاشان ہے وکرمان تحت میں اس کے سیستان ومشہد مقدس امام موسیٰ رضا وزابل وبست ہے خراسان علاقہ میں ہے گی طوس و ہرات وغورجستان ہے اور بابجان شامل اس کے شیروان وربند گنجہ وآرد بیل وتبریز ہے ارمن ماتحت اس کی تفلیس واردن ہے وگیلان شمول اس کے طبرستان وداغستان ورویان ومارشدران ہے جرجان متعلق اس کے استرآباد ہے خوزستان شمل مل اس کے آہواز شمتر ہے جبیا تحت اس کے ہمدان ہے وکرم ہے سیر تعلق اس کے قلعہ اصطخر وقندھار وغزنین ہے واضح ہو کہ مملکت سام بن نوح علیہ السلام سے متعلق تھی اور ہر ایک بلاد کو اپنے فرزندان نے اپنے اپنے نام پر موسوم کیا ہے گا۔ اس فقیر مسعودؒ نے معہ ہر سہ صاحبان کے مدت یک سال کے عرصہ میں سیاحی کی اور جملہ بزرگان اوس زمانہ سے فیض یابی حاصل کی ہے غرض دوسرے برس کو جانب عرب کی گئے تو حجاز و اس میں مکہ معظمہ اور طائف ہے یثرب اس کا نام حضرت خَتَمُ المُرسَلین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ رکھا ہے ویمن اس میں صفاوزبید بندر مخا ہیگا وتہامہ اس میں یمامہ ہیگا حضر موت اس میں دشت نجد جبل و عامل جزیرہ بحرین اور تمام سواحل وجزائر و بحر روم و بحر عمان کہ ان سب کو جزیرہ عرب کہتے ہیں ملک جزیرہ وربیعہ یاس و جملہ فرات اس میں بکر در باحران وتاردین وموصل ہیگا عراق اس میں بصرہ وکوفہ و بابل ہیگا۔ یہ متعلق بعرب ابن قطان بن ہود علیہ السلام ہیں اور اس سرزمین میں ۱۹ طبقہ بادشاہوں کے تھے ازاں جملہ طبقہ عاشرمین ۳۰۴ نفر اولین ارباط بعدہ بیٹا اس کا ابرہہ جو تخریب کعبۃ اللہ شریف کے واسطے لشکر کشی کری تھی تباہ ہو گئے اس فقیر نے دوسرے برس معہ ثلاثہ صاحبوں کے تمام عرب شریف کی سیر کری اور تمامی کاملین اوس زمانہ کے سے فیض یاب ہوئے اور طرح طرح کے مذاق ظاہر اور باطنی اوٹھائے فقط غرض تیسرے سال میں یہ فقیر ملک روم کو گیا معہ اپنے یاروں اور وفاداروں کے شہر ہائے معروف اس کے یہ ہیں۔ قسطنطنیہ وقونیہ ولارندہ واناطوبی واورندہ واقشہر وابرساوقسرا واحصار سلانیک ہے اور یہ ملک روم بن بسیکل بن ایلاق بن ترک بن یافث بن نوح علیہ السلام سے آباد ہے گا اور ۹

طبقہ ملوک روم کے ہیں اور طبقہ سیوم میں فلیقوس اسکندر اور اسکندر روس تھے فقط اس فقیر نے روم کے تمام بلاد کی سیاحی کی اور اوس زمانہ کے واصلین حق نما سے فیضیاب ہوا اور اس فقیر کے سبب سے وہ ہر سہ صاحب بھی فیضیاب بقدرہ استعداد اپنی اپنی ہوئے غرض چوتھے سال میں مصر کی سیر کی شہر ہائے مشہورہ اس کے یہ ہیں قاہرہ اسکندریہ ہے گا اور سویدان بادشاہ نے باشارہ حضرت ادریس علیہ السلام کے گیارہ سو بتالیس برس کے بعد ہبوط آدم علیہ السلام سے واسطے حفاظت کتب مصر میں گنبد مُسَمّیٰ ہرمان بنایا تھا کہ اس میں وقت طوفان نوح علیہ السلام کے خرابی نہ ہونے پائی تھی غرض فقیر نے تمام مصر کے اہل اللہ سے کہ اوس زمانہ میں موجود تھے فیضیاب ہوا معہ اپنے یار غاروں کے فقط غرض پانچویں برس میں شروع ۵۸۶ ہجری ۲ صفر کو سیاح ملک شام کا ہوا تو اس ملک میں چند بلاد ہیں اوّل فلسطین وعقلان ورملہ وبیت المقدس اس میں بغداد بھی ہے گی اور قیصاریہ اس میں حضرت جناب شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات حاصل ہوئی تھی آخیر کو مفصل بیان کرا جاوے گا غرض دوم قواعد اس میں دمشق و انطاکیہ وحمص وحلب سیوم ارمن اس میں اردان وبلقا چہارم سواحل اس میں بعلبک وغیرہ جزائر ہیں بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے ۱۱ طبقہ ملوک اس میں تھے اوّل فراعنہ مقدم اس میں مصراص بن عملیق بن لارد بن سام بن نوح علیہ السلام غرض اب بیان ملاقات حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا ہوتا ہے جبکہ بیت المقدس سے طرف بغداد شریف کی ارادہ کرا تو جنگل میں کیا دیکھتے ہیں کہ دس ہزار شُتران چراگاہ میں چرتے دیکھا کہ طوق چاندی اور سونے کے گلے میں ہر ایک کے پڑے ہیں جبکہ چروائے سے دریافت کرا کہ یہ شُتران کس بادشاہ کے ہیں محافظین نے کہا کہ یہ شُتران حضرت شیخ شہاب الدین صاحب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں جبکہ قریب ایک موضع ظہوعقدارق متعلقہ قیصاریہ کے تھا وہاں گئے طرح طرح کے باغ مکانات عمدہ عمدہ انواع کے تیار دیکھے جو وہاں محافظوں سے دریافت کیا گیا کہ یہ باغ ومکانات کس بادشاہ کے ہیں۔ اون لوگوں نے کہا کہ مکانات حضرت شیخ شہاب الدین صاحب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں کیوں تمہیں فقیر دو دیکھ کر تعجب آتا ہے یہ باتیں سنتے سنتے شیخ محمد عرف لعل شہباز قلندرؒ نے گودڑی اپنی ایک درخت پر کہ زیتون کا تھا پھینک دی اور غصے میں ہو کر کہا کہ

آئے تھے مرید ہونے کو یہاں عجب طلسمات طرح طرح کے دنیاوی معائنہ ہوتے ہیں ہم کو ایک گوڈری بھی مشکل سے حاصل ہے اور اس جگہ یہ سامان دُنیاوی عروج کر رہا ہے خیر یارو ہم تو تمہاری خاطر سے چلتے ہیں ہم ایسے شیخ دُنیاوی کے پاس جا کر کیا کریں گے غرض جبکہ شیخ صاحبؒ کے مکان پر پونچے تو ایک خادم تلوار برہنہ کرے ہوئے دروازہ شیخ صاحبؒ پر مسلط کھڑا ہے گا اوس نے کہا خبردار آگے کو قدم بڑھایا تو گردن چاروں فقیروں کی قلم کر ڈالوں گا یہ تینوں صاحبؒ پر خوف طاری ہوگیا اور جسم کانپنے لگا اور اس فقیر مسعودؒ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ جاؤ تم اپنے شیخ اکبر سے کہہ دو کہ مسعودؒ نامی ایک شخص خدمت شریف میں حاضر ہونا چاہتا ہے جبکہ خُدّام نے عرض کی تو مَعن شیخ صاحب موصوف مسند فقیری سے اوٹھ کر بہت جلدی سے باہر چلے آئے اور اس فقیر کو اپنے سینہ مبارک سے ایک پاس کامل مَس فرمایا اور کہا کہ اے لوگو یہ مسعودؒ کونین کا ہے گا بموجب فرمان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُ ہے قسمت ہماری کہ مجھ کو دیدار مبارک اپنے سے مَسرُور کیا اور تینوں صاحبان سے بھی ملاقات حاصل ہوئی اور نام بھی بیان کیا حضرت صاحب موصوف اپنی خانقاہ میں لے گئے ہم تمام کو اور سعادت احمد خادمؒ اپنے کو حضرت شیخ اکبرؒ نے امر فرمایا کہ چاروں صاحبوں کو جگہ بہت آرام کے دو اگر طعام بھی یہ صاحب کسی طرح کا طلب کریں تو حاضر کر دو غرض تینوں صاحبوں نے انواع انواع کے کھانے کھائے اور اس فقیر کو تو اللہ تعالیٰ نے اَکل وشُرب سے سیری اپنے نام کی عطا کی ہوئی اور بخشی تھی اور مدت سے شغل نوری کا قوت تھا میں نے کچھ نہ مانگا اون خادموں نے کہا تمہارے واسطے لنگر کی روٹی لا دیں میں نے کچھ جواب نہ دیا یہ تمام احوال من وعن اپنے شیخ اکبرؒ سے جا کر عرض کر دیا شیخ اکبر نے خادمین سے کہا کہ یہ فقیر جس کا نام مسعودؒ ہے اس کا قوت اللہ تعالیٰ نے نور مقرر کر دیا ہے بعد کو حضرت محمد بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ اور شیخ محمد عرف لعل قلندرؒ دونوں صاحب مرید حضرت شیخ شہاب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہو گئے۔ اور گودڑی جو کہ قلندر صاحبؒ جنگل میں پھینک آئے تھے۔ وہ اون کو مسجد کے غسل خانے سے ملی قلندر صاحبؒ نے عرض کی کہ حضرتؒ میں نے تو گودڑی جنگل میں پھینک آئی تھی غسل خانے میں کیسے آئی آپؒ نے فرمایا کہ تمہاری حرص کی گودڑی تمہارے ساتھ رہے گی اور قبر تمہاری پر بھی شاہ حاجت بہت

اژدھام سے رہا کریں گے اور دُنیادار لوگ بہت رہا کریں گے بہت حضرت سے فیض باطنی اور ظاہری حاصل کیا جب رخصت چاہی تو حضرت شیخ شہاب الدین صاحبؒ نے اس فقیر کو علیحدہ لے جا کر فرمایا کہ اسم اعظم سہروردی کی اجازت آپ مجھ سے حاصل کریں یہ حکم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حرز شریف سہروردیہ کی بھی تم کو تعلیم کری جاوے گی اس فقیر نے حضرت صاحبؒ سے اجازت اسم اعظم سہروردیہ کی معہ حرز شریف سہروردیہ کے حاصل کی اور اجازت سلسلہ کی بھی حضور نے عطا فرمائی اوس وقت اس فقیر کے دل میں سوچ آئی کہ بدل اس کا ضرور چاہئے۔ هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ؕ کا نتیجہ ہونا چاہئے اس فقیر کو آرزوئے کشف کے معلوم ہوا تھا کہ آپ کے درد دندان میں روز و شب رہتا تھا (۱۵) سال سے ہر چند آپ نے علاج کری لیکن درد دندکو نہ گیا غرض اس فقیر نے آرزوئے قواعد طلب مرض کیسی جو طریقت والیوں کو یہ قواعد تعلیم ہوتا ہے کھینچ لیا اور شیخ صاحب موصوف کو بالکل آرام ہو گیا جبکہ حضرت نے غور کی کہ درد دندان کا رفع ہو جانے کا اللہ تعالیٰ کیا سبب ہے اون کے قلب پر القا دوسرے درجہ کا ہوا کہ شہاب الدینؒ تیرا درد دانتوں کا مسعودؒ نے اپنے دانتوں پر لے لیا ہے اوسی وقت یہ کہا کہ عبث تم نے اپنے آپ کو رنج میں ڈالا اس فقیر نے عرض کی کہ حضرت درویشی سے بعید ہے جو دوسرے کو رنج میں دیکھنا اور آپ راحت میں رہنا تب درگاہ اللہ تعالیٰ میں حضرت شیخ شہاب الدین صاحبؒ نے واسطے دور ہونے درد دانتوں کے اس فقیر کے واسطے دُعا کی اون کی بھی دُعا قبول ہوگئی درد دندان اوسی وقت معن زائل ہوگئی تب یہ فقیر وہاں سے رخصت ہو کر ہمراہ حضرت جلال عبدالقادر عرف سید احمد صاحبؒ کے کہ وہ مُرید حضرت حسن نوری صاحبؒ کے تھے جانب ترکستان کو روانہ ہوئے وہ دونوں صاحب اوس جگہ رہے اوس میں اتنے بلاد ہیں ختاء، چین بادشاہ چنگیز خان سے اولاد تھا ما چین اس میں معدن لعل دیاقوت کے ہیں۔ دشت قبچان، توان اس کو ماوَالنہر بھی کہتے ہیں اس میں بخارا وسمرقند وخجند وتاشقند ہیں وفرغانیہ اس میں اندجان ہے وحصار اس میں شادمان ہے۔ بدخشان واکثر اس ملک میں کوہستان ہے خوارزم اس میں جنوق ہے طمتارستان اس میں بلخ و ہباطلہ ہے وکاشغر وقراقرم وکوریاوتا تارچین غرض آگے کو نصاریٰ کا ملک تھا ارادہ تھا فقیر کا کہ چل کر سیر کریں گے حکم اللہ تعالیٰ کا ہوا تھا تا کہ اوس طرف مت جاؤ۔

# ۸۔ باب ہشتم

## دربیان حَسبُ الارشاد جناب سَرورِ عَالم صلی اللہ علیہ وسلم مائی صاجِبہ مُعظّمہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا اور وفات مائی صاجِبہ مُعظّمہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ و بیان ہیئت زمین معہ نقشہ بَابَا صَاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

بوقت شب بعد نماز تہجد کو فقیر نے عَالمِ ارواح میں معائنہ کیا کہ حضرت رَسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ برخوردار مسعوؒد کونین تمہاری والدہ بی بی مریم خاتون اکبر رحمتہ اللہ علیہ ہمارے پاس آنے والے ہیں جلدی سے واپس کوٹھووال کو ہو جاؤ لیکن اپنے ساتھ والے کو بھی علم نہ ہووے یہ فقیر بموجب فرمانے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہوگیا ایک روز کے عرصہ میں یہ فرید فردؒ بابرکت اسم اعظم جنیدیہ قادریہ شریف کے پونچ گیا تو وہ روز جمعہ کا تھا ۳۔ ماہ رمضان شریف ۵۸۵ ہجری وقت صبح حاضر ہو کر قدم بوسی حاصل کی والدہ صاؒجبہ معظّمہ نے سینہ کے ساتھ مل کر عطائے نعمت باطنی تمام وکمال فرما کر ہاتھ میرا پکڑ کر جناب باری تعالیٰ میں تضرع کی اور عرض کی کہ الٰہی اس لڑکے نے تابعداری تیری حکم وحبیب صلی اللہ علیہ وسلم تیرے کے حکم اور مجھ ضعیفہ کے حکم کی بخوبی کی ہے اور جہاد نفس مکمل کیا ہے تیری اعانت وتوفیق سے کہ ماسوائے تیرے اس کے قلب میں کوئی اُلفت نہیں رہی اب تو اس کو پسند فرما آواز ہَاتف سے ہوئی کہ اس کو فَردِیّت کا درجہ عطا کیا جاوے گا تم خاطر جمع رکھو کہ دوسرے بَشر کو ایسا رتبہ نہ ہوگا اس واسطے جہاد نفس بھی ان سے ایسا ہوا جو دوسرے سے نہ ہوگا۔

روائیت جناب بابا صاحبؒ اسی باب سرِعَبُودِیت شریف میں تحریر فرمائی ہے زبانی جناب والدہ صاجِبہؒ کہ مائی صاؒجبہ فرمایا روز چہارشنبہ بوقت فجر بعد نماز کے سردار عمرؒ داد خان اصفہانی پانصد روپیہ نقد واسطے اس کنیزک خواجہ غریب نواز صاؒحب کی نظر کری اور دست بستہ ہو کر یہ عرض کی کہ جناب مائی صاحبؒ مجھ

کو عرصہ شش ماہ کا ہوا ہے کہ حضرت شاہ عبداللہ اویسی رحمۃ اللہ علیہ پیر و مُرشد اس غلام کے تھے عالمِ مثال میں فرمایا کہ عمر دادؒ میری دختر خاتون اکبرؒ حمیدہ خصال کا وصل ذاتِ اَحدِیّت صَرفہ میں اسی سال ہونے والا ہے اون کے واسطے قوتِ حلال سے کچھ روپیہ پونچادے اوسی وقت بندہ نے مبلغ پانصد روپیہ بدقت سفر حضور کے سامنے پیش کش کیا ہے آپ قبول فرماویں مجھ عاجزہ نے اوس کی دل شکنی نہ کی مُبلغ مذکور لیکر نیچے مُصلّے کے رکھ کر اوپر اوس کے گوڈری اپنے والد بزرگوار کی بچھائی شب چہار شنبہ کی ہوئی تو ایک چور چوہان قوم میں سے بُدھ سنگھ نام میرے حجرہ میں داخل ہو کر وہ روپیہ مذکور کی تھیلی اپنے ہاتھ میں لے کر چلا تو میرے مسعودؒ کی باطنی صورت نے آن کر روپیہ اس کے ہاتھ سے لیکر پھر میرے پاس مُصلّے کے نیچے رکھ دی جبکہ وہ صورت باطنی فریدؒ فردؒ میرے کی غائب ہوگئی پھر چور مذکور نے میرے مُصلّا کے نیچے سے لیکر باہر کو چلا پھر میرے والد بزرگوار کی صورت روحانی اور پیر و مُرشد حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی صورت باطنی نے اوس چور سے تھیلی روپیہ کی لیکر میرے مُصلّا کے نیچے رکھ دی اور اوس چور سے یہ ارشاد فرمایا کہ سن بُدھ سنگھ اُٹھا کر یہ روپیہ اس بی بی کے انتقال پر کام آوے گا خیرات میں خرچ ہوگا اگر تو یہ روپیہ اب کی بار چورا دے گا تو ہم دختر بی بی خاتونؒ اکبر کو خواب سے بیدار کر دیں گے اور وہ دختر پاک بی بیؒ تیرے حق میں بُدعا کرے گی تو بابا تیرا دین و دنیا دونوں خراب ہو جاویں گے غرض چور نے دونوں صاحبوں کا کہنا نہ مانا طمع کے مارے روپیہ اوٹھا کر باہر کو چلا تھا میں بیدار ہوگئی اور فرمایا کہ تو کون ہے نابینا کمبخت رکھ دے روپیہ یہ خدا پاک نے اس عاجزہ کے سامان موت کے خرچ واسطے بھیجا ہے گا میری بدُعا سے وہ محض نابینا اندھا ہوگیا اور زار زار روتا تھا اور قدموں پر سَر رُگڑتا تھا اور توبہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ آنکھیں میری بینائی پاویں تو ہاتھ آپ کے سے اسلام حاصل کروں مجھ کو رحم آیا اوس کے حق میں دُعا کی وہ چور فی الفور بینا ہو کر چلا گیا وقت صبح کو روز پنج شنبہ کا اور تاریخ دہم محرم کی تھی ۵۸۵ ہجری وہی شخص حاضر ہو کر بیعت توبہ مجھ سے حاصل کی اور معہ عیال اطفال کے اسلام قبول کیا میں نے اوس کا نام عبداللہؒ مقرر کیا اور اویسیہ خاندان میں تعلیم فرما کر صاحب ولائیت کیا بعد انتقال مائی صاحبہؒ کے مزار پر وہی شخص بیٹھا رہا جناب باباصاحبؒ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ اوسی شخص نے مجھ سے بھی نعمت خلافت کی خاندان قادریہ

میں حاصل کی ۲ شوال ۱۲۴۱ھ ہجری میں الغرض والدہ صاحبہ مشفقہ مکرمہ بعد سپردگی جناب الٰہی میں اس فقیر کے بعد نماز اشراق کے اوسی روز جمعہ جناب مائی صاحبہ نے وفات پائی مرتبہ جبروت میں اور دفینہ بعد نماز جمعہ کے قریب جناب والد صاحب حضرت محمد جمال الدین شاہ سلیمان صاحب کے ہوا برابر۔ اور والد صاحب اور جد پاک نے میری سیاحی کے زمانہ میں انتقال فرمایا تھا اور جس وقت بندہ حاضر خدمت والدہ صاحبہ کے ہوا حکم مائی صاحبہ سے وہ روپیہ تمام راہ للہ اور تجہیز تکفین میں خرچ کیا گیا بعد اوس کے بیست و دو حافظین نے قرآن شریف کا ختم مزار مبارک پر چہل و یک روز تک متواتر کرا اور بخشا بعد چہل روز کے اس فقیر سے کچھ شکریہ حافظین نے چاہا فقیر نے اوس وقت جناب باری میں دعا طلب کی کہ اے اللہ تعالیٰ فقیر کے پاس تو تیرا نام ہی ہے گا دنیاوی کوئی چیز موجود نہیں تجھ کو اپنے بندہ مسعودؒ کی لاج ہے تھوڑے عرصہ میں ہوا کثرت سے آئی کہ بالکل اندھیر ہوگیا اور کچھ صورتیں مثل شہیدیوں کی قریب سہ صد ہفتاد نفر موجود ہوئے اور ہر ایک فرد واحد نے پانچ پانچ روپیہ نذر گزرانی اور یہ عرض کی کہ حضرت اپنے غلاموں کی نذر قبول فرمایئے اور ہم سب لوگ ہوائی جن ہوں حضور والا سے جنگل ہرات کے میں مرید ہوئے تھے اس سبب سے حضورِ انور کی زیارت کے واسطے حاضر ہوئے ہیں یہ کلام اون کا سن کر فقیر نے کہا فقیر کیا کرے گا مجھ کو تو اللہ تعالیٰ کا نام کافی اور وافی ہے لیکن خیر تم یہ سب روپیہ حافظوں کو دے دو یہ اِس وقت مجھ سے در پردہ کچھ چاہتے تھے اب اللہ تعالیٰ نے ان کا نصیب بھیجا ہے گا۔ اون جنوں کو رخصت کیا اور کہا کہ پھر کوئی دُنیاوی سامان نہ حاضر کرنا بعد اوس کے تمام اہل پنجاب ہندو مسلمان دانا لوگ جمع ہو کر اس فقیر سے سوال کیا کہ آپ سیاح بہت رہے ہیں کچھ احوال ارضی بیان فرمایئے اس فقیر نے اوّل قول حکیم بطلیموس بلحاظ حرکت شمسی و خطِ استوا کا اجمالاً شروع کیا معہ کشید اس نقشہ کے وہ یہ ہے گا۔

| عدد | نام اقلیم زمانہ حال | نام ستاروں یوم متعلق | تعداد شہر ہائے عظیم | تعداد شہر ہائے کوچک | تعداد کوہ رفیع | تعداد نہر | تعداد ساعت ہائے ویوم ہائے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اوّل | اقلیم ہندوستان | زحل شنبہ | ۳۴۵ | ۱۰۰۰ | ۲۰ | ۳۰ | ۰۱۲ |
| دوم | اقلیم چین | مشتری پنجشنبہ | ۳۶۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۳ |
| سوم | اقلیم ترکستان | مریخ سہ شنبہ | ۱۶۹ | ۳۰۰۰ | ۶ | ۲۲ | ۱۴ |
| چہارم | اقلیم خراسان | آفتاب یکشنبہ | ۳۱۱ | ۴۰۰۰ | ۵ | ۶۹ | ۰۱۴ |
| پنجم | اقلیم ماوَالنہر | زہرہ جمعہ | ۳۱۵ | ۲۷۰۰ | ۰ | ۳۰ | ۱۵ |
| ششم | اقلیم روم | عطارد چہارشنبہ | ۳۴۰ | ۱۰۰۰ | ۲۴ | ۳۰ | ۰۱۵ |
| ہفتم | اقلیم بلخ | قمر دوشنبہ | ۵۰ | ۱۰۰ | ۱۰ | ۴۹ | ۱۶ |
| دور زمانہ فقیر | دور زمانہ فقیر | دور زمانہ فقیر | ۱۵۸۵ | ۱۷۰۰۰ | ۵۳ | ۱۹۰ | یہ نقشہ زمانہ فقیر مسعودؒ کا ہیگا |

یہ نقشہ سرِ عبُودِیت شریف میں یوں تحریر تھا نقل کرلیا

اور یہ نقشہ حال کا ہے گا ماضی کا نہیں اور استقبال کا بھی نہیں ہے گا شائد کہ اس نقشہ کو ہر زمانہ میں سمجھے تو غلط ہووے گا فقط اب بندہ مسعودؒ اہل آثار سے آدمیوں کو محصور کرتا ہے اور حکیموں نے بھی کیا ہے گا رُبعِ مَسکُون زمین میں اور کسی کو علم او پر تین حصہ بَاقِیہ کے نہیں بسب اِمتنَاع سلوک پہاڑوں بلند وتر و نجّار زخار دہوئے اُستغیرَہ کثیرہ از رُوئے برُودَت وحَرارت وتاریکی کے کس واسطے کہ نَاحیہ شمالی نیچے مَدَار جَدی کے ہے یہاں پہاڑ پر بڑی سردی ہے گی یہاں سے شب چھ مہینے کی ہوتی ہے روز جَاڑا ہوتا اور برف جمتا ہے کہ اس سبب سے نباتات وحیوانات تَلف ہو جاتے ہیں اور اس کے مقابل دوسرا نَاحِیہ جنوب میں ہے اور نیچے مدار سُہل کے یہاں کا دن چھ مہینے کا ہوتا ہے بغیر رات کے روز ہوا گرم چلتی رہتی ہے کہ اس سے نباتات وحیوانات تلف ہو جاتے ہیں یہاں سَکونت وراہ چلنا ممکن نہیں ہے انسان کو لیکن اس جگہ پر قوم جنات ناری وہوائی رہتے ہیں اکثر اولیاء اللہ کو خُدا پاک اوس زمین کا سیر کرایا ہے چنانچہ یہ فقیر مسعودؒ بھی ہمراہ جنّات وغیرہ کے گیا ہے اور بہت جنات وغیرہ قوم مُرید ہوئے ہیں اور ایک ناحیہ مغرب کا ہیگا اوس طرف بحرِ محیط جانے سے مانع بسَبب کثرت تَلاطم کے اور امَواج وشِدّت ظلمت کے لیکن اے بابا لوگو حکم

الٰہی سے خضر علیہ السلام کے ساتھ یہ فقیر مسعودؔ کو بادشان ذوالبحتان بحری لے گیا ہے اور تمام دریائے آدمی مجھ سے بیعت ہوئے ہیں اور ناحیہ شرقی بھی جبال شاحیہ سلوک کو مانع ہیں لیکن فقیر اس بندہ مسعودؔ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے سیر کرائی ہے ہمراہ حضرت خضر علیہ السلام وحضرت الیاس علیہ السلام کے وسیلہ سے دوسرے شخص کو ممکن نہیں ہے کہ جاوے فقط اور اے بابالوگو یہ حصہ چہارم کا فقیر بیان کرتا ہے گا کہ چہارم حصہ زمین کا جس پر کہ ہم لوگ سب رہتے ہیں یہ مُعتدل الارض ہے گی اور میسرہ ۱۰۰ سالہ ہے اور یاجوج وماجوج آخر بلاد شمال کی زمین پر رہتے ہیں جو متصل ہے بحر ظلمات پر طول اس کا ۸۰ سالہ اور ۱۴ سالہ واسطے نوع سوڈان کے بلادان کی مغرب اعلیٰ جو کہ مُمتد ہے بحر ظلمات پر اور ۶ سالہ باقیہ میں سکونت اہل حبش و ہندوچین وفارس وترک وروم وفرنگ نصاریٰ وعرب وعجم وسائیر قبائل کفار کے ہیں پس جس وقت کہ بابالوگو مامون رشید بادشاہ مُتقدم میں ہوا اور اوس نے چاہا کہ سیر کروں لیکن نہ ہوسکا کہ عام لوگ کا جانا اوس طرف مشکل ہے اور اولیاءِ عظام کو مشکل نہیں خدا پاک اپنے دوستوں کو سیر اپنی قدرت کا اون مقامات میں کرایا ہے اور اپنے مخلوق کو تعلیم کرائی تب بادشاہ نے دو جماعت تلاش کریں اول اہل اللہ جلالی اور دوسرے عقل مندان حساب نجوم کو صرف جنگل سنجار کی طرف بھیجا اونہوں نے مساحت زمین پر علم احاطہ کا قائم کیا پس کمیت ارض کے باب میں روائیت ہے مکحول سے کہ میسرہ مابین اقصیٰ دُنیا کے اولیٰ تک ۵۰۰ سالہ راہ ۲۰۰ اس میں سے بحر میں اور ۲۰۰ میں کوئی ہمیشہ سے ساکن نہیں ہوا اور ۸۰ میں یاجوج ماجوج اور ۲۰ میں تمام خلق اللہ اور کہا ہے مکحول نے کہ دنیا ۱۴ ہزار فرسخ ہے اور ملک سوڈان کا ۱۲ ہزار فرسخ اور مقولہ ہے گا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا کہ دُنیا کی چوتھائی میں برہنہ لوگ رہتے ہیں یہ بھی اس فقیر کے مُریدوں میں سے ہیں گے عرض اور سوڈان سے اکثر انسان ہیں اور قول بطلیموس حکیم کا ہے گا کہ مقدار قطر زمین واستدارا اوس کا تقریباً یہ ہے گا کہ رستداء ماتہ الف وثمانون الف میل پس اس رُو سے ہوا ثمانماتہ الف فرسخ اور فرسخ تین میل اور میل ۳ ہزار درعہ مکی کی اور درعہ تین بالشت وبالشت بارہ انگشت وانگشت پانچ جو مضموم اور عرض جو کا چھ بال خچر اور طبری زمین ۷ ہزار ۶ سو ۳۰ میل اس رُو سے ہوا ۵۰۰ فرسخ اور ۴۵ فرسخ پس بسیط زمین ہوئی ایک کروڑ ۳۲ لاکھ اور چھ ہزار میل پس اس رُو سے دولاکھ ۸۸ فرسخ پس اگر یہ حق ہے پس گویا الہام ووحی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اگر

قیاسی واستدلالی ہے پس قریب ہے حق سے اور قول قتادہ ومکحول کا ہے گا کہ وَلَا یُوْجِبُ الْعِلْمَ الْیَقِیْنَ الَّذِیْ تَنْقَطِعُ عَلَی الْغَیْبِ بِہٖ اور ابھی جاننا چاہئے کہ زمین معہ تمامی جبال وغیرہ جو کچھ اوس پر ہے بہ نسبت افلاک کے مشابہ نقطہ کے ہے جو دائرہ میں ہوتا ہے اور آسمان مثل کرہ کے اوس پر دور کرتا ہے معہ کواکب وغیرہ اوپر دو قطبوں کے جو کہ ثابت ہیں ایک طرف شمالی دوسری طرف جنوب کے اور کہا علمائے مہندس نے کہ زمین بھی مثل کرہ کے دور کرتی ہے جیسا کہ زردی بیضہ میں اور ہوا اوس پر لپٹتی ہوئی اور آسمان احاطہ کئے ہوئے ہے ہوا کو مثل احاطہ عشرہ کے بیضہ کو پس جب فکر کریں انسان اس عظیم میں ظاہر ہوگی اوس پر حکمت صانع کی عبرت جانے گا کہ نہیں پیدا کیا گیا مگر واسطے امر اعظم کے اور عالم ۱۸ ہزار اور معمورہ اوس کا مثل خردل کے ہے بیچ ہتھیلی کے اور مسلمین ایک جز ہیں ایک ہزار کفار سے اور اللہ تعالیٰ نے خواص زمان ومکان واشخاص کو عطا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دو شہر ہیں اے بابا لوگو اس فقیر مسعودؒ سے اون کی ذرا تفصیل سنو خیال کر کے قدرت الٰہی کا بھید ہے نام اون دونوں شہروں کا یہ ہے گا یہ فقیر حکم الٰہی سے باللہ اون کو دیکھ آیا ہے ایک شہر تو مشرق میں ہے گا اوس کا نام جابلقا ہے اور نام دوسرے کا جو مغرب میں ہے گا جابرصا دطول ہر ایک ان شہروں کا ۱۲ ہزار فرسخ اور ہر شہر کے ۱۰ ہزار دروازے اور ہر دروازہ پر بقدر فاصلہ ایک ایک فرسخ اور ہر شب کو دس ہزار آدمی چلے جاتے ہیں قیامت تک اور عمر اون کی ۷۰ ہزار سال کی ہوتی ہے اور وہ کھاتے اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور وہ جب دوسرے شہر کو اس کے سوا جاتے ہیں۔ اس عالم سے نہیں دیکھتے سورج اور چاند کو نہیں پہنچانتے آدم وابلیس کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے ہیں اور اون کے واسطے روشنی عرش سے پونچتی ہے اور ہے بحر محیط پر مدائن اوپر پانی کے ہے اور اس کی نکنا غیر آدم ہیں وَاَمَّا کُنْ لَا تَتَنَزَّلُ تَرْمِیْ نَارًا عَلٰی طُوْلِ الزَّمَانِ ○ مرتفع سوگز اور متصل اسی بحر کے ایک بحر زفت شدید لتن کا ہے گا اور اوس میں قلعہ چاندی کا ہے گا فقیر کا معائنہ کیا ہوا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مصنوعی اور بعضے مخلوق کا اور مؤرخان کا اتفاق ہے گا اور اسی طرح سے اہل اللہ جلالی کا اتفاق ہے کہ ۵۶ اور ۴۵ بلاد ہیں اور ممالک مشہورہ جو کہ عہد خلافت مامون رشید میں شمار کئے گئے ہیں ۳۴۳ بسیار بزرگ اور ۳ مہینے کی مسافت اور خرد ۱۳ ایام کے اور اہل ہیئت نے ذکر کیا ہے کہ قریب خط استوا کے دو ربیع اور دو تابستان اور دو خریف اور دو زمستان درمیان ایک سال کے ہوتے ہیں اور چھ مہینے

کی رات اور چھ مہینے کا دن قدرتِ الٰہی کا بہت بیان کیا حضرت جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لیکن مصنف کتاب ہذا جتنا سمجھ ناقصہ میں آیا سرِ عبودیت شریف سے اخذ تبرکاً کیا آگے عبارت کچھ سمجھ میں نہ آتی تھی اس واسطے تمام احوال نہ قلم بند کیا قولِ ہادیِ برحق رحمۃ اللہ علیہ کا۔

## بیت

عقل ہزار فلسفہ اینجا شکستہ پاست     نیرنگ آسمان توچہ دانی کہ ازکجا ہست

اس جگہ جناب بابا صاحب نصیحت خواص وعام کو فرمائی ہے اے بابا لوگو اب ہدائیت سنو فقیر بندہ مسعوُد حق سے نماز فجر کی آدم علیہ السّلام سے شروع ہوئی ہے اور نماز عصر یونس علیہ السّلام سے اور نماز مغرب عیسیٰ علیہ السّلام سے اور نماز عشاء موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام سے اور نماز ظہر کی معہ چار نمازوں بالا کے حکم جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے جاری ہوئی ہیں جو کہ نماز پنجگانہ نہ ادا کرے گا وہ شخص بلاشبہ شیطانی ہے گا اے بابا لوگو اوس شخص سے دور رہنا خبردار اوس کے نزدیک مت ہونا نہیں تو شیطانی ہو جاؤ گے کہ بناء لواطت کی شروع ابلیس سے ہوئی اور خواہش ہائے نفس امّارہ سے اے بابا لوگو نفس امارہ بھی جُزو ابلیس کی ہے جس کو خنّاس قرآن شریف میں کہا گیا اس کا تلے دِل کے نشست گاہ ہے جو خیالاتِ مَذمُومَہ اور خواہشات اندر سے وہ پیدا کرتا ہے اور شیطان باہر سے مددگار ہو کر فعل کرا دیتا ہے اس واسطے پہلے خیال فَاسدَہ نہ اوٹھنے دے تب گناہ صغیرہ وکبیرہ سے بچے گا اور جب خیالات نفسی کی پرستش شروع کی تو فوراً گردابِ عصیاں میں ڈال کر تمام اعمال حسنات کی حبط کرا کر سیئیات میں مبتلا کر ادے گا نعُوذ باللہ منہا لیکن کسی عارف سے تعلیم حاصل دشمن اندرونی کی سیکھے تب ضرور اس کی شر سے بچے گا جب تک چور سے نہ بچے گا کچھ مال وخزانہ عاقبت اس کے پاس جمع نہ ہوگا فقط دو شخص کے واسطے فرقان حمید میں وعدہ داخلِ بہشت کا صادر ہو چکا ہے خواہشات نفس امّارہ کو روکنے والا اور داخل ہونے والا عبادِ صالحین میں وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (النزعات) فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ (فجر) سوائے صحبت سالک وعارف باللہ کے نہی نفس ہوائی سے وقوف نہ حاصل ہوگا نہ کسی زمانہ میں ہوا ہے گا۔

# ۹۔ باب نہم

## دربیان بعد وفات مائی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہ حَسْبُ الحکم والئے ہند صاحب رحمتہ اللہ علیہ اجمیر شریف پونچنا اور نماز مَعکوُس کے وظائف جہاد اکبر ہَفت سالہ کی تعلیم ہونے خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو۔

جناب باباصاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد حجاب ہو جانے والدہ ماجدہ صاحبہ مُعظمہ مکرمہ اس فقیر کے تین ماہ گزر گئے تھے تب ۲۵ ماہ ذیقعد روز شنبہ ۵۸۵ ہجری وقت تہجد بعد نماز کے عالم ارواح میں حضرت والئے ہند صاحبؒ خواجہ غریب نواز نے زبان مبارک سے مجھ کو فرمایا نقاب چہرہ پر پڑے ہوئے کہ برخوردار مسعودؒ تو نے بیعت توبہ مرتبہ روحانی جسم ہم سے زمانہ بی بی مریم خاتون اکبرؒ صاحبہ جو والدہ تمہاری کی تھی اور اب تو ہمارے پاس اجمیر میں حاضر ہو جا میں نے عرض کی کہ حضرت بہت اچھا جبکہ فقیر کو اوس عالم سے افاقہ ہوا اوسی وقت روانہ اجمیر شریف کو ہو گیا غرض اسم اعظم قادر یہ تلاوت کرتا ہوا اور قلب میں خیال اجمیر شریف کا کرتا ہوا وقت بعد نماز اشراق کے حضرت صاحب کی قدم بوسی حاصل کری تو اوس وقت ۹ خلفاء حضور انور کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ ۱۔ حمیدُ الدّین ناگوری صاحبؒ و ۲۔ شیخ وَجیہہُ الدّین صاحبؒ و ۳۔ حضرت شیخ حمیدُ الدّینؒ صوفی و ۴۔ حضرت خواجہ بُرہان الدّینؒ و ۵۔ شیخ محسنؒ و ۶۔ شیخ شمسُ الدّینؒ و ۷۔ شیخ وحیدؒ و ۸۔ سلطان مسعود غازیؒ یہ وہ سلطان مسعود غازی ہیں جو کہ عالم میں مشہور معروف ہیں ۹۔ و شیخ احمدؒ۔ غرض حضرت شہنشاہِ ہندؒ نے اوّل یہ زبان مبارک سے فرمایا کہ اے بابا لوگو یہ وہ مسعود کونینؒ ہے گا جس کے باب میں حضرت رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بوقت رخصت ملک ہندوستان کی ایک بی بی مریم خاتون اکبرؒ عارفہ زمانہ سَیّدُ النِساء جو عُالم نساء میں وہ بھی فُرد ہو گی سبحان اللہ جیسا اوس بی بی مغفور نے جہاد اپنے فرزند جگر گوشہ کو کرایا ہے دوسری عورت کا

حوصلہ نہیں اس واسطے مائی بھی زمانہ میں ایک ہوئی ہے اور فرزند بھی ایک ہی ہوگا اور تجھ سے ملک ہند میں بیعت حاصل کریگی اور اوس بی بی سَیِّدُ النِّسَاء کے شکم سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو فردیت اور زُہد الاَنبیائی کا خطاب حاصل کر کے جمیع خاندان کی نعمت حاصل کرے گا اور خصوص خاندان تیری چشت میں چراغ ملک ہند میں ہوگا اور اوسی کے وجود سے سحر و جادو و کفر دور ہوکر شریعت و طریقت میری کو ترقی درجہ اُتم کی حاصل ہوگی اور اسلام پھیلے گا وہ یہی مسعود کونینؒ ہے جس کی شان میں پیش خبری ہائے مکتوبات نطاب جمیع عارفان میں مندرج ہے اور یہ شخص مجاہدہ و جہاد میں عظیم الدین ہے یہ فرما کر غسل تازہ کرایا اور حجرہ میں اس غلام اپنے کو لے گئے اور اسم اعظم چشتیہ عالیہ کی اجازت معہ وظائف نماز معکوس کے جو وظائف قلبی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں کیا ہے عطا فرمایا جو یہ وظائف واسطے تصفیہ باطن کے اکسیر اعظم ہے یہ سنت پیران عظام اکثر ادا کرتے رہے ہیں تم اس جہاد کو ہفت سال ادا کرو ایوب علیہ السلام کی مانند جیسا سیاحی میں جہاد مثل خضر علیہ السلام و الیاس علیہ السلام کیا اور غذا ظاہری کا ترک کرنا اور شغل نوری کی برکت سے غذاء نوری حاصل ہونے مثل ادریس علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام ایسا ہے اس جہاد میں رتبہ ایوبی ولائیت کا جو ہفت سال ایوب علیہ السلام نے امتحانات ایزدی میں رضا و تسلیم کا درجہ حاصل کیا اور جہاد نفس منظور ہوا تم کو یہی حاصل ہوگا جو تمام نبیوں کی ولائیت کا درجہ جمع ہوکر فردیت کا خطاب ملے گا اور دو دعاء حضور نے عمری عطا فرمائی واسطے ترقی عمر نیک کے وہ یہ ہیں۔

دعاء عمری :- اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ بِحَيَاتِ الصُّلَحَاءِ وَاَمِتْنِيْ بِمَوْتِ الشُّهَدَاءِ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْاَوْلِيَاءِ اس دعاء کو قلب صنوبری سے ہفت مرتبہ تلاوت کیا کرو اور دوسری دعاء عمری یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُحِبًّا لَّكَ وَاحْشُرْنِيْ تَحْتَ اَقْدَامِ الصُّلَحَاءِ وَاَحْبَابِكَ

اس دعاء کو قلب مدوّر سے پنج مرتبہ تلاوت کرنا بعد نماز تہجد کے اور برخوردار مسعودؒ میاں یہ وظائف اور اسم اعظم چشتیہ کی زکات ہفت سالہ ادا کر کے قطب الدین باباؒ کے پاس جانا تیرے حصے کی نعمت غیر مُترقبہ بحکم جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی گئی ہے وصول کر لینا غرض جبکہ میں نے رخصت طلب کی حضرت خواجہ غریب نوازؒ صاحب نے فرمایا کہ مسعودؒ سات برس تک کسی صحرائے کلاں

میں جا کر لٹکو اور ۲۴ ہزار مرتبہ اسم اعظم چشتیہ عالیہ معہ ترکیب تلاوت قلب اَبرت سے کر کے نیچے درخت سے اوترا کروائے مسعود بابا بعد نماز عشاء کے لٹک جایا کرو اور وقت صبح نماز سے پہلے نیچے آجایا کرو میں نے عرض کی کہ حضرت صاحبؒ کون لٹکا وے گا اور کون اتارے گا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب سامان پیدا کر دے گا تم پابندی امر فقیر کی اختیار کرو غرض بموجب فرمان حضرت صاحبؒ کے روانہ جانب مغرب کے اجمیر شریف سے ہوا وہی اسم اعظم قادریہ تلاوت کرتا ہوا ایک صحرائے عظیم مثل شام کے بن کے تھا پونچ گیا مغرب کی نماز ادا کر کے بعد کو جانب شمال ایک درخت عظیم الشان برنہ کا نظر آیا وہاں پر جا کے قیام پذیر ہوا اور دُعاء عمری میں نے قلب سے شروع کر دی غرض دُعاء ہائے پڑھ کر شغل نُوری میں مصروف تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ لشکر قوم جنّات کا ہے اوس درخت سے ۱۳ قدم پر قیام پذیر تھا اوس میں سے ایک جن ضعیف نے میرے پاس آ کر مجھ سے دریافت کیا کہ اے بنی آدم تو کون شخص ہے اور تیرا کیا مقصود ہے اور تیرا کیا نام ہے میں نے اوس جن سے کہا کہ میرا نام مسعودؒ ہے اور خدا تعالیٰ میرا مقصود ہے اور سوائے ذات واحد کے میرا کوئی معبود نہیں پھر اوس نے کہا کہ تو کس کا مُرید ہے میں نے کہا کہ جسم روحانی سے مرید حضرت شہنشاہ ہندؒ الولی کا ہوں اور بھیجا ہوا بھی اونہی کا ہوں بعد کو اوس نے حضرت خواجہ غریب نواز صاؒحب کا اسم سن کر سجدہ تعظیمی ادا کر کے مجھ سے دریافت کیا کہ تو ظاہر میں ابھی کسی کا مرید نہیں ہوا میں نے کہا ظاہر میں بھی مجھ کو غوث پاکؒ و والدہ صاحبہؒ سے بحکم باطن تعلیم حاصل ہے روحی بیعت و تعلیم نعمت ہر خاندان کی حاصل ہے اور اپنی والدہ صاحبہؒ سے تعلیم اویسیہ سلسلہ کی حاصل کر کے مرید ہوا تھا بعد کو اوس نے پوچھا کہ تیری مائی صاحبہ کا کیا نام ہے اور کس کی دختر ہے گی میں نے کہا کہ مریم خاتون اکبرہؒ نام ہے گا اور دختر حضرت سید محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ اویسی کی ہیں یہ احوال سن کر وہ جن بہت رویا اور یہ کہا کہ صاحبزادہ تو میرے پیر و مُرشد کے لڑکی کا بیٹا ہے مجھ کو بھی حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت حاصل ہے گی اویسیہ خاندان مبارک میں تمام قوم ہماری مرید ہے اور ہم صاحب اسلام ہیں خیر اب میں بادشاہ اپنے کی خدمت میں جاتا ہوں دوسرے روز صبح وہ حاضر ہوئے جمعہ کا روز تھا بعد نماز اشراق کے موجود ہوئے اور تمام احوال گزشتہ مجاہدہ وغیرہ کا مجھ سے

دریافت کیا اور نام اوس کا سراغوث تمکشون تھا اور وہ اولا دقَردِی جُوشَش میں بادشاہ تھا بڑا عالم اور فاضل شاگرد حضرت اِمام اعظم ابُوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا تھا فقیر کے ساتھ نہایت شفقت ومحبت سے پیش آیا اور کہا کہ اے سعیدلَم یَزلِی ورشیدِ افتخار کونین اب تو یہاں پر کیا مجاہدہ کرے گا میری نسبت کچھ حکم فرماؤ میں فِی الفَور بجالاؤں فقیر نے اوس جن سے کہا کہ بعد نماز عشاء کے میں فارغ ہوجایا کروں تب تو آنکر میرے دونوں پاؤں میں زنجیر ڈال کر اس درخت میں لٹکا دیا کرو مُعلق زمین سے اور قبل صبح کے وقت اوتارلیا کر اوس جن مذکور نے کہا بہت اچھا لیکن صاحبزادہ صاحب" یہ مجاہدہ کب تک کروگے کچھ تعداد بھی بتلادو جو میں اوس کا بندوبست بخوبی کردوں میں نے اوس جن مذکور سے کہا کہ فقیر کوامر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا سات برس کا ہے آئندہ جو ارادہ اللہ تعالیٰ کا ہوگا غرض اوس جن نے یہ تعداد سن کر ایک نعرہ اِلَّا اللّٰہ کا مارا کئی ہزار جِنّات میں سے فوراً موجود ہوگئے اور سب آن کر یہ کہنے لگے کہ اے سردار اکبرالکبائر تجھ پہ کیا مصیبت آئی جو کہ تو نے ایسا آواز بلند کیا ہم کئی ہزار جِنّات معہ ہتھیاروں کے موجود ہیں جو حکم ہووے بجا لاویں۔ اوس سردار مذکور نے سب سے یہ اُمر کردیا کہ اس صاحبزادہ ہمارے کی خدمت گزاری کرتے رہو ہفت سال تک جہاں یہ رہیں اور میں تم کو ایک زنجیر نقرئی بہت مضبوط معہ موزہ وکپڑے ریشمین کے لاتا ہوں تم سب میں سے ایک جن یہاں بعد نماز مغرب کے ہرروز آیا کرو اوران صاحبزادہ کو ہردو پاؤں میں موزہ وکپڑے ڈال کر اس درخت کے درمیان زمین سے مُعلق لٹکا دیا کرو اور صبح کی نماز سے پہلے نکال لیا کرو یہ حکم سب نے سن کر تسلیم کرلیا اور معمور ہوگئے اس خدمت پر اوسی روز سے یہی معمول رہا کہ تمام شب لٹکا رہنا اور صبح کو اوتر آنا ۲۴ ہزار مرتبہ اسم اعظم چشتیہ کی تلاوت قلبِ ابرت سے کرلینا اور صبح وشام دعائیں مذکورین تلاوت کرنا اور صبح کی نماز سے تا نماز مغرب تک مصروف شغل نوری میں رہنا اور بعضے اوقات حالت مُسکر میں مَحوِیّت تامّہ حاصل رہنے اس فقیر کو بعد نماز مغرب کے ایک سوار برہنہ سر سفید پوشاک عمامہ سبز باندھے ہوئے اور نقاب مبارک چہرہ پر پڑا ہوا ایک کاک تمکینی عنایت باطنی غذا نُوری سے عطا کر جایا کرتے تھے لیکن ہم کلام نہیں ہوتے تھے میں دور سے دیکھ کر سجدہ تعظیمی متواتر ادا کرلینا سات برس تک یہی احوال رہا اللہ تعالیٰ فقیر کو خورد ونوش غذا باطنی سے ایسا کرایا کہ اوس

غذا کی سرور کی اور قوت کی کھانے والے کو لذت معلوم ہوتی ہے اور یہ جہاد اکثر چند جگہ بلکہ چاہ میں بھی لٹک کر ادا کیا ہے اور تار ریشمان جو ایک عورت پارساء نے دیا اوس کے ساتھ بھی جہاد شغل نماز معکوس کا کیا ہے جو حالات ظاہر اور واضح مشہور تھے وہ نہیں قلمبند کئے صرف جو حالات کمیاب تھے وہ مصنف کتاب نے اخذ کر کے قلمبند کئے یا جو تبدّل تغیّر حالات یا بعضی تہمت ناک باتیں بنی ہوئی تھی اون کو اصلاح کیا فقط بہت حالات ظاہری باطنی اس باب میں اس جہاد کے حضور بابا صاحبؒ نے تحریر کئے ہیں لیکن طوالت کے واسطے نہ قلمبند کیا غرض آخیر روز سات سالہ کے میں باقی روز شنبہ کا تھا کہ اتفاقاً جن مقررہ اوس روز نہیں آیا کہ مجھ کو اوس درخت سے اوتارا کرتا تھا اور فقیر پر محویّت تامّہ اس قدر وارد تھی کہ بیان نہیں ہو سکتا وقت اشراق کا ہو گیا ناگہ ایک زاغ سیاہ رنگ وسبزی مائل نہایت کلاں کہ فقیر نے تمام عمر میں کبھی ایسا زاغ نہیں دیکھا تھا کہ میرے سر پر آ کر بیٹھا اور اوس نے میری چشم راست میں بہت زور سے منقار یعنی نوک ماری میں نے آنکھ اپنی بند کر لی اور وہ پاؤں پر جا بیٹھا او سوقت یہ دوھا بے ساختہ کہا۔

## دوھا

کاگا سب تن کھائیو اور چُن چُن کھائیو ماس    دو نین مت کھائیو مجھے پیا ملن کی آس
تن سُکا پنجر تھیا تلیاں ٹھوکن کاگ    اجے بھی رب جے باہوڑے دھن اساڈے بھاگ
کانگا کرگ وڈھو لیا سگلا کھائیو ماس    ایہ دو نین مت چونڈیو جو پیا ملندی آس
کانگا چونڈ نہ پنجرا خوف خدا دا کھاء    جس پنجرے میرا شوہ بسے ماس نہ تد کھاء

اوس وقت اوّل درجہ کا القاء ہوا کہ۔

آپ سواریں یَں ملیں یَں ملیاں سکھ ہو    فریدا جیتوں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو
فریدا من اور میں میدان کر ٹوئے ٹبے ڈھاہ    اگے مول نہ آوسی دوزخ سندی بھاہ
فریدا میں نوں مار کے منج کرنکی کر کے کٹ    بھرے خزانے رب دے جو بھاوے سو لٹ

بعد اس کے وہ زاغ سیاہ پھر آیا اور میرے کتف پر بیٹھ کر ایک منقار چپ چشم کے گوشہ اوّل میں ماری نہایت زور سے کہ خون بھی جاری ہو گیا تو یہ فقیر اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے زار زار رونے لگا اور او سوقت زبان

سے یہ کہا۔ دوہا

کا نگا نین نکاس دُوں اور پی کے دُکھ لیجائے پہلے دُرس دِکھائے کے تو پاچھے ریجیو کھائے

غرض اوسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے بندہ مقبول اللہ تعالیٰ کے لاحول پڑھ جلدی سے کہ یہ زاغ نہیں ہے گا یہ ابلیس علیہ اللعنت ہے تجھ کو اللہ تعالیٰ کی طلبِ حقیقی سے محروم کیا چاہتا ہے تیری عبادت اور مجاہدہ نفس کا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قبول کیا اور میں خضر علیہ السلام ہوں اور مجھ کو اللہ تعالیٰ سے اس وقت الہام اوّل درجے کا ہوا تھا میں اوپر نہر غدیر کے مُراقب تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام تم بہت جلد جاؤ کہ ہمارے ایک دوست کو شیطان بگاڑنا چاہتا ہے اور پھیرے دیتا ہے صراطِ مُستقیم سے تم جا کر اوس پیارے ہمارے وعاشق صادق کو کہہ دو اور خوشخبری دو کہ جہاد تمہارا مقبول ہوا اور عشق کا دَرجہ اُتم حاصل کیا ہم نے یُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ کے رتبہ میں معشوقی کا درجہ عطا کر کے اپنے نام فرد سے تجھ کو فردیت کا رتبہ سے سرفراز کیا اور تو میرا جیسے فرید فردؒ ہوا اور جو کچھ تو اپنی زبان سے کلام نکالا کرے گا وہی میں قبول کرلوں گا اب میرے اے فرید فردؒ میں نے تجھ کو موثر زبان غیب کا گردانا ہے گا اب مصنف کتاب ہذا برادران طریقت کی خدمت میں عرض کرتا ہے نکتہ طریقت کا اے عزیز بندہ جب خواہش ہائے نفسانی کو ترک کر کے رضا و تسلیم کے درجہ پر قائم ہو جاتا ہے اور عاشق ثابت قدم راہ عشق میں ہستی اپنی گم کر دیتا ہے تب معشوق عاشق پر عاشق ہو جاتا ہے اور جویائے رضائے عاشق کے معشوق ہو جاتا ہے جیسے عشق مجازی میں مائی زلیخا ابتداء حال عاشق یوسف علیہ السلام پر تھی آخر یوسف علیہ السلام اوسی طرح عاشق مائی زلیخا پر ہوئے عشق حقیقی میں بھی یہی دستور ہے جب اہل اللہ بعد امتحانات گونا گوں کل آرزو ہائے نفسانی ترک کر کے رضا و تسلیم حق تعالیٰ کی اختیار کرتا ہے پھر ذات پاک وحدہٗ لاشریک کمال شفقت سے جویائے رضا بندہ خالص اپنے کے ہو جاتی ہے جیسا قرآن شریف میں سورت مائدہ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ ۝ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ۝ اور بقرہ میں اون لوگوں کی شان میں فرمایا ہے جیسا جناب بابا صاحبؒ کو یہ درجہ عنایت ہوا اور عاشق سے معشوق کا رتبہ مل کر ارشاد ہوا کہ جو فریدؒ کہے سو ہو جو فریدؒ کہے سو ہو تیسری دفعہ جناب بابا صاحبؒ نے عرض کی اللہ پاک کرے سو ہو فرید فقیرؒ کہے سو ہو فقط۔

# ١٠۔ باب دہم

جہاد اکبر شغل نماز معکوس سے فراغت حاصل کرنے اور خضر علیہ السلام فردیت کے درجہ مکمل ہونے کی خوشخبری دینی اور چڑیوں کا زندہ ہونا و حکم باطن سے دہلی شریف خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پونچنا بعد بیعت کے خدمت وضو پر مامور ہونا اور آنکھ نکال کر دینا جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت خضر علیہ السلام نے یہ خوشخبری مرقوم بالا فردیت کے سن کر مجھ کو اوس درخت بلند سے موزہ و زنجیر میرے دونوں پاؤں میں سے علیحدہ کر دیئے اور اوتار لیا اوسی وقت میں کیا دیکھتا ہوں کہ سردار نقباء میں سے عبد العزیز صاحب آئے اور مجھ کو مبارک باد دی اور جانب آسمان و زمین جا کر منادی کر دی کہ آج یہ شخص اللہ تعالیٰ کا فرید فرد ہوا ہے سوائے فرید فرد کے ہژدہ ہزار عالموں میں نام ہرگز ہرگز مت لینا کیا نوری ناری خاکی مخلوق الٰہی حکم ربی سے جو امر منتشر عالم میں کرنا ذات باری تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے بوساطت نقباء لوگوں کے مشہور زمانہ میں کر دیا جاتا ہے کہ وہ امر فی الفور منتشر جہاں ہو جاتا ہے اے بابا لوگو اس فقیر کا نام مسعودؒ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ نے رکھا تھا اور اللہ جل شانہٗ نے نام میرا فرید فرد قرار دیا اور گنج شکر والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے عطا ہوا اور بعضی کتاب میں جناب پیران پیر عظام سے بھی تحریر کرتے ہیں اس واسطے بیچ عالم ظاہری اور عالم باطنی کے سب لوگ فرید فرد کہتے ہیں اوسی روز سے فقیر کی سیف زبان ہو گئی اور جس وقت خضر علیہ السلام نے اوتارا اوس وقت فقیر پر ولائیت عیسویؑ کا ظہور مکمل ہو رہا تھا چنانچہ بعد عصر و مغرب کے فقیر استغراق میں مستغرق تھا کہ مرغ گنجشک یعنی چڑیوں نے اوس درخت پر شور و غل مچایا تب اوس وقت اوس شغل ربوبیت میں جو خلل معلوم ہونے لگا میری زبان سے نکلا اللہ کرے سو ہو فرید کہے سو ہو تم سب مر جاؤ چڑئیں فی الفور

مرگئیں مجھ کو بڑا افسوس بعد اوس کے ہوا کہ فرید بابا تو نے اپنے نفس کے آرام کے واسطے ناحق تمام چڑیوں کو مار ڈالا حشر کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گا اس خیال کے گذرنے سے مکرّر جناب باری تعالیٰ میں دُعا کی وہ چڑئیں زندہ ہو کر اُوڑ گئیں فقط غرض دوسرے روز یک شنبہ اور مہینہ ذوالحج کی نانویں ۱۲۹۵ھ ہجری کو تمام جِنّات وغیرہ معہ اوس سردار جنّی کے کہ وہ مُرید حضرت محمد عبداللہ شاہؒ نانا صاحب رحمتہ اللہ علیہ فقیر کے تھے حاضر ہوئے اور مبارک باددی اور باطنی لوگ رِجالُ الغَیب نے بھی مبارک باددی اور سب جِنّات وغیرہ نے دَست بَستہ ہو کر عرض کی کہ حضرت سب جِنّات کو آپ کل مُرید کرلیں خاندان اویسیہ میں تا کہ آپ کے وجود سے بھی ہم لوگ فیضیاب ہوں غرض اس فقیر نے بعد نماز عیدالضحیٰ کے صبح روز دوشنبہ کو نماز عید کی ادا کر کے گیارہ ہزار معہ زَن و مردوں کے داخل طریق اویسیہ شریف کے ہوئے اور اویسیہ دو طریق ہیں ایک حضرت جناب خواجہ اویس قرنی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے حضرت سیّدنا امیر المؤمنین عُمر فاروق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مل کر جناب رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوہنچتی ہے جو اجازت اس کی جدی سلسلہ کے والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اور دادا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے پہنچی تھی جو اویسیہ فاروقیہ ہے اور ایک نسبت خواجہ اویس قرنی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے حضرت شاہ مولا مُرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے پہنچ کر جناب رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوہنچتی ہے یہ مائی صاحبہ مکرمہ رحمتہ اللہ علیہ سے اس اویسیہ مُرتضوی سلسلہ کی اجازت و بیعت حاصل تھی جو حضرت جناب خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشق رسُول صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیعت حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب و جناب مولا مُرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں سے بیعت اور نعمت حاصل کی ہے اور حضرت جناب مولا مُرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ حضرت جناب عُمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نعمت اور بیعت حاصل کر کے چاروں ولائیت کی کیفیت باطنی ولائیت عیسوی و ولائیت اِبراہیمیؑ و ولائیت نُوحیؑ اور داؤدیؑ احکام معرفت باشریعت کے اور چاروں قلب باانوار سبز اور سفید اور طوسی اور کبُودی کے حاصل کئے ہوئے تھے اور اسی طرح سے جناب مولا مُرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب ہر شش صحابہ کرامؓ خلافت یافتہ سے نعمت چودہ نبیوںؑ کی ولائیت کی حاصل کر کے مجدد

صحابہؓ ہوئے اور اس سلسلہ عالیہ کو فاروقی مُرتضوی بولا جاتا ہے یہ بھی اجازت فقیر کو حسب ونسب دونوں
طرف سے سلسلہ پونچا ہے غرض بعد اوس کے چندروز تعلیم قوم جنّات کو کرتا رہا جب حوّاس امکانی پیدا
ہوئے ۲۴ شب ذوالحج سنہ مذکور کو عالم ارواح میں حکم جناب رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ اب محمّد
مَسعُودؒ دہلی میں بیرا اپنے خواجہ محمد قُطب الدّین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور حصہ نعمت
باطنی کا تمام وکمال تم کو مل جاوے گا اوسی وقت یہ فقیر اسم اعظم جنیدیہ قادریہ تلاوت کرتا ہوا دہلی شریف کو
روانہ ہوا وہ جنات بھی میرے ساتھ دہلی تک آئے لیکن اون کو رخصت کر دیا وہ غائب ہو گئے جبکہ قریب
دہلی شریف کے پونچا میں نے وہاں کے باشندوں سے دریافت کیا کہ دائرہ شریف حضرت جناب خواجہ
محمد قُطب الدِین رحمتہ اللہ علیہ شہنشاہ سلسلہ چشتیہ عالیہ صاحب کا کس طرف ہے لوگوں نے کہا کہ وہ ہے
جو سامنے لڑکے گیند ڈنڈا کھیل رہے ہیں غرض میں نے جا کر اون لڑکوں سے دریافت کیا کہ حضرت
صاحب کا دائرہ شریف کونسا ہے گا ایک لڑکے کلاں نے اون میں سے کہا کہ ہماری گیند اوٹھا لاؤ تب ہم
بتلا دیں گے میری زبان سے نفسانیت کے درجہ میں یہ نکلا کہ اگر ہم تمہاری گیند ویسے ہی بلوا دیں گے تو
اچھا ہے وہ سب لڑکے جمع ہو گئے کہ یہ شخص عجیب بات کہتا ہے اور کہنے لگے کہ میاں جب تک گیند ہماری
نہ پاس بلوا دے گا اس کو دائرہ شریف حضرت جناب محمد خواجہ قُطب الدّین رحمتہ اللہ علیہ کا مت بتلاؤ میں
نے کہا کہ خُدا کرے سو ہووے اور فریدؒ کہے سو ہووے لڑکوں کی گیند چلی آ ؤ غرض گیارہ مرتبہ مکرّر کہا
لیکن گیند نے وہاں سے جُنبش نہیں کی حتیٰ کہ وہاں جا کر ہاتھ سے پکڑ کر بہت زور کیا گیند وہاں سے ذرا نہ
ہلی آخر کو وہ لڑکے ہنسنے لگے اور ہتھیلی بجانے لگے اور یہ کہا کہ اے حضرت یہ گیند ہماری ایک روز حضرت
خواجہ قُطب الدّین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دائرہ شریف میں جا پڑی تھی اوس روز سے یہ بغیر اسم
مبارک حضرت جناب قُطب الدِین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نہیں اوٹھا کرتی ہے پس دیکھی تمہاری
کرامات زیادہ معلوم ہوتی ہے یا ہمارے حضرت کی ہمارے حضرت جناب خواجہ قُطب الدّین صاحب
رحمتہ اللہ علیہ سے تو سارے جہان میں کوئی بڑھ کر نہیں معلوم ہوتا ہے کیا تم حضرت صاحبؒ کی ملاقات کو
آئے ہو یا کہ مرید ہونے کو میں نے اون لڑکوں سے کہا کہ بابا میں تو غلامی اختیار کرنے کو آیا ہوں غلامی

اس دروازہ کے اختیار کروں گا تم جلدی سے بتلا دو سب لڑکوں نے کہا کہ تم بابا فرید فردؒ ہو میں نے اون لڑکوں سے پوچھا کہ تم نے کیسے پہچانا مجھ کو اور کس طرح معلوم ہوا لڑکوں نے کہا کہ ہمارے سب لڑکوں کے دل میں اور کان میں یہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فرید فردؒ بابا ہے گا اور دائرہ شریف جناب خواجہ قُطب الدِّین صاحب رحمتہ اللہ علیہ والئے دہلی کا یہ ہے گا تمہارے گھبؔہ ہاتھ کو جبکہ میں دائرہ شریف کو چلا تو وہ سب لڑکے با آواز بلند یہ کہتے ہوئے طرف بازار کی دوڑنے لگے کہ آئے بابا فریدؒ آئے بابا فرید فردؒ سب لوگو دہلی کے دیکھو آئے بابا فریدؒ فرد آئے بابا فرید فردؒ یہ آواز سن کر اون کا مجھ کو ایک وجد طاری ہو گیا چار گھڑی کامل اپنے مولا کے آستانے مبارک پر رقص کرتا رہا۔ جبکہ آفاقہ وَجد سے ہو گیا تو میرے مولائے دو جہان نے خُلفاء کامگار اپنے حضرت شیخ محمّد بَدرُ الدّین غزنویؒ اور شیخ ضِیاء الدِّین رُومیؒ اور شیخ بُرہان الدِّین بلخی رحمتہ اللہ علیہ برادران طریقت کو واسطے بلالانے فقیر اس غلام کے بھیجا میں نے اون صَاحبوں کی قدم بوسی کرنی چاہی اونہوں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور قدم بوسی نہ کرنے دی اور مجھ کو اپنے آگے کر کے لے چلے میں نے اوّل دروازہ پر آستانہ کے تین سجدہ تعظیمی طریقت کے کرے اور بعد کو حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حجرہ شریف کے تین طواف کر کے بعد کو روئیت و دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا اوس وقت یہ خیال نفسانیت کا دل پر گزار کہ پیر و مُرشد تو کامل اکمل پایا لیکن عمر شریف تھوڑی ہے کیونکہ اوس وقت ۴۸ سال کی عمر شریف حضرت کی تھی اور ریش مبارک بھی سیاہ تھی اے عزیز ایسے کاملین کو بھی اکثر خیال نفسانیت کا گذر جاتا رہا ہے تو ہم لوگ عوام کا کیا حال سورت الناس میں خدا پاک فرماتے ہیں اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ سب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جب کاملینوں نے اس آرزو ہائے و خواہش ہائے و خیالات نفسانی کو روکا ہے تب درجہ بھی کمال حاصل کیا اور اس نفس کے جہاد کے واسطہ شرف جامعہ انسان کو وہ مِلا جو نوری ناری کسی کو نہیں ملا جو انسان کو ملا کہ یہ نفس کشی کر کے جو جہاد اکبر ہے راستہ ذاتِ باری تعالیٰ کا حاصل کرتا ہے اور ملایک بے نفس ہیں خدا پاک جہاد ان دونوں دشمنوں کا بذریعہ نبی ولی اپنے کے راستہ عطا کرے تب انسان کو درجہ اپنے کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ جمیع مؤمنین و مؤمنات کو بطفیل صدیقین اپنے کے نصیب کرے جناب بابا

صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد قدم بوسی حاصل ہونے کے حضرت مولائے دو جہان اس فقیر فرید فرؒ کے بھائی صاحب برادر طریقت جناب قاضی حُمید الدّین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو لے جا کر غسل و وضو تازہ بقاعدہ شریعت طریقت کی تعلیم کرا کر آؤ اوسی وقت اون حضرت نے مجھ کو ساتھ لے جا کر وضو و غسل کرا کر لائے کہ جناب مولائے دو جہان کے قدموں پر ڈال دیا مجھ کو اوس وقت قدرے بے ہوشی طاری ہوگئی بعد کو میرے پیر و مُرشد مولائے دو جہان رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ فرید آج ۲۵۔ ذوالحج سہ شنبہ کا روز مبارک تمہارا ہے لاؤ ہاتھ دونوں اپنے جو اس وقت تم کو بیعت ارشاد سَروری صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب کروں جبکہ اس فقیر بندہ حضور کے نے دونوں ہاتھ اپنے سے دَست رَاست اپنے مولائے کا پکڑا تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ فرید فرؒ کہہ کس عُمر سے برزخ اور صورت بن کر تیرا ہاتھ پکڑوں جو کہ خطرہ نفسانیت کا تیرا رفع ہو جاوے میں نے سامنے حضور کے توبہ کی اور عُذر کیا لیکن مکرّر پیر و مرشد نے فرمایا کہ بابا یہ کچھ عجب نہیں یہ لاَزمہ انسان کے ساتھ ہے تمام نبی ولی سے اکثر خیال عَبدیّت میں بدل جاتا ہے کہو فرید فرؒ جس صورت و عمر میں تمہاری تسکین خاطر ہو اوسی میں تم کو بیعت سے سرفراز کروں یہ حکم سَروری صلی اللہ علیہ وسلم ہے اوس وقت اس بندہ نے عرض کی کہ حضور انور عمر و صورت حضرت خواجہ غریب نواز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی میں بیعت فرماؤ اوسی وقت حضرت جناب خواجہ محمد قطُب الدّین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرا اور برزخ بدلی تو مُعَین تمام صورت والئے ہند صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ہوگئی اوس وقت بندہ بے ہوش ہونے لگا تو حضرتؒ نے توجّہ بَاطنی سے حواس امکانی پیدا کرا دیئے اور نعمت بیعت سے سرفراز فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ فرید فرؒ بابا ہماری صورت میں رویئت تم کو اَحدیّتِ صَرفہ کی ہوا کرے گی اور رویئت حضرت خواجہ غریب نواز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی صورت میں برزخ کبرا یعنی وحدت کی ہوا کرے گی یہ تمہارا بڑا نصیب ہے غرض دوسرے روز بیعت کی ۲۶۔ ذوالحج کی تھی کہ اس بندہ اپنے کو پیر و مرشد برحق نے ارشاد فرمایا کہ فرید فرؒ تم ہم کو وضو کرایا کرو وقت عشاء و تہجد و فجر و ظہر غرض اس فقیر نے یہ خدمت اپنے اوپر فرض مقرر کر لی ۲۶۔ ذوالحجہ ۵۹۲ھ ہجری سے تا بہ ۴۔ محرم ۵۹۳ھ ہجری تک ہر وقت وضو کی خدمت میں معمور

رہا ایّامِ سرما کی آ گئی تھی میرے مولائے دوجہان رحمتہ اللہ علیہ نے ۴ محرم سنہ مذکور کو ارشاد فرمایا کہ فرید فرد
آج شب کو پانی گرم سے اس فقیر کو وضو کرانا کہ سرد پانی سے تکلیف رات کو ہوتی ہے عشاء کے وقت تو
تازہ پانی سے میرے مولا نے وضو کراتھا بعد وضو کے یہ بندہ اپنے مولا کا تلائیش آگ کے میں گیا کہ
شاید تہجد کے وقت آگ دستیاب نہ ہووے تو نافرمانی اُمر مولا کی ہو جاوے گی قریب یک نیم پاس
رات گذر گئی تھی تمام شہر میں آگ کی تلائیش کی سوائے مکان ایک کنجری کے دوسری جگہ آگ میسر نہ ہوئی
لاچار ہو کر اوس بی بی نیک بخت سے آگ جا کر اوس کے مکان سے طلب کری اوس بی بی نے میری
صورت جو دیکھی تو وہ عاشق ہو گئی اور اوس کنجری نے مجھ سے بے ساختہ سوال فسق و فجور کا درخواست کیا
تب میں شرمندہ ہو کر وہاں سے واپس چلا آیا تھوڑے عرصہ میں ہر چہار طرف تلائش آگ کی کر کے پھر
اوس کے دروازہ پر آیا اور منت وزاری سے آگ طلب کری جب اوس کنجری نے جانا کہ اس فقیر کو بہت
خواہش آگ کی ہے گی تب اوس نے بطور حُجّت اس بندہ جناب قطُب الدّین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو کہا
کہ اگر درخواست میری تم قبول نہیں کرتے تو عوض آگ کے آنکھ نکال دو تب آگ ملے گی میں نے اوس
سے کہا کہ تو کاردتیز مجھ کو دے دے ابھی تم کو نکال دوں گا یہ بندہ مُرشدی کو سہل و آسان معلوم ہوا کہ اگر
ایک آنکھ کے جانے سے ایمان واعتقاد بچ جاوے تو آنکھ کیا چیز ہے غرض اوس نے کاردتیز دے دی میں
نے فی الفور چپ آنکھ نکال کر اوس کے حوالہ کر دی اور عوض آنکھ کے آگ اوس سے لے لی وہ مُتعجّب
وحیران رہی چنانچہ دوسرے روز وہ عورت بھی صبح کو تمام مال اسباب اپنا راہ خدا تعالیٰ میں خرچ کر کے
داخل مُریدان خواجہ قطب الدین صاحبؒ کے ہوئی غرض حاضر درگاہِ مُعلّیٰ ہو کر تلائیش ہیزم کی کری
دستیاب نہ ہوئی اس بندہ مرشدی نے گوڈری اپنی اور نصف تہ بند جلا کر پانی گرم کر لیا اور اکثر واسطے درد
کے پیچ دستار کا اوپر آنکھ کے باندھ لیا تھا جب وضو جناب مولائے دوجہان رحمتہ اللہ علیہ سے فراغت
حاصل کر کے دست بستہ سامنے کھڑا ہوا تب میرے ہادیٔ برحق کی نظر مبارک میرے چہرہ پر پڑی تو
فرمایا کہ فرید فردؒ بابا اس آنکھ پر دستار کا پیچ تو نے کیوں باندھا ہے تب اس بندہ مولائی نے عرض کی کہ آنکھ
میری آئی ہے یا دکھنی آئی ہے تب میرے مولائے دوجہان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فرید فرد بابا اگر آنکھ

آئی ہے گی تو کھول دو پھر کیوں باندھی ہے بموجب فرمان اپنے مولائے دو جہان کے آنکھ کھول دی وہ چشم صحیح وسالم ہوگئی لیکن بطور دوسری آنکھ کے قدرے فرق معلوم ہوتا تھا علی الصباح کو میرے مولائے دو جہان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بندہ کی آنکھ کو بغور ملاحظہ فرمایا اور بطور ظہور اس خدمت کے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جہاد راہ مولا میں تمہارا اکمل ہوا آفرین صَد آفرین تمہارے پر اور تمہارے والدین پر بے شک والدہ بھی زمانہ میں ایک ہے ہوئی تمہاری اور فرزند بھی ایک ہوا اسی واسطے خدا پاک نے درجہ فردیت کا تم کو عطا کیا جو اور کسی کو نہ ہوگا اور حدیث رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کے حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب تابعداری کی۔

# ۱۱۔ باب یازدہم

## در بیان آخری جہاد نفس زُہد الانبیائی برزخ صُغرا یعنی قبر کھُدوا کر تعلیم قلبی و رُوحی و حبس کبیر پنجسالہ و شغل نوُری و برزخ کبُریٰ کے کرانا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ و تعلیم نکات وصایا۔

جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب خطاب سرِ عبُودیت شریف کے باب مسطورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد اس خدمت کے پانچویں محرم ۵۹۳ ہجری بروز جمعہ بعد صبح کو ہادی برحق میرے شاہ و شیخ محمد قطب الدین شہنشاہ ہنداوشی کاکی اولین الارواح رحمتہ اللہ علیہ نے اس بندہ اپنے کو طلب فرما کر مجلس میں نکات تعلیم وصیت کی ارشاد فرمائی کہ سن فرید فردؔ بابا خدا پاک جل جلالہ نے انسان کا رتبہ بلند واسطے جہاد نفسی کے کیا ہے اور فرمایا قرآن شریف میں وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ معنے:۔ جو وڈیائی اور بزرگی تھی میں نے بیٹے آدم کو دی اور دو قسم کے انسان مسلمان ہمارے حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کئے منافق اور مومن، منافق وہ جس کا ظاہر آراستہ اور باطن خراب اور تابعدار نفس و شیطان کا ہو جس کے واسطے قرآن شریف شاہد ہے سورت نساء میں اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا معنے:۔ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے اون کو اور جب کھڑے ہوتے ہیں طرف نماز کی کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ پاک کو مگر تھوڑا پھر سورت نساء میں فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا معنے:۔ تحقیق منافق بیچ درجہ نیچے کے ہیں آگ سے اور ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے اون کے مددگار۔ تو معلوم ہوا جب تک

ظاہر باطن دونوں آراستہ تابعداری اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ہو تو مخلصی محال ہے اور پھر فرمایا سورت ص میں وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط معنے :۔ یعنی مت پیروی و تابعداری ہوا و خواہش ہائے نفسانی کی کرو پس گمراہ کر دے گا تجھ کو راہ خدا تعالیٰ سے اور دوسری جگہ فرمایا سورت جاثیہ میں اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ معنے :۔ یعنی پکڑا ہے ان لوگوں نے خواہش ہائے نفسانی اپنے کو معبود جب تک خواہش ہائے نفسانی سے دور نہیں ہوتا وصول و عبادت معبود برحق ذات وحدہٗ لاشریک کی محال ہے دل اور نیت کی جگہ پرستش ذات کی ہوئی جب دل اور نیت میں پرستش آرزو ہائے و ہوا ہائے نفسانی کے ہوئے اور زبان سے الحمد للہ کہتا رہا وہ کیا عبادت ہے اسی واسطے الحمد منافق سے الحمد مومن کا پسند ہوا کہ اوس کا زبان سے ہوتا ہے اور اوس کا دل سے جیسا مولانا رُوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی شرح فرمائی ہے۔

تا ہوا تازہ ہست ایمان تازہ نیست    کین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست
ہر کہ خود را از ہوا خود باز کرد    گوش خود را آشنائے راز کرد

اور دوسرا درجہ مؤمن، وہ ہے جس کا ظاہر و باطن آراستہ تابعداری اللہ تعالیٰ و رسُول صلی اللہ علیہ وسلم والولی الامر کے حکم پر ہو جیسا قرآن شریف سورت نساء میں فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ معنے :۔ یعنی اے لوگوں جو ایمان لائے ہو فرمان برداری کرو حکم اللہ تعالیٰ کی و تابعداری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرو صاحب امر کی اور دوسری جگہ فرمایا سورت نساء میں مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ معنے : جس نے تابعداری اَمر رسُولَ اللہ کی کری اوس نے تابعداری اللہ کی کری۔ اور تیسری جگہ فرمایا سورت بقرہ میں فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ معنے :۔ یعنی وہ فعل کرو جو صاحبِ اَمر کے تم کو اَمر کریں۔ پس مراد اولی الامر سے اصحاب یا تابعین یا صدیقین تا زمانہ حال تک داخل ہیں کہ حضرتؐ حدیث شریف فرمائی ہے اَلشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ معنے :۔ شیخ اُمّت میری کا ایسا ہوگا جیسے نبی اُمّت سے۔ پھر

حدیث شریف فرمائی ہے اَوْلِیَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ معنے :۔ علماء واولیاء امت میری کے ایسے ہوں گے جیسے بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ ہر نبی کے اُمت میں ولی ہوتے رہیں ہیں واسطے خلافت کے تاکہ وہ دین اسلام قائم رہے ہمارے حضرت کی اُمت کے خلافت کا ذمہ اپنے فضل وکرم سے ذات باری تعالیٰ نے اوٹھایا اور اپنے دوستوں کو صدیقین کے درجہ سے اپنے قرآن شریف میں یاد فرما کر قائم مقام درجہ نبوت کے کیا تاکہ تعلیم شریعت طریقت اپنے حبیب کے قائم رہے۔ سورت فاطر میں اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ معنے: تحقیق تم کو بھیجا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور تحقیق تمام امت یعنی گروہ وزمانہ میں ہوتے رہیں گے ڈرانے والے اور پیغام رسان۔ پس صدق دل سے جاننا چاہئے کہ بغیر تابعداری صاحب حکم جو شیخ زمانہ مرفوع الاجازت علم ظاہر باطن سے تعلیم یافتہ ہو اوس کی تلقین کے سوائے تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم محال اسی طرح تابعداری ذات وحدہٗ کی بھی محال ہے اے عزیز جب شیخ کا برزخ مرتبہ فَنَافِی الرَّسُوْل کا حاصل کر چکا تو وہ عین ذات وحدت ہوئی کچھ فرق نہ رہا جیسا حدیث شریف جناب مولا مُرتضٰی صاحبؓ کی شان کے جو اوّل درجہ نبوت سے ولائیت کا درجہ اون پر قائم ہوا اور اون سے تاحال جاری ہے اور قیام زمانہ تک جاری رہے گا صریح ثابت کر رہی ہے اُتم درجہ فناء کی حدیث شریف لَحْمُكَ لَحْمِیْ وَدَمُكَ دَمِیْ وَجِسْمُكَ جِسْمِیْ وَرُوْحُكَ رُوْحِیْ جناب پیغمبر صاحبؐ سے جب مولا مُرتضٰیؓ صاحب کو بعد تعلیم طریقت کے فَنَافِی الرَّسُوْل کا درجہ مکمل ہو چکا تب یہ فرمایا کہ گوشت میرا گوشت علیؓ کا ہے اور خون میرا خون علیؓ کا ہے اور جسم میرا جسم علیؓ کا ہے اور روح میرا روح علیؓ کا ہے۔ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ هٰذَا مَوْلَاهُ۔ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ اسی طرح سے جب تک برزخ شیخ اولوالامر کے میں فناء نہ حاصل کرے وصول درجہ فَنَافِی الرَّسُوْل وفَنَافِی اللہ کا محال ایسا اس برزخ میں ساتھ ذکر شغل کے فنا حاصل کرنے کہ شیخ اولوالامر خود اپنی ذات سے فرمائے

لَحْمُكَ لَحْمِیْ وَدَمُكَ دَمِیْ کی گواہی مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طالب صادق اپنے کے حق میں دی اوسی وقت فَنَافِی الشَّیْخ کا مرتبہ حاصل ہوگا اور سوائے تابعداری شیخ اولوُ الامر کے حکم شاغل وسالک سے ذکر شغل ہونہیں سکتا اور نہ جہاد نفس اسی واسطے ذات جل جلالہٗ نے تاکید فرمائی ہے اپنے قرآن شریف سورت نحل میں فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ معنے :۔ سوال کرو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے ۔ اور ذکر کے واسطے خدا پاک تاکید فرمائی ہے سورت احزاب میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۝ معنے :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ذکر کرو اللہ پاک کا بہت صبح و شام اور دوسری جگہ فرمایا سورت بقرہ میں فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ معنے :۔ یاد کر مجھ کو میں تم کو یاد کروں اور تیسری جگہ سورت نساء میں فرمایا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ معنے :۔ یعنی جب تمام کر چکو نماز مقرر کو پس یاد کرو اللہ پاک کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں یعنی لیٹے ہوئے وجود اپنے سے جب آرام پاؤ تم پس سیدھا اور قائم کرو نماز باطن کو تحقیق یہ نماز ہے اُوپر مسلمانوں کے لکھی ہوئی وقت مقرر کیے ہوئے ۔ اے عزیز نماز ظاہر جو مقرر ہے اوس کے بعد خدا پاک نے یہ بھی نماز باطن کا حکم فرمایا کہ ہر حال میں بیٹھے اوٹھتے سوتے یاد میں شاغل رہو یہ نماز باطن ہے جس کے ذریعے سے باطن صاف ہوتا ہے سالک راہ خدا تعالٰی پر یہ نماز ہر وقت فریضہ ہوتی ہے بعد وقت مقررہ نماز کے اس نماز کا احوال عارفان و سالکان راہ مولا کو حاصل ہے اور اون کی صحبت والے کو بھی حاصل ہوتی ہے عبادت نردبان ہے کہ پونچاتی ہے عابد کو محل حضرت وَاحدیت تک اور عشق کمند ہے کہ لے جاتا ہے عاشق کو بام حضرت وَحدت تک اور معرفت نسیم سحر خیز فیض الٰہی کے بوئے گلزار حضرت اُحدیت سے مست کر دیتی ہے طالب اپنے کو اور اوس مستی میں حدیث شریف اَنَا الْحَقُّ وَلَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ سِوَى الْجَبَّارِ وَسُبْحَانِيْ مَا اَعْظَمَ شَانِيْ ۝ اس طرح کے ہزاروں کلمیں زبان طالب سے جلوہ ظہور میں آتے ہیں اور یہ عبارت اور

ذکر باطنی ہے جس کے واسطے مصنف کتاب ہذا کے ہادیؒ برحق نے فرمایا ہے کہ۔

## ابیات

دولتِ مقصود ہے یادِ خُدا　　دولتِ بہبود ہے یادِ خُدا

نقشِ ہستی مٹانا یاد ہے　　اِس خودی کا بھول جانا یاد ہے

اے عزیز یہ جہاد اکبر ہے سوائے امداد عارف کے نہیں ہوسکتا اور قرآن شریف میں مومنین اس امت مغفورہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو چار قسم پر خدا پاک جل شانہ نے یاد فرمایا ہے سورت نساء میں وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ○ معنے :۔ یعنی جو کوئی فرمان داری کرے اللہ پاک کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں جو نعمت کی اللہ پاک نے اوپر اون کے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق اللہ پاک کے۔ پیغمبر وہ ہے جو صاحب نبوّت ہو اور جن کے پاس پیغام فرشتہ لاوے جس کو وحی کہتے ہیں اور صدیق وہ جس پر ولائیت کا درجہ ہو اور روحی دل میں آئے جس کو الہام والقا کہتے ہیں اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ معنے :۔ تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اوپر اون کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ سورت یونس میں جن کے شان میں ثابت ہے ہر غم وخوف سے خدا پاک نے اون کو امن دیا اور خوشخبری بیچ زندگانی دنیا و آخرت کے دی جو صدیق لوگ صاحب ولائیت قائم مقام درجہ نبوّت کے ہیں اور شہید وہ جنہوں نے خدا اور رسُول کے حکم پر جان و مال اپنا جہاد اصغر و اکبر راہ مولا میں بے دریغ صرف کر کے زندگی جاوید کی حاصل کی، اور صالح وہ لوگ جن کو خُدا پاک نے صلاحیت پر پیدا کیا اور صلاحیت پر گزر گئے اور جو لوگ ایسے نہیں لیکن تابعداری میں لگے جاتے ہیں اور اشتیاق رکھتے ہیں اون کو بھی خدا پاک ان کے زمرہ میں داخل کرے گا۔ فقط اے فرید فردؔ بابا تابعداری نفس و شیطان سے نہیں بچتا جب تک جہاد مکمل جان و مال سے نہ ہو اب خدا پاک اپنے فضل و کرم سے تم کو چاروں درجہ

مذکورہ بالا کا رتبہ عطا کیا کہ جان و مال اپنا راہ مولا میں صرف کیا ۷۰ برس کامل جہاد اوٹھایا جس کی تعریف نوری ناری خاکی کر رہے ہیں اور تا قیام زمانہ کرتے رہیں گے بڑا شکر یہ یہ ہے کہ جناب ایزدی میں منظور و قبول ہوا جان و بدن میں آنکھ جیسا کوئی عضو نازک و پسندیدہ انسان کو نہیں ہوتا تم نے طلب راہ مولا میں نفسانی لذات و آرزو ہائے کو سورت النزعات فرمایا وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ۝ معنے:۔ جس نے روکا نفس کو آرزوئے ہائے ولذات سے پس اوسی واسطے بہشت بلند ہے۔ اس حکم کی تابعداری کر کے آنکھ دے دی اور ایمان اسلام و اعتقاد ثابت رکھا اور سورت نساء میں فرمایا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ معنے:۔ یعنی بزرگی دی اللہ پاک نے جہاد کرنے والیوں کو مالوں اپنے کے ساتھ اور جانوں اپنی کے اوپر بیٹھنے والیوں کے جنہوں نے نہ کیا درجیوں میں اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ پاک نے اچھا اور بزرگی دی اللہ پاک نے جہاد کرنے والوں کو اوپر نہ کرنے والوں کے ثواب بڑا درجے اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی و رحمت اور ہے اللہ پاک بخشنے والا مہربان۔ اور اس آیت کے حکم کی تابعداری کر کے درجہ فردیت کا حاصل کیا اور تمام نبیوں کی نبوت اور ولائیت کا جہاد فضل و کرم و توفیق ایزدی سے پورا پورا کیا لیکن اب سُنّت جناب رِسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغل حبس کبیر کا پہلے نبوت سے غار حرا میں پانچ ماہ کامل ادا کیا تنہائی کے ساتھ اب تم فرید فرد یا پانچ برس کامل عوض غار کے برزخ صغرا یعنی قبر کھدوا کر اوس میں حبس کبیر کی سُنّت نبویؐ ادا کرو تا کہ پندرویں ولائیت و نبوت محمدیؐ کا بھی رتبہ تم کو مکمل حاصل ہو جاوے یہ زُہد انبیائی ہے تب زُہد الانبیائی کا خطاب حاصل ہوگا اور درجہ مقام محمود کا جو بُرتر درجہ تمام درجات کا ہے بطفیل مُتابعت جناب رسُول مآب صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دنیا پر ہے ظہور اوس کا ہو جاوے گا خدا پاک فرماتے ہیں سورت زمر میں وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝

معنے :۔ وہ لوگ جو ساتھ صدق دل کے اور سچ کے مان لیا اوس کو وہ پرہیزگار ہیں پس واسطے اون کے جو چاہیں نزدیک پروردگار اپنے کے ہے یہ ہے بدلا احسان کرنے والیوں کا تب دَرَجٰتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً کا پورا حاصل ہوگا اور تمام فَنَافِی الرَّسُول ہونے والے کے اِستدعا مَغفِرت اُمّت کی ہوتی ہے اور شفاعت و مَغفِرت اُمّت کا مقام محمود میں بطفیل جناب رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء و علماء و شہداء اُمّت پر یہ مقام کھلے گا کہ دوسریوں کی شفاعت کرنے کی جو کچھ فائدہ مرتب ہوا ہے ہر زمانہ میں جہاد نفس سے ہوا ہے خدا پاک سورت مائدہ میں فرماتے ہیں۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ معنے :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ پاک سے اور ڈھونڈو اور ہاتھ پاؤ وسیلہ کو طرف اللہ کی اور محنت کرو جہاد بیچ راہ اوس کے تو تم تب فلاح پاؤ گے اور وسیلہ پکڑنا راہبر و ہادی کا فرض ہوا جو بے وسیلہ کے چلنا مُحال ہے اور کوئی عبادت یا ذکر یا شغل نہیں ہوسکتا اور (سورت فجر) فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ○ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ○ سے بھی مراد یہی ہے کہ وسیلہ پکڑو اور برزخ نبی ولی میں فَنَاء تامّہ حاصل کرو تب وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○ (سورت ق) کی شراب وصل سے سَرمَست ہو جاؤ اب فرید فردؒ بابا یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرو جناب باباصاحب تحریر فرماتے ہیں کہ بعد اس تعلیم کے اس غلام نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ ہر چہ رضاء مولاء از ہمہ اولا بندہ حاضر ہے تب حضور پرنور ہادیئ برحق نے خلیفہ اپنے شیخ برہان الدین صاحب کو امر فرمایا کہ برہان الدینؒ باباتم خادمان تمام جمع ہو کر ایک قبر تیار کردو بہت جلد اور تختہ سنگ سُرخ کی جو ہمارے حجرہ کلاں میں رکھے ہوئے ہیں اون کو لاؤ غرض ایک پاس کے اندر تمام خادمان نے جمع کر ہو حسب الارشاد قبر تیار کردی میرے ہادی نے بعد جمعہ غسل کرا کر تعلیم شغل نوری روحی و قلبی و برزخ کبریٰ کی اور حبس کبیر کی اور نماز کعبہ و نماز روحی حرفا حرفا تعلیم کی اور غَن کبیر و غَن صغیر کرا کر پوری تعلیم ظاہری و باطنی ہر ہر درجہ کی فرما کر ساتھ اپنے اوس قبر میں لے گئے اور بٹھلا کر تمام شرائط و نکات شغل و مُراقبات حبس کبیر سے آگاہ کر کے باہر

آ گئے اوس قبر کے اندر مجھ کو بٹھلا کر اوپر سے تختہ سنگ سرخ کے لگوا دیے اور بند کر دیا لیکن اون تختوں کے سرہانے کو ایک سوراخ بقدر انجیر ولایتی کے اور اوس سوراخ میں ایک نلکا بانس کا لگا دیا دراز دو نیم گز اور اوپر سے مٹی ڈلوا دی اور چار شخص واسطے محافظت بارش و گرد و غبار کے خادمان سے مقرر کر دیے فقط اور یہ بندہ بموجب امر ربی کے حبس کبیر و شغل برزخ میں مصروف ہو گیا اے بابا لوگو جبکہ عبدیت کے درجہ میں کچھ خواہش نفسی بلند ہوئی تو شغل نوری و برزخ کی کثرت کرتا تسکین تمام ہو جاتی اور اوسی وقت رویت میرے مولائے دو جہان کی ہو جاتی ادر آپ زبان مبارک سے فرماتے کہ فرید فرد بابا رحمۃ اللہ علیہ میں تو تیرے ساتھ ہر دم ولحظہ موجود ہوں اور یہ بیت حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ زبان مبارک سے فرماتے۔

بیت

مَن تُو شُدم تُو مَن شُدی مَن تَن شُدم تُو جاں شُدی تاکس نگوید بعد زین مَن دیگرم تُو دیگری

جس وقت یہ فرمان میرے مولاء کرتے سن کر بے ہوش ہو جاتا اور محویت و سُکر اعلیٰ درجہ کا ہو جاتا تھا کہ کچھ بیان اوس کا نہیں ہو سکتا اور نہ تحریر تقریر میں آتا ہے اور جو جو عنایات اور ترقی مقامات کی اوس شغل شریف میں برکت نعلین میرے مولاء کے اس غلام کو حاصل ہوئی حد بیان سے باہر ہے غرض اسی کیفیت و اسی طرح سے ۵۔محرم ۵۹۳ ہجری سے حبس کبیر شروع ہوا تھا اور ۲۹۔شعبان ۵۹۸ ہجری تک اسی کیفیت سے عروج و نزول ہر ہر درجات باطنی کی نبوت و ولائیت سے کامیاب ہوا بروز چہار شنبہ تاریخ مذکور کو میرے ہادی برحق رحمۃ اللہ علیہ نے اوس برزخ صغرا سے با کمال احتیاط روئی میں لپٹوا کر نکلوا لیا اور خود حجرہ میں ریگ بچھوا کر بٹھلا دیا غرض ۳۰۔شعبان کو حضرت خواجہ غریب نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی دہلی میں تشریف لائے۔

# ۱۲۔ باب دوازدہم

حبس کبیر پنجبالہ سے نکلوانا اور والئے ہند صاحب رحمۃ اللہ علیہ وخواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دونوں سے خلافت کُلی مُجَدِدِی اِمامت شہنشاہِ ولائیت درجہ فَردیت ساتھ خطاب زُہدَ الاَنبِیَائی کے بحاضری اولیاء اللہ جن وانس کے حاصل کرنا اور خبر دینے دونوں صاحبان کہ ایک مَخدُوم رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مَحبُوب رحمۃ اللہ علیہ تم سے ہوں گے۔

جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب سرِعَبُودِیت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ بروز پنج شنبہ ۳۰ شعبان سنہ مذکور کو جب والئے ہند صاحبؒ تشریف فرماء دہلی شریف میں ہوئے اور میرے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا کہ بابا قطب الدین شاہ صاحبؒ تو اپنے خلفاؤں کو لاؤ اون حضرت نے سب کو پیش کیا حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اون کے حق میں دعا فرمائی اور جو جو مقسُوم نعمت باطنی ظاہری کا تھا اون کو عطا فرمایا اور فرمایا کہ ان کے سوائے اور بھی کوئی باقی ہے اون حضرت نے دست بستہ ہو کر کہا کہ ایک مسعودؒ نامی فقیر فرید فردؒ جن کا خطاب ہے کل ہی حبس کبیر پنجبالہ و ہفت ماہ سے نکلا ہے وہ باقی ہے گا حضور والا صبح کو ملاحظہ فرمادیں کہ ابھی طاقت ظاہری اور حواس امکانی اوس کے ثابت ہوئی والی ہند صاحبؒ نے فرمایا بابا قطب الدّین فقیر حکم باطن سے اوسی کی تکمیل کے واسطے آیا ہے اس عرصہ میں خادمین نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت رویئت ماہ رمضان مبارک ہوگئی ہے حضور والا نے بھی رویئت چاند سے مشرف ہو کر فاتحہ و نفل بارہ رکعت ادا فرمائیں اور تمام خادمین سے معانقہ و مصافحہ کیا علی الصباح روزہ سب صاحبوں کا ہوگیا بعد فجر کے اس بندہ خواجہ قطب الدین صاحبؒ کے پاس دونوں آفتاب اور ماہتاب رونق افروز ہوئے کواڑیں حجرہ کی کھول کر نظر کیمیا اثر اوپر مَس وجُود اس غلام اپنے کے ڈالی کہ فی الفور یہ بندہ مُرشدی کا سونا کُندَن ہوگیا لیکن بسبب

ضعف کے طاقت ظاہری حس کی نہ تھی کہ کھڑے ہو کر تعظیم بجالاوے غرض اس بندہ نے اوس وقت آبدیدہ ہو کر زمین پر سجدہ تعظیمی ادا کر کے عرض پرداز ہوا۔

## دوہا

فریدؒا کیتی جوبن پریت بن سک گئی کملاء — جوبن جاندے ناڈراں جے شوہ پریت نجاء
خالی چلے دُنی سون مٹے جیون میہنہ آء — فریدؒا گور بن ناہ وڈیایاں دھن جوبن اسگاہ
جنہیں دیسین شوہ ملے سوئی ویس کرین — فریدؒا پاڑ پٹولا دھج کرین کملی اوپر لین
چھپڑ ڈھونڈیان کیا ہو جو چلکو ڈبے ہتھ — فریدؒا سوئی سرور ڈھونڈلو جتھوں لبھے وتھ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ والئے ہند صاحب کو مجھ غلام پر رحم آیا اور فرمایا کہ بابا قطب الدّین کب تک اس بے چارہ کو ریاضت میں رکھو گے آؤ ہم اور تم دونوں اس کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ از سر نو عالم شباب کی قوت اس کو بخشے معاً دونوں صاحبوں کی زبان سے یہ لفظ تمام نہیں ہونے پایا تھا کہ فی الفور انقلاب وجود میرے کا ہو گیا اور میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں چنانچہ دست راست تو خواجہ معین الدّین صاحبؒ چشتی نے اور دست چپ میرے مولائے دوجہاں نے پکڑا اور کھڑا کیا اور عرض کی جناب باری میں کہ یا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ تو اس وقت فرید فردؒ اپنے کو قبول اور بندگان خاص اپنے سے کر لے آواز غیب سے آئی کہ فرید فردؒ تمہارے کو زہد انبیائی کے کرنے سے زُہد الانبیائی کا خطاب عطا کر کے قبول کیا اور فرید فردؒ ہژدہ ہزار عالم میں قیامت تک ہوئے گا والئے ہند صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ صاحب سے فرمایا کہ بابا قطب الدینؒ جو شہنشائی ولائیت درجہ ساتھ لوازم ظاہری باطنی کے فقیر معین الدّینؒ سے حاصل کیا تھا تمام و کمال آج فرید الدّین کو دیا غرض اونہوں نے اسی طرح سے کہا اور حضرت کلاں آمین آمین کرتے رہے بعد اوس کے حضرت والئے ہند صاحبؒ نے فرمایا جو کچھ نعمت ظاہری و باطنی میں نے جناب خواجہ عثمان ہارونی صاحبؒ سے حاصل کی تھی آج فرید فردؒ کو دے دی اور فرمایا کہ بابا قطبؒ بڑے بخت تیرے یاور ہیں کہ ایسا شہباز تیرے دام میں آیا اور ایسا شخص صاحب منظوری کا تیرے سلسلہ میں داخل ہوا محض تمہارا ہمارا آنا ملک عرب سے یہی ارادہ ایزدی اور حکم نبویؐ تھا کہ اس

شخص پر درجہ ہائے تمام ظاہری باطنی تکمیل ہو کر فردیت کا خطاب کمال ہوا اور یہ خاندان چشت میں چراغ ہوگا اور تمام لقب و ذات صفات اس نے تمہاری برزخ و سلسلہ چشت میں محو کر کے چشتی ہی لقب حاصل کرلیا آج سے سوائے فرید فرد چشتیؒ کے اس کو اور اس کی اولاد در اولاد کو کوئی نہ کہے گا اور اولاد اس کی بھی آدم ثانی ہوگی اس واسطے کہ ولائیت آدمی و نوحی کا درجہ اس پر تمام و کمال ہو چکا ہے اس واسطے آدم ثانی اس سے نسل پیدا ہوگی اور سب کو خدا پاک منظور و مقبول فرما کر بسیاری کو درجہ ولائیت حاصل ہوگا کیونکہ ذات باری تعالیٰ کو اپنے انبیاء و اولیاء و صُلحاء کی نسل دیگر عوام سے زیادہ تر عزیز ہوتی ہے۔ جیسے قرآن شریف میں سورت کہف کے درمیان اَبُوْهُمَا صَالِحًا ○ کی تعریف فرما کر خضر علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام و یوشع علیہ السلام تین پیغمبروں سے خدمت گذاری اون لڑکوں کی جو دیوار گرنے کے قریب تھی کرائی محض واسطے لحاظ و منظوری والد صالح اون کے تھے دوسری جگہ سورت طور میں فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ الی آخرہ آیت بھی شان اولاد صدیقین کے واسطے فرمایا یعنی اولاد صالحین کو بمرتبہ پدران کے پونچادیں گے اور اس فرید فردؒ نے وہ جہاد اکبر خالصاً للہ تمام عمر میں کیا ہے اور محویت تامہ و فناء ثلاثہ برزخ اپنے میں حاصل کی ہے کہ دوسرے بشر کو یہ درجہ کم حاصل ہوگا خلاصہ یہ کہ مقبول و منظور جناب ایزدی میں ہوا جب تک تمام ذات صفات اپنی محو و فناء برزخ شیخ کی ذات صفات میں نہیں ہوتی وصول تمام درجہ کا محال جیسا فرید فردؒ نے اپنی ذات صفات یعنی قریش و سادات و فاروق لقب یہ تمام محو کر کے جو حسب نسب ان کا تھا اور ذات صفات شیخ میں فناء حاصل کی اور چشتی ہوا ایسا تمام سالکان طریقت کو خدا نصیب کرے اور اے طالبان طریقت جتنا کسی نے فناء حاصل کیا برزخ اپنے میں اوتنا ہی فیض اوٹھایا اور سوائے برزخ کے روئیت ذات باری تعالیٰ کی نہ اس دنیا پر اور نہ آخرت میں کسی کو حاصل ہوگی تکمیل روئیت اوسی کو حشر میں بھی ہوگی جس کا برزخ تکمیل ہوگا کیونکہ جن کا برزخ درست نہیں محض ایک ساق پاء ذات کی روئیت ہوگی قرآن شریف کے ساتھ ثابت ہے سورت قلم میں یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ○ معنے:۔ جس دن کھولی جاوے گی پنڈلی سے اور بلائے جاویں گے واسطے سجدہ کے پس نہ کرسکیں گے جن کو عرفان نہ ہوگا۔ کیونکہ جس چیز کا عرفان

نہ ہوا اوس کو کب پہچان سکتا ہے اسی واسطے رویت ذات کی سوائے برزخ کے نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی مصنف کتاب ہذا کے پیرو مرشد نے کیا تعریف برزخ کی کری ہے کہ سُبحان اللہ برزخیہ رسالہ اپنے میں ۔

صُورتِ مُرشد صَمد کا آئینہ ہے یہ شکل احمد اَحد کا آئینہ
شُغل بَرزخ رَات دِن کرتے رہو نَام مُرشد ہَر گھڑی پڑھتے رہو
یہ عَجائب شُغل ہے اے دوستو یہ مُعمّہ ہے اسے تم بُوجھ لو
یہ گنبد عَرش ہے پہچان لو یہ سمندِ لامکاں ہے جَان لو
یہ عجب، دَریا ہے دَریائے کریم یہ عَجائب بحر ہے بحرِ رحیم
جِس گھڑی اس بحر میں گھُس جَاؤ گے گوہرِ نَایاب عِرفان پَاؤ گے
بُوجھ مُرشد کی خُدا کی بُوجھ ہے بُوجھ اُس کے مُصطفےٰ کی بُوجھ ہے
بُجھ اس کی ہے کتابوں میں مگر چاہیے اس بُوجھ کو کامِل بَشر

الغرض بعد اس تعلیم طریقت کے والی ہند صاحبؒ نے میرے ہادیؒ برحق کو فرمایا اب خلافت نامہ حسبِ دستور و حسب نسب مُستقیہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کرو اور بندہ کو محفل میں لائے چنانچہ پیرو مرشد میرے حسبُ الحکم خواجہ کلاں سامنے حضور کے خلافت نامہ تحریر فرمایا القاب امامت کُلی مجددی فردیت وزُبد الانبیائی کے سے سرفراز فرمایا اور قطبِ عالم اغیاثِ ہند کا اشارہ کر دیا اور مُواہیر شہادت کی تمام اہل اللہ خلفاء جن وانس اپنے سے اور حاضرین اہل اللہ سے مشرف کرا دیا اسم مبارک یہ ہیں ۔ ا۔ قاضی حمید الدین ناگوری صاحبؒ ۲۔ شیخ بدر الدین غزنویؒ ۳۔ شیخ برہان الدین بلخی صاحبؒ ۴۔ شیخ ضیاء الدین رومیؒ ۴۔ شمس الدین التمشؒ بادشاہ دہلی ۵۔ شیخ بابا محمد بحری بحر دریا ۶۔ شیخ فخر الدینؒ حلوائی ۷۔ خواجہ میر شیخ سعد الدینؒ ۸۔ شیخ محمود بہاریؒ ۹۔ محمد حاجری شاہؒ احمد ۱۰۔ سلطان نصیر الدین غازیؒ ۱۱۔ شیخ برہان الدینؒ حلوائی ۱۲۔ شیخ محمد حسین بخاریؒ ۱۳۔ شیخ احمد شاہؒ بدخشانی ۱۴۔ شیخ نبی احمدؒ ۱۵۔ شیخ فیروز شاہؒ ۱۶۔ شیخ بدر الدین مُوئے تابؒ ۱۷۔ شاہ خضر رُومی قلندرؒ ۱۸۔ شیخ نجم الدین قلندرؒ۔ یہ نوزدہ خلفاء حضرت جناب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس فقیر کی خلافت میں شامل تھے اور اوسی روز

سے بختیار کا لقب میرے مولاء کو ہوا اور علاوہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے ۲۳ خلفاء میں سے بھی اس بندہ قطب الدّین کی خلافت میں شامل تھے وہ اسم ہائے مبارک یہ ہیں ا۔ شاہ خواجہ فخر الدینؒ ۲۔ شیخ حمید الدین صُوفی اَشقرِیؒ ۳۔ شیخ حمید صُوفی اُسودِیؒ ۴۔ شیخ بُرہان محمدؒ ۵۔ شیخ احمد شاہ کابُلیؒ ۶۔ شیخ محسن شاہؒ ۷۔ شیخ محمد سلیمان شاہؒ ۸۔ شیخ محمد شمس الدینؒ ۹۔ شیخ حَسن خَیاطؒ ۱۰۔ شیخ عبداللہ عُرف جوگی ۱۱۔ شیخ صدر الدینؒ شاہ ۱۲۔ شیخ ترک محمدؒ ۱۳۔ شیخ علی مَدائین سَنجرِیؒ ۱۴۔ شیخ احمد یادگار سَبزواریؒ ۱۵۔ خواجہ عبداللہ بَیابانی ۱۶۔ شیخ محمد فَناء دِلؒ ۱۷۔ شیخ وحید سلطان مسعود غازیؒ خورد یہ تو انسان تھے اور شش خلفاء آجِناء میں سے تھے۔ ا۔ سَفرغُوق (مولوی مرنی) ۲۔ بُغرُوض (حافظ قرآن) ۳۔ جَغرُوق (مفسر) ۴۔ مُمُوغَشُوش (محدث) ۵۔ جُوش وَدُود (قاری حدیث طریقت) ۶۔ طَرقَداوُش (منطقی) ان حضرات کی بھی مَواہیر خلافت نامہ پر لگوائے گئے اور علاوہ اسکے اور حضرات صاحب مکتوبات بھی موجود تھے اوس جلسہ میں نام اون کے یہ ہیں ا۔ حضرت شیخ مُحیُ الدِین صاحبؒ عربی صاحب مکتوب نطاب دَائیرہ حقیقت ۲۔ شیخ فَرید الدِین عَطّار صاحبؒ مکتوب نطاب گمُان الغَریب ۳۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ صاحب مکتوب نطاب بَطنُ البَطوُن ۴۔ شیخ شاہ بَدِیعُ الدِین عُرف شاہ مَدار صاحب مکتوب نطاب الوہیت امی ۵۔ حضرت سید اجمل امجد بَہرائچی صاحب مکتوب نطاب مَاثُورہ سُبحان ۶۔ حضرت محمد ابوالقاسم صاحبؒ تاریخ ظُہرَت نامہ ۷۔ حضرت شیخ ابُو نجیب عَبدُ القاہر سُہروَردی صاحب مکتوب نطاب کَرِیمُ القُطب ۸۔ حضرت مُحی الدِین رَسُولی صاحب مکتوب نطاب اِسرارُ المَدجَرح ۹۔ شیخ عماد الدین یَاسُراوندِی صاحب مکتوب نطاب تجشی غَیب ۱۰۔ حضرت جناب شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب مکتوب نطاب اُورَاد ظُہرَت ۱۱۔ حضرت شیخ مجد الدین بغدادی صاحب مکتوب نِطاب اَلِلسّانُ الوَحدِیت ۱۲۔ حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ شامی مکتوبات نطاب سَنبَلُ الوَجُود ۱۳۔ شیخ نجم الدین احمد کبیر صاحب مکتوب نطاب ضَمِیمہ نُصرت ۱۴۔ شیخ رضی الدین عَلالاَ صاحب مکتوب نطاب وَارثُ الخَلائق۔ ۱۵۔ شیخ ابوالحسن کردویہ صاحب مکتوب نِطاب قَصَصُ الوَاحدِیت ۱۶۔ شیخ عبداللہ قریشی ہاشمی صاحب مکتوب نطاب غیُورُ الشوکَت ۱۷۔ حضرت شاہ بدر الدین غزنوی صاحب مکتوب نِطاب گزمین خَلوَت ۔ ۱۸۔ حضرت خضر رُومی صاحب مکتوب نِطاب حسین

الغَرُوف ۱۹۔ حضرت شاہ صَعُوطی صاؔحب مکتوب نطاب اَشغَالُ الوَاحدِیت ۲۰۔ حضرت شیخ حمید الدین صوفی سَعدی ناگوری صاؔحب مکتوب نطاب نَعیم اَسوَد ۲۱۔ حضرت احمد شاہ غزنوی صاؔحب مکتوب نطاب حَارِثُ الوَجُود ۲۲۔ حضرت سلطان شاہ ملتانی صاؔحب مکتوب نطاب نُورالمَسرُور ۲۳۔ حضرت شاہ طیوُر طُوسی صاؔحب مکتوب نطاب رَمیع الوُہیت ۲۴۔ حضرت شیخ عبداللہ صاؔحب مکتوب نطاب نُورالاَفکار ۲۵۔ حضرت شیخ نعمت شاہ صاؔحب مکتوب نطاب کَبیر المُقدم ۲۶۔ حضرت اُودہی شاہ صاؔحب مکتوب نطاب خَطُوطُ الصّوَر اور ۲۷۔ حضرت قادر نَامتُور شاہ صاحبؒ و ۲۸۔ حضرت شاہ نجم الدین دہلوی صاحبؒ معہ دیگر عوام الناس محفل میں اوّل سجدہ تعظیمی خواجہ قطب الدین صاحبؒ اپنے پیرو مرشد کے قدموں پر کر کے اپنے بندہ فرؔید فرد کو سامنے حضرت خواجہ غریب نواز صاحبؒ کے بھلایا اور حضرت مَمدُوح نے اوّل ایک پیچ پٹکہ یعنی عمامہ سبز کا سر پر ڈالا اور بعد کو میرے مولائے دوجہاں سے بند ہوایا اور خرقہ مبارک اپنے جسم مبارک مُتبرّک سے اوتار کر اس فرؔید فرد کو پہنایا بیعت امامت اور حوالت وارشاد سے مشرف فرما کر مثال خلافت بخطاب ہائے باطنی کے عطا فرمائی اور پڑھ کر تمام حُضّار مجلس کو سنا دی اور پیش خبری فرمائی کہ ایک مخدومؒ اور ایک محبُوبؒ تم سے فیض یاب ہونے والے ہیں اور دنیا پر ہی خوشخبری مقام محمود کے واسطے مغفرت و مخلصیِ اُمّت سَیّد المُرسَلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تم کو حاصل ہوگی کہتے ہیں اوس وقت بَدیع الدّین شاہ مدّار صاحبؒ نے فرمایا کہ فرید فردؒ بابا ہمارا ابھی ختم شربت پر دلایا کرنا اب بوقت بہشتی کے وہ شربت اون کے ارواح کو تقسیم ہوتا ہے غرض اوسی وقت میرے مولائے دوجہاں باامر خواجہ غریب نواز صاحبؒ کے جملہ اشیاء مُفاوضَات مَعنُویَہ اور مکتوباب نطاب اپنے اور حضرات پیران عظّام سلسلہ ہائے اور تبرکات ملبوسات اور اسناد خلافت ناجّات اپنے اور حضرات پیران عظّام شجرہ کے اس فقیر فرؔید فرد کو مرحمت فرمائے اور مثل اپنے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں صاحبِ مجاز مرفوعُ الاجازت الوالعزم والمرتبہ شہنشاہِ ولائیت میں حمان صفات کر دیا اور دونوں حضرات نے وصیت فرمائی کہ اب فرید فردؒ بابا تعلیم و تلقین مخلوق الٰہی میں مصروف اور جہاد اب ترک کرو کیونکہ جب نبی کو نبوّت کا درجہ اور ولی کو ولائیت کا مکمل ہو گیا اور خلافت و امامت کے چاروں درجہ حاصل ہو چکے پیغام رسانی اور تعلیم و تلقین بندگان خدا تعالیٰ کی اوس پر

فرض ہو جاتی ہے اور ذات باری تعالیٰ کو فضل سے وصل کرانا اپنی مخلوق کا بس عزیز ہے سورت حج میں فرمایا ہے اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۝ معنے :۔ اللہ پسند کرتا ہے فرشتوں اور آدمیوں سے پیغام پہنچانے والیوں کو۔ اب سیر کر کے اور بیٹھ کے اور خلق سے اور کرامت سے جس طرح ہو سکے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ترقی میں مشغول ہو جاؤ اور شریعت طریقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پھیلاؤ اور غذا ظاہری بھی اختیار کرو تا کہ حواس امکانی پیدا ہوں اور تقویت بدن ظاہری کی اب اَمر معروف و ہدائیت خلق اللہ میں صرف کرو کیونکہ ذات باری تعالیٰ نے وجود مسعودؓ تیرے کو کان مغفرت و بہبودی اُمتِ حبیب پاکؐ اپنے کے واسطے پیدا کیا ہے اس وقت یہ کلام لوحِ محفوظ ہے یہ بشارت و وصیت تمام اہل اللہ حاضرین نے سن کر آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کیا اور سب نے گواہی ثبت کی اور مبارک باد تمام نے دی۔

# ۱۳۔ باب سیزدہم

## دربیان رخصت حاصل کر کے ہانسی آنا اور خواجہ جمال صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت ہونا اور کوٹھوال چلہ نماز معکوس گزارنا اور پھر دہلی شریف جانا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سرِ عُبُودِیت شریف مکتوب نطاب اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد شرف خلافت کے حضرت خواجہ غریب نواز صاحبؒ نے فرمایا کہ اب فرید فردؒ بابا چہار ماہ تک برزخ کبریٰ اپنے پیرومرشد سے تعلیم سامنے ان کے کرو حسبِ الحکم حضور انور چہار ماہ تک شغل کر کے فارغ ہوا تا کہ چھ برس اسی شغل میں پورے ہو گئے میرے مولائے دوجہاں نے ۲ محرم ۵۹۹ ہجری روز جمعہ بعد نماز رخصت کیا اور فرمایا کہ فریدؒ اللہ حافظ تمہارا ہے گا۔ دنیا چند روزہ ہے اس میں فیض رسانی پر کمر باندھ لو سورت انعام میں خدا پاک فرماتے ہیں وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ اس زندگی میں جو کچھ فیض رسانی و پیغام رسانی ہو سکے کرلو دوسری جگہ سورت مائدہ میں فرمایا ہے مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ذمہ پیغام رساں کا پیغام پونچانا ہے جس کا حصہ نور معرفت یا اسلام یا ایمان کا ہوگا اوس کو ذات باری دے دے گا لیکن تم اپنی کار میں غفلت مت کرنا جس جگہ رہو زبان ہلاتے رہو اور رغبت اسلام کی دلاتے رہو اور بعد اسلام حاصل ہونے کے تعلیم طریقت کی طرف رجوع کراؤ کہ موسن کا درجہ تب حاصل ہوتا ہے جب تعلیم طریقت کی درست ہو جاوے جب ظاہر باطن صاف ہو جاوے تب مؤمن کا درجہ پورا ہوتا ہے مخلوق عیال اللہ کا ہے جو شخص نفع پونچانے والا عیال اللہ کو ہو وہ ذات باری کو بہت پسند ہوتا ہے اور اس سے بہتر نفع اور کوئی نہیں کہ بندگانِ خدا کو نار سے بچانا اور نور کی طرف داخل کرنا اسی واسطے تمام اولیاء اُمت نے واسطے مغفرت اُمت کے مُستجابیت کے درجہ میں کیا ہے سوال کھانا پینا پہننا کی قوت اس راستہ میں خرچ کرو۔ غرض بندہ مُرشدی قدم بوسی حاصل کر کے رخصت ہو کر دہلی شریف سے دو ساعت کے عرصہ میں شہر ہانسی پونچا تین روز اوس جگہ مکان قاضی شیخ احمدؒ جو اولاد امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھے قیام پذیر ہوا اتفاقاً

اون کا لڑکا ایک محمد جمال الدینؒ نامی تھا کہ شرع وقائع پڑھتا تھا فقیر نے قاضی صاحبؒ سے دریافت کیا کہ یہ لڑکا کچھ پڑھتا ہے قاضی صاحبؒ نے بیان کیا کہ حضرت صاحب ۵۸۶ھ ہجری کی اس کی ولادت ہے اب یہ سولہ سترہ سال کا ہوگیا ہے گا ذہن اس کا ایسا ناقص ہے کہ کچھ پڑھ نہیں سکتا آپ دعاء فرماویں اس فقیر بندہ مرشدی نے دعاء کی کہ اے خداوند کریم تو اس فقیر کی دعاء سے آج شب میں اس کو فاضل اجل کردے اللہ تعالیٰ نے دعاء فقیر کی قبول فرمائی وہ لڑکا علی الصباح خواب سے بیدار ہوکر میرے پاس آیا اور دست بستہ عرض کی کہ حضور کی دعاء سے مجھ کو تمام علم حاصل ہوگیا ہے کہ شب کو مجھے عالمِ مثال میں یہ معلوم ہوا کہ حضور نے مجھ کو تمام علم ظاہری کی کتابوں پر عبور کرادیا ہے چنانچہ مجھ کو وہ تمام علم یاد ہوگیا ہے غرض اوسی وقت قاضی صاؒحب بھی بعد نماز اشراق کے آگئے اور بیٹھ گئے میں نے اوس لڑکے سے کہا کہ اپنے والد صاحبؒ سے کچھ علم کی گفتگو کرو بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی غرض وہ قاضی صاحبؒ سن کر متعجب ہوئے اور اس فقیر سے حال دریافت کیا لڑکے اوس کے نے تمام کیفیت بیان کردی بعد اوس کے محمد جمال الدّین کو بیعت توبہ سے مشرف کیا اور تعلیم روحانی یعنی شغل روحی سے اوس کو آگاہ کردیا اور فقیر مقام کوٹھووال کو چلا گیا اور ایک چلہ صلوٰۃ معکوس کا بموجب فرمان اپنے ہادی کے چاہ میں ۴۱ روز کا ادا کیا کہتے ہیں کہ اوس عورت پارساء کے ریسمان کے ساتھ ادا کیا جو ریسمان درگاہ میں موجود ہے اور چند روز تعلیم و ہدائیت مخلوق میں مصروف ہوا بعد اس کے ۳۰۔ صفر ۵۹۹ھ ہجری کو حکم باطن سے میرے مولاء کا ہوا کہ دہلی میں آجاؤ اوسی وقت اسم اعظم چشتیہ وقادریہ پڑھتا ہوا دہلی شریف پونچ گیا اور قدم بوسی مولائے دوجہاں اپنے کی حاصل کر کے تین سجدہ تعظیمی اور سات طواف طریقت کے بجالایا حضور انور نے فرمایا کہ فرید فردؒ بابا ایک چلہ حرز یمانی شریف چشتیہ عالیہ کا بھی ایک سال کا ادا کرو میرے سامنے کیونکہ تمام نعمت تیرے سینہ میں جمع ہوجاوے کہ ذات باری تعالیٰ کا فیض سینہ تیرے سے ہزار ہا لکھ ہائے جن وانس کو پونچے گا غلام نے عرض کی کہ بہتر ہر چہ رضائے مولاء از ہمہ اولی ۱۱۔ تاریخ ربیع الاوّل ۵۹۹ھ ہجری کو حجرہ شریف میں بٹھلا کر تمام شرائط غُسل کبیر وصغیر کے کرا کر ہر ہر درجہ و مراتبات سے آگاہ کر کے اور ملبوسات وخوشبویات عطا فرما کر اور ٹکڑہ حرز شریف کا کرا کر نصاب زکوٰۃ سے آگاہ کر دیا۔

# ۱۴۔ باب چہاردہم

## بعد چلّہ حرز شریف حسبُ الحکم باطنی پیرانِ عظامؒ نے واسطے سکونت شہر اچودہن و ملک پنجاب کے امر فرمانا اور کیفیت زمین ہند پنجاب۔

جناب باباصاحبؒ مکتوب نطاب سرِ عبُودیت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد ادائے چلّہ حرز شریف یمانی چشتیہ کی ۱۷ ربیع الاوّل ۶۰۰ھ ہجری کو فارغ ہوا اور قدم بوسی ہادیؒ برحق اپنے کی کری تو حضور انور نے اَمر فرمایا کہ فرید فردؒ بابا اب تم جاؤ ملک پنجاب میں ہدائیت اور تلقین لوگوں کو کرو اور راہ ضلالت سے راہ ہدائیت پر لاؤ اور ایک جائے نماز اور عصاء ہمارا تبرکات سے قاضی حمید الدین ناگوری کے پاس امانت رکھا ہے کسی وقت میں تم کو وہ بھی پونچ جاوے گا اور جب تم کو امر باطن سے ہوا کرے تو ہمارے پاس آنا اور شہر اچودہن میں قیام اختیار کرو جس وقت ہادی مطلق میرے نے ملک پنجاب شہر اچودہن کیواسطے حکم قیام کا فرمایا تو اس بندہ مرشدی نے عرض کی کہ غلام کو ایسے جادوگروں اور سنگدلوں اور کافروں کی جگہ حکم فرمایا ہے۔ ہر چہ رضائے مولاء از ہمہ اولیٰ۔ اخبار میں وارد ہے کہ جس جگہ جادو اور کفر اور زنا سہ سال متواتر جاری رہے بنا اوس جگہ کی خارج ہو جاتی ہے۔ بمصداق حدیث شریف اَلزِّنَاءُ یُخْرِجُ الْبِنَاءَ۔ یعنی زنا خارج کرتا ہے بنا کو۔ اور مدت اٹھارہ سال کی سحر و جادو کفر کے سبب سے تمام زمین مَتھوُر ہو جاتی ہے ہادیؒ برحق نے در جواب بندہ کے فرمایا کہ فرید فردؒ بابا اسی باعث سے وہ شہر چند مرتبہ مُنہدم و ویران ہوتا رہا ہے تم کو ایک کتاب دیں گے کہ اوس میں تمام احوال آبادی اوس کی اور ویرانی کا تحریر ہے اور وہ احاطہ زمین تمام بسبب سکونت منکران و جادوگران و کافران و زنا کاران کے تحتیٰ تک مَتھور ہو گیا تھا سوائے احاطہ زمین تین کنال جس میں مرقد و مسکن جسم تمھارے کے ہوگی اور اوس زمین کو خدا پاک نے ابد سے جائے ادب و محفوظ رکھا تھا عبادت خانہ ہر قوم اوس احاطہ میں اپنے مذہب کے موافق مقرر کرتے رہے مثل والئے ہند صاحبؒ کے جگہ مزار کی اب تمہاری اوس جگہ قیام

کرنے سے وہ زمین پاک ہو کر لائق مغرفت ہو جاوے گی اور سحر و جادو ملک ہند پنجاب کا تیری خلافت تکمل ہونے سے سست ہو گیا اب بالکل باطل ہو جاوے گی جیسا ہمارے مسکن کی جگہ خدا پاک جل جلالہٗ نے نور سے پر کردی گئی تھی ویسا ہی تمھارا مسکن بھی مغفرت و نور سے پر کر دیا جاوے گا کہ تا قیام زمانہ تک مخلوق الٰہی اور اُمت حضرت شہنشاہِ دوسَرا صلی اللہ علیہ وسلم کو فیض جاری رہے گا اور علم ازل سے تھا کہ زمین ہند و پنجاب میں فَردیت کا درجہ تمھارے ہی وجود مسعودؒ پر قائم ہو کر اسلام پھیلے گا اور شریعت و طریقت کی تعلیم تمھاری اور تمھارے داخلان سلسلہ کے اہل اللہ سے ترقی ہو گی اور وہ زمین تمھارے ہی نام سے منسوب کی گئی ہے تم وہاں جاؤ اور سکونت اپنی اختیار کرو کہ تمھارے قدم کی برکت سے ہزار ہا مخلوق کو اوس ملک پنجاب میں بدلہ کفر کے اسلام کامل حاصل ہوگا اور عوض جادوگروں کے عالم اور فاضل اور عارف اور کامل ہو جاویں گے اور بیخ جادو کی بالکل اوکھیڑ کے پھینک دی جاوے گی کہ اون جادوگروں کی جادوگری کا اثر تحت سجّین تک پونچ جاوے گا اور بسبب شغل نوری کرنے تیرے سے اور تیرے داخلان خاندان سے نار سے امن حاصل کر کے نوری ہو جاویں گے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اوس زمین کا سبب گردانا ہے کہ قلب ماہیت اوس زمین کی ہیّت بدل جاوے سبحان اللہ زہے شان جناب فرید فردؒ عالم کی ہے کہ ناری سے نوری ہوئے مصنف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ یہ فقیر جب اس جگہ تک تحریر مضمون کرتا ہوا آیا تو یہ ابیات قصیدہ وارث شاہ صاحبؒ کے بطور القا کے میرے قلب پر آ گئے اس واسطے خود بخود قلم سے تحریر ہو گئے۔

## ابیات

مودودؒ دا لاڈا پیر چشتی شکر گنج مسعودؒ بھرپور ہے جی — بائیس قطباں وچہ پیر کامل جِسدی عاجزی زُہد منظور ہے جی
خاندان وچہ چشت دے قابلیت شہر فقر دا پتن مَعمُور ہے جی — شکر گنجؒ نے آن مقام کیتا دُوکھ درد پنجاب دا دُور ہے جی

تحریر فرماتے ہیں کہ چار مکاں ملک ہند پنجاب میں ابتداء سے کمال کفر و جادو و بدکاری کثرت سے رہی تھی اجمیر۔ اندر پت یعنی دہلی وکلیر۔ اور اجودہن یعنی پاک پتن شریف سو خدا پاک جل جلالہٗ نے اجمیر شریف کے احاطہ کا مَاہیّت قلب زمین والئے ہند صاحبؒ کے وجود سے اور کلیر شریف مخدُوم

صاحبؒ کے وجود سے اور پاک پتن شریف جناب بابا صاحبؒ کے وجود سے اور دہلی شریف جناب شاہ محمد قطب الدین شاہ صاحبؒ اور محبوب الٰہی صاحبؒ کے وجود سے بدل کر ناری سے نوری ہوئے چونکہ دہلی شریف جگہ سلطنت ہند کے حکم خواجہ غریب نوازؒ سے مقرر ہوئے اس واسطے محبوب الٰہی صاحبؒ اور چراغ دہلوی نصیر الدین صاحب کی بھی مسکن اوس جگہ ہوئے کہ تمام ملک زیر حکم دہلی کے مطیع و فرمانبرداری کرتے رہیں گے اور لاہور اور ملتان میں ابتدا سے اسلام رہا ہے کفر و سحر کم ہوا ہے۔ مصنف کتاب اس جگہ برادران طریقت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ جو شیخ فناء ثلاثہ سے کامیاب ہوا اوس کا کوئی قول فعل سوائے امر باطن والہام وحی کے نہیں ہوتا کیونکہ خدا پاک شان جناب رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورت نجم میں فرماتے ہیں وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○۔ نہیں کچھ بیان کیا حبیبؐ میرے نے ساتھ ہوائے یعنی خواہش نفسانی کے جب تک وحی نہیں ہوا۔ اسی طرح سے قول فعل فَنَافِی الرَّسُول والے کا بدون الہام وحی کے نہیں ہوتا جو پیش خبری اولیاء اللہ نے بیان فرمائی ہے حکم باطن سے فرمائی ہے علم غیب کا اپنے رسولوں اور صدیقین کو جتنا خدا پاک دیتا ہے وہ بیان فرماتے ہیں چنانچہ سورت آل عمران میں حکم فرمایا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ معنے:۔ خدا پاک فرماتے ہیں نہیں اللہ خبردار کرتا اوپر غیب کے لیکن جس کو پسند کرتا ہے پیغام رسانان اپنے سے جس کو چاہتا ہے۔ دوسری جگہ سورت جن میں فرمایا عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ معنے:۔ وہ جاننے والا غیب کا ہے پس نہیں خبردار کرتا غیب پر مگر جس کو چاہے اور پسند کرتا ہے پیغام رسانان کو۔ اے عزیز یہ پیغام رساں جو نبی ولی ہوئے ان کی پیش خبری بیان کرنا سچ ہے اور منکر اس کا قرآن شریف کا منکر ہے مولانا رُوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

## مثنوی

لوح محفوظست او را پیشوا | از چہ محفوظست محفوظ خدا
آنکہ از حق یابد و وحی و جواب | ہرچہ فرمائید بود عین ثواب

نے نجومست و نہ رملست و نہ خواب　　وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ دربیان　　وحی دل گویند آنرا صوفیان

وحی ہونا زنبور کم ترین پیدائش کا قرآن شریف سے ثابت ہے سورت نحل میں وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ الی آخر آیت اور وحی ہونے انسان اشرف المخلوقات و اولیاء اللہ میں کیا شک اور صاحب شک کے ایمان میں خلل ہوتا ہے تب اولیائے اللہ پر گمان وظن شک کا اوٹھتا ہے نعوذ باللہ منہا جمیع مؤمنین کو اس شک سے یاالٰہی بچالے اور نبی و ولی اپنے کے دل میں محبت پیدا کرے عزیز اولیاء اللہ کا کوئی قول فعل بدون حکمت وامر الٰہی کے نہ سمجھنا چاہیے چاہے عقل ناقص کے فہم میں آوے یا نہ آوے تسلیم کرے یہی مخلصی کا راستہ ہے۔ الغرض بعد اس کے جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہادی مطلق نے وصیت فرمائی کہ خداپاک نے قرآن شریف سورت فرقان میں فرمایا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ یعنی جو کوئی توبہ کرتا ہے اور ایمان لاتا ہے اور عمل کرتا ہے صالح پس اون لوگوں کے بدل دیے جاتے ہیں بدیوں کی جگہ نیکیاں بدیاں محو کر کے بجائے اون کے نیکیاں دی جاتی ہیں اور اللہ غفور الرحیم ہے۔ تو جب تم مخلوق الٰہی کو سعی اور کوشش ظاہری باطنی سے اسلام میں داخل کرو گے ناری سے وہ نوری ہو جاویں گے اب جہاد اعظم تمہارا یہ ہے رات دن اس جہاد اعظم میں مصروف ہو جاؤ اور ایک کتاب جناب پیر و مرشد برحق میرے نے عطا فرمائی تاریخ التمشی جو سلطان شمس الدین برادر طریقت میرا جو کاملین زمانہ سے تھا اوس نے جمع کرائی تھی ہادی میرے نے ارشاد فرمایا کہ فرید فردؔ بابا اس کتاب میں تمام آبادی ہندوستان کا ذکر بخوبی تمام ہے اور جس جگہ تیرا جسم دن قیامت تک قائم رہے گا اوس کا بھی حال مفصل ہے اس تاریخ میں تو اپنے مجدد کو سپرد کر دینا اسی طرح مجدّد کے پاس یہی رہا کرے گی اور آخر زمانہ میں جب تمام احوالات کی غلطی پھیل جاوے گی اور بہت باتیں بہتان کی اور بناوٹ کی پیدا ہوں گی اوس وقت مجدد زمانہ سے اس کا احوال پھر تیرے خاندان میں ظاہر ہوگا اور اوس وقت تمہارے خاندان میں یہ کام آوے گی اور اوس وقت جو شخص مجدّد سے فیض یاب ہوگا پھر تمام احوال سندی اوس کو حاصل ہوں گے قریب زمانہ

مہدی علیہ السلام کا ہوگا اور ۱۰۰۰ھ ہجری تک تو تمام تبرکات و محقق حالات واضح رہیں گے بعد اوس کے سوائے مجدد یا تابعدار کے دوسرے کسی کو نہ حال اولیاء اللہ سے پوری واقفیت ہوگی مگر تیراں صد کے بعد زمانہ میں جو صفات ظاہر کا ظہور ہوگا اوس زمانہ میں یہ محقق حالات پھر تیرے خاندان میں ظاہر ہوں گے یہ پیش خبری کا ارشاد فرمایا۔

# ۱۵۔ باب پانزدہم

## در بیان کیفیت شہر اجودھن و آبادی ابتدائی و سکونت قوم ہائے اور ویران ہونا اور آباد ہونا کئی مرتبہ تاریخی احوال۔

اب اس جگہ پاک پتن شریف کا تاریخی احوال بیان کیا جاتا ہے جو تاریخ التمشی سے بطفیل ہادیِ برحق وپیشوائے مُطلق اس مصنف کتاب ہذا کو حاصل ہوا تحریر کرتا ہوں کہ سابق آبادی ہندوستان کا یہ دستور تھا کہ جو راجہ دہلی میں رئیس ہوتا تھا جو شہر از سر نو اپنی قلمرُو میں آباد کرتا اپنے نام پر مشہور کرتا تھا علی ہذا اور دہلی کا نام اوسوقت اندر پت تھا پرتھی راج کیوقت جن کو رائے پتھوڑا بولتے ہیں دہلی نام ہوا او سکے وقت۔

| اسم راجہ نمبر | ولدیت | تخت گاہ | سنہ | مدت سلطنت | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| شیر سنگھ (۱) | راج سنگھ | اندر پت | ٦٦٨ بکرما جیدی ٦١١ء ۹۲۷ھ فارسی | ۴۵ سال | اس راجہ نے اسی سن میں پاکپتن شریف کو پہلے آباد کیا اور نام شیرش پت اجکو دھار کھا اوس میں ہوا پرست لوگ سکونت رکھتے تھے اور ۷۰ کوس کی حد میں آباد تھا اور جگہ ریاست اوس کی پنجاب میں مقرر ہوئے۔ اوس کے زمانہ میں چار مرتبہ اس شہر کے مکانات منہدم ہوئے اور پھر آباد ہوا۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ہرسنگھ (۲) | شیر سنگھ | اندرپت | ۷۱۳<br>۶۵۶ء<br>۳۷ھ | ۱۳سال | اوس نے اس شہر کا نام ہرپور شیر گھان رکھا اور اس میں خاک پرست لوگ آباد کرے اس راجہ کے زمانہ میں بھی دو مرتبہ بارش سے گر گیا اور ایک مرتبہ ویران ہوا۔ |
| جیون سنگھ (۳) | ہرسنگھ | اندرپت | ۷۲۹<br>۶۵۹ء<br>۵۰ھ | ۷سال | اور اس شہر کا نام گوتم جیا تھا اور اس میں آب پرست آباد کرے اس راجہ کے زمانہ میں بھی ایک مرتبہ بارش سے گر گیا اور منہدم ہوا۔ |
| انیکپال (۴) | اوگھرسین | اندرپت | ۷۳۳<br>۶۷۶ء<br>۵۷ھ | ۱۸سال | جیون سنگھ کے بعد سلطنت انیکپال کو ملی اور اس شہر کا نام انکھی پور رکھا اور اس میں زمین پرست رہتے تھے اس راجہ کے زمانہ میں بھی چار مرتبہ ہوا سے منہدم ہوا۔ |
| باسدیو (۵) | انیکپال | اندرپت | ۷۵۱<br>۶۹۴ء<br>۷۵ھ | ۱۹سال<br>۱۸یوم | اور اس شہر کا نام چندرسید تھا ۳۲ کوس کے گرد میں آباد تھا اور اوس میں قمر پرست سکونت رکھتے تھے۔ اس راجہ کے زمانہ میں دو مرتبہ بھونچال سے لوٹا گیا اور دو مرتبہ ویران ہوا۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| کنگ پال (۶) | باسدیو | اندرپت یعنی دہلی | ۷۷۰<br>۷۱۳ء<br>۹۵ھ | ۲۱ سال<br>۳ ماہ<br>۲۸ یوم | اور اس شہر کا نام کھندرامی رکھا ےاکوس کی حد میں آباد کیا اور اس میں سورج پرست رہتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی کفر اور جادو اور زناکاری کے باعث سے تین مرتبہ زمین میں غرق ہو گیا تھا اور بعد کو قلعہ خام جادوگرون نے تھوڑی سی زمین میں تیار کرلیا اور جادوگڑھ نام رکھا۔ |
| پرتھی پال (۷) | کنکپال | اندرپت | ۷۹۴<br>۷۳۵ء<br>۱۱۷ھ | ۱۹ سال<br>۶ ماہ<br>۱۹ یوم | اس شہر کا نام پرتھی پور رکھا۔ اور اس میں ستارہ عطارد و زہرہ پرست آباد ہوئے۔ وہ بھی کمال جادوگر تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں تین مرتبہ لوٹا گیا اور ایک مرتبہ آگ سے جل کر مطلق ویران ہوا۔ |
| جسدیو (۸) | پرتھی پال | اندرپت | ۸۱۱<br>۷۵۴ء<br>۱۳۷ھ | ۲۱ سال<br>۷ ماہ<br>۸ یوم | اس شہر کا نام جوڑہ پور اود ہم نگری رکھا اور اس میں مشتری پرست سکونت رکھتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی بہت جادوگر تھے تجارت کرتے تھے وبا پڑ کر مرگئے اور تین مرتبہ تباہ ہوا اندھیری سے گر گیا اور مدت ویران رہا۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ہرپال (۹) | جسدیؤ | دہلی | ۸۳۲<br>۷۷۵ء<br>۱۵۹ھ | ۱۴سال<br>۴ماہ<br>۹یوم | اس شہر کا نام ہری پور رکھا گیا اور اس میں مریخ وزحل پرست ستارہ آباد کیے تمام جادوگر تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی دو مرتبہ لوٹا گیا اور گر گیا چند عرصہ ویران رہا۔ |
| اودھی راج (۱۰) | ہرپال | دہلی | ۸۴۶<br>۷۸۹ء<br>۱۷۳ھ | ۲۶سال<br>۷ماہ<br>۱۱یوم | اس شہر کا نام راج پور رکھا اور اس میں حیوان پرست رہتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی یہ شہر تین مرتبہ لوٹا گیا اور ویران رہا۔ |
| بچھراج (۱۱) | اودھی راج | دہلی | ۸۷۲<br>۸۱۶ء<br>۲۰۱ھ | ۲۱سال<br>۴ماہ<br>۱۳یوم | اس شہر کا نام بچھر بجہت گڈہ رکھا اور اس میں نباتات پرست سکونت رکھتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی دو مرتبہ آگ سے جل کر برباد ہوا اور ایک مرتبہ ہوا سے ویران ہو گیا تھا چند سال ویران رہا۔ |
| انکپال (۱۲) | بچھراج | دہلی | ۸۹۴<br>۸۳۷ء<br>۲۲۳ھ | ۲۲سال<br>۳ماہ<br>۶یوم | اور اس شہر کا نام انگوپالتھی تھا اور اس میں جماد پرست سکونت رکھتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی تین مرتبہ تباہ ہو گیا پانی بارش سے اور ہوا سے۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| رکھ پال<br>(۱۳) | انکپال | اندرپت<br>یعنی دہلی | ۹۱۶<br>۸۵۹ء<br>۲۴۵ھ | ۲۱ سال<br>۶ ماہ<br>۵ یوم | اس شہر کا نام رکھناتھ گڈھ رکھا اور بت خانے بہت کثرت سے بنوائے اور اس میں بُت پرست سکونت رکھتے تھے اور جادوگر جادو بہت کیا کرتے تھے آپس میں لڑکر مرگئے مدت تک ویران رہا بعد ہوا سے ریگ اوڑھ اوڑھ کر ایک ٹیلا یعنی ٹبہ سا ہوگیا۔ |
| نیک پال<br>(۱۴) | رکھ پال | اندرپت<br>یعنی دہلی | ۹۳۸<br>۸۸۱ء<br>۲۶۸ھ | ۲ سال | اس شہر کا نام نیک پور رکھا اور اس میں جنّات پرست آباد ہوئے دو سال اس کے مرنے کے بعد ویران ہوگیا۔ |
| گوپال<br>(۱۵) | نیک پال | اندرپت<br>یعنی دہلی | ۹۴۰<br>۸۸۳ء<br>۲۷۰ھ | ۱۸ سال<br>۵ یوم | اس شہر کا نام گوپال نگری رکھا اور اس میں دُختر پرَست سکونت رکھتے تھے اور اس راجہ کے زمانے میں بھی تین مرتبہ منہدم ہوا۔ |
| سلکبین<br>(۱۶) | گوپال | دہلی | ۹۵۸<br>۹۰۱ء<br>۲۸۹ھ | ۲۵ سال<br>۲ ماہ<br>۱۰ یوم | اس شہر کا نام سالک پور رکھا اور اس میں بندر پرست سکونت رکھتے تھے اور نہایت جادوگر تھے اس راجہ کے زمانہ میں بھی تین مرتبہ آگ سے جل گیا اور تین دفعہ ہوا سخت سے نابود ہوگیا اور ویران رہا چند عرصہ۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| جیپال (۱۷) | سلکھین | دہلی | ۹۸۳<br>۹۲۶ء<br>۳۰۴ھ | ۱۶سال<br>۴ماہ<br>۱۳یوم | اس شہر کا نام جیوا گتھ رکھا تھا اور اسمیں جسرت پرست باپ رام کا تھا سکونت رکھتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں بھی چار مرتبہ برباد ہوا بادسخت سے اور اندھیر سے۔ |
| کنور پال (۱۸) | جیپال | اندرپت یعنی دہلی | ۱۰۰۰<br>۹۴۳ء<br>۳۳۲ھ | ۲۹سال<br>۹ماہ<br>۱۱یوم | اس شہر کا نام کنور گڈہ رکھا گیا اور اس میں چیچک پرست رہتے تھے اور اس راجہ کے زمانہ میں سب لوگ چیچک کے عارضہ سے ہلاک ہوئے اور بعد کو ہوا سے تین مرتبہ لوٹا گیا۔ |
| انیکپال (۱۹) | کنور پال | دہلی | ۱۰۲۹<br>۹۷۲ء<br>۳۶۲ھ | ۲۹سال<br>۶ماہ<br>۱۸یوم | اس شہر کا نام گئی پال پور رکھا تھا اور اس میں گھنیا پرست بہت سکونت رکھتے تھے اور اس راجہ کے زمانے میں بھی تین دفعہ آگ سے جل کر ویران ہوا ایک مرتبہ بارش سے گر پڑا۔ |
| بجی پال (۲۰) | انیکپال | دہلی | ۱۰۵۹<br>۱۰۰۲ء<br>۳۹۳ھ | ۲۴سال<br>۶یوم | اس شہر کا نام بجی پور تھا اور اس میں رام پرست رہتے تھے اور مہندیو پرست بھی اور اس کے زمانہ میں بھی دونوں فرقوں میں آپس میں جنگ کرکے مرگئے ۱۳ سال ویران پڑا رہا بعد کو آباد ہوا تین مرتبہ آباد و ویران ہوا۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مہی پال (۲۱) | نِچی پال | اندرپت یعنی دہلی | ۱۰۸۳ ۱۰۲۶ء ۴۱۷ھ | ۲۰ سال بعضے ۲۵ سال ۲ ماہ ۱۳ یوم | اس شہر کا نام بھجی پور گڈہ وا شہر رکھا اور اس شہر میں مہندیو پرست کی سکونت قائم ہوئی ۷ کوس میں جادوگر بہت تھے چار مرتبہ میں اس کے زمانہ میں ویران وآباد ہوا۔ |
| اگرپال (۲۲) | مہی پال | اندرپت یعنی دہلی | ۱۱۰۸ ۱۰۵۱ء ۴۴۳ھ | ۲۱ سال ۲ ماہ ۱۵ یوم | اس شہر کا نام گوت عراقی رکھا اور اس شہر میں مہاندیو پرست آباد ہوئے اور جادوگر بہت کثرت سے ہوئے دو مرتبہ ہوا سے ویران ہوا بعد کو ایک قوم بھوچنگی آباد ہوئی اور پھر جادو اور بدکاری کی کثرت ہوئی حد سے انہوں نے اس کا نام اجھو داگڑھ رکھا روز ہوا کثرت سے چلا کرتی تھی تین مرتبہ ہوا سے ویران ہوا اور بیماری سے برباد ہوا۔ |
| پرتھی راج (۲۳) | اگرپال | دہلی | ۱۱۲۹ ۱۰۷۳ء ۴۶۵ھ | ۲۲ سال ۳ ماہ ۱۶ یوم | اس شہر کا نام اجودہن پرتھی تھا اور خوب آباد کیا تھا اور کئی قومیں سکونت رکھتی تھیں پٹو وچوہان وغیرہ ٹھاکروں کی حکومت تھی اور یہ اس شہر کے مالک ہوئے ان کے زمانہ میں بھی چار مرتبہ ویران وبرباد ہوکر آباد ہوا۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بھیلد بو<br>(۲۴) | انیلا یو | اندر پت | ۱۱۵۲<br>۱۰۹۵ء<br>۴۹۵ھ | ۶ سال<br>۱ ماہ<br>۴ یوم | اس شہر کا نام اچودہن رکھا اور بعد آبادی کے چند سال پیچھے مکانات ہوا سے منہدم ہوگئے تھے اور قوم جنات کثرت سے یہاں آن کر رہائش پذیر |

ہوئے اور اطراف و جانب سے پتھر اور مٹی دریا سے تروتازہ لیا لیا کر جمع کرتے رہے حتیٰ کہ قریب ٹھیلا یعنی ۲۷ گز کے بلند ہو گیا تھا۔ بعدہٗ ایک جوگی بھگونت سنگھ نے جناتوں کو جادو کے زور سے نکال دیا اور جو لوگ کہ اس شہر اچودہن کی اطراف جانب میں جا کر آباد ہو گئے تھے جبکہ اون لوگوں نے سنا کہ ایک جوگی نے جادو کے زور سے جناتوں کو نکال دیا ہے وہ تمام لوگ اوس جوگی کے پاس آ کر آباد ہوئے او، جوگی مذکور کی تابعداری کرتے رہے اور جوگی کو اپنا حاکم مقرر کیا اور بطور رعیت کے ہو رہے بعد اس کا بیٹا اچل حاکم ہوا جس کے زمانہ میں جناب باباصاحبؒ تشریف لائے حکم باطن و پیران عظام سے قصہ جوگی کا مشہور و معروف ہے مسلمان ہونا اور صاحب خلافت ہونا اس واسطے نہ تحریر کیا۔

# ۱۶۔ باب شانزدہم

در بیان آمدن جناب باباصاحبؒ اجودھن وسکونت اختیار کرنا اور اسلام حاصل کرنا تمام قوم ہائے مردان وزنان اس ملک میں اور نام بدلنا حکم باطن سے پاک پتن شریف۔

جناب باباصاحبؒ سرِ عبُودیت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد عنایات ظاہری وباطنی کے میرے ہادی برحق نے حکم فرمایا کہ اجمیر شریف سے حضرت کلاں کی بھی قدم بوسی حاصل کرتے جاؤ غرض بندہ ۲۱ ربیع الاوّل ۶۰۰ھ ہجری مذکور کو حاضر خدمت اقدس والئے ہند صاحبؒ کے ہوکر تین روز خدمت اقدس میں رہا فیض یاب ہوکر حضور انور نے رخصت فرمایا اور ارشاد کیا کہ حَتیٰ المَقدُور ترقی اسلام وتعلیم شریعت طریقت میں مصروف ہوجاؤ اور جناب الٰہی میں آرزو کی کہ یاالٰہی جیسا فریدؒ فرد کو مقبول فرمایا ایسا ہی اس کے وجود مسعودؒ سے اُمّت سَیّدَ المرسَلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری باطنی فیض ومغفرت حاصل ہووے آواز غیب سے ہوئی وجود مسعُودؒ کا واسطے مَغفِرت اُمّت حَبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں بھی سوائے آرزوئے مغفرت اُمّت حَبیب صلی اللہ علیہ وسلم میرے کے کوئی خواہش نہیں اس واسطے یہ مغفرت کے واسطے ذریعہ دنیا پر ہی اس کو مل جاوے گا۔ اور دروازہ اس کے پر ظاہر ہوگا حضور انور نے غلام کو مبارک بادی اور رخصت فرمایا اجمیر شریف سے روانہ ہوکر بھٹیر و جَیسَلمیر وریواڑی تمام ان مقامات میں ہزار ہا مخلوق الٰہی کو فیض حاصل اسلام کا ہوا قوم بھٹی وجوُیہ و چوُھان وگوندل وسَیال وبَسال غرض کئی قوم کے تو ساتھ مرد مان چلے آئے اور بعضے اوسی گرد ونواح میں رہے راستے میں ہانسی وغیرہ تمام مقامات میں اسی طرح سے اسلام ظاہر ہوا جو کچھ حساب نہیں بہت قوموں کی شرح بھی جناب باباصاحبؒ نے سرِ عبُودیت شریف میں اور کیفیت تحریر کری ہے لیکن مصنف کتاب نے طول کے واسطے اس جگہ نہ تحریر کی جو بہت طول قِصّہ تھا۔ جناب باباصاحبؒ تحریر فرماتے ہیں

کہ روز جمعہ اوّل تاریخ ماہ ربیع الثانی ۶۰۰ ہجری المقدس اسم اعظم چشتیہ وقادریہ پڑھتا ہوا شہر اچودھن میں نصف شب کو پونچا اوّل ایک درخت کریر کے تلے قیام کیا اور متصل اوس کے شہداء کی مزاریں تھیں اور اوس میں حضرت عبدالعزیز مکی صاحب کی مزار تھی آرزوئے کشفُ القبُور کے فقیر کو معلوم ہوا اون حضرت نے میری نہایت خاطر داری باطنی کری کہ ہر شبانہ روز وجود روحی سے بوقت نصب شب ہم کلام ہوا کرتے تھے لیکن وہاں کے لوگ بہت سنگدل اور اشد جادوگر و کافر مطلق تھے کہ کوئی فقیر کے ساتھ رَغبت نہ کرتے تھے غرض روز سہ شنبہ ۵ ربیع الثانی ۶۰۰ ہجری کو ایک عورت متصل اوس جگہ کے جو زمین تھی سامنے میرے آن کر زار زار رونے لگی میں نے دریافت کیا کہ کیوں مائی صاحبہ تم کیوں ظہیر ہو کر روتی ہیں اوس عورت نے عرض کی کہ حضرت نام میرا گنگا ترّی ہے اور ایک قوم بہوچنگی سے میں ہوں عرصہ پانچ ماہ کا ہوا ہے کہ بادشاہ مُعزُّالدّین محمّد سام عرف شہاب الدین غوریؒ کی فوج کے لوگ میرے لڑکے کو اس جگہ سے پکڑ کر لے گئے ہیں اور یہ زمین پانچ کنال میری مَزرُوعہ ہے اس فقیر نے پوچھا اوس عورت سے کہ تیرے لڑکے کا کیا نام ہے اور کیا عمر اوس نے عرض کی کہ نندرام نام اور عمر ۱۵ سال کا ہوگا اوس عورت سے فقیر نے کہا جا گھر انشاء اللہ درات کو وہ لڑکا تیرا آجاوے گا غرض وہ چلی گئی میں نے اپنے مولائے دوجہاں کے برزخ کی طرف رجوع کیا اوسی وقت قطب وقت حاضر ہوگیا اور دست بستہ عرض کی کہ حضرت کیا حکم ہے بجالاؤں اس فقیر نے اوس کی نسبت امر کیا کہ نَندرَام لڑکا بعمر ۱۵ سالہ اوس کو جلد تلاش کر کے گنگا ترّی عورت کے مکان پر پونچا دو اوس قطب نے ایک ساعت کے عرصہ میں اوس لڑکے کو حیدرآباد سندھ سے لا کر اوس کے گھر پونچا دیا اور مجھ کو خبر دی علی الصباح وہ عورت معہ فرزند اپنے کے حاضر ہوئی اور اسلام حاصل کیا اور مرید کرایا اور وہ لڑکا اور مادر اوس کی مجھ کو اپنے مکان پر لے گئے اور دونوں نے دست بستہ عرض کی کہ حضرت صاحب یہ مکان حویلی میری جو ملک اس کے متعلق ہے اور وہ زمین بیرونی شہر یہ ملکیہ موروثہ میرا ہے للہ آپ کی نذر کی حضور قبول فرماویں میرے قلب پر اوّل درجہ کا الہام ہوا کہ فرید فردؒ نذر یہ اس کی قبول کرلو کہ تمہارے جسم کا مسکن اس جگہ ہوگا اس فقیر فرید فردؒ بندہ اپنے مولائے دوجہاںؐ نے قبول کرلیا اور وہ عورت معہ فرزند اپنے کے ہر وقت خدمت گذاری لنگر درویشان و

مہمانان میں میرے کے رات دن مصروف رہتی اوراس بندہ مرشدی نے تب سے سکونت شہر میں کری اوراوس زمین بیرونی میں درویش لوگ اکثر پھل ساگ بیج لیتے اوراسلام کی ترقی بحکم ذات باری تعالی سے شروع ہوئی کہ جو بڑے کافراورجادوگر تھے خداپاک نے اپنے فضل وکرم سے اسلام کی خلعت اون کے نصیب کری جوشخص ساہمنے فقیر کے آتا فی الفور خدا پاک کلمہ شریف اون کے نصیب کرتا اور جواس نعمت سے بدقسمت وبےنصیب ہوتا وہ دنیا میں ہی ذلیل وخوار ہو جاتا جوگی کا قِصّہ طول ہے اس واسطے مصنف کتاب ہذا نے نہ تحریر کیا اوراکثر ظاہری مُروجّہ کتابوں میں مشہور ومعروف ہے باباصاؒحب تحریر فرماتے ہیں جب حکم الٰہی وامدادِ پیران ُعظّام سے اسلام جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ترقی پذیر ہوااورعورت جس نے مکان لِلّٰہ فقیر کو دیا تھا مرگئی تو اوس کے قرابت والیوں نے دعویٰ کیا حاکم سرکار بجھ سنگھ بھوچنگی کے پاس اوس حاکم نے جو اشد کافر تھا میرے پاس ملازم اپنا بھیجا کہ اس وقت جمناداس وگوبند سنگھ ولچھمن رام وداودہ سنگھ نے آن کرنالش کی ہے کہ عورت گنگاتری مرگئی ہے اورلڑکا اون کا تمہاری غلامی میں رہتا ہے اورتمام حویلی مکان واملاک اوس کے پرتم نے قبضہ کرلیا ہے اورفقیر معہ ہشتادو یک صد درویشان کے ساتھ نماز عیدالضحیٰ کی ادا کر کے مراقب تھا کہ نوکراوس کے نے بیان گستاخانہ کیا درویشوں میریوں نے اوراوس لڑکے نے کہا وہ مائی صاحبہ "میری لِلّٰہ نذر کر چکی ہے اور دوسرے کسی کا کچھ تعلق نہیں دوبارہ پھر حاکم نے بھیجایا تو کوئی سند کاغذ اوس کا پیش کرو ورنہ زمین سے علیحدہ کئے جاؤگے اوس نے ویسا ہی آن کر بیان کیا اوس وقت میری زبان امر الٰہی سے نکلا نہ ہم سند رکھتے ہیں نہ گواہ اوس گردن شکستہ کو جا کر کہہ دو کل روز کو زمین مُتنازِعہ پر معہ تنازعہ کرنے والیوں مدعیون کے خود جا کر پوچھ لیویں انشاء اللہ یہ فیصلہ دعویٰ اون کے کا اوس جگہ ہو جاوے گا ضرور کل کو جانا غرض دوسرے روز معہ مدعیان وہ حاکم سوار ہو کر گھوڑے پر اوس زمین بیرونی پر آیا اور میری طرف بھی ملازم بھیجا کہ تم بھی آؤ میں نے معظم شاہ خادم اپنے کو بھیج دیا بہت مخلوق ہر قوم کی جمع ہوگئی پہلے مدعیان نے اِستفسار زمین سے کیا کچھ جواب نہ آیا بعد اوس کے معظم شاہؒ نے پوچھا کہ اے زمین میرے پیرو مرشد قطبِ عالم اغیاث ہندؒ نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے مثل موسیٰ علیہ السلام وقارون کے اِنفصال اس

مقدمہ کا کردے حکم الٰہی سے جوتو کس کے ملک میں ہے زمین میں سے ساتھ قدرت الٰہی کے آواز فصیح آیا بلند کہ عاجزہ اندک پنج یا کہ شش کنال ہوں قطبِ عالم اغیاثِ ہند کے ملک میں تو ہژادہ ہزار عالم ہو چکا ہے جناب باری تعالیٰ کی طرف سے بلکہ خاص کر کے ہند پنجاب کے احاطہ زمین ملکیت ہونی اون حضرت کی سے ہیئت بدلے اور مغفرت حاصل ہوگی ورنہ بدکاری وسحر کفر قوم ہائے سلف کے باعث تحتین تک زمین بھی مقہور ہو چکی تھی زہے نصیب زمین پنجاب کے جو ملکیت ان کی سے ناری سے نوری ہوئی میں بھی ایک جُزو اون میں سے ہوں خوش میرے نصیب بھی جو پہلے مجھ زمین میں نشست گاہ حضور کی ہوئی غرض بعد اس کرامات ظاہر ہونے سے حاکم مذکور زمانہ مُعاوَدت گھوڑا کھڑا ہوا اور وہ گھوڑے سے گرا گردن مَعاً ٹوٹ گئی اور تمام اچودہن پر ہَیبت حق طاری ہوگئی اور قطب وغوث ابدال واوتاد نقیب و رقیب اہل خدمت باطنی نے تصرف باطنی سے ہیبت تمام مخلوق کے قلب پر ظاہر کردی اور سردار نقباء نے آواز عام کر دیا جو شخص تابعداری قطبِ عالم اغیاثِ ہند فرید فردٌ باباشہنشاہِ ہژدہ ہزار عالم کی کر کے اسلام قبول کرے گا اوس کو امن ملے گی ورنہ دنیا ودین میں ذلیل کیا جاوے گا ایسا آواز خدائے دور نزدیک تک مشہور ہو گیا۔ اور اوسی وقت یک لاکھ ۷ ہزار ہفت صد آدمی معہ عورتوں کے مسلمان ہوئے اور جن کی بدقسمتی تھی ذلیل ورسوا ہوئے کئی دن تک تعلیم شریعت طریقت کی مخلوق الٰہی کو کرتا رہا۔ غرض اس فقیر کو مولائے دوجہاں نے رہائش کے واسطے مکان واملاک اچودہن کے عطا فرمائے اور تمام عالم کو اپنے بندہ فرید وفردٌ کے مطیع وفرمان بردار ومسخر کر دیا کہ اوس کا شکر کہاں تک ادا کروں بس ہوَالاوّل ہوَالآخر وہوَالظاہر ہوَالباطن وہی وہی میں کچھ نہیں توُ ہی توُ ہی توُ ہی توُ ہی تو بعد اس کے اس بندہ مرشدی کے کو ۳۔ محرم ۶۰۰ ہجری مقدسہ میں مراقب تھا کہ ناگاہ آواز غَیبُ الغُیُوب سے میرے بَحَۃ کان میں آئی کہ اے فرید فردٌ میرے کل کو تمام اہل پنجاب وہند سے آمد آدمیوں کی کثرت سے شروع ہوگی خبردار بندگان میرے سے ناراض مت ہونا کیوں کہ تم کو ظاہری اور باطنی فیض عطا کر کے فَردِیّت کا درجہ اپنے نام سے عطا کیا ہے محض ترقی اسلام حَبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کے واسطے تمہارے برزخ سے فیض ظاہری و باطنی مخلوق اپنے کو پونچانا منظور ہے اس واسطے کہ تجھ کو ہم نے پاک گردانا ہے گا اور تیرے سبب سے اس

شہر کو بھی پاک کیا اے بابالوگو علی الصباح اوس آواز غیبی کا ظہور فقیر فریدؒ بندہ مرشدی نے دیکھا اور سنا کہ بعد نماز فجر ہزار ہا زن و مرد دور نزدیک سے حاصل کرنے اسلام و فیض یابی تعلیم شریعت طریقت کی چلی آتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ چلو پاک لوگ کے پتن میں اے بابالوگو اس شہرت سے نام شہر کا اوسی روز قبل اجودہن تھا پاک پتن شریف ہو گیا مشہور اور قیامت تک یوں ہی رہے گا اے بابالوگو پہلے اس سے اس شہر کے نام چوبیس رکھے گئے اور ۲۷ مرتبہ لوٹا گیا اور ویران ہوا آخری نام اجودہن تھا اے بابالوگو اگر یہ نام اس شہر کا رہا ہوتا تو اب کے بار بھی لوٹ جاتا لیکن ذات باری تعالیٰ نے بذریعہ برزخ پیر و مرشد میرے کے نام اس کا پاک پتن شریف پچیس درجہ میں رکھ کر منظور و مقبول کر لیا اب اِنشاءَ اللہ امن میں رہے گا عرصہ پانچ ماہ کا قیام پذیر فقیر کو پاک پتن شریف میں ہوا تھا کہ حکم الٰہی سے ہمشیرہ حقیقی میری بی بی حاجرہؒ خاتون شہر ہرات سے معہ فرزند اپنے علی احمد علاؤالدینؒ صابر بہمراہی خضر علیہ السلام و حضرت ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ و علیہم اللہ ابدالؒ کے لاکر فرزند دلبند اپنے کو میرے سپرد کر دیا قصہ مخدوم صاؒحب کا بڑا طول ہے ۱۷۰ باب و ۱۳۰ فصل سرِ عُبُودِیت شریف میں مندرج ہے تبرکاً قدرے احوال تحریر کیا جاتا ہے۔

# ۱۷۔ باب ہفت دہم

در بیان مخدُوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کا احوال بضمن جناب پیرانِ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ووالد صاحبؒ و والدہ صاحبہؒ ہرات سے پاک پتن شریف لا کر سپرد بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کرنا اور تعلیم و نعمت حاصل کرنا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے۔

احوال پیش خبری خاندان عالیہ قطب ربّانی غوث الصمدانی شیخ محی الدّین ابُومحمّد سید عبدُالقادر جیلانی محبُوب سُبحانی کریمُ الطرفین حسنی الحُسینی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کیا جاتا ہے مکتوب نطاب کشفُ الغیُوب سے بیچ حقیقت گلزارِ صابری کے ہادیٔ برحق مصنف کتاب ہذا نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت جناب امام جعفر صادق صاحبؓ اپنے مکتوب موصوف میں تحریر فرماتے ہیں کہ شب جمعہ ۱۱۔ ماہ رجب ۱۴۰ ہجری کو نصف شب عالمِ مثال میں الہام صادقہ سے اسرار عجیبہ معلوم ہوا جو دربار جناب رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ ہے اور ارواح تمام انبیاء اولیاء کے جمع ہو رہے ہیں اسی روئیا میں حضرت انس بن مالک نے مجھ کو ارشاد کیا کہ تم کو جناب رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں جب بندہ درگاہ میں حاضر ہوا تو ایک موتی کا خیمہ کھڑا ہے اور اوس پر تخت بچھا ہوا تخت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور دو ارواح مقدسہ جناب رسُولِ مقبُول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئیں پہلا ارواح مبارک کو اپنے سیدھے زانو پر بٹھلا لیا اور یہ الفاظ زبان مبارک سے فرمایا وَالتَّغْظِغَامُ الْمُبْعُطِقُ اور دوسرے روح کو یہ الفاظ فرما کر اپنے اولٹے زانو پر بٹھلا لیا عَمْخُدَمْ وَيَلْحَدَّبَ اَمِصَرًا اور حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ علیہم کی جانب خطاب فرمایا کہ اے قُرۃُ العین جس وقت ہم بھی محضر نامہ تمھارے پر بخوشنودی مہریں لگا دیں عین عالم خیال پریشانی میں جبرائیل علیہ السلام نے خوشخبری سنائی تھی کہ ان دونوں شہیدین کی اولاد میں دو ارواح ساتھ شان جمال اور جلال کے پیدا کی

جاویں گی جن کی باعث سے تا قیام عالم محکمی اسلام کی رہے گی وہ دونوں ارواح مقدسہ یہ ہیں جو روح کہ سیدھے زانو پر بیٹھی ہے صاحب مقام فَنَافِی الرَّسُول کے ہے کہ مرتبہ نبوّت کہلایا جاتا ہے نبوّت شان رحم کی ہے نام اس کا عالم نَاسُوت میں غوث پاک قطبؒ عالم ہوگا اس روح کو میرے جسم سے مناسبت عظیم ہے اور اس سے ارشاد عظیم ظہور میں آوے گا۔ اور یہ ارواح جو اولٹے زانو پر بیٹھی ہے ظہور اس کا بعد غوثِ پاک قطبؒ عالم کے ہوگا نام اس کا عالم نَاسُوت میں مخدوم علی احمد صابرؒ ہوگا اس کو مرتبہ ولائیت کا اُتم حاصل ہو گا جو ولائیت شان قہر کے ہے فَنَافِی الشَّیخ کا درجہ کمال حاصل کرے گا اور اس سے تہذیب منکران اور حاسدان طریقت کی ہوگی یہ فرما کر تمام حاضرین کو ہدائیت فرمائی کہ دل و جان سے محبت ان کے ساتھ رکھنا ایک کو مہر نبوّت کے عطا کی اور دوسرے کو مہر ولائیت تمام اہل اللہ کو معلوم ہو جب تک قدم صاحب نبوّت والے کا گردن پر اور مہر ولائیت والے کی خلافت نامہ پر نہ ثبت کی جاوے گی مرتبہ فناء ثلاثہ کا نہ کھولے گا اور یہ الفاظ ملکوتی ہیں اس کے درجہ کی سمجھ میں نہیں آتے عارف صاحب مجاز کو تعلیم خود ہو جاتی ہے بعد اس معائنہ کے حکم ہوا کہ برخوردار تم اس معائنہ کا احوال اپنے مکتوب میں تحریر کردے کہ تیسرے روز کو تم ہمارے پاس آجاتا ہے اور یہ احوال بعد صفات ظاہر کے ظہور میں آوے گا حضرت امام جعفر صادق صاحبؒ نے تیسرے روز انتقال فرمایا اور یہ احوال کتاب اپنی میں تحریر کردیا۔

## احوال پیدائش جناب محبوب پاکؒ

حضرت جناب سید ابو صالح موسیٰ جنگیؒ دوست خدا والدؒ ماجد آپ کے مکتوب نطاب زُبدۃُ الحقیقت تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں۔ جس دن سے غوثؒ پاک حمل والدہ میں تشریف فرما ہوئے والدہ ماجدہؒ جو عارفانہ زمانہ تھی اون کے قریب پیشانی جو لطیفہ نُورِ مُصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نور سفید مثل الماس کے چمکتا تھا معلوم ہوا اور گاہ گاہ اوس نُور سے شعلے نکلتے باہر پیشانی کے نظر آتے اور بعضے وقت ناگہان بجلی سے آنکھوں کے سامنے سے چمکتا تھا نو ماہ کامل یہی حال رہا اور چالیس روز قبل آپ کی ولادت سے جناب والدہ مکرمہؒ کے کان میں آواز نُور اللہ ہوں کے آتی تھی جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ جو بچہ شکم میں ہے اوس کے ذکر الٰہی کا آواز کان میں آتا ہے شب یک شنبہ اوّل رمضان شریف ۴۷۱ ہجری

میں وقت نماز تہجد کے غوث پاکؒ پیدا ہوئے اور دایہ مسمات سَمُومہ بنت جفَان قوم صدیقی قریشی فرماتی ہیں کہ حضرت کو ناف بَریدہ و غسل کیا ہوا جب میں آئی تو پایا بعد صبح کے نام سید عبدالقادرؒ حکم الٰہی سے قرار دیا گیا اوس روز سے تا مدت شِیر خواری بہت اوقات یَا حُبیب کا آواز گردو پیش مَسمُوع ہوتا تھا ہر چند خیال کیا لیکن آواز دینے والا نہ معلوم ہوتا تھا اسی طرح سے صد ہائے خوارق حضور کے تحریر ہیں تبرکاً ضروری مصنف کتاب نے درج کیا جب حضرت کی عمر تین سال کی ہوئی تو غوث پاکؒ نے والدہ صاحِبہ اپنی کو فرمایا کہ اب گیلان سے بغداد کو چلو غرض بغداد والد صاحبؒ و والدہ صاحِبہؒ پہونچ کر تحصیل علم ظاہری کے واسطے مولوی شمس الدینؒ بن عماد الدین صاحبؒ کے حوالہ کیا دس برس کی عمر میں تمام و کمال علم حاصل کر لیا جب عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو بموجب حکم الہام باطن کے روز دوشنبہ ستارویں ماہ رجب ۴۸۸ ہجری کو وقت نماز عصر بیعت توبہ سے اپنے ہاتھ پر خاندان حسنیہ جدیہ اپنے میں مشرف کیا اور لطائف ۶سہ کی تعلیم کر کے جمیع تبرکات اور مکتوبات حضرات پیران عظام و ملبوسات حسب معمول تفویض کر دیے اور ترکیب اسم ذات کی مفصل سمجھادی اور طرف ترقی کیفیت باطن کے متوجہ کر دیا اور تلاوت درود شریف کی اجازت دے دی اور بموجب ہدائیت والد ماجد پیر و مرشد حضرت شاہ عبداللہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ غوثِ پاک قطبِ عالم سید عبدالقادرؒ جیلانی سے کہہ دیا کہ حضرت شیخ ابوسعید مبارکؒ ابن علی مخدومی صاحبؒ سے تم کو بیعت خلافت و امامت و ارشاد کے حاصل ہوگی اور درجہ محبُوبی کا بھی طفیل اون حضرت مَمدُوح کے نصیب ہوگا اور تمام تبرکات بھی اون کے اور نعمت شہنشاہی ولائیت کی حاصل ہوگی۔

## جناب غوث پاک قطب عالمؒ

اپنے مکتوب نطاب کُربَتُ الوَحدت میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد انتقال جناب والدہ صاحِبہؒ سے رخصت حاصل کر کے واسطے جہاد نفس اور سیاحی کے روانہ ہوا پہلے کعبۃ اللہ شریف کی زیارت و مدینہ منورہ کی حاصل کر کے ساتوں تبت پر تین چلہ سولہ سولہ کروڑ اسم ذات کے ادا کیے اور بعد اوس کے وعدہ کر لیا کہ جب تک ذات باری تعالیٰ نہ کھلاویں گے مجھ کو کوئی چیز اپنے ہاتھ سے نہ کھاؤں گا۔ غرض ۵۱۰ ہجری بروز دوشنبہ گیارویں محرم کو حضرت جناب ابوسعید صاحب کو الہام ہوا کہ ایک دوست ہمارے نے وعدہ

کیا ہے وہ وعدہ تم جا کر پورا کرو جو تمھارے برزخ میں اون کو رویت ذات کی ہوگی۔ غرض اوسی وقت
شیر برنج اون کے گھر میں تیار تھے وہ لے کر حاضر ہوئے اور حضرت کو حکم ربیّ سے کھلایا گیا بعد جہاد نفسی
کے حضرت جناب شیخ ابوسعید مبارک علی مخدوئی نے ۵۱۱ ہجری بروز جمعہ مثال خلافت کی تحریر فرما کر
روبروئے خضر علیہ السلام وتمام کاملین عصر جن کا نام حقیقت گلزار صابری میں درج ہے اور تمام مجاہدات و
احوال تمام اوس میں درج ہے اس جگہ مختصر احوال تحریر ہے غرض عمامہ وخرقہ پہنا کر بیعت ارشاد وخلافت و
حوالت سے سرفراز فرمایا اور خطاب قطب ربّانی غوث صمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادرؒ جیلانی
حسنی حسینی کے اہل مجلس کو سنا دیا اور تمام اسناد وتبرکات وملبوسات پیران عُظّام کے عطا کیے اور علیہم اللہ
ابدالؒ ۱۲ سالہ عمر کو سپرد کر دیا جناب غوثؒ پاک تحریر فرماتے ہیں کہ بعد عنائیت نعمت باطنی کے ۹۔ تاریخ
ربیع الاوّل ۵۱۱ ہجری کو شب دوشنبہ کو بموجب حکم پیرومرشد کے عقد نکاح میرا ساتھ بی بی حلیمہؒ صغریٰ
بنت سید یوسفؒ اولاد امام زین العابدینؓ سے ہوا حضرت جناب پیران پیر صاحبؒ اپنی کتاب مستطاب
کُربَتُ الوَحدت میں تحریر فرماتے ہیں جو بعد عقد نکاح کے ایک روز شب کو مجھ کو عالم جبرُوت کا کھلا
جناب سیدۃ النساء فاطمہ الزہرہؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے غوث پاکؒ خدا پاک جل جلالہ نے مجھ کو
عوض میں امام حسنؓ اور حسینؓ کے ایک تجھ کو اور دوسرا مخدوم علیؒ احمد کو عطا کیا قریب ہے جو وہ عبدالوہابؒ
اور عبدالرحیمؒ سے پیدا ہوگا۔ فرزند ابن فرزند تیرے سے جس روز سے شاہ سیف الدین عبدالوہابؒ نے
شکم مادر میں قرار پایا میں اوس کی جانب پُشت نہیں کرتا تھا اور اوسی روز سے اکثر اوقات الہام القا سے
پیش خبریاں مخدوم علیؒ احمد کی صادر ہوتیں تھی اور میں اون کو قلم بند کر دیتا بتاریخ ستر ویں ماہ شعبان
۵۱۲ ہجری کو شب پنجشنبہ درمیان مغرب اور عشاء کے شاہ سیف الدین عبدالوہابؒ تولد ہوئے۔ گیارہ
سال میں مجھ سے علم ظاہری تمام وکمال تحصیل کر لیا اور پھر خود درس پڑھایا کرتے جب شاہ سیف الدینؒ
کی عمر ۱۴ سال کی ہوئی نہم ماہ رمضان ۵۲۶ ہجری کو بروز یک شنبہ وقت سہ پہر بموجب حکم باطن ساتھ
مسمات شام بی بیؒ بنت سید عثمان بغدادیؒ اولاد امام محمد باقر صاحبؓ کے عقد نکاح کیا گیا گلزار حقیقت
صابری میں شاہ عبدالوہاب صاحبؒ کے مکتوبات نطاب مَصوّر الوَدُود سے نقل ہے جو ۵۴۱ ہجری ۱۱ ذیقعد

کو روز دوشنبہ وقت سہ پہر فرزند ارجمند شاہ عبدالرحیم عبدالسلامؒ تولد ہوئے اور اکثر اوقات حضرت غوث پاکؒ پشت شاہ عبدالرحیمؒ کو بوسہ دیتے اوس وقت حضرت ممدوح کو وجد ہو جاتا اور بے اختیار فرماتے الحمد للہ میرے مست مجنوں جلالی تیری پشت میں وہ مخدومؒ کا نورؒ ہے کہ میرے خاندان کی نعمت اور تمام کی حاصل کر کے شہنشاہ ہفت اقلیم چشتیہ خاندان میں ہوگا اور شاہ عبدالرحیم صاحبؒ پر کیفیت جذب وسُکر کی کمال رہتی اور حضرت پیران پیر صاحبؒ نے تعلیم حنفیہ دونوں خاندان کی بھی ۱۷ ماہ ذوالحج ۵۵۸ ہجری عبدالسلامؒ کو کر کے خلاف کلی عطا کر دی اور حالت جذب میں ہرات چلے گئے بروز عیدالضحیٰ ۵۵۹ ہجری کو علیہم اللہ ابدالؒ نے آن کر خبر دی کہ شاہ عبدالرحیمؒ ہرات میں شیخ محمد بن اسحاق صاحبؒ کے مکان پر قیام پذیر ہیں یہ خبر شاہ عبدالوہابؒ کو پونچائی اور بموجب خط مرسلہ مولوی محمود عرف سلیمان شاہؒ کے اپنے مکان پر بتعظیم وتکریم سے ٹھہرایا ہے اور اب طبیعت پر جذب کا غلبہ نہیں تحصیل علم ظاہر کی طرف بھی خیال کرتے ہیں شاہ عبدالرحیم صاحبؒ اپنے مکتوب نطاب انوار الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب جذب سے مجھ کو افاقہ ہوا تو محمد اسحاقؒ جس کے مکان پر میں رہتا تھا خط مولوی جمال الدین محمود شاہ سلیمانؒ والد ماجد جناب باباصاحبؒ کا خط مجھ کو ملاحظہ کرایا اور عرض کیا کہ اون حضرت نے یہ خط مجھ کو تحریر کیا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں کہ لڑکی اپنی مسمات بی بی ہاجرہؒ کا عقد نکاح شاہ عبدالرحیمؒ پوتے غوث پاکؒ کے ساتھ کر دے کہ ان دونوں کے شکم سے مخدوم پاکؒ پیدا ہوگا حسب الارشاد اس حکم کے مولوی صاحبؒ نے مجھ کو واسطے تلائش کے خط روانہ کیا تھا کہ جو آپ کو ملاحظہ کرایا میں نے قبول کیا اور واپس جواب باصواب روانہ کیا بعد چند عرصہ سے مولوی صاحبؒ کا انتقال ہو گیا اور حضرت شاہ فرید فرد گنج شکر صاحبؒ نے حسب الارشاد باطنی و والد صاحبؒ کے خط تحریر کیا کہ تم جا کر شادی نکاح کر لو حضرت محمد اسحاق صاحبؒ نقل کرتے ہیں کہ ہم تین ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ و علیہم اللہ ابدالؒ و شاہ عبدالرحیمؒ حسب الارشاد شاہ فرید فردؒ عالم کے مقام کوٹھووال علاقہ ملتان میں گئے ۵۷۱ ہجری کو بروز سہ شنبہ بتاریخ ۱۷ اجمادی الثانی عقد نکاح شاہ فرید فردؒ عالم کی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ والدہ جناب باباصاحبؒ نے کرادیا اٹھارہ ماہ تک وہاں پر مہمان رہے بعد

اس کے ہم کو رخصت کیا اور ہم سب صاحبان معہ اہل پردہ شاہ عبدالرحیم صاحبؒ ہرات میں آگئے گاہ گاہ
باباصاحبؒ بھی تشریف فرما ہمشیرہ صاحبہؒ کے پاس ہوتے اور اکثر رشتہ داری جناب باباصاحبؒ کے آباؤ
اجداد کے ساتھ جناب غوثؒ پاک کی آگے بھی چلی آتی تھی اور شاہ عبدالرحیم صاحبؒ اپنے مکتوب میں
تحریر فرماتے ہیں احوال ہر شبانہ روز کا معرفت ابدال کے شاہ سیف الدین عبدالوہابؒ کے پاس میرا
پونچتا رہتا تھا اوس جگہ کا تمام میرے پاس آتا جس روز سے میرا نکاح ہوا نور سرخ مثل یاقوت درخشاں
کے میری پشت میں سے تاامّ الدّماغ زیروبالا آتا جاتا معلوم ہوتا تھا اوس وقت مجھ پر ایک کیفیت عجیب
طاری ہوجاتی تھی چنانچہ بتاریخ ۱۱ ربیع الآخر ۵۹۱ھ ہجری کو شب جمعہ وہ نور سرخ میرے صُلب سے منتقل
ہوکر بطن مادر مخدوم علی احمدؒ میں قرار پذیر ہوا اوس شب کو وہ نور سرخ نہایت جلد جلد زیر بالا کو آتا جاتا تھا
بعد نماز تہجد کے حضرت ابدال اور رجال الغیب میرے پاس آکر مبارک بادیاں دینے لگے اور صبح کو رقباء
نجباء اغیاث اقطاب ہر ایک شہر و دیار بعضے بجز اور اکثر بعضے بقوّت روحانی کہ ان حضرات کو ستر جگہ ایک
صورت سے پھرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے واسطے مبارک باد دینے کے میرے پاس تشریف لائے
جس روز سے مخدوم پاکؒ نے شکم مادر میں قرار پایا ہے ہر ایک سالکان راہ حقیقت کو اس قدر مقام عروج
کیفیت باطن کا حاصل ہوا تھا کہ کبھی ایسا نہ ہوا مدت حمل تک تمام اہل خدمت باطنی میرے پاس آتے
اور بیان کرتے کہ جس روز سے اس شہنشاہ ولائیت کا دنیا میں ظہور شروع ہوا ہے باطن میں عجائب
کیفیات پیدا ہوتی ہیں کہ اون کا بیان نہیں کرسکتے۔ جس طرح سے مجھ کو نور سرخ آتا جاتا معلوم ہوتا تھا
اوسی طرح سے والدہ مخدومؒ پاک کو وہ نور معلوم ہونے لگا جب ایام حمل کے پورے ہوئے تو والدہ مخدومؒ
پاک کو آواز جہر ظہور اللہ ہوں کا جانب جگر سے معلوم ہونے لگا اوس نے میرے پاس بیان کیا میں نے
الحمدللہ کہا وہ آواز نو روز تک آتا رہا میں نے کہا کہ یہ آواز روح پاک مخدومؒ کا ہے والدہ مخدومؒ پاک کی کو
عالم مثال میں معلوم ہوا کہ مجھ کو ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اے بی بی نیک صفات میرے جگر گوشہ کو د
میرے خاندان کی سعادت کو نین نام میرا غوث پاک قطب عالمؒ ہے تجھ کو بشارت دیتا ہوں کہ شب پنج
شنبہ کو تجھ سے فرزند ارجمند ساتھ شان قہاری کے پیدا ہوگا نام اوس کا مخدوم علی احمدؒ رکھنا اور تمام حاسدین

ومنکرین اون کے ہونے سے ہلاک ہو جاویں گے بعد عمر سات برس کے اس لڑکے کو تحویل اس کے ماموں شاہ و شیخ فرید فردؒ کے کر دینا چنانچہ بتاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاوّل ۵۹۲ھ ہجری کو شب پنج شنبہ وقت تہجد کے پہر رات باقی رہے مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ تولد ہوئے اوسی وقت برق خشک آسمان سے با آواز لَا اِلٰہَ کے ملاں برہان حاسد جو خاندان ہمارے کا تھا گری اوسی وقت اون کی گردن قلم ہو گئی جب یہ خبر ہرات شہر میں ہوئی ہیبت حق پیدا ہو گئی اور تمام مخلوق خائف ہو گئی رافضی لوگ کمال متحیّر ہو کر خوفناک ہو گئے اور تمام روافض نے ہاتھ عبد الرحیم صاحبؒ سے توبہ کی اور داخل طریق ہوئے۔ حضرت عبد الرحیم صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت مخدومؒ پاک کا ظہور دنیا پر ہوا دائیہ مسمات بصری بی بی آن کر مخدوم علی احمدؒ صابر کو دیکھا تو سر مبارک کعبۃ اللہ کی جانب تھا دائیہ واسطے غسل دینے کے بغیر وضو جو قصد ہاتھ لگانے کا کیا آگ قاہرہ جسم میں پیدا ہوئی کہ اوس کی سوزش سے توبہ کر کے خائف ہو کر علیحدہ ہو گئی والدہ مخدوم پاکؒ نے فرمایا دائیہ صاحبہ کو کہ تم کو معلوم نہیں کہ یہ لڑکا غوث پاکؒ قطبِ عالم کی اولاد سے ساتھ شان قہاری کے پیدا ہوا ہے اور اس کی پیش خبریوں میں غوثِؒ پاک بھی کئی نصیحات کے کلمات مجھ کو فرما چکے تھے اور والدہ صاحبہؒ مرحوم میرے نے بھی وصیت فرمائی تھی کہ اے بی بی ہاجرہؒ شکم تیرے سے ایک فرزند ارجمند ساتھ شان و جلال کے ظہور پائے گا اوسی وقت وہ دائیہ غسل اور وضو تازہ کر کے مخدومؒ پاک کو کفنی پارچہ متبرک کہ حضرت پیرانِ پیر صاحبؒ جد پاک کی پہنائی اور گود میں لیا اوسی وقت چھت مکان کی اولٹ کر دوسری جانب جا پڑی اور ایک نور کے ٹکڑے میں سے روشنی اور خوشبو لطیف سارے مکان میں محیط ہو گئی اور مخدومؒ اوس نور کے آنے سے غسل بھی باطن سے دیا گیا بعد اوس کے دائیہ نے کفنی پہنائی تھوڑے عرصہ میں وہ خوشبو تمام شہر میں پھیل گئی اوسی وقت حضرت ابو القاسم گرگامی صاحب تشریف لائے اور مخدومؒ پاک کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور قلب مبارک کو غرض تمام رجال الغیب و ابدال اوتاد و نقباء نجباء و اغیاث اقطاب نے آن کر چوما اور بوسہ دیا بہت بہت خوارق عادات و کشف کرامات مخدوم پاکؒ سے صادر ہوئے ہیں اور تمام حالات حقیقت گلزار صابری میں مندرج ہیں غرض جب عمر مخدومؒ پاک کی پانچ برس کی ہوئی تو حضرت شاہ عبد الرحیم صاحبؒ اس دار و دنیا سے رحلت

فرمائی بعد جب عمر سات برس کی ہوئی تو والدہ صاحب کو حکم غوثِ پاک کا باطن سے ہوا کہ اب شاہ وشیخ فرید گنج شکرؒ بھائی تمھارے نعمت حاصل کر کے پاک پتن شریف میں قیام پذیر ہوئے ہیں اس لڑکے مخدومؒ میرے کو جا کر اون کے حوالے کر دے صبح والدہ صاحبہ مخدوم پاکؒ نے یہ احوال حضرت ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ کے پاس بیان کیا اونہوں نے بھی یہی صلاح دی کہ بی بی صاحبہؒ چلو میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں مخدومؒ پاک کو پونچادیں حضرت ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ اپنے مکتوب ظہرت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علیہم اللہ ابدالؒ اور یہ فقیر اور والدہ مخدوم پاکؒ مخدومؒ پاک کو لے کر ہرات سے گیارہ روز میں ببرکت اسم اعظم جنیدیہ کی پچیسویں ماہ شعبان ۶۰۰ ہجری کو روز چہار شنبہ وقت عصر کے پاک پتن شریف میں پونچ گئے جس وقت والدہ مخدوم پاکؒ نے ہاتھ مخدومؒ پاک کا اپنے برادر حقیقی شاہ وشیخ فرید گنج شکرؒ صاحب کے ہاتھ پکڑایا اور عرض کی کہ بھائی صاحب یہ لڑکا مجھ بیوہ کا ہے اس کو آپ پرورش اور تعلیم فرماؤ اس واسطے میں آپ کی خدمت میں حَسبُ الحکم جَدِ پاک پیرانِ پیر صاحبؒ ان کے لائی ہوں اوس وقت حضرت بابا فرید فرد صاحبؒ پر حالتِ وَجد طاری ہوگئی اوس حالتِ وجد میں نسبت مخدومؒ یہ فرماتے تھے زبان اپنی سے مَرحبا فرزندِ عَلی احَمد صَابر بُطنُ الوَلی بُطنُ الوَلی اِبنُ الوَلی اور کمال کیفیت اِستغراق حالتِ وَجد میں حضرت بابا صاحبؒ تین انگلی اپنے سیدھے ہاتھ کی حضرت مخدوم پاکؒ کے قلب پر رکھ کر وجد کرتے ہوئے فرمایا کہ تین تجھ سے صمان صفات ہوئے گی اور سلسلہ میرا تا قیام قیامت تک ترقی پذیر تیرے وجود سے ہوگا اور منکران شریعت وطریقت کا سر توڑا جاوے گا اور جو کچھ پیش خبریاں تیرے نور کی میں نے ہر اولیاء اللہ کے مکتوبات میں ملاحظہ کی ہیں حد سے زیادہ ہیں الحمدللہ کہ اس فقیر کے پاس تو پونچا تیرے آنے سے تقویّت قلب میرے کی دو چنداں ہوگئی اور تیرے سپرد کے واسطے حضرت غوث پاک قطب عالمؒ نے بوقت عطا نعمت باطنی کے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری اولاد سے بعد مکمل ہونے خلافت اور شہنشاہی مراتب کے تمھارے پاس پونچے گا اور تیرے جسم ظاہری سے بھی رشتہ کامل حاصل ہوگا اوس کو یہ نعمت ہماری اور تمھاری حاصل ہوگی اور اون سے تمام اُمت نبوّی کو فیض قیامت تک جاری رہے گا اے بی بی ہمشیرہ جو یہ نعمت کونین کی تو نے مجھ کو لادی ہے اگر ہَر بُن مُوئے میرے میں

زبان ہوتو شکریہ جناب الٰہی کا تمام عمر نہ ادا کرسکوں اور تمھارا بڑا احسان مند ہوں کہ ایسا سعادت مند فرزند مجھ کو لا کر دیا بعد اس کے نفل شکریہ کے ادا کر کے الحمدللہ الحمدللہ الحمدللہ تین مرتبہ کہا اور فرمایا کہ بعد تعلیم طریقت کے اس کو فیض یاب کروں گا اور جو کچھ اس کا حصہ باطنی ہے اس کو مل جاوے گا جناب بابا صاحب مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیّت شریف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمشیرہ صاحبہ میری اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگانیؒ وعلیہم اللہ ابدالؒ میرے پاس تین برس تک مہمان رہے اور مخدومؒ پاک کو میں نے تین برس میں تعلیم علم ظاہری کی محنت کرائی مجھ سے علم ظاہری ایسا تحصیل کیا کہ دوسرا لڑکا عمر میں نہ کرسکے ٦۰۳ ہجری کو مجھ سے عالم مثال میں شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ جد امجد مخدوم پاکؒ نے مجھ سے فرمایا جو لڑکا ہم نے مخدومؒ پاک کو تمھاری سپرد کیا ہے اب ہماری رحلت کا وقت تیار ہے مخدوم پاکؒ کی سپردگی کے واسطے تمھارے پاس آیا ہوں اوسی وقت علیہم اللہ ابدالؒ کو بغداد شریف روانہ کیا اوس نے ایک روز کے عرصہ میں خبر لادی کہ حضرت کا انتقال ہوگیا ہے بعد اس خبر کے ہمشیرہ میری تیار ہوکر بغداد شریف کو معہ حضرت ابوالقاسم گرگانی صاحبؒ اپنے اقربا کی طرف روانہ ہوئے اور اوسی روز میں نے سامنے اون کے بیعت توبہ اور اجازت سے مخدومؒ پاک کو مشرف کیا۔ کشمش ستانوے مِثقال اور نَخُودُ بَریان مُقشَّر دو صَد رطل خرُمائے مَدنی پانچ صَد رَطل بروز بیعت مخدُومؒ کے حاضرین مجلس کو تقسیم کیا جب ہمشیرہ ہاجرہؒ بی بی رخصت ہونے لگی تو مجھ کو کہا کہ بھائی صاحبؒ میرا مخدومؒ بھوکا پیاسا نہ رہے ہر طرح سے اس کی تسلی اور پرورش کرنا اگر مرضی الٰہی ہوئی اور زندہ رہی تو ہرات اور بغداد سے جب واپس آئی تو آن کر اس کی شادی کروں گی میں نے دونوں بات پر تَبَسّم کیا اور اوسی وقت والدہ مخدوم پاکؒ کے سامنے مخدوم علیؒ احمد کو بلا کر کہہ دیا کہ برخوردار پیارے علی احمدؒ میرے صبح سے تم لنگر مساکین اور فقراء کا تقسیم کیا کرو سپردگی لنگر کی سامنے اون کے کردی والدہ مخدوم علیؒ احمد کی نہایت خوش ہوئی اور مخدوم علی احمدؒ پہر تک روتے رہے صبح کو والدہ مخدوم پاکؒ روانہ بغداد و ہرات کو ہوگئی اپنے اقربا کی طرف کو میں نے ہر چند کہا کہ بی بی تم اپنے فرزند کے پاس رہو لیکن اوس نے عذر کیا کہ اب جد امجد مخدومؒ پاک کا انتقال ہوگیا ہے میرا جانا اوس جگہ ضرور لازم ہوا میں نے رخصت دے دی روانہ ہوگئی گاہ گاہ خیریت کا

احوال علیہم اللہ ابدال" پونچادیتا تھا حضرت شیخ فضل الرحمٰن صاحب" برادر عموزاد جناب بابا صاحب" اپنے مکتوب بخطاب نظیر الخطیب تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۲۶ ماہ شوال ۶۰۳ ہجری کو بعد اشراق کے مخدوم علی احمد" نے لنگر تقسیم کیا اور یہ معمول رکھا کہ نماز اشراق پڑھ کر لنگر تقسیم کرنے کو حجرہ سے باہر آیا کرتے تھے اور بعد لنگر تقسیم کر دینے کے حجرہ اپنے میں دروازہ بند کر کے تنہا رہا کرتے تھے اور شغل نوری کیا کرتے تھے اور بعد مغرب کے پھر لنگر تقسیم کر دینے کے وقت باہر آن کر لنگر تقسیم کر کے پھر داخل حجرہ ہو جاتے اور بوقت تقسیم لنگر کے لنگر خانہ میں یہ دُعائے نُوری ایک مرتبہ با آواز بلند تلاوت کرتے تھے۔

## دُعائے نُوری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ مُخِّیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَیْنَ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَ نُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَسَلِّمْ حَقًّا ھُوْ۔

اور روز تقسیم کرنے لنگر سے مخدوم پاک" کو کسی نے کوئی چیز کھاتے نہیں دیکھا اور پہلے ہی ابتدائی سے صابر رہتے تھے کبھی تیسرے دن افطار کرتے جو تمام کیفیت سال بسال پیدائش سے پیر و مُرشد برحق مصنف کتاب ہذا گلزار صابری میں مشرح تحریر فرمایا ہے اس واسطے اس جگہ نہیں تحریر کیا فضل الرحمان صاحب" موصوف کتاب مذکورہ میں تحریر کرتے ہیں کہ گیارویں ماہ ذیقعدہ ۶۰۳ ہجری روز جمعہ کو مجھے مکاشفہ میں معلوم ہوا کہ مخدوم علی احمد" اپنے حجرہ میں تنہا رو رہے ہیں اوس روز سے اون کی والدہ کو تشریف لے گئے ہوئے کو پندرہ روز کا عرصہ ہوا تھا جب مخدوم" پاک لنگر کے تقسیم کے واسطے باہر آئے میں ہمراہ ہو گیا اور میں نے

دریافت کیا کہ آپ کے رونے کا برخوردار کیا باعث ہے حضرت نے تم کو کل اختیار لنگر وغیرہ کا دے دیا ہے برخوردار تم اولاد غوثِ پاک قطبِؒ عالم اور جگر گوشہ فرید فردؒ عالم شاہ شکر گنج کا ہے اگر والدہ آپ کی چلے گئے ہیں تو یہ بھی تو گھر بار تمھارا ہی ہے جد پاک تمھاری شاہ عبدالوہاب صاؒحب کا انتقال ہو گیا ہے اس واسطے والدہ تمھاری کا جانا لازم تھا وہ پھر آجاوے گی کیا آپ کو کسی اَمر کی تکلیف ہے تب مخدوم صاحبؒ نے در جواب میں فرمایا ماموں صاحب کچھ مجھ کو والدہ کے جانے کا یا وطن آباؤ اَجداد کا غم نہیں جہاں میرے حضرت ہیں مجھ کو وہی جگہ پسند ہے لیکن مجھ کو سلوک کے حذف ہو جانے کا افسوس ہے کہ خداوند کریم نے دنیا سے مجھ کو علیحدہ کر دیا کوئی بندگانِ خُدا میں سے سوائے اولیاء اور رِجالُ الغَیب کے ہمارے پاس نہ آدے گا اور میرا ارشاد عالم میں کشادہ نہ ہوگا اور مرتبہ سلوک کا غلبہ جذب سے کم حاصل ہوگا بلکہ غلبہ کیفیت جذب کا ابھی شروع ہو گیا ہے خدا خیر کرے یہ جذبہ کیا رنگ لاتا ہے مگر الحمدِللہ آنچہ رضا مولا از ہمہ اولیٰ یہ جواب سن کر بنظر ہرَج اوقات میں حجرہ سے باہر چلا آیا اور مخدوم علی احمد صاحبؒ نے دروازہ حجرہ کا اندر سے بند کر لیا اور صرف لنگر جناب باباصاؒحب کا مُسمّٰی عمر داؤدؒ بن اسحٰق بن حضرت داؤد داتا کی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی اولاد سے سردار بلدہ سرخس ضلع خراسان تمام سال کا خرچ حساب کر کے جمع ایک سال پیشگی ارسال کر دیتا تھا۔ تاریخ پانچویں ماہ محرم ۶۰۱ھ ہجری روز پنج شنبہ سے اوس نے شروع کرایا تھا اور ہر روز یک صد رطل جُو دو صد رطل عدس یک صد رطل بَرَنج سَتّر رطل گندم پانچ صد رطل گوشت بُز دو صد رطل نمک لاہوری یک صد مثقال روغن زرد پانچ صد مثقال کی تعداد دونوں وقت میں لنگر پختہ ہوتا تھا اور تین چار صد آدمیوں کو کافی ہوتا تھا بعض روائیت میں تحریر ہے جو پہلے ہی روز سے جو لنگر شروع ہوا اوسی روز سے تقسیم کی خدمت پر مخدومؒ پاک معمور ہوئے تھے ایک روائیت میں سات برس آپ نے لنگر تقسیم کیا اور دوسری روائیت میں ہے جو تیرہ سال سات ماہ لنگر تقسیم کیا غرض حضرت جناب باباصاؒحب تحریر فرماتے ہیں اپنے مکتوب نطاب سرِعُبودیت شریف میں کہ ۶۱۰ھ ہجری ستائیسویں ماہ محرم روز شنبہ وقت زوال کے محمد نعیم الدّین فرزند میرا ابعمر تین سال مخدوم علی احمدؒ کے حجرہ کے قریب آن کر کواڑوں کے رُوزَن میں سے جھانکنے لگا جلال مخدومیؒ کے باعث سے اوسی وقت خون اِستفراغ کر

کے فوت ہوگیا تمام لوگ خائف ہو گئے جب مجھ کو خبر ہوئی تو تمام مردمان سے کہہ دیا کہ چودہ قدم کے مفاصلہ سے آگے مخدوم پاکؒ کے حجرہ کی طرف کوئی نہ جایا کرو اگر کوئی جاوے گا تو نقصان پاوے گا ایک فرزند میرا کودکی کی حالت میں ساہمنے حجرہ کے دروازے پر پیشاب کیا وہ بھی اوسی وقت فوت ہوگیا۔ محمد عزیز الدینؒ نام لڑکا میرا بعمر بیس بائیس برس بارہویں صفر روز دوشنبہ کو بغیر اجازت مخدوم علی احمد صابرؒ کے لنگر خانہ میں جا کر ابوالقاسم بھنڈاریؒ سے کہا کہ آج ہم لنگر تقسیم کریں گے ہر چند ابوالقاسمؒ نے اون کو فہمائش کری کہ صاحبزادہ یہ خدمت سپرد مخدوم پاکؒ کے ہے تم مت ارتکاب کرو وہ جب آویں گے پھر آپ تقسیم کرنا اوس نے کہا کہ لنگر ہمارے باپ کا ہے ہم تقسیم کریں گے ہر چند فہمائش کری وہ باز نہ آیا آخر کو جبراً تقسیم کر دیا اور گھر کو چلا گیا بعد اوس کے حسبِ معمول جب مخدوم پاکؒ حجرہ سے باہر آئے تو بھنڈاری نے عرض کی کہ حضرت صاحبزادہ آج تقسیم کر گیا ہے مخدومؒ پاک کی زبان سے نکلا کہ لنگر خدا وہ بغیر اجازت تقسیم کر گیا اور اوس کا وجود قائم رہا اوسی وقت عزیز الدّین کی روح پرواز کر گئی جب میں باہر سے گھر میں آیا تو احوال سنا اور مادر اوس کی مُجیبُ النِسآءؒ ہمشیرہ شیخ زکریا سندھی کے گریہ کرنے لگی میں نے کہا کہ ہر چند تم لوگوں کو فہمائش کر چکا ہوں جو کسی امر مخدوم پاکؒ میں دخل نہ دو مخدومؒ پاک کا وجود سیف قاطع ہے کیوں اوس نے جرات کی صبر شکر کرو بعد انتقال صاحبزادوں کے علیہم اللہ ابدالؒ بغداد کو گیا اوس نے میری ہمشیرہ کے پاس ذکر کیا تو بی بی ہاجرہؒ واسطے عذر خواہی کے علیہم اللہ ابدالؒ کے ساتھ پاک پٹن شریف آ گئی اونیسویں ماہ رمضان ۶۱۰ھ ہجری کو روز جمعہ وقت عصر کے عُذر خواہی کے بعد جب مخدومؒ پاک کو دیکھا تو اوسے بازو پکڑ کر میرے پاس لائی اور کہا کہ بھائی میں نے تم سے بہت عاجزی سے عرض کیا تھا کہ میرے صابر کو بھوکا نہ رکھنا ہزارہا مخلوق لنگر تمھارے سے کھاتی تھی میرے علی احمدؒ کے واسطے دو روٹی نہ میسر ہوئی اور رونے لگی فرزند کا لاغر حال دیکھ کر میں نے مخدومؒ پاک کو بلا کر کہا کہ برخوردار میں نے تیری والدہ کے ساہمنے کل اختیار لنگر کا تم کو دے دیا تھا بی بی ہاجرہؒ نے طعنہ کیا کہ بھائی صاحب اگر میری والدہ زندہ ہوتی تو میرے مخدومؒ کا یہ حال نہ ہوتا میں نے کہا کہ بی بی بار بار تو ناراض ہوتی ہے میں نے تیرے ساہمنے کل اختیار لنگر کا حوالے کر دیا تھا میرا فرزند اور جگر گوشہ نہ تھا بلکہ میرا جسمی اور روحی فرزند

تھا اور تیرا جسمی ہی رشتہ تھا تب مخدوم پاکؒ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ یا مولائے من حضور انور نے لنگر تقسیم کرنے اور برتانے کا حکم زبان مبارک سے فرمایا تھا کھانے کا حکم نہ کیا تھا کیا طاقت تھی غلام کی جو بغیر حکم رَبّی کے ایک دانہ بھی لنگر مولا سے واسطے خواہش نفسانی کے کھاتا اور جناب باباؒ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مخدوم پاکؒ جس دن سے میرے پاس آیا تھا کوئی فعل ظاہر و باطن کا سوائے میری اجازت کے کبھی نہیں کیا تھا خورد سالی سے ہر امر اجازت کے ساتھ کرتا رہا غرض جب یہ بیان مخدومؒ پاک کر چکے تب فقیر پر درجہ ربوبیت کا ساتھ شان جلال کے ولائیت ابراہیمی وموسوی کا ظہور فرمایا اوس وقت مخدومؒ پاک کو سینہ کے ساتھ ملا کر توجّہ کبرٰا سے نعمت باطنی سے پُر کر دیا اور زبان سے صَابر صَبر مَاصَابر صَبرَ ما کہا صبر و تسلیم کا رتبہ خدا پاک نے جو تم کو عطا کیا ہے دوسرے کو کم ہوگا اور خاندان تمھارے کا نام ہے صابر یہ مشہور و معروف قیام زمانہ تک رہے گا اور رنگ یہی شان جلال کا سرخ صابر یہ تمام اہل خاندان تیرے رکھا کریں گے جو یہ رنگ تمہارا جناب ایزدی میں پسند ہوا تمام عالم اس کی تعظیم وتکریم کریں گے اور عالم میں پھیل جاویگا۔ اور ہمشیرہ صاحِبہ بی بی ہاجرہؒ کو تسکین کری بی بی مخدومؒ پاک کو خدا پاک نے کھانے پینے کے واسطے نہیں پیدا کیا تم کو خود معلوم ہے جو مخدوم پاکؒ نے ایام شیر خواری میں بھی صبر اختیار کیا ہے اور تم کو عَالم رویَا سے بھی احکام پیش خبری مخدومؒ کے اور عظمت وفضیلت کی اور اب پھر تم کو بعضے احوال سے مطلع کرتا ہوں جاہ وجلال مخدوم علی احمد صَابرؒ کا یہ ہوگا جو دوسرے کسی کا نہ ہوگا بعد چند عرصہ کے ہمشیرہ میری معرفت اہل پَردہ میری ہمشیرہ شیخ زکریاؒ سندھی کی درخواست واسطے عقد نکاح بی بی خدیجہ بیگم عرف شَرَفُ النِساءؒ کے کہا کہ مخدوم پاک صاحبؒ کے ساتھ کیا جاوے میں نے تبسّم کیا اور کہا کہ بی بی مخدوم پاکؒ قابل نکاح نہیں مگر تیرا اختیار وہ بی بی رونے لگی اور کہا کہ مجھ کو بیوہ دیکھ کر بھائی صاحبؒ اپنی لڑکی کے دینے میں انکار کرتے ہو اگر میری والدہ صاحِبہؒ زندہ ہوتی تو آپ انکار نہ کرتے اب میرا وہ دعویٰ نہیں جو مائی کے ہونے سے تھا میں نے اوس بی بی سے پیار کیا اور کہا کہ مخدومؒ سے مجھ کو کوئی چیز عزیز نہیں باللہ میں تم کو قسم کر کے کہتا ہوں لیکن مخدومؒ پاک کو غلبہ کیفیت جذب سے اس قدر فرصت نہیں ملتی کہ حواس امکانی کے ان کو پیدا ہوں اور مَراسِم زَوجیّت کے بجالاوے بباعث آرزُردگی

خاطر اوس بی بی کی میں نے اجازت نکاح اپنی دختر کی دے دی اور رسوم نسبت کی کرا کر شادی کرادی واسطے خوشی ہمشیرہ کے شب چہار شنبہ ۶۱۳ھ ہجری اکیسویں ماہ شوال قبل نماز مغرب کے نکاح مخدوم علی احمد صابرؒ کا منعقد ہوا شب کو والدہ مخدومؒ نے برخلاف معمول مخدوم علی احمد صابرؒ کے حجرہ میں چراغ روشن کرادیا اور دلہن کو حجرہ میں پونچادیا اور خود دروازہ بند کردیا اور وہ صاحبزادی عروس اندرون حجرہ کے پیچھے مخدوم پاکؒ کے دست بستہ کھڑی ہورہی اور مخدوم کو اِستغراق مَحویّت کا تامہ طاری ہورہا تھا۔ نصف شب کے بعد مراقبہ فناء سے قدرے فرصت ملی اور آنکھ کھولی اور صاحبزادی بے چاری سے پوچھا کہ تو کون ہے قضا الٰہی سے عروس نے عرض کی کہ میں آپ کی زوج ہوں اوس وقت زبان مخدوم علی احمدؒ کے سے جو نادوان قضا الٰہی کی تھی یہ نکلا کہ خُدا تو فرد ہے زوج سے کیا کام لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ التَّوْحِيْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ اوسی وقت وہ صاحبزادی جان بحق ہوگئی بعد اوس کے والدہ مخدوم پاکؒ نے جب آکر دیکھا کہ وہ صاحبزادی فوت ہوئی پڑی ہے اور مخدوم علی احمد صابرؒ اوسی طرح مُراقبہ فَنا میں مُستغرق ہیں حیران ہوئے اور غصہ نفسانی کے باعث آپ نے دونوں ہاتھ اپنے پُشت علی احمدؒ پر مارے اور کہا کہ میں تیرے ماموں کو کیا جواب دوں گی مخدوم علی احمدؒ نے چشم کھول کر کہا مائی صاحبہؒ میں نے کیا کیا والدہؒ نے کہا کہ میں نے تیرے ماموں کی دختر کے ساتھ نکاح کیا تھا اور رات تیرے حجرہ میں داخل کیا جب آن کر دیکھا ہے تو وہ فوت ہوئی پڑی ہے مخدوم صاحبؒ نے کہا کہ مائی صاحبؒ مجھ کو یا اللہ اس کا کچھ علم نہیں بعد اس کے فقیر کو حال معلوم ہوا میں نے جاکر صاحبزادی کو لے آیا اور تجہیز تکفین کرادی اور ہمشیرہ کو کہا کہ میں نے تم کو بار بار کہا تھا جو مخدوم پاکؒ قابل زَوجِیّت کے ابھی نہیں لیکن قضا اوس لڑکی مغفورہ کی آگئی تھی اس واسطے تم نے اصرار کیا خیر گذشتہ را صلوات وصبر شکر کرو اور مائی صاحبہؒ کے دونوں ہاتھ مارنے وجود مبارک مخدوم پاکؒ پر سے تَپ دِق شروع ہوگیا اوسی روز سے عارضہ بخار سے بیمار ہوگئے بتاریخ دوم محرم ۶۱۴ھ ہجری کو وفات پائی بوقت انتقال کے مجھ کو یاد کیا اور کہا کہ بھائی صاحب میری قبر میری والدہ کے پاس کرانی یہ میری وصیت بعد میرے قبول کرنی میں نے تسلی کری کہ کچھ فکر نہ کرو ویسا ہی ہوگا روز جمعہ بعد مغرب کے والدہ مخدوم پاکؒ جان بحق تسلیم ہوئی صبح شنبہ کو

جنازہ تیار کر کے مقام کوٹھووال کو روانہ ہوئے جب صبح کو لنگر تقسیم کرنے کو مخدوم پاکؒ باہر حجرہ سے آئے تو ابوالقاسم بھنڈاریؒ نے عرض کی کہ شب کو آپ کی والدہ صاحِبہ کا انتقال ہو گیا ہے اور جنازہ کوٹھووال کو اب روانہ ہوتا ہے آپ بھی ہمراہ ہولو مخدوم صاحبؒ نے کہا کہ مجھ کو لنگر خدا سے جنازہ عزیز نہیں وہاں جناب باباصاحب کا ہونا کافی ہے اور لنگر تقسیم کر کے اپنے حجرہ میں چلے گئے تو پھر اُن کو استغراق سے فرصت نہیں ملی جو لنگر تقسیم کرنے کو حجرہ سے باہر آتے روز و شب برات ۶۱۴ھ ہجری مَرقُوم الصَّدر یوم جمعہ تک لنگر تقسیم کیا تیرہ سال سات مہینے گیارہ یوم ہوئے جناب باباصاحبؒ اپنی کتاب سِرِعُبُودِیت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ یوم وفات والدہؒ سے مخدومؒ پاک نو سال کامل اوسی حجرہ سے باہر نہ آئے اور نہ جائے نشست اپنی سے اوٹھے ایک ہی نشست پر بیٹھے رہے بتاریخ ستارویں ماہ محرم ۶۲۳ھ ہجری کو روز پنج شنبہ بعد اشراق کے میں مخدوم علی احمد صابرؒ کے حجرہ میں بموجب حکم الہام باطن کے گیا دیکھا کہ استغراق ساتھ مَحوِیّت فَناء تامہ کے حاصل ہے میں نے اولٹے کان میں سات مرتبہ کلمہ اثبات کا با آواز کہا تب طبیعت مخدوم علی احمدؒ کے مرتبہ فناء سے طرف بقا کے متوجہ ہوئی اور آنکھیں کھولیں اور دیکھا میں نے کہا اب حواس امکانی پیدا کرو بعد عرصہ کے جب حواس امکانی پیدا ہوئے واسطے استقلال طبیعت کے جلسہ میں بٹھلایا وقت عصر تک کچھ کچھ حواس درست ہوئے بعد نماز عصر کے محفل حاضرین سے ترتیب دیگر مخدومؒ پاک کو اپنے ہاتھ پر بیعت ارشاد و حوالت سے خاندان چشتیہ عالیہ میں مشرف کر کے بکیفیت باطن مرتبہ سلوک کی تعلیم سے مُستفیض کیا صرف کلاہ اپنی اوڑھادی اور خرقہ پہنادیا اوس روز سے مخدوم علی احمد صابرؒ پیارے میرے ہر شب کو استغراق کمال و تمام کے ساتھ رہتا تھا اور دن کو میرے پاس صحبت گزیں ہو کر حضرت اَحدیّت صَرفہ سے مرتبہ اَسفَل طبیعت تک ہر ایک مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سئیات اذکار افکار اسرار کو میری تعلیم لسانی سے حاصل کیا کرتے تھے اسی عرصہ میں بائیسویں رجب ۶۴۶ھ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز چاشت کے سید نظام الدین بدایونی مقام دہلی سے بعمر چودہ سال کی عمر میں میرے پاس آئے پانچ روز کے بعد بتاریخ ستائیسویں ماہ مذکور سنہ صدر روز سہ شنبہ بعد نماز مغرب کے میں نے اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ سے خاندان چشتیہ عالیہ میں مشرف کر کے

تعلیم طریقت سے مُستفِید کیا سید نظام الدینؒ دس روز بعد حصول بیعت کے میرے پاس قیام کر کے پھر دہلی کو واپس روانہ ہوا بعد ایک سال کے میرے پاس حاضر ہو کر تکمیل تعلیم کیفیت باطن کی طرف بدل و جاں متوجہ ہوا اور مخدوم علی احمد صابرؒ بدستور مرقومہ بالا ستائیس برس تعلیم لسانی میرے سے شہنشائی ولائیت کیفیت باطن کی تحصیل کرتے رہے بتاریخ چوبیسویں ماہ رمضان المبارک ۶۵۰ ہجری کو شب پنج شنبہ بعد نماز تہجد کے میں نے عالم مثال میں معائینہ کیا کہ میرے حضرت جناب قُطب الاَقطاب محمدؒ قُطبُ الدّین بختیار اوشی کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابرؒ کو جلد لے چلو میں نے عالم مِثال ہی میں مخدوم علی احمد صابرؒ پیارے اپنے کو حجرہ میں سے اپنے ہمراہ لے لیا اور دست بستہ اپنے حضرت قبلہ وکعبہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا تھوڑے عرصہ میں عالمِ ملکوت سے عالمِ جبرُوت اعلیٰ درجہ کا عروج ہوا کہ تا حدِ نگاہ چہار اطراف انوار سرخ مثل یاقوت کے درخشاں تھے اور تمامی حضرات پیران عُظّام سلسلہ چشتیہ عالیہ کے اور دیگر حضرات جمیع سلاسل تعلیم جذب وسلوک کے مُتقدِمین اور مُتاخرِین سے ساتھ جسم روحانی کے گرد و پیش تخت مبارک حضرت جناب سرورِ کائنات اَشرف المخلوقات اَحمد مُجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین کی محفل میں تشریف فرما ہیں میرے پیرو مُرشد قبلہ وکعبہ دَارین نے مجھ کو اور مخدوم علی احمد صابرؒ کو روبرُوئے تخت مبارک کے کھڑا کیا نوُرِ پاک حبیبِ خُدا سے ارشاد ہوا کہ آگے آؤ مخدوم پاکؒ سامنے حضور کے ہو کر آداب بجالایا اور حضرت رَسُولِ مَقبُول صلی اللہ علیہ وسلم نے مخدومؒ پاک کی پُشت پر سیدھے شَانہ پر بوسہ دیا اور زبان مبارک سے فرمایا هَـذَا وَلِیُّ اللّٰهِ پھر میں نے اوسی جگہ بوسہ دیا اور کہا هَـذَا وَلِیُّ اللّٰهِ پھر میرے حضرت پیرو مرشد نے اور پھر تمام حضرات اولیاء عظام اور صحابہ کرام نے اوسی طرح سے بوسہ دیا اور هَذَا وَلِیُّ اللّٰهِ کہا اور بعد تمامی حضرات حاضرینِ مجلس اقدس کے گروہ ملائیکہ نے اوسی طرح بوسہ دیکر ہر ایک نے جُدا جُدا با آواز بلند کہا هَذَا وَلِیُّ اللّٰهِ جب میرے کان میں نہایت شدت سے آواز مبارک باد کا آیا۔ اور تمام نے مجھ کو مبارک باد دی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اطوار لَیلَۃُ القدر کے معائینہ میں ہوئے جب باہر آ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ لَیلَۃُ القدر کے آثار کیفیت کا عروج ہو رہا ہے وہاں سے میں مخدوم علی احمد صابرؒ کے حجرہ کی طرف گیا

آکر دیکھا کہ دروازہ حجرہ کا خلاف معمول کھلا ہوا ہے اور مخدوم علی احمد صابرؒ مراقبہ فنا میں بدرجہ اُتم مُستغرَق ہیں اور انوار سرخ یاقوت رنگ سے تمام باہر بہتیر مُنوّر اور شَرَر اُفشاں ہو رہا ہے اور تمام حضرات رقباء ونجباء وابدال واقطاب واغیاث ورجال الغیب اور بادشاہ جنات مخدوم علی احمد صابرؒ کی پُشت منور کو بوسہ دے رہے ہیں۔ اور باآواز فصیح ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ کہہ رہے ہیں اور صبح سے بفاصلہ مُنفصلہ ہر ایک حضرات سالکین ہم عَصر تشریف فرما ہونے لگے اوّل مجھ کو مبارک دیتے اور پھر مخدوم علی احمد صابرؒ کا طواف کر کے اوس کی پُشت مبارک کو بوسہ دیتے اور ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ فرماتے اور بموجب میرے معائینہ کے اپنا مشاہدہ مثال اور معال کا بیان فرماتے تھے۔ چنانچہ بعضے حضرات نے بموجب میری استدعا کے قیام قبول فرمایا یعنی میرے مکان پر مہمان رہے اور بعضے حضرات بباعث کار ضروری کے قیام پذیر نہ ہوئے بروز مجلس خلافت اور اعلان عام مہر ولائیت مخدوم علی احمد صابرؒ کی پھر تشریف لائے اور تقرر یوم مجلس میں انتظار صدور حکم الہام باطن کا کیا چنانچہ بموجب حکم الہام باطن کے بتاریخ چودھویں ماہ ذوالحجہ ۶۵۰ ہجری کو روز یک شنبہ بعد نماز عصر کے تمام اہل اللہ روئے زمین ہم عصر کے موجود ہوئے جن کا نام مفصل کتاب مستطاب حقیقت گلزار صابری پیر و مرشدؒ برحق مصنف کتاب ہذا نے تحریر فرمائے ہیں اس جگہ طوالت کے واسطے نہ مرقوم کیئے غرض بحاضری تمام عارفان موصوفہ وداخلان سلسلہ ہائے عوام النّاس صدہا کی مجلس عام ترتیب دیکر سب حضرات موصوفہ بالا کی طرف خطاب کیا کہ اس فقیر کو معلوم نہیں کہ میری روح نے عالم ارواح میں دو سجدے کیئے ہیں یا ایک یہ میرا قول سن کر سب حضرات مجلس خاموش ہو گئے اور مخدوم علی احمد صابرؒ بموجب دستور اور معمول کے میرے نعلین مبارک لئے ہوئے باہر مجلس سے باآدب کھڑے ہوئے تھے اور سید نظام الدین بدؒیوانی پیچھے اون کے باآدب کھڑے ہوئے تھے مخدوم علی احمد صابرؒ نے سید نظام الدین بدؒیوانی سے دریافت کیا کہ جناب باباصاحب کیا ارشاد فرما رہے ہیں سید نظام الدین بدؒایونی صاحب نے در جواب فرمایا کہ بھائی صاحبؒ حضرت نے فرمایا ہے کہ سجدہ دو ہم نے کیئے ہیں یا ایک تب مخدومؒ نے آگے ہو کر مجھ سے اجازت طلب کری بعد حصول اجازت کے دست بستہ عرض کی کہ اس خادم کو خوب یاد ہے جس وقت ارواح ہائے صَف بصَف کھڑی ہوئیں تھیں یہ

خادم حضور کے سیدھی طرف جناب کے کھڑا تھا۔ جب حکم فَاسْجُدُوا کا ہوا یہ خادم حضور کا بزور ولائیت صف انبیاء علیہ السلام والصَّلٰوۃ علٰی نَبِینَا میں پاس حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پونچ کر سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو اپنے پَروں پر اوٹھا کر پاس جناب کے سجدہ میں لا ڈالا جب بار دوئم حکم فَاسْجُدُوا کا ہوا۔ یہ خادم پھر بزور ولائیت صف انبیاء علیہ الصلوٰۃ میں پاس حضرت یوسف علیہ السلام کے پونچ کر سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو اپنے پَروں پر اوٹھا کر جناب کے پاس لا ڈالا اسی طرح سے تین مرتبہ یہی معاملہ بیان کر کے مخدوم علی احمد صابرؒ خاموش ہوئے پھر میں نے مخدوم علی احمد صابرؒ سے دریافت کیا کہ کوئی وجہ ثبوت اس معاملہ کے ہے۔ مخدوم علی احمد صابرؒ نے عرض کیا کہ نشان پر ہائے جبرائیل علیہ السلام کے درمیان دونوں شانوں اس خادم کے موجود ہیں میں نے مخدومؒ پاک کی پُشت پر سے خرقہ اوٹھا کر معائینہ کیا نیچے سیدھے شانے کے پُشت جگر کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقام ولائیت مرتبہ فَنَافِی اللہ کا ہے بطور مُہر کے خطِ مُدَوّر میں ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ تحریر ہے اوّل میں نے اوس مہر ولائیت کو بوسہ دیا۔ اور زبان سے ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ کہا اور اوس مہر ولائیت کو بوسہ دیا۔ اور ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ کہہ کر حُضَارِ مجلس سے کہا۔ کہ یہ پیش خبری مہر شانہ مخدوم علی احمد صابرؒ کے ہونے کے غوثِ پاک قطبِ عالم و حضرت خواجہ مُعین الدّین حسن سَنجری چشتی اجمیری شہنشاہ والئے ہند رحمتہ اللہ علیہ سے منتقل ہو کر آئی ہے اس واسطے فقیر نے تمام صاحبان کے ملاحظہ اور زیارت کے واسطے یہ گفتگو کری تھی جو تمام حاضرین اس وقت زیارت سے فیض یاب ہوں کہ پھر یہ زمانہ ہاتھ نہ آوے گا۔ اب سلوک مخدوم پاکؒ پر وارد ہے اور جب جذب طاری ہوا تو پھر اولیاء کمال کا بھی جانا زیارت کے واسطے مشکل ہوگا۔ پھر تمام حضرات کاملین و عوام النّاس زیارت رویئت خاتم جلالی قدسی کے سے فیضیاب ہوئے اور تمام نے مہر ولائیت کو بوسہ دیکر ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ کہا۔ اور بعضے حضرات اولیاء کے تمام عوام الناس حاضرین مجلس نے اوسی طرح مہر ولائیت کو بوسہ دیا اور ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ سب نے با آواز بلند کہا جب تمام حاضرین مجلس فیض یاب ہو چکے مخدوم علی احمد صابرؒ کو میں نے اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں اپنے ہاتھ پر مشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ

خلافت ظاہری و باطنی کا پہنا کر مثال خلافت کی بمضمون ولائیت شہر کلیر مع کل اقلیم ہند کے تحریر کر کے
حاضرین مجلس کو سنا دیا خطاب باطنی قطب عالم اغیاثِ ہند الاجلال شاہ مخدوم علی احمد صابرؒ سب حضرات
حاضرین کو مطلع کیا اور اسم ظاہری بھی مثال خلافت میں بالقاب بادشاہِ دو جہان مخدوم علاؤالدین علی
احمد صابرؒ ختمؒ اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے تحریر کیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا کہ علم ظاہری و
باطنی میرا علی احمدؒ لے چلا اور علم دل کا بھی میں نے اس کو دے دیا اور سات آثار شہد خالص کا شربت کر
کے فاتحہ دلا کر تقسیم کرا دیا بعد فاتحہ کے قوالوں نے راگ شروع کیا تھا کہ طبیعت بادشاہ دو جہاں مخدوم
پاکؒ پر غلبہ کیفیت حال کا جلوہ بخش ہونے لگا مصلحتاً اوس وقت راگ موقوف رکھا گیا شب کو مجلس تخلیہ میں
راگ سنا گیا پندرہویں ماہ ذوالحجہ ۶۵۰ھ ہجری روز دوشنبہ بحصول نعمت تمام و کمال شہنشاہی اولوالعزم
مرفوع الاجازت خاندان چشتیہ کی حاصل کر کے شہر کلیر کو مع علیہم اللہ ابدالؒ کے رخصت ہوئے باقی
حالات تمام گلزار صابری میں جس صاحب کو شوق ہو ملاحظہ کر لے اور قدرے باقی احوال مخدومؒ پاک کا
اولاد جناب بابا صاحبؒ کا جس جگہ ہو گا آوے گا اور یہ جو قصہ جناب خواجہ قطب جمال صاحبؒ کا اور
مخدوم صاحبؒ کا عوام میں مشہور ہو رہا ہے بلکہ فقیر مصنف کتاب ہذا نے بھی بے علمی کے باعث سے
گلزار فریدی کتاب جو جمع کی تھی ۱۳۰۲ھ ہجری میں درج کیا جس واسطے بندہ کو عتاب جناب درگاہ فریدیہؒ
سے مثال میں ہوا جس کا ذکر کتاب ہذا میں پیچھے گزر چکا ہے بعد عتاب کے جو جناب بابا صاحبؒ نے
فرمایا تھا کہ تو میرے پیارے علی احمدؒ پر تہمت ناک باتیں تحریر کیں اور بندہ عتاب کے خوف سے چند
عرصہ زاری کرتا رہا جناب بابا صاحبؒ و مخدومؒ پاک کی نوازش سے پوری پوری سندی حالات حاصل
ہوئے اور خاص خلافت نامہ مخدوم پاکؒ کے بھی زیارت نصیب ہوئی برادران دینی کی خدمت میں
عرض پرداز ہوں کہ ان تہمت ناک باتوں سے پرہیز کرنی لازم ہے اور میں نے آج تک کسی کتاب معتبر
میں مخدومؒ پاک کا احوال نہ دیکھا تھا اور حکم بھی یہی تھا کہ زمانہ تیرہ صد کے بعد احوال مخدومؒ پاک کا ظاہر
ہو گا آگے سینہ بسینہ یا مکتوب نطاب میں رہا افشاں عام نہ ہوا اب فضل الٰہی سے احوال باطنی ظاہر ہو چکا
ہے اب وہ تہمت ناک باتوں سے توبہ کرنی لازم ورنہ جو شخص وہ باتیں کرے گا جلال مخدومیؒ میں پھنس کر

خراب ہوجاوے گا لازم تھا اس نصیحت کا بیان کرنا آگے جس کا اختیار منظور کرے یا نہ کرے پیغام رساں پر پیغام رسانی شرط ہوتی ہے ماننا نہ ماننا اوس کا اختیار نہیں مخدوم پاکؒ کے ذریعے سے یہ تمام باطنی احوال اس مصنف کتاب ہذا کو عنائیت جناب فریدیہ عالیہ سے ہوئی اس واسطے اب میں نے پہلی کتاب گلزار فریدی کا نقص بیان کیا کہ دوسرا برادر دینی نہ اس وبال میں پڑے اور مخدوم صاحبؒ کے خاندان کا احوال تبرکاً درج کتاب کیا مختصر ورنہ حقیقت گلزار صابری میں مشرح ابتدا سے تا انتہا تک احوال درج ہے اور افشاں عام کرنا احوال مخدوم صاحب کا ہادی میرے کا ازل سے حصہ تھا سو ہادی کی قلم سے اظہار ہوا اور جو کوئی انکار کرے گا بغیر ضلالت کے اوس کو اور کچھ نصیب نہ ہوگا یاالٰہی تصدق پیران عظامؒ و حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کی صراطِ مُستقیم اُمت حضرتؐ کی کو نصیب کر اور راہ ضلالت سے امان دے اور جو کتاب میں عبارت خلیل الرحمان جمالی نے میری گلزار فریدی سے اخذ کر کے اپنی کتاب تیار کی ہے سَراسَر بُہتان سمجھنا اور فقیر کو بہت تلاش سے اور حکم باطن سے یہ سندی حالات میسر ہوئے کسی مکتوب نطاب میں یہ ذکر اذکار میں نے نہیں دیکھا خاصہ جناب خواجہ قطب جمال الدّین کا مکتوب حقیقت الاقطاب جو ہے اوس میں نہیں بالکل جس خدا دوست کو شوق ہو شغل باطن کرے اور مکتوبات کی زیارت سے فیض یاب ہو خلیل الرحمان سرسادی نے جو بہتان اوٹھایا اور تحریر کیا ہے سراسر نفسانیت کے سبب ہے ورنہ خود خواجہ قطب جمال صاحب کا مکتوب موجود ہے اگر خدا پاک ہدائیت دے تو اوس کے مطالعہ سے فیض حاصل کریں اور راہ ہدائیت پاویں لیکن نفس اور شیطان دو دشمن اس کے ساتھ ہیں ہر وقت فساد میں ڈالتے ہیں خود خواجہ قطب جمالؒ اپنی قلم سے تحریر کرتے ہیں کہ بندہ اکیس برس اہل بیعت بابا صاحبؒ و ہمشیرہ زادہ مخدوم علی احمد صاحب کی خدمت کری ہے جو کوئی امر میرے سے ناراضگی کا نہیں ہوا اور بروقت رخصت مخدوم پاکؒ خواجہ قطب جمال صاحبؒ موجود پاک پتن شریف میں تھے بعد سال کے رخصت ہوئے اور جو فضائیل مخدوم پاکؒ کے اونہوں نے اپنی کتاب میں تحریر کیے ہیں حد سے زیادہ ہیں قدرے اس کتاب ہذا میں بھی باب خواجہ قطب جمال صاحبؒ کے احوال میں آوے گا اب اس جگہ ایک نقل وصیت کی تحریر کی جاتی ہے کہ نفس اور شیطان کے شرّ سے جمیع مؤمنین کو خدا پاک

بچاوے۔ روائیت جناب محمد بدرالدین سلیمانی ولائیت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے جناب مخدوم پاکؒ ہادی اپنے وجناب باباصاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ یا مولائے ماجب ابلیس کو سجدہ نہ کرنے جد پاک آدم علیہ السلام کے سے مردود کیا گیا تو اوس نے اعتراض کیا کہ اس کے پیچھے خدا پاک جل جلالہٗ تو نے مجھ کو راندہ اور مردود کر کے نکالا اس کی اولاد کو ہر چہار طرف سے گمراہ کروں گا چنانچہ قرآن شریف سورت اعراف میں فرمایا قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ معنے:۔ کہا شیطان نے قسم ہے جو گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ بیٹھوں گا میں راہ سیدھے تیرے پر البتہ آوں گا میں آگے اون کے سے اور پیچھے اون کے سے اور بجے اور کھبے اون کے سے اور نہ پاوے گا تو اون کو شکر کرنے والے۔ تب حکم ہوا سورت اعراف میں قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ معنے:۔ حکم ہوا نکل برے حال سے راندہ ہوئے جو کوئی تیری پیروی کرے گا ڈالوں گا معہ تیری پیروی کرنے والیوں کو دوزخ میں۔ تو کس طرح سے بچا جاوے شرراوس کے سے تو در جواب جناب بابا صاحبؒ والد ماجدؒ اس غلام نے فرمایا میرے پیرومرشد مخدومؒ پاک کی طرف مخاطب ہو کر کہ خدا پاک جل جلالہٗ اوسی جگہ قرآن شریف سورت اعراف میں فرماتے ہیں يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ:۔ معنے اے بیٹو آدم کے نہ فریب دے تم کو شیطان جیسے نکال دیا باپ تمھارے کو بہشت سے اور اوتار لیا تھا اون سے لباس اون کا تو کہ دکھلاوے ان کو شرم گاہ اون کی تحقیق وہ دیکھتا ہے تم کو اور کنبہ اون کا اور تم نہیں دیکھتے۔ پس ہم تم کو ایک شغل بتاتے ہیں کہ شیطان اور قبیلہ اوس کا چار طرف سے آن کر گمراہ کرتا ہے اس شغل کے کرنے سے چھ طرف کو روک کر پھر ساتویں دفعہ نفی اپنی ہی کرے تا کہ کوئی راستہ دشمن کے آنے کا نہ رہے وہ شغل فریدیہ یہ ہے راست کتف کی طرف مونہہ کر کے کہے ھِیُوَلْ تُوْں چپ کی طرف کہے اِتُوَلْ تُوں سامنے مونہہ کر کے کہے

ھُــوَ لُ تُــوْن خیال سے پیچھے پُشت کے کہے اِتُــوَ لُ تُــوْن پھرآسمان کی طرف خیال کر کے کہے اِوُپَرُ تُوْن پھرزمین کی طرف مونہہ کر کے کہے نِیْـچِے تُوْن پھراوپراپنے نفی کر کے کہے تُوْھِیَ تُوْن تُوْھِیَ تُوْن تُـوْھِـیَ تُوْن یہ شغل کرنے سے شرّ شیطان سے بالکل امن ہوگااور مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ نے بیان کیا کہ یہ شغل قادریہ ہم کو باپ دادا سے اور حضرت غوث پاک قطب عالم پیران پیر صاحبؒ سے جاری ہوا پونچا ہے وہ یہ ہے اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوَ (وظیفہ) فرید یہ شغل کی بھی اجازت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی اور مخدوم پاکؒ یہ دونوں ذکروں کی اجازت حضرت شاہ محمد بدرالدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ کو دی بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ محمد بدرالدینؒ اب دو خاندان کی نعمت حَسْبُ الارشاد جناب سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدریہ صابریہ فریدیہ و بدریہ قادریہ یہ سلاسل کی اجازت خاندان میرے میں رہے گی اور یہ خاندان اور شغل حکم سَرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطے اولادمیری کے جاری کرایا گیا ہے جو ذکرآگے کتاب ہذا میں آوے گا۔ سبحان اللہ یہ دونوں خاندان چشتیہ اور قادریہ کی کیسی نعمت جمع ہوئی پہلے جناب پیران پیر صاحبؒ و جناب خواجہ معین الدین چشتی صاحبؒ دونوں صاحبان نے نعمت حرزِ شریفین سے ایک دوسرے کو صاحبِ مجاز کیا اور سید عبدالوہاب صاؒحب کو پیران پیر صاحبؒ نے حضرت جناب خواجہ معین الدین صاحبؒ سے نعمت عطا کرا کر سماع کی اجازت دلائی بعد اوس کے جناب بابا صاؒحب کو پہلے تعلیم حضرت پیران پیر صاحبؒ سے حاصل ہوئی اور بعد مخدوم پاکؒ نے بابا صاحبؒ سے کل نعمت چشتیہ حاصل کر کے وہی نعمت تمام وکمال بیٹے جناب بابا صاؒحب محمد بدرالدؒین کو دے کر صابریہ بدریہ و قادریہ بدریہ سلسلہ جاری کرایا نعمت چشتیہ و قادریہ اب ایک ہی ہو گئے ہیں حکم باطن سے اور اسی طرح یہ دونوں خاندان کی نعمت ایک دوسرے کو منتقل ہوتی جاوے گی۔

# ۱۸۔ باب ہشت دہم

## دربیان ازواج مُطہرات ہرسہ وفرزندان ودُختران کی تفصیل جناب بابا صاحبؒ

حضرت جناب بابا فرید فرد صاحبؒ مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیّت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۶۰۲ھ ہجری المقدس روز جمعہ بعد نماز جمعہ ۷ محرم کو اس فقیر فریدؒ بندہ مرشدی کے قلب صنوبری سے القا پانچویں درجہ کا ہوا کہ جلدی سے ہمارے پاس دہلی میں آجاؤ یہ بندہ اپنے مولاء کا اوسی وقت روانہ دہلی شریف کو ہوگیا غرض بہ برکت اسم اعظم شریف چشتیہ کی تین ساعت میں اپنے ہادیؒ برحق کی قدم بوسی حاصل کر کے دست بستہ کھڑا رہا میرے مولائےؒ برحق نے ارشاد فرمایا کہ فرید فردؒ بابا بی بی مجیب النساءؒ ہمشیرہ شیخ زکریا سندھیؒ جو ہمسایہ تمھارے میں رہتے ہیں اون کے ساتھ نکاح کرلو اور سنت نبویؐ ادا کرکے یہ حکم اس بندہ معین الدین صاحبؒ کو باطن سے ہوا ہے تو بندہ نے اس میں تامل کیا اور خیال عَبدِیّت کا پیدا ہوا اور در جواب حضور کے کچھ نہ عرض کیا اوسی رات کو حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رویئت ہوئی اور فرمایا کہ فرید فردؒ بابا ہم نے تم کو واسطے سنّت ادا کرنے کے حکم کیا تھا موافق حکم باطن سے تم اوس میں کیوں متامل ہو میں نے عرض کی کہ حضُور انور نے تو اب تک حکم نہیں فرمایا تب حکم ہوا کہ فرید فرد باباؒ ہم خواجہ قطب الدین صاحبؒ کی صورت میں روپوش آن کر ارشاد کیا تھا۔ ابھی بابا تمھارے اعتقاد اور ایمان میں خلل باقی رہ گیا ہے ابھی تجدید بیعت کرو ورنہ تنزّل وقبض پیدا ہو جاوے گی اور تامّل وتفکّر کیوں کرتے ہو تب میں نے عرض کی کہ باعث مجاہدات کثیر کی بشرِیّت تو نہیں رہی شرائط نکاح کی کس طرح سے ادا کروں گا تب ارشاد ہوا کہ تم کو یاد نہیں کہ ملک ختاء میں خدا پاک نے تم کو ایک جَھڑ عطا کی تھی کہ اوس کے کھانے سے ازسرنو عالم شباب کا ہو جاتا ہے محض تمھارے واسطے وہ جھڑ پیدا ہوئی تھی جنگل ختاء میں اور بجز اولیاء اللہ کے وہ دوسرے کو نہیں ملتی تمھارے بستر میں وہ ہے وہ کھاؤ اسی اُمر کے واسطے وہ تم کو ملی تھی کیوں کہ تم سے نسل بھی کثرت سے ہوگی اور اس دار دنیا میں بہت عرصہ تم سے فیض مخلوق کو پونچے گا غرض جب میں

نے وہ جمڑ کھائی تو عالم شباب سا معلوم ہوا اور ہر اعضاء سے تقویتِ بشری مُباشَرت کی معلوم ہوئی یہ بندہ مُرشدی اوسی وقت تائب ہوا اور ہادیِ مطلق اُ اپنے کی خدمت میں حاضر ہو کر بعد تہجد کے تجدید بیعت کی اور رخصت حاصل کر کے روانہ پاک پتن شریف ہو گیا اسم اعظم کی برکت سے وقت نماز فجر کے داخل پاک پتن شریف میں ہو کر خادم اپنے شیخ زکریاؒ سندھی کو پیغام نکاح کا کہا اوس نے قبول کیا بعد نماز ظہر کے قاضی مولوی ظہور احمد صاحبؒ بدخشانی نے نکاح معہ مہر سوا پانچ رعال کے مقرر کر دیا اور فقیر نے قبول کر لیا اون بی بی صاحبہ کو اندر اوس مکان میں کہ جس میں ہمشیرہ صاحبہ فقیر کی مسکن گزین تھے معہ ہمشیرہ زادہ علی احمد صابرؒ کی رہائش پذیر ہوئیں۔

## نقل نقوش فریدی

نقوش فریدی سے نسب نامہ جناب بی بی صاحبہ مُجیبُ النِساءؒ ہمشیرہ شیخ زکریا سندھیؒ ۱۔ شیخ زکریا سندھیؒ و بی بی مُجیبُ النِساءؒ ۲۔ ولد محمد عظیم شاہؒ میاں ملتانی صدیقی قریشی اکبری ۳۔ ولد ظہور احمد شاہؒ ۴۔ ولد نیاز محمد صغراویؒ ۵۔ ولد محمد مسلم شاہؒ ۶۔ ولد شیخ کرم الدینؒ ۷۔ ولد شیخ سلمان جَزُولیؒ ۸۔ ولد شیخ محمد انعامؒ ۹۔ ولد شیخ محمد یوسف شاہ ۱۰۔ ولد شیخ مولوی احمد شاہؒ دُرانی ۱۱۔ ولد شیخ غریبؒ اللہ ۱۲۔ ولد شیخ مولوی شاہ باز سُہروردیؒ ۱۳۔ ولد شیخ سُجانؒ شاہ بلخی ۱۴۔ ولد شیخ حمید شاہ مکرمؒ ۱۵۔ ولد شیخ ابوالمُقیدؒ ۱۶۔ ولد شیخ ابوالقاسمؒ ۱۷۔ ولد شیخ محمدؒ ۱۸۔ ولد حضرت امیر المومنین سَیّدنا جناب ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت شیخ زکریا سندھیؒ کے آبا و اجداد عرب سے سندھ میں سکونت گزیں ہوئے اور والدان کے ملتان میں آ گئے جب جناب باباصاحبؒ ملتان میں تشریف لے گئے شیخ زکریا سندھیؒ داخل طریق و مرید باباصاحبؒ کے ہوئے جب جناب باباصاحبؒ پاک پتن شریف میں سکونت گزیں ہوئے تو شیخ زکریا سندھیؒ معہ والدہؒ و ہمشیرہؒ صاحبہ و قبیلہ خود پاک پتن شریف میں آ گئے اور قرب و جوار حضرت کے مسکن اختیار کیا اور ہر وقت تعلیم و تلقین حاصل کرتے رہے اور اس بی بی صاحبہ مجیب النساءؒ سے تین دختر پیدا ہوئیں۔

اوّل:۔ بی بی خدیجہ بیگم عرف شَرَفُ النِساءؒ جو نکاح جناب مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ میں ہوئی اور جلال مخدوم صاحبؒ سے جان بحق ہو گئی ۶۱۴ھ ہجری میں جن کا قِصّہ کتاب ہذا میں گزر چکا ہے۔

دوم:۔ بی بی اصغری بیگم رحمۃ اللہ علیہ قریب بُلُوغَت کے فوت ہوئی۔

سیوم:۔ بی بی بَصری بیگم رحمۃ اللہ علیہ شیر خوار فوت ہوئی اور چار فرزند جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوئے۔

اوّل:۔ محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ شیر خوار فوت ہوئے۔

دوم:۔ محمد عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ سن بُلُوغَت کو پونچ کر نافرمانی مخدوم پاکؒ سے جاں بحق ہوئے۔

سیوم:۔ محمد سلطان الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی شیر خواری میں فوت ہوئے۔

چہارم:۔ محمد فرید بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی شیر خواری ہی فوت ہوئے۔ان صاحبزادہ گان کا احوال بھی کتاب ہذا میں گزر چکا ہے۔

## احوال دوم قبیلہ جناب بابا صاحبؒ

بی بی خاتون بیگمؒ بنت غیاث الدین مبین شاہزادہ سرِعُبُودِیّت شریف میں فضائل فاروقی کے ۷۱باب و۳فصل میں علم از پے کی پیش خبری حاصل ہوئی جناب بابا صاؒحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۹محرم ۶۰۷ھ ہجری کو بروز جمعہ یہ بندہ حضرت جناب شاہ و شیخ قطب الدین صاؒحب کا مراقبہ فناء میں تھا کہ حضرت جناب سیدنا امیر المومنین وسید المرسلین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی صورت میرے صنوبری قلب میں پیدا ہوئے اور ہاتھ میں بی بی خاتون کی صورت تھی ارشاد فرمایا کہ فرید فردؒ بابا اس عورت سے نکاح کر لینا جبکہ اس کا ظہور عالم ناسُوت میں ہوئے آج سے ۲۷ سال کے بعد یہ امر ظہور میں آوے گا اور اسی عورت سے تم کو اولاد نرینہ حاصل ہوگی جو قیام زمانہ تک تیرا نام جاری رہے گا برخوردار تو اپنے مکتوب میں قلم بند کر لے فضائیل بی بی صاحبہؒ کے بہت ہیں طوالت کے واسطے قلم بند نہیں کیا اور باقی تمام احوال جس جگہ اولاد کا ذکر آوے گا بخوبی ہوگا اور اس بی بی کے شکم سے پانچ دختران۔

اوّل:۔ بی بی فاطمہؒ دوئم:۔ بی بی شریفہؒ سوئم:۔ بی بی حاجرہؒ چہارم:۔ بی بی زینبؒ

پنجم :۔ بی بی مستورہ رحمتہ اللہ علیہ اور فرزندان کا ذکر آگے آوے گا۔ بی بی فاطمہ رحمتہ اللہ علیہ کا نکاح حضرت جناب مولانا محمد بدرالدین اسحاق رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا اور دوسری بی بی ہائے شیرخواری و خوردسالی میں فوت ہوئیں سوائے اس لڑکی کے اولاد دوسرے لڑکی کسی سے نہیں ہوئی قصہ مولانا صاحب کا مشہور معروف ہے پنجم بی بی مستورہ سن بلوغت کو پونچ کر فوت ہوئی۔ چودان دختران و ہفت فرزندان کی تفصیل اس جگہ ہوگئی ہے اب فرزندان بی بی خاتون بیگم کے ہفت کی تفصیل آگے آوے گی۔

سوئم :۔ بی بی اُم کلثوم تیسرا قبیلہ جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا احوال بی بی اُم کلثومؒ دختر سید نثار علیؒ ولد سید عبدالرزاقؒ ولد جناب محبوب پاک شیخ عبدالقادرؒ جیلانی قدس اللہ العزیز کی ہیں۔

اوّل حضرت قیام الحق صاحبؒ جو اولاد حضرت اَمیرُالمُومِنِین وَسَیدُالمُرسَلِین سَیدنا عُثمان ذُوالنُورَین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ذُوالنُورَینی بنے قریشی تھے اون کے ساتھ ایران میں نکاح ہوا اور قیام الحق صاحبؒ و بی بی اُم کلثومؒ رشتہ قرابت نزدیکی کے واسطے ہرات میں مخدوم و شاہ عبدالرحیمؒ صاحب کے پاس آگئے جب مخدومؒ پاک سکونت گزیں پاک پتن شریف میں ہوئے والدہ صاحبہ مخدوم صاحب جب دوبارہ تشریف پاک پتن شریف میں لائے تو قیام الحق صاحبؒ معہ اہل پردہ اپنے کے پاک پتن میں سکونت گزیں ہوئے تھے اور اسی جگہ انتقال کیا۔ حضرت شیخ نصیراللہ یک ونیم سال کے تھے۔ یہ احوال ۷ باب ۱۲ فصل سرِ عُبُودِیّت شریف میں قلم بند ہے جناب بابا صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷۔ رجب ۶۳۹ ہجری میں یہ نکاح ہوا حضرت جناب خواجہ غریب نواز صاحب والئے ہند صاحبؒ نے عالم مثال میں امر فرمایا کہ فرید فردؒ بابا تمھاری فَردِیّت کا درجہ جناب الٰہی سے مکمل ہو چکا ہے اب تمھارا نعل کوئی دوئی کا نہ چاہیے دو نکاح کر چکے ہو اور دوئی ذات احدیت اور ذاتِ وحدت کو ناپسند ہے فقیر کا نعل اور مذہب فَردِیّت کا ہوتا ہے اب تیسرا نکاح جو صاحبزادی دختر سید نثار علیؒ کی ہے اور چار ماہ اوس کے شوہر فوت ہوئے کو ہو گئے ہیں تم اوس کے ساتھ نکاح کرلو تا کہ ثلاثہ میں فردیت ہو جاوے یہ نکاح امر خواجہ غریب نواز صاحبؒ سے ہوا ہے صبح کو اوس بی بی سے پیغام نکاح کیا اوس نے منظور کرلیا تاریخ مذکورہ کو نکاح ہوا اور شیخ نصیراللہؒ صغر سن کو بجائے فرزندان کے پرورش کیا اور نام بھی فرزندان صُلبی میں

درج کرا کر صاحب ولائیت اور فرزند کیا کہ کوئی میری فَرزَندِیت میں فرق نہ کرے اب قرُب وجوار پاک پتن شریف میں مشہور بہ لقب نصیر الٰہی قوم سے جو چشتی ہیں یہ اون کی اولاد سے ہیں اور حضرت جناب بابا صاحبؒ سے ان بی بی ام کلثوم صاحبہؒ کے شکم سے تین فرزند اور چھ دختران پیدا ہوئیں۔

اوّل:۔ فرزند شفیع محمد رحمتہ اللہ علیہ دوم:۔ فرزند خضر فرید شاہ رحمتہ اللہ علیہ سوئم:۔ فرزند یوسف احمد رحمتہ اللہ علیہ صَغرسنی میں یہ تینوں فوت ہوئے اور دُختران۔

اوّل:۔ دختر بی بی آبادی بیگمؒ دوم:۔ بی بی نیاز نے بیگمؒ سوئم:۔ شام بی بیؒ چہارم:۔ بی بی مُحب النساءؒ پنجم:۔ بی بی قمرُالنِّسَاءؒ ششم:۔ بی بی احمدی بیگم۔ؒ یہ دُختران شیر خوار فوت ہوگئی ہیں ان دونوں قبیلہ سے اولاد پائیدار نہیں ہوئیں بجز بی بی خاتون بیگمؒ دختر سلطان غیاث الدین مُبین کی اور احوال تفصیل ذیل آگے آوے گا اور جملہ دُختران کا احوال ولادت و وفات کا جناب بابا صاحبؒ نے کہیں تحریر نہیں کیا ہے گا باطن سے جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت تھی اور حکم باطن سے تھا کہ ولادت و وفات دُختری کا قلم بند نہ کرو یہ احوال نقوش فریدی کتاب شاہ محمد بدرالدین سلیمانیؒ ولائیت سے بہت تلاش کے ساتھ حاصل کیا بطفیل ہادیؒ برحق وپیشواء مُطلق کے ذریعہ سے مکتوبات نطاب سے محقق حالات حاصل ہوئے۔

# ۱۹۔ باب نوزدہم

## دربیان حضرت خواجہ جمال الدین صاحبؒ قطب ہانسوی کا پاک پتن شریف خدمت میں آنا اور مامور ہونا صحبت میں اور فیض حاصل کرنا جناب باباصاحبؒ سے تمام کیفیت۔

حضرت جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب نطاب سرِعُبُودِیّت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ روز جمعہ بعد نماز عصر اکیسویں محرم ۶۰۲ ہجری کو یہ بندہ مرشدی حجرہ میں مراقب تھا کہ الہام دوسرے درجہ کا آواز تیز تر گوش چپ میں آئی کہ فریدؒ فرد تمھارا جمالؒ آتا ہے ہمراہ شیخ احمد قاضی حنفی ہانسویؒ کے تم ہوشیار ہوجاؤ غرض مجھ کو معاًاوس حال سے آفاقہ ہوگیا خادموں سے دریافت کیا کہ کوئی دو شخص آج مہمان نئے آئے ہیں سب نے کہا ابھی تک تو کوئی نہیں آیا ہے گا یہ بندہ مرشدی خاموش ہوگیا قریب نماز عشاء کے وہ دونوں صاحب موجود ہوگئے اوس لڑکے محمد جمال الدینؒ نے سجدہ تعظیمی ادا کیا اور قاضی صاحبؒ مصافحہ ومعانقہ حاصل کر کے دست بستہ کھڑے ہوکر روروکر عرض کرتے تھے کہ حضرت صاؒحب حضوروالا نے جس روز سے اس لڑکے کو بیعت کر کے غلامی میں قبول کرلیا ہے گا عرصہ دوسال کامل ہوا ہے کہ یہ کسی سے ہم کلام نہیں ہوتا ہے بلکہ خوردونوش بھی نہیں کرتا ہے اکثر اس کی والدہ بہت روتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند دیا سووہ بھی گونگاہ ہوگیا غرض یہ بیان قاضی صاؒحب کرر ہے تھے جو اس فقیر بندہ مرشدی کے قلب مِدَوّر سے القا اوّل درجہ کا ہوا کہ فریدؒ فردتو اس قاضی کو یہاں سے روانہ کر دے اس کی سانس عُمر کی تمام ہوگئے ہیں اس فقیر بندہ اپنے ہادیؒ برحق کے نے بموجب حکم باطن کے قاضی صاحبؒ سے کہا کہ آپ جلدی سے اپنے مکان کو چلے جاؤ تمھارا وقت رحلت کا بہت قریب آگیا ہے لیکن عاقبت بخیر ہوگی فکر مت کرنا۔ قاضی صاحبؒ نے مجھ سے کہا کہ میں جلدی سے اپنے مکان پر کس طرح سے پونچ سکتا ہوں ۸۰ کوس کی منزل پر ہے میں نے اوسی وقت ایک ہوائی جن جو کہ میری

خدمت میں رہتا تھا بلایا اور اوس کی پشت پر سوار کر کے روانہ ہانسی کو کر دیا اور اوس جنّی کی نسبت یہ امر کر دیا تھا کہ جب تک ان کا انتقال نہ ہو جاوے تب تک تو ان کی خدمت میں رہنا۔ غرض اوس جنّی نے روز یک شنبہ ۲۵۔ محرم ۶۰۲ھ ہجری مقدسہ کو رحلت کی خبر دی اس فقیر فریدؒ بندہ مرشدی نے احوال قاضی صاحب کا محمد جمال الدینؒ بابا کو مَن وعَن کہہ دیا اوس نے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کی کہ اس غلام کا مولاء تو زندہ اور حقیقی باپ سلامت ہے وہ مجازی باپ تھے امر الٰہی سے پورا ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ قرآن شریف) اے بابا لوگو یہ کلام محمد جمال الدینؒ کی سن کر اس بندہ مرشدی فرید فردؒ کے دل میں بہت محبت اور گنجائش محمد جمال الدینؒ کی ہو گئی اوسی وقت سے اوس کو خدلمت وضو کرانے کے سپرد کر دی اور تمام گھر اور باہر کے امورات ظاہر اور باطن کا مختار کر دیا اور اے بابا لوگو میرے محمد جمال الدینؒ نے ۵۔ صفر ۶۰۲ھ ہجری سے تا بہ ۶۲۳ھ ہجری تک اکیس برس متواتر شبانہ روز خدمت مقررہ پر قائم رہا کہ کبھی نافرمانی ظہور میں نہیں آئی اور درویشوں اور مہمانوں کا اور گھر میں بی بی صاحبہؒ اور ہمشیرہ صاحبہؒ معہ علی احمد صابرؒ کے ایسی خدمت مقررہ پر خدمت گزاری کی کہ اکیس سال تک کبھی کسی شخص نے درون و بیرون سے اس کی شکایت مجھ سے نہیں کی اور برادر طریقت والیوں سے ایسی محبت قلبی رکھتا تھا کہ مثل فقیر فریدؒ فردؒ کے سمجھتا تھا غرض اے بابا لوگو ۸ ربیع الاوّل ۶۲۳ھ ہجری مقدسہ روز دوشنبہ کا تھا کہ اس فقیر فریدؒ بندہ مرشدی نے فاتحہ حضرت رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کری تھی بعد نماز مغرب کے فاتحہ سے فارغ ہو کر فقیر واسطے مراقبہ کے حجرہ میں جا بیٹھا چند عرصہ کے بعد عالم اِرواح قدس کا انکشاف ہوا کہ حضرت جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ارشاد فرمایا کہ اے فرید فردؒ بابا تمھاری خدمت عالمِ ناسُوت میں محمد جمال الدین ہانسویؒ نے بہت کری ہے ہم اس سے راضی ہیں کل کی شب کو ہم اس کو بیعت جسم روحانی اپنی سے مستفیذ کریں گے اور فرید فردؒ بابا تو بھی اس کو بیچ خاندان اویسیہ میں صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولا العزم کر کے مثال خلافت کے لکھ دے اور جو کچھ کہ علاوہ اس سے وہ اور طلب کرے وہ بھی فرید فردؒ بابا تو اوس کے حق میں عطا کر کے دعا کرنا ہم اوسی وقت قبول کریں گے غرض بعد چند عرصہ کے آواز رونے کا فقیر کے کان میں آیا معاً وہ عالم بدل گیا تو اس عرصہ میں اس فقیر بندہ مرشدی

نے پکارا کہ بابا جمال الدینؒ یہ کون روتا ہے اوس نے عرض کی کہ حضرت شیخ آصف جی دمشقی رحمتہ للہ علیہ روتے ہیں اس فقیر نے پوچھا کہ کیا سبب ہے گا جب اوس نے پوچھا تو اوس نے بیان کیا کہ عشق فریدؒ حق ہے حق ہے یہ کلمہ سنتے ہی فقیر پر کیفیتِ وَجدانی طاری ہوگئی شاید کہ کچھ کلمات شہتیات یعنی کلمات سُکر کی بھی سرزد ہوئی بعد آفاقہ کے زبانی محمد جمال الدین بابا رحمتہ للہ علیہ کی معلوم ہوا کہ حضرت حضور نے آج (۶۷۲) چھ سو بہتر اسم مہمان درویشان و برادران طریقت کو اولیاء کر دیا کہ وہ سب یک لخت تمام کو محَوِیّت تامہ حاصل ہو کر طرف جنگل کی فرید فریدؒ کرتے ہوئے غائب ہو گئے اے بابا لوگو جمال الدین رحمتہ للہ علیہ کی جوش محبت کے ذریعے سے صد ہا مردمان کو فیض باطنی حاصل ہوا۔

## روائیت

اب یہاں سے روائیت مکتوب نطاب حقیقت الاقطاب تصنیف شریف حضرت محمد جمال الدین صاحب قطب ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ ۲۷ باب و ۵۹ فصل کے آخیر میں تحریر کرتے ہیں مصنف کتاب ہذا فقیر محمد حسینؒ اولاد و غلامان درگاہ جناب فرید فرد قطبِ عالم اغیاثِ ہندؒ نے ہادیؒ برحق کی عنائیت سے معائینہ کر کے درج کتاب ہذا کیا محمد جمال الدین صاحب رحمتہ للہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اوس رات جس کا ذکر مرقوم بالا کیا گیا ہے بندہ حضرت فرید فردؒ کا کیا دیکھتا ہے کہ مرتبہ جبرُوت کے دروازہ پر میرے ہادیؒ برحق و پیشواء مطلق حضرت جناب محمد مسعود الدین فرید فرد بابا گنج شکر عاشق و معشوق ذاتِ اُحدِیّت شہنشاہِ ولائیت درجہ زُہد الانبیائی و فرَدِیّت رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور مجھ کو اشارہ اُنگشت مبارک دَست رَاست سے بلاتے ہیں کہ آ؀ میرے جمالؒ تجھ کو حضرت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے غرض یہ بندہ اپنے ہادیؒ برحق کا حاضر ہو گیا حضُور پُرنور نے اوسی وقت بیعت روحی سے سرفراز فرمایا اور بعد بیعت کے یہ ارشاد فرمایا کہ اے بابا جمالؒ فرید فردؒ میرے کی میں نے تجھ کو تیرے شیخ اکبر الکبائیر کی خاطر سے بیعت کیا اور نام تیرا اولیاء کبائیر میں داخل کر دیا مبارک ہو تجھ کو اور تیرے سلسلہ والیوں کو یہ بندہ اپنے ہادیؒ برحق کا اوسی وقت بیدار ہو کر اپنے ہادیؒ برحق کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام احوال رات کا من وعن عرض کر دیا میرے ہادیِ برَحق شہنشاہ بابا فرید فرد عالم رحمتہ للہ علیہ نے اوسی وقت

سَدن شاہ ابدؔال کو طلب فرما کر یہ امر فرمایا کہ بہت جلد جاؤ اور تمام ہندوستان کے اقطابوں کو معہ نجباء و نقباء یہ حکم باطن کا پونچادو کہ علی الصباح پاک پٹن شریف میں حاضر ہو جاؤ بعد نماز عشاء کے وہ ابدال بموجب فرمان پیرو مرشد قطبِ عالم اغیاثِ ہند کے روانہ ہوگیا بعد نماز فجر کے یہ بندہ جمالؒ اپنے ہادیؒ برحق کا کیا دیکھتا ہے کہ ہزار ہا اہل اللہ عہدے دار خورد و کلاں موجود ہیں غرض بعد نماز اشراق روز سہ شنبہ ۹ ربیع الاوّل ۶۲۲ ہجری مقدسہ نبویؐ کو میرے ہادیِ مطلق نے اپنے بندہ کو سامنے بٹھلا کر بیچ خاندان اویسیہ شریف میں صاحب مجاز کر کے مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کر دیا اور مثال خلافت نامہ اوسی وقت تحریر فرما دیا اپنے دست خاص سے اور نقل اوس خلافت نامہ کی اپنے مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیت شریف میں کروادی محمد افضل اقطاب کشمیریؒ سے اور بعد کو فرمایا کہ محمد جمال الدین باباؒ اور تو اس وقت کیا چاہتا ہے میری زبان سے یہ نکلا کہ اے مولائے من اپنے بندۂ جمال کو قطب ہانسی کا کر دیو حضور انور نے فرمایا کہ جمال باباؒ اس فقیر فرید فردؒ سے اس وقت کچھ اور طلب کرو میں نے مکرر یہی عرض کیا حضور انور نے تمام اقطابوں کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ اس کے خلافت نامہ پر مُہریں شہادت کر دو کہ اس محمد جمال الدّین کو آج ہم نے بحکم سَروری صلی اللہ علیہ وسلم کے اقطاب ہانسی کا کیا ہے غرض میرے ہادیِ مطلق نے خلافت نامہ اقطابیہ ثانی تحریر فرما کر اور حاضرین اقطابوں سے مہریں لگوادیں اور میرے مولاء اکبر الکبائیر نے اپنے سامنے کھڑا کر کے ۸۰ اَسّی حروف بزُبانِ مَلکُوتی میرے کان میں سنا دیئے اور خرقہ اپنا پہنا دیا اور سرخ پٹکہ باندھا اور سَبز عمامہ میرے سر پر باندھ کر مثال خلافت نامہ حنفی علوی جو کہ محمد حنیف صاحب عرف محمد اکبر رحمتہ اللہ علیہ سے جاری ہے گا اوس کا صاحبِ مجاز کر دیا۔ اور بعد شجرہ شریف حنفیہ مجھ کو اسم باسم جلالیہ کہلوایا تو معاً بے ہوشی منہ دکھلایا۔ غرض اے بابالوگو اس جمالؒ بندہ فرید فردؒ شاہ کو ۶۲۲ ہجری سے تا ۶۳۴ ہجری تک جذب بہت کثرت سے رہا کرتا تھا گاہے ایک گھڑی کے واسطے آفاقہ ہو جایا کرتا تھا۔ غرض جبکہ حضرت خواجہ محمد قطب الدین صاحب بختیار اوشی کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے اس عالم فانی سے حجاب فرمایا اور میرے ہادی مطلق در ماہ ربیع الاوّل ۶۳۴ ہجری مقدسہ میں بیچ ہانسی کے رونق افروز ہوئے اور یہ بندہ جمالؒ اپنے ہادی کا جب سامنے ہوا تو فی الفور حواس خمسہ پیدا ہو گئے اوس وقت

میرے مولا برحق نے مجھ کو سینہ فیض گنجینہ مبارک سے مَس فرمایا تو چودہ طبق اوسی وقت روشن ہو گئے اور جبکہ اپنے جسم پر نظر پڑی تو برہنہ جسم تھا میرے مولا اکبر نے اپنی چادر مبارک برنگ سبز مجھ کو پہنا دی بعد چند عرصہ میں خلق اللہ کا ہجوم کثرت سے ہو گیا اور تمام اہل خدمت باطنی متعلقہ علاقہ ہانسی کے میرے قدموں پر سر رکھ کر فیض یاب ہوئے اور میرے ہادی مطلق نے تمام خلق اللہ سے اور تمام اہل خدمات باطنی ہانسی وغیرہ سے یہ امر فرمایا کہ یہ جمالؒ اس فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت جناب خواجہ محمد قطب الدین صاحب کا تم سب پر بحکم سَروری صلی اللہ علیہ وسلم اقطاب ہوا ہے اور اسکو فقیر نے خلیفہ قطبی کیا ہے گا ساتھ سند مُعتبَر کے اور حکم سَروری صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کو لازم ہے اطاعت اور فرمانبرداری اس کی میں رہنا اور آئندہ سے جو کہ قطب سادہ بغیر منظوری محمد جمال الدینؒ کے سوائے علاقہ ہانسی وغیرہ میں ہرگز ہرگز نہ ہووے گا اور تمام خلق اللہ کو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کا مقاصد دینی یا دینوی ہوا کرے وہ شخص اپنے مقاصد بطریق عرضی کے طور سے بخدمت محمد جمال الدینؒ کے بھیجے گا اگر اوس کے مقاصد کی سند و کاغذ پر میرے جمالؒ نے مُہر اپنی کر دی تو صاحبُ الغَرض کا مطلب فوراً ہو جاوے گا اور اگر سند پر نہ مُہر کی اور نہ منظور کیا تو نہ ہوگا چنانچہ اسی طرح سے صاحبُ الغَرض تحریری عرائض پیش کرتے رہے ایک بار رضیہ بیگمؒ بنت سلطان شمس الدین التمشؒ بادشاہ دہلی نے ۶۳۷ ہجری کو اوس نے عرضی اس بندہ فرید فردؒ شاہ کو بھیجے تھے اوس میں یہ اوس کا مطلب تھا کہ میں بادشاہ دہلی کے ہو جاؤں غرض عورت کو بادشاہت کا ہونا ممکن نہیں تھا میں نے اوس کی عرضی پر مُہر لگا دی اور یہ حکم بامر باطن لکھ دیا کہ اس فقیر جمالؒ بندہ حضرت شاہ و شیخ فرید فرد گنج شکر محمد مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہندؒ کے حکم سے تو بادشاہ ہو جاوے گی میرے ہادیؒ برحق کے حکم سے مُہر لگی ہوئی عرضی اوس کے پاس پونچی تو فی الفور وہ بادشاہ ہو گئی اے بابا لوگو یہ میرے ہادیؒ برحق کی ایک ادنیٰ کرامت تھی لکھ ہائے کرامتیں میرے مولاء دو جہاں سے صادر ہوئی ہیں وہ خرقہ ہائے جو ہوئے ہیں تمام مکتوبات ہم خدامان میں مندرج ہیں یہ میری ذات اَحدیّت کا فرمان تھا کہ لوح محفوظ مجھ بندہ ناچیز کے ہاتھ میں دے دی تھی اور یہ حکم میرے ہادیؒ برحق نے سوائے اس بندہ جمالؒ اپنے کے اور کسی خلفاء میں سے نہیں عنایت فرمایا اس بندہ اپنے کے حق میں

فرمایا کہ ''پارہ کردہ جمال فرید نتواند دوخت'' جس کی عرضی جمال منظور کرے گا وہ منظور جناب الٰہی میں ہوگی جس کی عرضی نامنظور کرے گا وہ نامنظور ہوگی۔ مُصنّف کتاب ہذا برادران طریقت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ جو بات مشہور ہو رہی ہے کہ مخدوم پاکؒ جناب بادشاہ دو جہاں علی احمد صابرؒ کا خلافت نامہ پھاڑنا یہ محض بہتان ہے کیونکہ جس وقت مخدومؒ پاک کو خلافت ۵۵۰ ہجری میں ہوئی ہے تمام اولیاء روئے زمین کے معہ خواجہ جمال الدین صاحبؒ موجود پاک پتن شریف میں ہوئے ہیں اور تمام کے دستخط خلافت نامہ پر موجود ہیں چنانچہ بندہ نے بھی خلافت نامہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اور کسی کتاب مکتوبات باطنی میں یہ روائیت نہیں نظر آئی دوسرا اولوالعزم شہنشاہ ولائیت کے دستخطی بامر باطن سے خلافت نامہ تحریر کیا ہوا اور خلیفہ اوس کا پھاڑ دے آداب طریقت کا ہے کہ شیخ کے جہاں دستخط ہوں اوس میں خلیفہ کو حکم نہیں کہ حرف زیادہ یا کم کرے چہ جائے کہ پھاڑ دینا خدا پاک جل شانہٗ اس بہتان سے تمام مسلمانوں کو بچالے اور آئندہ سے ایسی خلاف روایات پر عمل نہ کریں خود جناب باباصاحبؒ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے جمالؒ نے کبھی اہل بیت میری یا ہمشیرہ زادہ مخدوم صاحبؒ کی خدمت میں انحراف ۲۲ برس نہیں کیا ایسی تعریف خواجہ قطب جمال صاحبؒ کے اعتقاد کی تحریر فرماتے ہیں اور عوام النّاس مجھولوں نے اون کی نسبت ایسی سخت تہمت لگا دی ہے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنۂ الغرض جناب محمد جمال الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس بندہ جمالؒ اپنے کو پیرو مرشد میرے نے تین طریقہ کی اجازت عطا فرمائی ہے طریقہ چشتیہ میں بیعت اور صاحب مجاز طریقہ اویسیہ میں صاحب خلافت اکبری و بیعت ارشاد اور طریقہ حنفیہ میں بیعت حوالت، اور یہ بھی اپنے بندہ جمالؒ کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ تجھ سے بابا جمال الدینؒ اس فقیر فریدؒ بندہ جناب قطب الدینؒ صاحب کی حین حیات میں سلسلہ اقطابیہ باطن کا جاری ہووے گا تو اے بابا لوگو مولاء مطلق کی دعا سے حضور انور پیرو مرشد کی حین حیات ہی میں جاری ہوگیا۔ چند سال میں تفصیل سلسلہ کی یہ ہے میں اپنا خلیفہ اکبر عزیز الدینؒ بدخشانی کو مقرر کیا اور اوس نے میری حین حیات میں خلیفہ اپنا محمد سیف الدینؒ اصفیہانی کو کر دیا تھا دو مرتبہ خلافت و امامت اقطابیہ کی میرے ہادی مطلق کے سامنے ہی حاصل ہوگئی تھی۔ غرض اس عرصہ میں میرے ہادیؒ برحق نے

پیشین گوئی اپنے بندہ جمالؒ کے حق میں بہت فرمائی کہ جمالؒ بابا مجھ کو عالمِ ارواح سے خوب ثبوت ہو گیا ہے کہ ۷۳ تہتر سال کی تیری عمر ہووے گی میں نے مرشد برحق کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ دُعاء عُمری تینوں سلسلہ کی عطا ہو جاوے ہادی مطلق کی زبان سے سہ کرت یہ حکم ہوا کہ بابا جمالؒ ۶۵۹ ہجری مقدس میں تیرا وصل ساتھ ذاتِ اَحدیّت کے ہوگی دعاء عمری سے کیا فائدہ خیر بابا جمالؒ ''ہر چہ رضاء مولا از ہمہ اولیٰ'' جب یار کا پیغام آپونچا اللہ بس باقی ہوس دوسرا یہ امر فرمایا کہ اے جمال الدینؒ بابا تو اپنے مکتوب نطاب حقیقت الاقطاب میں اس فقیر کے مکتوب نطاب سے نقشہ اقطابیہ مشتمل نقشہ اغیاث کی نقل کر لینا ضرور ہے بموجب ارشاد اپنے مولا کے ۴۵ باب و ایک سو سات فصل میں سرِ عُبُودِیّت شریف میں مندرج تھا نقل کر کے اپنے مکتوب نطاب حقیقت الاقطاب میں قلم بند کر لیا اور اپنے ہادی مطلق سے دستخط کرا لیا کہ بعد کوئی برادر طریقت کا بُطلان نہ کرے اور میرے مرشد برحق مصنف کتاب ہذا نے اپنی کتاب آئینہ تصوف میں وہ نقشہ اقطابیہ معہ نقشہ اغیاث کے درج فرمایا ہے اس واسطے اس کتاب میں مندرج نہ کیا۔ حضرت محمد جمال الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز بندہ نے بخدمت ہادی اپنے کے عرض کیا کہ یا مولائے من جناب نے جو بی بی خاتون بیگم صاحبہ مکرمہ و معظمہ کا احوال پیشین گوئی دوسرے باب اور ۲۷ فصل سرِ عُبُودِیّت شریف میں قلم بند فرمایا ہے وہ معظمہ مکرمہ کس کی صاحبزادی ہووے گی اور کب ہادی مطلق کے نکاح میں آویں گی اپنے بندہ جمالؒ کو علم ہو جاوے تو یہ بندہ بھی اپنے مکتوب میں درج کرے مجھ غلام کو تمام پیشین گوئی حضور انور نے تحریر کرا دی ہے یہ بھی احوال عجیبہ قابل تحریر ہے حضور انور نے فرمایا کہ سن محمد جمال الدین بابؒا وہ لڑکی غیاث الدین مبین کی ہووے گی جو کہ فرزند کلاں۔ اب ولی عہد سلطان شمس الدین اَلتمشؒ بادشاہ دہلی کا ہے جو وہ برادر طریقت اور صاحب خلافت کا ہے ۃ بعد کو میں نے عرض کی کہ یہ حضور کا بندہ جمال الدّین بھی شامل نکاح کے ہووے گا حضور والا کی نے ارشاد فرمایا کہ بابا جمالؒ تو نہیں ہووے گا میں نے دست بستہ عرض کی کہ حضور کون چیز مانع ہو گی جو بندہ حضور کا نہ ہوگا میرے ہادی مطلق نے تبسّم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جمال الدین بابؒا تیرا نہ ہونا نکاح فقیر میں جذب مانع ہوگا یعنی تم اوس عرصہ میں حالتِ جذب میں ہو گے بعد اوس کے تم کو آفاقہ ہوگا اور

نکاح فقیر کا ۱۵ رجب ۶۳۴ھ ہجری مقدس روز دوشنبہ کو ظہور میں آوے گا بحکم جناب سَروَرِی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعد کو یہ بھی میرے مرشد برحق نے فرمایا کہ محمد جمال الدین بابا اوس بی بی سے ایک فرزند ارجمند تولد ہوگا اور نام اس کا محمد بدر الدین ؒ ہوگا اور مادر زاد ولی ہوگا۔ اور نسبت اوس میں ولائیت سلیمانی کی آوے گی ایسی کہ شہرہ آفاق ہوگا اور مزار بھی اوس کا بحکم سَروَرِی صلی اللہ علیہ وسلم اس فقیر کے پہلو میں ہوگا جو شخص پہلے اوس کی زیارت کرے گا پھر فقیر اوس کی طرف توجہ کرے گا اور اولاد اوس کی میرے مسند ظاہری و باطنی کی وارث ہووے گی اور بحکم سَروَرِی صلی اللہ علیہ وسلم دو خاندان اوس سے اولاد میری میں رہیں گے مخدوم ؒ میرے سے اوس کو بیعت قادریہ چشتیہ ہر دو سلاسل کی نعمت حاصل ہوگی اور محبوب ؒ میرے سے دستار مَحبُوبِیت کی عطا ہوگی۔ چنانچہ جو کوئی اولاد میری سے صاحب سجادہ یا دیگر اولاد ہو میرے محبوب ؒ کے ہاتھ سلسلہ والا مرفوع الاجازت سے بنوادے گا اور تم حنفیہ باطنی نعمت بھی اوس کو دینا یہ پیش خبری ہائے مولا میرے نے جو وہ عین مرتبہ رَبُوبِیت کا تھا فرما کر زار زار روئے اور بعد کو تبسم ہوا اور تین مرتبہ یا قطُب الدِّین رحمۃ للہ علیہ کہہ کر وجد جاری ہوگیا سات شبانہ روز کامل کیفیت وجدانی جاری رہی اوس کیفیت کے حال میں ہزار ہا جن وانس فیض باطن سے مالا مال ہوگئے اے بابا لوگو اگر یہ بندہ جمال ؒ اپنے مرشد کا احوال مشرح تحریر کرے تو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر بھی وفا نہ کرے گی اور احوال میرے مولاء کا باقی رہ جاوے گا غرض ایک روز بعد نماز جمعہ ۲۷۔ شوال ۶۵۱ھ ہجری مقدس کو میں اپنے ہادی مطلق سے دست بستہ عرض کی کہ یا مولائے من ہژدہ ہزار عالم میں ہزار ہا جن وانس وغیرہ حضور انور کے خلفاء ہوئے ہیں اون میں سے اکبر کون ہیں اور اصغر کون ہیں اور صاحب مجاز کون اور کتنے ہیں اون صاحبوں کی تعداد معلوم ہو جاوے تو یہ بندہ حضور کا اپنے مکتوب میں قلم بند کر لے حکم مولائے دو جہاں سے میرے مرشد برحق نے ارشاد فرمایا کہ جمال الدین ؒ بابا جلد لا اپنا مکتوب حقیقت الاقطاب یہ فرید فرد ؒ بندہ جناب خواجہ قطب الدین صاحب کا تم کو تحریر کرادیوے اور بعد کو تم میرے مکتوب سرِ عَبُودِیت شریف میں بھی تحریر کر دینا ضرور بلکہ فرض الفرض اور فرض طریقت ہے حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ سن محمد جمال الدین بابا سلسلہ اقطابیہ میں تو توں اکبر الکبائیر ہیں ایک ہوا اور

خاندان اویسیہ شریف میں محمد بدرالدین صاحبزادہ صاحبؒ ولائیت سلیمانی شہنشاہ ولائیت ایک ہوا اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں دو اکبرالکبائیر ایک مخدوم علی احمدؒ اور دوسرا محبوب الٰہی محبوب خلق اللہ محمد نظام الدین بدؒایونی سلسلۂ غوثیہ میں اکبرالکبائیر محمد فخرالدین رؒومی ایک ہوا یہ پانچ خلفاء اکبرالکبائیر ہوئے اور باباباقی اصغرالکبائیر و اصغر ہیں ان اکبروں سے سلسلے قیامت تک جاری رہیں گے اور سن اے محمد جمال الدین باباؒ میرے ہادی مطلق برحق نے ارشاد اپنے بندہ کی نسبت فرمایا ہے کہ اے فرید فرد تجھ سے سلسلہ اصغری بھی ایسے جاری ہوں گے جو اور کسی شیخ وقت سے قیامت تک نہ جاری ہوں گے اے بابا لوگو اوّل تو اس بندہ جمال الدّین فرید فردؒ کے نے سرِعُبُودِیت شریف میں قلم بند کر دیا بعد کو اپنے مکتوب میں درج کیا اور دستخط ہادیؒ برحق کا اپنے مکتوب میں کرالیا اور برادر طریقت محمد نظام الدّین کو بھی مکتوب مقناطیسی الوحدت اور نقوش فریدی صاحبزادہ شاہ محمد بدرالدین صاحبؒ میں بھی درج کرادیا کل احوالات بالا اور اس بندہ اپنے جمال کی نسبت جیسے کہ فضائیل سرِعُبُودِیّت شریف میں قلم بند فرمائے ہیں برادر طریقت معائینہ کرلیں اور ہمشیرہ زادہ اپنے کی نسبت جناب مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے جو فضائیل قلم بند ہیں اور اون حضرت صاحب کی ولادت سے تا اس دم تک حضرت غوثِ پاک سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے تا بہ ہمارے مولائے برحق تک احوالات اور روایات بہت کتابوں میں اس جمالؒ بندہ اپنے ہادیؒ برحق کے نے بحکم ہادی مطلق کے ملاحظہ کئے ہیں اور درج کئے ہیں لیکن افسوس کہ باطن سے ممانعت ہے ورنہ یہ جمال افشائے عام کرتا اے برادران طریقت احوال جناب مخدوم علی احمد صابرؒ کا قابل دید ہے بلکہ آیات عجیبہ میں سے ہے گا اگر کسی برادران طریقت کو حال جناب صابر صاؒحب کا دیکھنا منظور ہووے تو میرے ہادی مطلق برحق سے عرض کرے تو بندہ اپنے ہادی کا اون صاحبوں کو معائینہ کرادے بندہ اپنے ہادی کا محافظ دفتر و امانت دار اپنے مولائے دو جہاں کا ہوں اور اسی طرح سے یہ احوال مخدومؒ پاک کا مخفی چلا جاوے گا آخیر زمانہ میں جب بہت اتہام کی باتیں مشہور ہو جاویں گی اوس وقت یہ احوال بلکہ اس بندہ کا اور محبوبؒ الٰہی کا بھی اوس زمانے میں سندی احوال ظاہر ہوگا اور جو جو کچھ میں نے کیفیت عجائبات کے مخدوم پاکؒ کے وجود کی خوردسالی سے ۲۲ برس میں ملاحظہ کئے ہیں حد تقریر

وتحریر سے باہر ہیں اور اسی طرح سے برادر طریقت سید نظام الدین محبوب الٰہی بدایونیؒ کے بھی فضائیل افضل اور حد سے زیادہ مندرج ہیں ان برادران طریقت کے حق میں حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت فضائیل میرے پیر و مرشد پر نازل ہوئے ہیں یہ احوالات ان دونوں کا قابل دید ہے بغیر حکم مولائے برحق کے نہیں دکھایا جاتا اور اسی طرح سے حال صاحبزادہ شاہ محمد بدرالدین شہنشاہ ولائیت سلیمانیؒ کے فضائیل تحریر ہیں اور اسی طرح سے حضرت شاہ محمد فخرالدین رومیؒ غوث کا بھی حالات مندرج سر عبودیت شریف میں ہیں اور اسی طرح سے شاہ محمد بدرالدین اسحاقؒ داماد و خلیفہ جناب بابا صاحبؒ کا احوال مندرج فضائیل کے ہیں حضرت میرے نے فرمایا کہ اے بابا جمال الدینؒ ہشتاد ہزار خلفاء اکبر واصغر انسانوں میں ہوئے اور علاوہ انسانوں کے جناتوں وغیرہ پیدائش بحری و بری کا تو کچھ شمار نہیں ہو سکتا ہے اگر جمالؒ تجھ کو دیکھنا منظور ہے تو آخیر سرِ عُبُودِیت شریف کے ایک ہزار دو باب اور فصل نو سو سات میں اسم باسم قلم بند ہیں اس بندہ فرید فردؒ کے نے خود معائینہ کیا اگر جس منکران طریقت کو یقین نہ ہو اوس کو یہ بندہ جمالؒ اپنے مولا کا معائینہ کرادے گا مکتوب نطاب میرے ہادی برحق کا میری تفویض رہے گا ہزار ہا منکرین طریقت و شریعت کے اس بندہ فرید فردؒ کے پاس آکر ملاحظہ کیا ہے اور ایک جماعت کثیر داخل خاندان فریدیہ میں ہوئے ہیں۔ میرے مولائے مطلق کے مریدوں کی کچھ تعداد نہیں ہو سکتی یہ بندہ اپنے مولا کا بلا مبالغہ کہتا ہے کہ کروڑ سے تو زیادہ کو نوبت پونچ گئی ہوگی فقط اور جبکہ میرے ہادی مطلق نے بندہ اپنے جمالؒ کو پاک پتن شریف سے رخصت فرمایا تو اے بابا لوگو روز یک شنبہ کا وقت نصف شب اوّل ذیقعد ۶۵۱ھ ہجری مقدس کے تھی اوس روز حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے جمالؒ اور اے جمال الدین ہانسویؒ مُحَمَّدِیؒ اِلّا اللّٰہُ اللّٰہُ حَافِظُ اور ناصر تیرا ہے گا اور بعد کو میرے مولائے برحق نے اپنے سینہ فیض گنجینہ مبارک سے ایک پاس کامل مجھ کو مَس فرمایا کہ وقت نماز تہجد کا آگیا اور حد سے زیادہ آبدیدہ ہوئے اور گریہ کیا جو تمام اہل بیت پر وجد طاری ہوگیا اور زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ پار سال حکم الٰہی سے مخدومؒ پاک کو رخصت ہوگئی اور اس سال حکم باطن سے ناسوتی شکل تیری سے جدائی ہوئی لیکن جمالؒ توں جمالؒ فریدؒ شاہ کا ہے خدا حافظ بندہ قدم بوسی اوسی

وقت حاصل کر کے اور تمام ظاہری باطنی نعمت فراواں اوسی وقت ملی جو حد قیاس سے باہر ہے قدم بوسی حاصل کر کے رخصت ہوا اور عرصہ تین ساعت میں اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوا ہانسی میں داخل ہوگیا جبکہ اپنے مکان پر پونچا تو بی بی صاحبہؒ اپنے کو وصیت کی کہ ہمارے مولائے برحق نے فرمادیا ہے گا کہ جمال الدین بابا تو ن ۶۵۹ ہجری مقدس روز جمعہ وقت صبح کو تیرا اس عالم سے سفر ہوگا اے بی بی نیک بخت میرے ہادی کا اَمر لوح محفوظ ہے اس میں کچھ شک نہ لانا لیکن افسوس یہ ہے کہ لڑکا تیرا خورد سالہ ہے اب ہم تو حجرہ میں مشغول بحق ہوتے ہیں جو کچھ تم کو اللہ تعالیٰ رزق غَیب الغُیُوب سے روزمرہ بھجوایا کرے گا قدرے اس بندہ ہادی کو بوقت افطاری کے واسطے بھیج دیا کرو اور اے بی بی نیک بخت بعد ہمارے اس لڑکے کو میرے ہادی برحق کے پاس لے جا کر قدموں پر ڈال دینا اور دست بستہ یہ عرض کرنا کہ یہ غلام تمھارے اور جمالؒ تمھارے کا لڑکا ہے حسب وصیت اوس کی میں آپ کی خدمت میں لائی ہوں من وعن یہ عرض کرنا کہ اس غلام زادہ کو آپ غلامی میں قبول فرماویں اور جب تک میرے مولا تجھ کو رخصت نہ فرماویں ہرگز ہرگز گھر کو مت آنا اے بابالوگو یہ وصیت میں نے اپنی بی بی صاحبہؒ کو فرما کر حجرہ میں مشغول بشغل نوری و برزخ اکبرالکبائیر کے ہوگیا اوس روز سے کسی کی صورت نہ دیکھی اور نہ اپنی صورت کسی کو دکھلائی۔

بیت

اَللّٰہ بَس ہَست عَاشقَان رَا بَاقی ہوَس ہَست طَالبَان رَا

# ۲۰۔ باب بیستم

## در بیان احوال جناب محبوب الٰہی صاحبؒ محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا۔

مصنف کتاب ہذا بندہ مخدوم شاہ محمد حسین صاحبؒ اولاد بابا صاحبؒ مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت سے باارشاد ہادیؒ برحق اپنے سے ملاحظہ و زیارت حاصل کر کے اجمالاً ضروری احوال محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قلم بند کرتا ہوں اور تمام احوال محبوب الٰہی صاحبؒ کا اکثر کتاب ہائے ظاہر میں بھی واضح ہے اس واسطے تمام نہ تحریر کیا تبرکاً ضروری احوال قلم بند کیا اور نقوش فریدی تصنیف جدامجدم حضرت شاہ محمد بدرالدین صاحب ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ سے ۱۳ باب اور تیسری فصل کی آخیر میں مندرج تھا اور حضرت محبوب الٰہی محمد نظام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں اپنے مکتوب مذکور کے ۷ باب اور ۲ فصل میں معائینہ کر کے قلم بند کرتا ہوں حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دوئم محرم ۶۵۷ ہجری مقدس کو بروز چہارشنبہ وقت عصر حضرت جناب پیرو مرشد بابا صاحب گنج شکر محمد مسعود العالمین فرزید فرد رحمتہ اللہ علیہ نے بموجب ارشاد باطنی کے مجمع اولیاء اللہ ہمعصر میں جن کا نام قدرے کتاب حقیقت گلزار صابری میں مندرج ہے و دیگر عوام الناس سے محفل ترتیب دیکر اپنے ہاتھ پر بیعت امامت و حوالت و ارشاد سے مشرف فرما کر کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا اور مثال خلافت بخطاب سلطان المشائخ محبوب الٰہی و محبوب خلق اللہ قطب الاقطاب وغوث الاغواث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے عطا فرما کر احکامات مستلزمہ مراتب کلی سے کامیاب کیا اور القاب باطنی سے تمام حاضران محفل کو مطلع کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ میرے سینہ کا تمام علم نظام الدینؒ لے چلا اور محمد افضل ابدؒال کو میری خدمت میں مامور کر دیا اور مثال خلافت پر تمام حاضرین محفل سے دستخط کرا دیئے اوسی وقت ابدال موصوف کے ہاتھ مثال خلافت کی برادرم طریقت مخدوم پاکؒ و خواجہ قطب جمالؒ کے سے بھی دستخط کرا کر منگوا لئے کہ ابدال موصوف عرصہ تین ساعت میں دستخط

کرا کرلا دیئے حضورانورؒ نے زبان مبارک سے پڑھ کرتمام حاضرین محفل کو سنا دیئے اور سینہ فیض گنجینہ سے مس فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے محبوب میرے زندگی میری میں بھی تم آیا کرو گے اور بعد فوتید گی میری کے بھی تمام انتظام خاندان میرے کا متعلق تیرے ہوگا اور تمام ترتیب اولاد میری کی بھی تیرے تعلق اور مکان کے ہوگی غرض میرے پیرو مرشد جب یہ وصیت ہائے فرما چکے اور قدم بوسی حاصل کر کے رخصت ہوا تو اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوا دہلی میں داخل ہوا محبوب الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ہادیؒ برحق نے ہزار ہا اقطاب واغیاث کر دیئے اے بابالوگو میرے ہادیؒ برحق کا فیض ہفت اقلیم میں جاری ہے بلکہ تحت سے فوق تک یعنی عرشیہ اور فرشیہ داخل خاندان فریدیہ کے ہیں اگر اوس کی شرح یہ بندہ اپنے مرشد کا مفصل تحریر کرے تو ایک دفتر عظیم جمع ہو جاوے گا حضورانورؒ نے جو حال اپنے مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیت شریف میں قلم بند کیا ہے گا جس مکتوب متبرکہ کی پانچ جلدیں ہیں جو تمام احوال ظاہرو باطن کا اور سیاحی و خلفاؤں کا اوس میں مندرج ہے۔ اوّل جلد کے ۷۰۰ جُزو دوئم جلد کے ۶۰۰ جُزو سوئم جلد کے ۹۰۰۹ جُز و چہارم جلد کے ۵۷۵ جُز و پنجم کے ۸۶۵ جُز وا اے بابالوگو اس بندہ نظام مرشدی کے مکتوب مقناطیس الوحدت کے اجمالی احوال میرے ہادیؒ برحق کا قدرے قدرے قلم بند کیا ہے گا۔ تین جلدیں مُرتب ہوئی ہیں جلد اوّل کے ۹۸۲ جُز و کشمیری کاغذ دوئم جلد کے ۸۷۵ جُز و سوئم جلد کے ۳۴۶۷ جُز و ہوئے ہیں اور علاوہ اس کے سہ صد جُز و سادہ اوس میں اور ضم کیے ہیں۔ غرض یہ بندہ نظام الدینؒ فریدفردؒ بابا کا خاص دہلی میں ہزار ہا انسان اور جنّات وغیرہ کو داخل خاندان فریدیہ چشتیہ عالیہ کے کرنا شروع کیا اور صدہا قطب اور غوث اور نجیب اور ریون وغیرہ عہدہ دار باطنی مقرر کر دیئے اور قیامت تک میرے خاندان میں مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ کا ہوتے رہیں گے اے بابالوگو اس واسطے کہ میرے ہادیِ مطلق جَلّ وَاَعلیٰ نے زبان مبارک سے فرمادیا تھا کہ نظام الدینؒ بابا تجھ سے ایک مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کا اس فقیر فریدفردؒ بندہ جناب قطب الدین صاحبؒ کے روبروئے ہو جاوے گا اور توں اوس مرفوع کو میرے پاس لاوے گا چنانچہ چند عرصہ کے بعد شیخ نصیر الدینؒ اس بندہ مرشدی سے مرفوع الاجازت ہوا اور میں حضور ہادیؒ کی خدمت میں لے گیا اور میرے ہادی مطلقؒ نے اوس کو

سینہ سے مَس فرمایا اوس پر حال وجد طاری ہوگیا کیفیت وجدانی میں اور مولاء میرے پر بھی درجۂ رُبُوبیّت اور فناء ثلاثہ کا اظہار ہوا اوس درجہ میں فرمایا کہ یہ تیرا مرفوع الاجازت چراغ دہلی کا ہووے گا اوسی روز سے نصیر الدین چراغ دہلوی مشہور ہوگیا اور فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابرؒ سے ایک شمسؒ اور ایک بدرؒ روشن ہوں گے بحکم سَروریِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شمس الدین صاحبؒ اور محمد بدر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو فیض باطن سے حاصل ہوگا شمس الدین ترک رحمتہ اللہ علیہ پانی پتی کا احوال مشہور ہے کہ اونکے سلسلہ سے صابریہ جاری ہوا اور محمد بدر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا احوال کتاب ہذا میں درباب اولاد بابا صاحبؒ کے میں آوے گا اور ہادی مطلق نے فرمایا کہ اے بابا نظام الدّین محمد بدر الدّین کو خلافت اور نعمت باطنی درجہ مَخدُومیّت یعنی مخدومؒ سے بحکم سَروری صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوگئی ہے اور درجہ مَحبُوبیّت یعنی محبوب الٰہی محمد نظام الدینؒ سے دستار سجادگی کے حاصل ہوکر بدر منوّر کا خطاب تب مکمل ہوکر درجہ مخدومیت سے شمسؒ اور بدرؒ اور درجہ مَحبُوبیّت سے چراغ عالمؒ اور بدر منوّر ہوکر روشنی بخش عالم کے ہوں گی اور یہ دونوں درجہ اولاد فقیر میں تا قیام عالم جو میری اولاد سے میرے طریق پر مُستقیم ہوں گے یا سلسلہ میرے سے ہوں گے قائم رہیں گے۔ اور اے بابا نظام الدینؒ توں اور تیرا مرفوع الوقت اور سلسلہ مخدومؒ کا بھی مرفوع الوقت تعلیم کرتے رہیں جس زمانہ میں یہ دونوں درجہ میری اولاد میں نہ برابر رہیں تو پھر مرفوع الاجازت ہادی کو لازم کہ میری اولاد کو جو لائق ہو میرے خاندان میں یہ دونوں درجہ اجرائے کرے گویا دوبارہ فرید فردؒ زندہ ہوگا اور نسبت اس کی بڑھنے سے سلاسل صابریہ نظامیہ کو بھی ترقی حاصل ہوگی اور تعلیم طریقت سندی و مرفوع الاجازت کے بدستور اس زمانے کے جاری ہوگی اے بابا لوگو میرے مولائےؒ برحق کی زبان لوح محفوظ تھی مجھ پہ بھی فریضہ ہے اور میرے سلسلہ والے مرفوع الاجازت پر بھی تعلیم وتعمیل اس امر کی فریضہ ہوئی۔ یہ روائیت اس بندہ نظام الدّین فرید فردؒ نے پیشین گوئی ۷ اباب اور گیارویں فصل کے شروع میں مندرج مکتوب اپنے میں روایات قلم بند کرے ہیں ساتھ تفصیل کے تمام مکتوب نطاب اپنے میں بطور اجمال کے پیشین گوئی ہائے قلم بند کی ہیں دوصد پچھتر جزو ہوئے ہیں ذات میری مولائے برحقؒ کے لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہے۔

# روائیت

دیگر از مکتوب مقناطیس الوحدت حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۹ باب اور ۲۲ فصل کے آخیر میں قلم بند فرماتے ہیں کہ اے بابا لوگو یہ بندہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ اپنے ہادی برحق رحمتہ اللہ علیہ کا جب دہلی میں دو برس رہا تو ایک روز چہار شنبہ کا دن گزر گیا تھا اور شب پنج شنبہ کی نصف شب کو مُنّا شاہ ابدالؒ دوسرے درجہ کا میرے پاس آیا اور دست بستہ ہو کر عرض کی کہ حضرت آپ کے برادر طریقت محمد جمال الدین اقطاب ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ نے آج رحلت فرمائی ہے میں یہ خبر سن کر وضو کیا بعد وضو کے تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ پڑھ کر روانہ ہانسی کو ہو گیا اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوا نماز تہجد کی وہاں ادا کری بعد نماز فجر کے جنازہ برادر طریقت میرے کا تیار ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ مُصلّی پر میرے ہادی مطلق برحق حضرت جناب شاہ شکر گنج فرید فرد بابا محمد مَسْعُوْدالعَالَمِیْن قُطْبِ عَالَم اَغیاثِ ہند عَاشق و مَعشُوق ذَاتِ اَحدِیّت شہنشاہِ ولائیت دَرجہ زُہدَ الاَنْبِیَائی و فَردِیّت رحمتہ اللہ علیہ موجود ہیں مجھ کو نہایت فرحت حاصل ہوئی اور یہ اپنے قلب میں خیال گذرا کہ بعد نماز جنازہ کے تو اپنے ہادی برحق رحمتہ اللہ علیہ کا تعظیمی سات طواف اور تین سجدہ طریقت ادا کریو کہ آج کعبہ حقیقی کا مَذاق حاصل ہوگا۔ چند مدت سے آرزو تھی برآوے گی ایسا موقع شاید کب ملے غرض اے بابا لوگو بعد نماز جنازہ کے نہیں دیکھا کہ وہ حضرت رَبّ الارواح کس طرف کو غائب ہو گئے اے بابا لوگو بعد کو قلب مُدوّر پر الہام پانچویں درجہ کا ہوا کہ جسم روحانی سے میرے مولائے برحق رحمتہ اللہ علیہ نماز اپنی قطب جمال الدین ہانسوی صاؒحب کی ادا فرمائی سبحان اللہ کیا شان ہمارے ہادی مطلق رحمتہ اللہ علیہ کی کہ قول قدیم اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُحِیْطٌ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَعَلٰى كُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ کا مرتبہ حاصل ہے روز جمعہ کا تھا اور ۲۱ محرم ۶۵۹ ہجری مقدس جس روز برادرم طریقت محمد جمال الدین رحمتہ اللہ علیہ کا دفن ہوا۔

# ۲۱۔ باب بیست ویکم

## دربیان قصیدہ جنیّ کے عنایت ہونا جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ سے محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو وقدرے احوال چنگیز خان ہلاکون کا۔

محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب مقناطیسی الوحدت تصنیف اپنی میں قصیدہ جنیّ ثناء و تعریف جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ترجمہ کیا ہوا باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کا احوال ۷۱ باب اور ۱۵ فصل کے بیچ یوں احوال اور فوائید واسطے طریقت والیوں کے تحریر کیا ہے کہ اس قصیدہ شریف کو جو ہفتاد مرتبہ بوقت نصف شب کے تلاوت کرے گا تو اکثر پیر بھائی جنوں سے ملاقات حاصل ہو جاوے گی اور مفاد دنیا کا بھی کثیر ہووے گا کہ حد سے زیادہ اور اگر زیادہ پڑھے اور مداومت کرے قصیدہ شریف کی تو امانت شاہ بادشاہ جنوں کے سے ملاقات میسر ہو جاوے گی کہ عامل اوس کا جو چاہے سو کرالے خواہ مطلب جمالی ہو خواہ جلالی بہ برکت تلاوت قصیدہ شریف کے سے اور اے بابالوگو میرے ہادی مطلق برحق رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمادیا اپنے بندہ نظامؒ کے سوال میں جواب مولائے من سن نظام الدین بابا جنات کی عمر بہت طول ہوتی ہے اقل درجہ دو ہزار سال کی ہے گی۔ اور اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے جن موجود ہیں اس فقیر فرید فرد رحمتہ اللہ علیہ سے ہزار ہا فیض یاب ہوئے ہیں اور ہمارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مسلمان ۷ کروڑ ۵۵ لاکھ ۲۱ ہزار ۲ سو ۲۷ ہیں گے اے بابالوگو یہ قصیدہ شریف تصنیف امانت شاہ بادشاہ جنیّ نے اپنی جنیّ زبان میں کہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقبول فرمایا اور میرے ہادی برحق جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم باطن شرح قصیدہ شریف کی کر کے درج کتاب سرِعبودیت شریف کے ۴ ہزار باب کے آخیر فصل میں قلم بند ساتھ ترجمہ

کے کیا تھا۔ روز یک شنبہ بوقت اشراق کے ۱۶ صفر ۶۶۳ ہجری مقدس کو اس بندہ نظام الدّین کو اجازت قصیدہ شریف جنّی مُتَرجَم کی خود عطا فرمائی اوس وقت میں تمام حضرات کبّار وصغّار کے خلفاء موجود تھے تو میرے برادر طریقت والیوں نے بھی حضرت پیرومرشد سے عرض کی کہ حضور انورؒ سے ہم کو بھی اجازت اس قصیدہ شریف کی ہو جاوے میرے ہادی مطلق برحق نے ارشاد فرمایا کہ یہ حصہ بابا نظام الدین بدائیونی کا تھا اوس کو بحکم سرور ی صلی اللہ علیہ وسلم پونچ گیا کہ یہ محبوبؒ ہوگا تمام جن وانس اس کی فرمانبردار ہوں گے مجھ کو حکم دوسرے شخص کے واسطے نہیں ہے گا۔ اے بابا لوگو یہ صاحب مجاز اکبرالکبائیر اس کا ہے گا اس سے تم اجازت حاصل کرلو تو وہ سب برادر طریقت کی یہ حکم ہادی مطلق کا سن کر تمام خاموش ہو گئے اور جواب نہ دیا غرض ہادی برحقؒ اس بندہ کے نے ارشاد فرمایا کہ اس فقیر فرید فردؒ بندہ جناب حضرت خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے تم کو یہ حجاب دامن گیر ہوا اور نفس امّارہ نے خطرہ عظیم ڈالا تم سب حاضرین محفل بندہ نفسی ہوگئی توبہ کرو۔ اے بابا لوگو تجدید بیعت تم سب پر فرض ہوگئی غرض تمام صاحبوں نے تجدید بیعت حاصل کی اور گریہ وزاری کرنے لگے میرے مولائے برحق رحمتہ اللہ علیہ کو بھی کیفیت وجدانی طاری ہوگئی اور بار بار یہ کلمہ زبان مبارک پر تھا کہ اس فقیر فرید فردؒ کے بعد تم کو کیا حاصل ہووے گا اے بابا لوگو اے بابا لوگو ایک پاس کامل یہ کیفیت رہی بعد کو آفاقہ ہوا اور یہ فرمایا کہ سنو بابا لوگو یہ نظام الدّین بشکل باطن خاص فرید فردؒ ہے گا کیا تم سب کو یہ معلوم نہیں ہے سنو بابا لوگو مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ شان جلال کے اور محبوب الٰہی محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ شان جمال کے ہے گا جو اس فقیر فرید فرد رحمتہ اللہ علیہ کے ان دونوں خلفاء اکبرالکبائیر سے مُنحَرِف ہووے گا تو بابا وہ شخص دنیا میں خَراب خَستہ ذَلیل رُسوا ہوگا اور لعنت کرے گا اللہ تعالیٰ اوس پر اور عاقبت وہ قطعاً دوزخی ہوگا اور ان دونوں صاحبوں سے ایسا ظاہر اور باطن کا ارشاد ہژدہ ہزار عالم میں جاری ہوگا کہ تمام عالم قیام زمانہ تک رہے گا اور فیض یاب ہوں گے اور علی الخصوص نظام الدین محبوبؒ خلق اللہ سے از حد ہست۔

# قصیدہ

قصیدہ جنّی مترجم جناب باباصاحبؒ قصیدہ جنّی از مکتوب نطاب سرِّ عبودیت شریف سے
ہادی برحق مصنف کتاب ہذا نے تحریر کرا دیا شرح کے ساتھ

حق حق حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یافریدؒ یافریدؒ یافریدؒ

| | |
|---|---|
| غَرُوشْ مَرغُوشْ فِرَاشَا | شَغلُوشْ قُغْرِجَغْ طَرَاشَا |
| تیرا نور پہلے ظہور اور سب سے پیچھے تک | تو نے پردہ کیا ہم سے کھڑا اور فرش پے |
| ضَغرُوشِ بَغْرِ طُنَاشَا | مَرْحَشَمِدِ طَشکَاشَا |
| تیرے عاشق نے پہچانا تجھے | نام رکھا محمدؐ رسولؐ تجھے |
| مِلُغَشّ مِتَّا غَشغِمًا | اَوِشْ نَعَشِ مَتَّرغِشُهَا |
| ملکوت میں تیرا نام احمدؐ | اور لاہوت میں تیرا نام چھپا احد |
| فَغشَا ضَغُشِ غَضُرًا | اَوِشْ خُغَشِ وَضِ نُشَفَا |
| بندہ کیا ہم کو بیچ دنیا کے | اور خدا کہا حالت بلندی میں |
| عُلِغَشِیْ ظُهِغْ عِرفَشْ | عَشُغِضْ مُغَنَّا ظَهشَا |
| عالموں نے ظاہر جانا عارفوں نے باطن | عاشقوں نے ظاہر سے بھی مخفی کو |
| حَضُشِغْ وِشْ غُبْ قَشلِی | اَوِشْ فَشُو طُغرَاضَهَا |
| حدیث تیرا قال ہے گا | اور فرقان تیرا حال ہے گا |
| ظُغمِینَا تَجشُغُلشًا | اَوِشْ فَرِقِشْ حَلَفشَا |
| اور ظاہر تجھ کو اللہ سمجھنا کفر کرے گا | اور باطن تجھ کو پیغامبر سمجھنا خراب کرے گا |
| مِعَجَشَا نَجَشِ فَغشًا | کِنُغَفْ اَوِشْ طُغرَمُشَا |
| معراج ہوا تجھ کو ایسا | کہ نہیں ہوا کسی اور نبیوں میں سے |

قَمُشُرِغْ فَشْغَنَا قَاشِ — وِضَغَشْنَا لِغْضُوغَاشَا
چاند کو انگلی سے دو ٹکڑے کیا — دونوں بغلوں میں سے نکلا جا کے

جَشُغَفَنَّا کَفُشُرِ اِیَمَشْغَا — وَشُغُفُرِ شَغَدُ اَذُ لَغُشَا
جس پر بھی کافر ایمان نہیں لائے — تھے وہ سب ازل سے کافر

مَغْشُغُرِ بَغُشِ کَکُغَشْ — اِیَمشْ حَشْمِدِ شَغُشَا
میں کروڑوں اپنی قوم سے غلام ہوا — ایمان لایا میں محمدؐ پر گردہ گردہ کے

اَغْبُشْغَا غُرُشَا غِشُغُشْ — هَمُشَبْ عَرُفِشَقُشَا
اب چاہتا ہوں کہ میری اولاد میں سے — ہمیشہ عارف تمہارے قیامت تک رہیں

جُبُغُشُوَا اَمَاغِشُّ عَرُضِشَا — فَشْغِرُضُ حِضْتَمَّا لِغَاشَا
جب کہ اس امانت نے عرض کی خاص — تو فرمایا حضرت نے بیشک ہووے گا

یہ تیرا بیت قصیدہ جنّی مترجم جناب بابا صاحبؒ کی سرعُبُودِیّت شریف مقناطیس الوحدت سے حرف بحرف ساتھ صحت تمام کے بندہ مصنف کتاب ہذا نے اجازت حاصل کر کے درج کتاب کئے فوائد عام کے واسطے۔

## روائیت

احوال چنگیز خان ہلاکون کا بھی اسی عبارت کے متصل تھا بندہ نے نقل کیا کہ اکثر عوام تحریر کرتے تھے کہ جد پاک جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ غدر چنگیز خان ہلاکون میں ولائیت سے پنجاب میں آئے یہ بھی بات غلط ہے پہلے تشریف لائے ہیں جو اوّل کتاب میں احوال تحریر ہو چکا ہے جناب سلطان المشائخ محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ ۲۷۔ رجب ۶۵۶ ہجری مقدس کو میرے ہادی برحق حضرت شہنشاہ ولائیت زُہد الانبیائی وفَردِیّت فرید فرد عالم رحمتہ اللہ علیہ بوقت تہجد کے چہل قدمی فرما رہے تھے اس فقیر نظام الدینؒ نے عرض کی کہ یا مولائے من حضرت سلطان احمد شاہ صاحب آپ کی جد امجد کی شہادت ہو جانے کا سبب ظاہر و باطن میں کیا تھا میرے ہادی برحقؒ نے ارشاد

فرمایا کہ سن نظام الدین باباؒ اس فقیر کی جد میں سے ہوئے تھے جب والد صاحبؒ و دادا صاحبؒ اس ملک پنجاب میں تشریف فرماء ہوئے تو حضرت سلطان احمد شاہ صاحبؒ اپنے وطن میں رہے اور وہ حضرت تشریف فرمانہ ہوئے چنانچہ بندہ بھی کئی دفعہ قدم بوسی اوسی جگہ حاصل کی آپ حضرت ایک دعا شہادت اکبر کی بوقت نصف شب کے سر برہنہ ہوکر تلاوت کیا کرتے تھے اوس کے پڑھنے کی برکت سے شہادت حاصل ہوئی اور پڑھنے والا دعاء مذکور کا گروہ شہداء امامین میں مل جاتا ہے یہ سبب تو باطن کا تھا اور ظاہر کا بابا یہ سبب تھا جب کہ اس فقیر فرید فردؒ شاہ کو میرے ہادی برحقؒ نے رخصت فرمایا تھا تو اوس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اے فرید فرد باباؒ ۷۔ محرم ۵۹۹ہجری مقدس کو بعد نماز جمعہ کے جد پاک تمھاری سلطان احمدؒ شاہ قلعہ غزنی میں سردار امیر اللہ خان ملازم چنگیز خان ہلاکون کے ہاتھ سے شہید ہو جاویں گے اور بڑا اعذر عظیم ولائیت میں ہوگا۔ بابا تم ہاشیہ دُعاء نبویؐ شریف اور حرز شریف کا سات بار صبح اور سات بار بعد مغرب و ہفت اَجابت حِرز مُرتضوی کے پڑھ کر طرف لاہور و ملتان کی فُف کر دیا کرنا کہ تمام ہندوستان کو اس کی برکت سے امن رہے گا یہ فرید فرد باباؒ حکم باطن سے مجھ کو بھی الہام ہوا ہے جاؤ تمھارا اللہ حافظ و ناصر رہے گا۔ میں اپنے ہادی مطلقؒ سے دست بستہ عرض کی کہ مولائے منؒ اپنے مخلوق کو کسی ایسی معصیت کا سبب ہوا کہ اتنا عام قتل ہوگیا اور امن نہ حاصل ہوا حضور والا عوامُ النّاس سے یہ حال سنا گیا ہے کہ لاکھ ہا زن و مرد بلا وجہ و بلا سبب اوس نے قتل کرا دیئے گئے میرے ہادی مطلقؒ نے یہ فرمایا کہ سن بابا نظام الدینؒ جو کہ ہلاکون کے غدر میں قتل ہوئے ہیں وہ منکران طریقت و حاسد اور منافق تھے اس واسطے ذاتِ اَحدیت صَرفہ نے اون کو امن نہ دی انکار طریقت کا وبال سخت ہوتا ہے نَعُوذُ بِاللہ مِنہا۔ اس فقیر کے مکتوب نطاب سرِ عَبُودِیت شریف کے ۷ باب اور ۲۴ فصل میں احوال چنگیز خان ہلاکون کا مفصل قلم بند ہے گا۔ تو بابا اپنے مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت میں علی الصباح نقل کر لینا تجھ کو اجازت ہے میں نے بموجب فرمان اپنے ہادی کے احوال چنگیز خان کا نقل کر لیا وہ حال یہ ہے تاریخ شعیبی اور تاریخ احمدی سے میرے ہادی نے نقل کیا تھا۔ چنگیز خان خلف لیسو خان ۵۵۹ہجری مقدس ساعت مریخ میں بیچ ترکستان کے پیدا ہوا اور پہلے اس کا نام تموچین خان رکھا تھا اور ۶۹۹ ہجری میں جلوس جشن کر کے

نام اوس نے اپنا چنگیز خان رکھا اور اوسی وقت ایک مجذوب روح جذبہ کے نے اوس کا نام چنگیز خان ہلاکون رکھ دیا اور تمام عالم میں مشتہر کر دیا۔ اوّل ہلاکون نے لڑائی خوارزم کی فتح کی تو لاکھ آدمی مرد وزن خوبصورت علیحدہ کر کے قتل عام کا حکم دیا ۲۵، ۲۵ آدمی قاتل کے حصہ میں آئے اور تعداد قاتلان ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی سے زیادہ تھی معلوم ہوا کہ ۲۵ لاکھ آدمی سے زیادہ قتل ہوئے وہاں سے ترمذ بلخ غزنی میں قتل کرایا اور شہروں کو مسمار کرتا ہوا ہندوستان میں قدرے تباہی واقعہ ہوئی تھی کہ پھر بذریعہ اپنے بیٹے تولیخاں کے ایران میں گیا اور ایرانیوں کو ۱۳ لاکھ سے زیادہ قتل کیا پھر نیشاپور وغیرہ شہروں میں قتل کرا کر آگ لگوا دی اور دس لاکھ ۲۷ ہزار آدمی اول جگہ قتل ہوئے۔ پھر ہرات میں ۱۶ لاکھ آدمی قتل کرائے پھر حاکم قاسین سے ۱۴ لاکھ آدمی سے مقابلہ کیا اور وہاں سے شکست فاحش کھا کر بعد کو بہت بڑی خونریزی ہو کر غرض ماہ رمضان ۶۲۴ ہجری مقدس میں فی النّارِ وَالسَّقَر ہوا اوس زمانہ میں علاقہ ایران توران میں بہت مذاہب شیعہ و خارجی پیدا ہو گئے تھے اور انکار طریقت کا محض ہو گیا تھا اس واسطے یہ وبال پیدا ہوا اور ملک ہندوستان کو بتصدق پیران عظام چشتیہ کے امن رہا اے بابا لوگو ہر زمانہ میں جو وبال ہوا ہے منکران شریعت طریقت کے ہوا ہے۔

# ۲۲۔ باب بیست ودوئم

## دربیان احوال نکاح بی بی خاتونؒ دختر غیاثُ الدِّین مُبین بادشاہ سلطان شمسُ الدّینؒ ساتھ جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

نقل کتاب مستطاب سرِ عُبُودیّت شریف سے در باب ۲۸۷ وفصل ۷۹ وصیت وپیش خبری در بارہ اولاد خود کہ فلاح وصلاح دارین کی میری اولاد کے واسطے اطاعت وفرمانبرداری مخدوم پاکؒ میرے کی سبب سے ہوگی خصوص سجادہ نشینان میرے پر فرض ہوگا اور احوال مُفصَّل بی بی ہزیرہ خاتون بیگمؒ دختر غیاث الدین مبین شاہزادہ ولد شمس الدین التمشؒ بادشاہ دہلی موصوف کے دو فرزند تھے اوّل کا نام غیاث الدین لقب مبین دوم فرزند رکن الدین فیروز شاہؒ غیاث الدین مبین کی بھی دختر بی بی خاتون بیگم صاؒجبہ بعمر یازدہ سالہ تھی کہ شاہزادہ مذکور نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت جناب سَیّدنَا عُمر فَاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے غیاث الدین مبین تو ابھی ولی عہد ہوا ہے اس دختر اپنی مسمات بی بی خاتون بیگمؒ جو ایک عارفہ زمانہ ہے میری اولاد سے بیچ ہند کے جو محمد مسعود الدین بابا فرید فرد گنج شکر فقیر اکبر الکبائیر قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ مشہور معروف ہے اوس کے ساتھ نکاح کر دے یہ حق میں تیرے میرا کہنا بہتر وافضل ہے اور اے شاہزادہ ظاہر میں یہ میں کہتا ہوں لیکن باطن میں یہ فرمان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خاص الخاص ہے اور لوحِ محفوظ پر بھی یوں ہی لکھا ہے گا اگر غیاث الدین تو نے میرا کہنا نہ مانا تو باللہ نہ تو بادشاہ ہوگا اور نہ تو دنیا میں زندہ رہے گا اور سن اے سگِ دنیا یہ خواب کا عالم نہیں ہے یہ مرتبہ عالم مثال کا ہے گا یہ احوال تمام دیکھ کر بیدار ہوا جبکہ بیدار ہوا صورت غضب کی چہرہ پر نمودار اور پیدا تھی اوسی وقت اوس نے اپنے برادر خورد کہ جس کا نام رکن الدین فیروز شاہؒ تھا تمام احوال عالم رؤیا کا مِنْ وعَنْ بیان کیا۔ رکن الدینؒ موصوف نے بیان کیا کہ اے بھائی من

حضرت جناب باباصاحبؒ خاص اولاد حضرت سَیّدنَا عُمرفَاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ونواسگان جناب مولاء مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے نسب جدی سے فاروقی قریشی اور نَسب حسبی سے علوی سَیّد اور خلیفہ اکبرالکبائیر حضرت پیرومُرشد جناب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کا کی رحمتہ اللہ علیہ میں سے ہیں تم ہرگز ہرگز اس فرمان سے انکار مت کرنا اَلقِصہ غیاث الدینؒ مذکور نے بردار خورد کو کہا کہ دختر میری خورد سالہ ضعیف و ناتواں فقیر کو دی جاوے یہ بات ہرگز میں قبول نہ کروں گا چاہے میری روح جسم سے نکل جاوے غرض یہ کلمہ گستاخانہ کہنے سے درد قولنج پیدا ہوگئی روز سہ شنبہ وقت زوال کو رحلت ہوا یہ تمام واقعہ مَن وعَن غیاث الدین مبین کا رکن الدین فیروز شاہؒ نے عرضی تحریر کر کے میرے پاس پاک پتن شریف میں روانہ کیا جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت غیاث الدین مذکور نے خواب کا احوال رکن الدینؒ کے پاس بیان کر کے محض انکار کیا تو اس فقیر فرید فردؒ بندہ جناب قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے قلب پر القا تیسرے درجہ کا اور الہام پانچویں درجہ کا صورت حضرت وحدتِ کبُرا سے یہ ہوا کہ اے فریدؒ گنج شکر مقبول درگاہ رَبُّ العزّت حاشیہ غوثی دعا سیف اللہ شریف یعنی سلطان الاوراد حرز مُرتَضوِی میں سے اشارہ کبریٰ کا تین ساعت میں یک صدؐ ہفتاد و پنج مرتبہ پڑھ کر طرف دہلی کی فف کر دے میں نے بحکم باطن ویسا کیا ساتویں روز وہ قضا معلق سے ہلاک ہوگیا وقت ہلاکت کے غیاث الدین مذکور نے اپنے بردار خورد کو وصیت کی کہ اس دُختر میری کو تو پرورش کریو آئندہ اور کچھ نہ کہنے پایا تھا جو فوت ہوگیا۔ دو سال کامل رکن الدین فیروز شاہؒ نے پرورش کی جب وہ لڑکی کی عمر تیرہ سال کی ہوئی تو رکن الدینؒ مذکور نے عرضی اطلاعی میرے پاس اس مضمون کی تحریر کی کہ یہ کنیزک واسطے خدمت وضو کرانے حضور کے حاضر ہے اگر حکم حَضُور پُرنور کا ہو تو پیش خدمت سپرد کی جاوے اور فخر دارین کا حاصل کروں آئندہ جیسا اس غلام کی نسبت حکم ہو بجالاؤں درجواب درخواست اوس کی کے اس بندہ خواجہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نے تحریر کیا کہ فیروز شاہؒ جب یہ بندہ فرید فردؒ اپنے مولاء کا واسطے آستانہ بوسی والی ہند صاحبؒ سے فراغت ہوکر درگاہ معلّی اپنے ہادی برحقؒ میں حاضر ہوا اوسی وقت میں جیسا حکم اللہ تعالیٰ کا ہوگا بجالاؤں گا توقّف کرو۔

# روائیت

حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اوّل تاریخ رجب اجمیر شریف میں حاضر ہو کر بعد ختم شریف کے خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے یہ حکم ہوا کہ تم دہلی میں جاؤ غرض فقیر دہلی شریف ۱۵۔ رجب ۶۳۴ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت فجر قبل از نماز پیچ شہر دہلی کے داخل ہو کر آستانہ مبارک ہادی برحقؒ پر پونچ کر بوسہ دیا اور وہیں نماز فجر کی ادا کر کے درگاہ معلیٰ کا طواف سات مرتبہ بجالایا اور تین سجدہ تعظیمی طریقت کے بھی ادا کئے۔ بعدہ یک نیم پاس مراقب رہا اوس مراقبہ میں بعد گزرنے فناء ثلاثہ کے روئیت دربار جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی کہ تمام پیران عظام سلسلہ چشتیہ عالیہ کے موجود ہیں اور حضرت کلاں والئے ہند صاحبؒ وجناب پیرومرشد خواجہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ فرید فرد باباؒ اس بی بی غیاث الدین سے تم نکاح کرلو حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم بجالاؤ کہ اس عورت نیک بخت سے تم کو اولاد آدم ثانی حاصل ہوگی اس ارشاد سے اس بندہ مرشدی نے عرض کیا کہ جناب عالی یہ خوف میرے دل میں ہے کہ اگر اولاد ناکس اور نافرمان ہوں تو میرے مجاہدہ کئے ہوئے کو بھی شاید خلل واقعہ ہو تسپر ہر دو صاحبان نے ارشاد فرمایا کہ فریدؒ فرد باباجو صالح ہوں اون کو تم اپنے ذیل میں رکھنا اور جو ناکس ہوں وہ ہمارے ذمہ رہے خدا پاک جل شانہ اپنے فضل کرم سے خلعت مغفرت کی اون کو بھی عطا کر کے داخل جنت کرے گا یہ حکم باطن سے بحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فرمایا گیا ہے اور اکثر بہت عارفان ذات باری تعالیٰ کی اولاد تمھاری سے ہوں گے کہ شریعت طریقت کی تعلیم پوری پوری اون کے سے ظاہر ہوگی خصوص بدر کامل تیری اولاد میں سے پیدا ہوگا جس کے ہونے سے ترقی اولاد وارشاد کی تیرے خاندان میں رہے گی۔ جاؤ تم نکاح کرو سُنت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کرو۔ اس جگہ مُصنّف کتاب برادران جدّی کی خدمت میں عرض پرداز ہوتا ہے کہ اس ارشاد پر کوئی شخص نازاں نہ ہو کس واسطے کہ نوحؑ علیہ السلام کا احوال قرآن شریف میں تحریر ہے کہ جب غرق ہونے لگا کنعان بن نوحؑ علیہ السّلام تو عرض کی کہ یا ربُّ العالمین جل شانہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل وعیال کو نہ غرق کروں گا تب حکم ہوا کہ یہ تیرے اہل سے نہیں کفر وشرک

کے باعث سے نااہل مُقرّر ہوا اسی طرح بندہ مُصنّف کتاب کا عرض تمام برادران جَدّی کی خدمت میں کرتا ہے کہ اہل وعیال جناب فریدیہ سے بنے رہیں تب انشاء اللہ ضرور مُخلصی حاصل ہوگی اور امداد ارواح جد پاک سے بھی حاصل ہوگی جو رضامندی جناب باباصاحبؒ کی عین تابعداری اَطِیْعُوااللّٰہَ وَ اَطِیْعُواالرَّسُوْلَ وپیران عظام اولی الامر کے کرنے سے ہے جس کو تسلی اس فقیر کی تحریر پر نہ ہو شغل برزخ کر کے ارواح جناب باباصاحبؒ سے دریافت کرلے اور اس فرمان بَرْدار پر نَازاں نہ ہو کہ ہم بَدکرداری کریں تاہم بھی مُخلصی پاویں گے کیونکہ جب نااہل شمار کئے گئے تو اس ارشاد سے وراثت نہ رہی بلکہ ہر حال درجہ اولاَدِیت فریدیہ کا حاصل کر کے شکرگزار ہوں کہ بطون سے یہ وعدہ مَغْفِرَت کا ہو چکا ہے جناب الٰہی میں اور درجہ اولاَدِیت واہلیت کا حاصل کریں اور پھر دیکھیں کہ کیا کچھ فیض باطن سے جناب باباصاحبؒ کی ارواح سے حاصل ہوتا ہے اس غلام درگاہ فریدیہ نے جو کچھ فیض حاصل کیا ہے ذات فریدیہ سے حاصل کیا ہے یاالٰہی تَصَدّق حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور پیرانِ عظام چشتیہ وقادریہ کے تمام برادران جَدّی واولاد فریدیہ کو صراطِ مستقیم اپنا عطا کر جس میں تیری ذات پاک جل شانہٗ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تیرے اور ذات فریدیہ عالیہ کی خوشنودی ہمارے خاندان پر ظاہر ہو جو نقصان و ابتری اس زمانہ میں ہمارے خاندان پر ظاہر ہورہی ہے محض ہمارے جدا ہونے طریق فریدیہ کا ہے طریق فریدیہ ہمارے خاندان کو عطا کر اور تکالیفات ظاہری باطنی قصورات ہمارے اور ہماری اجداد خاندان کے عُفُو فرما کر راہِ شریعت طریقت کا عطا فرما اور سلسلہ خاص بدریہ فریدیہ جو حکم سَروری صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری ہوا تھا اور محض ہماری نَاقصی کے واسطے مَسدود ہوگیا تھا وہ پھر از سرِنو سے ہمارے خاندان کو عطا کر آمین آمین ثم آمین۔ اَلقِصہ بعد ارشاد باطنی کے جناب باباصاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو وہ عالم بدل گیا اور درجہ عُبدیت وحواس امکانی کے پیدا ہوئے جب آنکھ کھولیں مراقبہ اِستغرَاق سے تو بادشاہ رکن الدینؒ پس پُشت دَست بَستہ باادب کھڑا دیکھا کہ وہ خبر سنتا ہے میرے آنے کی دہلی میں آگیا تھا اوس نے عرض کی کہ حضور انور اگر غریب خانہ پر تشریف اَرزَانی فرمادیں اور التماس اس غلام کی جو بذریعہ عرضی خدمت جناب میں ارسال کی تھی منظور ہو تو سعادت دارین کی حاصل کردں۔ مجھ کو خوب

معلوم ہے کہ انحراف کرنے سے برادر عزیز میرا اس جہان سے رخصت ہوا اوسی روز کا مجھ کو خوف رہتا ہے میں نے اوس کی خاطر جمع کی اور کہا کہ بابا رکن الدین فقیر کو حکم باطن بھی ساتھ لوازمات اعلیٰ کے ابھی ہو چکا ہے یہ بندہ مرشدی تیرے مکان پر بعد ظہر کے نماز کے آوے گا لیکن رکن الدین بابا ایک قاضی محمد محی الدین صاحبؒ اولاد صدیقی میں سے یہاں رہتے تھے اگر وہ ہوں تو فقیر کے آنے سے قبل تم اوس کو اپنے مکان پر موجود رکھنا غرض یہ فقیر بعد نماز ظہر کی ہمراہی ۔۱۔ اکبر خان خلجیؒ ۲۔ سلیمان شاہ بدخشیؒ ۳۔ مُلاّں اکرم خان بندروالؒ ۴۔ رَامدادبا جوڑیؒ ۵۔ احمد یار خان صُواتیؒ ۶۔ گلدام خان خراسانیؒ ۷۔ میاں نظام شاہ دمشقیؒ ۸۔ میاں محمود شاہ ایرانیؒ ۹۔ میاں نعمت شاہ خلاقیؒ ۱۰۔ صبور خان ملتانیؒ ۱۱۔ حامد حسین خان بلخیؒ ۱۲۔ معظم شاہ خان خاص کابلیؒ ۱۳۔ سلطان حمید خان رومیؒ ۱۴۔ شوکت خان فوقانیؒ ۱۵۔ غلام محمد خان خیبریؒ ۱۶۔ میاں مسعود شاہ کوفیؒ ۱۷۔ میاں کمال الدین شاہ بغدادیؒ ۱۸۔ میاں قدرت اللہ طائفیؒ ۱۹۔ ومیاں قدیم شاہ جدیؒ ۲۰۔ میاں برہان شاہ خیویؒ ۲۱۔ میاں امام احمد اقطابؒ دہلی جدید اور یہ سب فقیر فریدؒ بندہ حضرت قطب الدین صاحبؒ کے خلفاء میں سے تھے اور علاوہ اسکے سات ابدال اور ایک غوث ۱۔ سردار احمد ابدالؒ ۲۔ نیاز احمد ابدالؒ ۳۔ خیر محمد ابدالؒ ۴۔ عبدالنبی ابدالؒ ۵۔ نبی محمد ابدالؒ ۶۔ فتح محمد ابدالؒ ۷۔ کبیر شاہ حاجی ابدالؒ ۸۔ باور عتیق غوث لاہوریؒ اور خلفاء جنات ۷۱ اکہتر عدد اور تین مریدوں میں سے امراء دہلی تھے جو اوسی روز مرید ہوئے تھے۔ ۱۔ محمد اکبر شاہؒ ۲۔ ولائیت شاہؒ ۳۔ سعادت علیؒ یہ یک صدودسہ اسماء جن وانس اس فقیر کے ساتھ اوپر مکان بادشاہ رکن الدین فیروز شاہ ولد شمس الدین التمشؒ کے پونچے وہاں پر قاضی صاحبؒ سے ملاقات ہوئی کہ وہ قاضی صاحبؒ برادر طریقت میرے تھے بعد کو دست بستہ بادشاہ کھڑا ہو کر عرض کی کہ حضرت حکم ہو تو کچھ شرینی منگوالوں اس بندہ مرشدی نے کہا کہ فیروز شاہ بابا تو ذرا ٹھہر جا اس فقیر کے نکاح کے واسطے اللہ تعالیٰ غیب سے بھیجے گا بعد دو ساعت کے ایک عرب کی سی صورت ناگہان پیدا ہوئی اور سب محفل کو السلام علیکم کہہ کر چادر اپنی اوس عرب نے بچھا دی بعد ایک ساعت کے اوس چادر پر خُرمہ رُطب برسنے لگے تمام محفل معہ بادشاہ مذکور کے متحیر ہو گئے بعد کو اس فقیر فریدؒ بندہ حضرت قطب الدین صاحب

رحمتہ اللہ علیہ کو بادشاہ مذکور نے عرض کی کہ حضرت یہ اسرار غیب کا ہے میں نے کہا کہ میاں احمد اقطاب دہلی کو اشارہ کیا اوس نے کہا کہ رِجَالُ الغَیب میں سے ہیں تمام محفل کو ایسی ہیبت نے پکڑا کہ قَشْ حَرِیَہ (یعنی لرزہ) سب کے جسموں پر پیدا ہو گیا اور آنکھیں سب کی آسمان کی طرف نظر کرنے لگے۔ اب اس جگہ مُصَنّف کتاب ہذا عرض پرداز ہے کہ بندہ کو مدت سے اکثر ملفوظات تمام مروجہ خاندان والیوں سلسلہ کی تصنیفات سے مطالعہ رہتا تھا یہ واضح ہوتا کہ دختر سلطان غیاث الدین بلبن کی حضرت جناب بابا صاؒحب کی نکاح ہوئی جب بندہ غور کر کے تاریخ مقابلہ کرتا تو زمانہ غیاث الدین بلبن کا آخیر بابا صاحبؒ میں ہوا اور دعاء جناب بابا صاحبؒ سے اوس کو سلطنت دہلی کی حاصل ہوئی اور وہ مرید تھا قِصّہ اوس کا کتابوں میں موجود ہے اور وصال باباصاؒحب کا بھی اسی بادشاہ کے زمانہ میں ہوا تو بندہ کو یہ خیال آتا ہے کہ اتنی اولاد وشادی کس طرح سے ہوئی اب عنائیت وتوجہ باطنی جناب باباصاحبؒ سے بذریعہ ہادی برحقؒ کے تاریخی وسندی حالات حاصل ہوئے کہ غیاث الدین مبین کے لڑکے تھے یہ سن تاریخ برابر ہوتا ہے مبین کا بلبن کتابوں والیوں نے بنا دیا اکثر یہ کتاب ہائے جو عوام الناس سلسلہ والیوں نے جمع کی ہیں جیسا سنا دیکھا تحریر کر لیا اور نقلیات حرف بحرف عبارت فارسی عربی وطَبرانی وسُریانی زبان سے کمال صحت سے ترجمہ اردو میں سرِعُبُودِّیت شریف وغیرہ مکتوبات نطاب ہائے سے دستخطی خاص بابا صاحبؒ یا خلفاؤاں خاص کی تاریخ وسن وروز کے ساتھ قلم بندکی ہے'' شنیدہ کے بود مانند دیدہ'' الحمدللہ کہ بہت امورات اور نقلیات کے واسطے جو جو خیال دل میں پیدا ہوتا اور نہ تحقق کے واسطے زمین وآسمان کا فرق معلوم ہوتا تھا اب تمام صحت کے ساتھ تسلی ہوئی اور بندہ بچشم خود ملاحظہ سے شرف یاب ہو کر درج کتاب ہذا کئے ہیں جو تمام عوام الناس اور خواص اولاد فیض بنیاد فریدیہ عالیہ کو فیض حاصل ہو اور تہمت ناک روایات سے محفوظ رہیں اور فقیر کو بھی دعاء فاتحہ خیر سے یاد فرماویں۔ اَلقِصّہ بعد کو حضرت جناب بابا صاحبؒ نے بادشاہ مذکور سے فرمایا کہ اب فیروز شاہؒ نکاح کیا جاوے قاضی محی الدین صاحبؒ نے اس بندہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا نکاح ساتھ دختر سلطان غیاث الدین مبین کے معہ مہر پانچ رعال شرعی کے پڑھا اور فقیر نے قبول کر لیا اور خُرمہ رَطب تقسیم محفل کثرت سے ہوئے اور بعد کو بھی باقی

رہے تو میں نے فُقَراء ومساکین کو تقسیم کرادیئے وہیں اوپر مکان بادشاہ مذکور کے نماز عصر کی جناب قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ادا کی بعد کو قبل از مغرب یہ فقیر بندہ مرشدیؒ نے بی بی صاؒجبہ کو چنڈول میں سوار کرا کر اوس کو آستانہ متبرکہ اپنے مولائے دوجہاں میں لایا بادشاہ نے لاکھ ہائے روپیہ نقد و پارچات وزیورات وغیرہ ہر اجناس بطور جہیز کے بی بی اپنی لڑکی کو عطا کیا قریب ایک کروڑ کے اشیاء ہوں گی بعد کو میں نے دیکھ کر یہ کہا کہ اے بابا لوگو یہ حشمت دنیا تو اس فقیر بندہ قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے خدا سے جدا کرے گی دُنیا دُونُ الحَقّ ہمارے پیغامبر صاحب صلی اللہ علیہ نے فرمایا اور الفقر فخری کہا فقر کو اپنا فخر بتلایا بعد اسکے یہ فقیر بی بی صاجبہؒ کے پاس خاتون بیگم کے گیا اور کہا کہ یہ اسباب دنیاوی فقیر کے کس کام کا ہے محض تعلق وخیالات موہومہ پیدا کرتا ہے اگر تمھاری خوشی ہو تو ساتھ لے چلو ورنہ راہ خدا تعالیٰ میں خرچ کردیو کہ یہ سب سامان تیرا جنت میں جمع ہو جاوے گا المضاف المضاف ہوگا کہو بی بی صاجبہ تمھاری کیا مرضی ہے بی بی صاجبہؒ نے عرض کی کہ حضرت صاحب آپ کو اختیار ہے جو میرے حق میں بہتر ہو حضور والا وہی کریں اس بندہ فریدفردؒ مرشدی نے فی الفور علی الصباح تک وہ تمام اسباب نقد وجنس و پارچات راہ خدا تعالیٰ میں خرچ کردیا اور غلام وکنیزک ہائے کو آزاد کردیا اور بی بی صاُجبہ کو ایک چادر برنگ صابری کی اپنی دی اور تمام لباس اونہوں نے بدنی بھی اوتار کر للہ دے دیا اور باقی جو رسومات بعضی کتاب ہائے میں مندرج ہیں کہ کیئے۔ غرض بادشاہ نے سن کر پھر دوچنداں اسباب عطا کیا بی بی صاجبہ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ حضور اس جگہ تو بادشاہ اکثر اشیاء دنیاوی دیتا رہے گا اور آپ کو تکلیف ہوگی اگر حضور انور جس جگہ ارادہ کریں چلیں تو بہتر ہے میں یہی چاہتا تھا اوسی وقت میں نے تمام ہمراہیوں کو اسم اعظم چشتیہ عالیہ کی رخصت دے دی بحکم اللہ تعالیٰ سے طَناب زمین کے کھچ گئے اوسی روز بعد عشاء کے نماز کے تمام خیروعافیت سے پاک پٹن شریف مکان میں داخل ہو گئے اور جس مکان میں ہمشیرہ صاجبہ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رہتی تھی سکونت پذیر ہوئے پہلے یہ مکان خام تھا پھر بادشاہ نے پختہ اور منقش اپنی لڑکی کو تیار کرادیا لیکن فقیر بندہ مرشدیؒ نے ایک حجرہ خام تیار کرالیا تھا اوس میں اکثر رہائش پذیر ہوتا تھا۔

# ۲۳۔باب بیست وسوئم

## دربیان اولاد بی بی خاتون بیگمؒ واسم ہائے وتولد جناب شاہ محمد بدرالدین صاحبزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ شہنشاہ ولائیت سلیمانی باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

باب ۲۸۸ وفصل ۹۸ سرِ عُبُودِیّت شریف میں کل ازواج مطہرات واولاد فیض بنیاد وفرزندان ودختران کا بضمن احوال بادشاہ دوجہاں مخدوم علی احمد صابر جلالی رحمتہ اللہ علیہ کے تحریر ہے نقل کیا جاتا ہے۔بی بی خاتونؒ بیگم کی اولاد خاص فرزندی کا احوال اور دختری کا احوال پیشتر کتاب ہذا میں درج ہو گیا ہے معہ ولادت وتاریخ و ماہ وسنہ وروز ووقت کیا جاتا ہے جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہادی میرے جناب شاہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سن فرید فرد باباؒ جو تیری اولاد تولد ہوا کرے گی فرزندوں میں سے ماہ محرم الحرام میں ہوں گی اس واسطے کہ تو نے مجاہدہ کثرت سے کیا ہے اور اس بندہ معین الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بزرگوں سے سنا ہے اور دیکھا بھی ہے کتابوں میں کہ جو شخص کہ بیچ محرم میں تولد ہوتا ہے وہ اس دار دنیا سے مرتبہ شہادت میں انتقال کرتا ہے اور وہ گروہ حضرت امام حسین شہید کربلا علیہ السلام میں داخل ہو جاتا ہے۔چنانچہ بی بی خاتون بیگم صاحبہ رحمتہ اللہ علیہ کے شکم لَطِیفُ الطِّیف سے سات فرزند تولد ہوئے تفصیل فرزندان کی۔

اوّل۔فرزند محمد کرم الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ یکم ماہ محرم ۶۳۵ ہجری بروز یک شنبہ وقت تہجد کے تولد ہوا بیچ عرصہ سہ ماہ کے ۲۹ ربیع الاوّل سنہ مذکور بروز جمعہ بعد نماز شیر خوار جان بحق تسلیم کی اس بندہ حضرت قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے صبر کیا بموجب فرمان اللہ تعالیٰ کے واللہ مَعَ الصَّابِرِین۔

دوم۔فرزند محمد فہیم الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۳۔محرم ۶۳۶ ہجری بروز چہار شنبہ وقت اشراق قبل از نماز تولد ہوا۔پانزدہ روز شیر مادر کا نوش کر کے بعد کو شیر خشک ہو گیا تو چھیری یعنی بکری کا دودھ ایک ماہ تک

نوش کرا نہایت ضعیف ہو گیا اس واسطے کہ دودھ دو ماہ تک بالکل نوش نہ کرا آخیر روز دوشنبہ وقت فجر ساتویں صفر کو رحلت گزیں فردوس ہوا۔

سیوم۔ فرزند محمد شہاب الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ محرم ۶۳۷ ہجری بروز چہار شنبہ وقت اشراق قبل نماز تولد ہوا میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ انشاء اللہ یہ زندہ رہے گا چنانچہ وہ کمال کو پونچا اور اولاد اون کی بھی ہوئی۔

چہارم۔ فرزند ارجمند شاہ محمد بَدرالدِین سُلیمَانی ولائیت بَطنُ الوَلی رحمتہ اللہ علیہ روز جمعہ وقت مابین سُنّت وفرض کے پنجم محرم ۶۳۸ ہجری کو تولد ہوا جبکہ اس فقیر بندہ مرشدی نے سنا بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ انشاء اللہ زندہ رہے گا اور اس سے سلسلہ بدریہ صابریہ جمالی بھی جاری ہوگا اور سجادگی بھی میری یہی کرے گا اور اس کی اولاد میں ہی رہے گی۔ اے بابالوگو نہایت خوبصورت مثل چودھویں تاریخ کا چاند اور بے مثل خوب سیرت بَطنُ الوَلی اِبنُ الوَلی تھا اسی واسطے باالہام غیبی اس فرید فردؒ بندہ مرشدی نے نام اس کا محمدؐ بَدرالدِین رحمتہ اللہ علیہ رکھا اور اس فقیر نے بی بی صاحبہؒ والدہ محمد بدرالدّین کو مکان میں جا کر مبارک باد دی وہ بی بی صاحبہؒ زارزار رونے لگی اور بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ بات کہنے لگی کہ اے میرے وارثِ مجازی وحقیقی تیرے مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کے جلال سے اگر یہ بچہ محفوظ رہے گا تو جانوں گی کہ خیر گزری کیا مبارک باد لوُں اور کیا خوشی کروں اے مولائے من تم اپنے ہادی کے واسطے سے میری تسلی کرو کیوں کہ تین صاحبزادہ بابا صاحبؒ کے جلال مخدومیؒ سے انتقال فرما گئے تھے یہ بات والدہ محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ سے سنتے ہی اوسی وقت میں نے علیہم اللہ ابدّالؒ کو بلا کر اور صاحبزادہ موصوف کو اپنی چادر سبز میں لپیٹ کر دائیہ مسمات تمابکہ آبادی بیگم رحمتہ اللہ علیہ بن شیخ احمد مریّد کابلی ہمراہ علیہم اللہ ابدالؒ بیچ حجرہ علی احمد صابرؒ کے میں نے بھجوادیا اور علیہم اللہ ابدّالؒ کو یہ ہدائیت کردی گئی کہ صاحبزادہ کو پشت فقیر صاؔبر کی طرف رکھنا اور تم دست راست کو ادب سے کھڑے ہو کر اس فرید فردؒ بندہ حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا نام با آواز بلند سے تلاوت کرنا تین سو تیرہ مرتبہ اور جبکہ فقیر کا صاؔبر تجھ سے دریافت کرے پھر تم خاموش ہو جانا علیہم اللہ ابدالؒ بموجب کہنے فقیر کے امر بجالایا جب کہ بچے

کان میں نام تلاوت کیا تو مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ کھول کر علیہمؒ اللہ سے فرمایا کہ تو نے میرے پیچھے چاند کامل کو پوشیدہ کر رکھا ہے میرے ہادی مطلق کو دست بستہ آداب بجالا کر اس بندہ فرید فردؒ عالم کی طرف سے عرض کرنا کہ اے مولائے من مجھ کو عالم ارواح سے ابھی معلوم ہو رہا تھا کہ چاند اور سورج دونوں ہادی مطلقؒ نے بندہ کو عطا فرمائے ہیں یعنی اوّل محمد بدر الدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ اور دوم محمد شمس الدین ترک پانی پتی شہنشاہ ولائیت چشتیہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہہ کر مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے وجد فرمایا اور زبان سے یہ کلمہ بار بار جاری تھا ''یہ تیسرا بندہ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ ہے تو ں میرا مولاء فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ہے'' بعد وجد کے لعاب دہن مبارک سے دہن ان کے محمد بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ میں ڈال کر فرمایا کہ یہ نسبت اس فرزند وابن فرزند اس کے میں ظہور کرے گی اسی واسطے فرزند آپ کے کا نام علاؤالدین صابر ثانی رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہوا جن کو موج دریا صاحبؒ کے لقب سے بولتے ہیں۔ غرض بعد اس کیفیت کے علیہم اللہ ابدالؒ نے من وعن جو حال گزرا سنا دیکھا تھا جناب بی بی صاجبہؒ والدہ محمد بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مجھ کو آن کر معہ دائیہ کے عرض کر دیا اور دائیہ نے صاحبزادہ کو والدہؒ کے سپرد کر دیا وہ بی بی صاجبہ نہایت خوش وخرم ہو گئی میں نے مبارک باد دی اور گھر سے باہر آ گیا اور ہدائیت وارشاد طریقت طالبان راہ مولاء میں مصروف ہوا۔

پنجم۔ فرزند محمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ۷ محرم ۶۳۹ھ ہجری روز پنج شنبہ وقت چاشت بعد نماز کو تولد ہوا حکم الٰہی سے وہ بھی زندہ رہا اور اون سے بھی اولاد جاری ہوئی اس کی خبر سن کے بھی فقیر کی زبان سے بے ساختہ یہ نکلا کہ زندہ رہے گا۔

ششم۔ فرزند محمد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۹۔ محرم ۶۴۰ھ ہجری بروز دوشنبہ وقت ظہر قبل نماز کے تولد ہوا پھر بھی میری زبان سے یہ ہی نکلا کہ زندہ رہے گا زندہ رہا اور اولاد اون کی بھی ہوئی۔

ہفتم۔ فرزند محمد عبد اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۔ محرم ۶۴۱ھ ہجری بروز سہ شنبہ وقت فجر بعد نماز کے تولد ہوئے یہ صاحبزادہ ۴ سال کا ہو کر روز یک شنبہ وقت فجر قبل از نماز ۱۲۔ ذوالحج ۶۴۵ھ ہجری میں بدنظر ساحران سے وفات پائی قصہ ان کا مشہور معروف ہے۔

# ۲۴۔ باب بیست و چہارم

در بیان احوال شادی نکاح جناب شاہ محمّد بدرالدّین صاحبزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

نقل کتاب مستطاب سرِ عبُودیّت شریف کے ۲۸۹ باب وفصل ۹۹ میں احوال شادی نکاح محمد بدرالدین صاحب شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مندرج ہے جناب بابا صاحب شاہ رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں جبکہ محمد بدر الدّین بعمر گیارہ سال کو پونچا تو ایک روز اوس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ عمر تو اس لڑکے کی تمھاری دعا سے خداپاک جل شانہٗ عطا کی شائید میں زندہ رہوں یا نہ رہوں میرے محمد بدرالدّین کی شادی کردو لیکن حضرت جی لڑکی بھی اصیل و نجیب قوم سے ہو اور ایسی ہی خوبصورت ہو تب یہ شادی میری مرضی کی ہوگی خداپاک جل شانہٗ کوئی ایسا موافق سامان بنادے میں نے والدہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ سے کہا اگر خداپاک جل شانہٗ کو منظور ہوا تو تیری دعا و آرزوئے کے موافق ہی سامان بن جاوے گا۔ ذاتِ باری تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف رجوع کرو کیا مشکل ہے پردہ غیب سے وہ ظہور کردے گا۔ غرض جس روز یہ ذکر شادی کا ہوا تھا اوس کی شب کو اتفاقًا ماہ شعبان ۶۴۹ ہجری میں ایک قافلہ تاجروں کا بدخشان سے راستہ لاہور کو بھول کر ناگاہ قریب مکان میرے کے قیام پذیر ہوا تھا۔ آخیر شب کے اوس قافلہ میں سے ایک بی بی سیّدزادی کا انتقال ہوگیا وہ لوگ قافلہ کے حیران پریشان اس فقیر بندہ جناب مرشدی کے پاس آئے اور گریہ وزاری کرنے لگے اور یہ کہتے تھے کہ حضرت ہمارے قافلہ سے سیدزادیؒ کا انتقال ہوگیا ہے اگر آپ کا حکم ہووے تو سب قافلہ یہاں کل کو مقام کر کے ان بی بی صاحبہؒ کو دفن کر کے چلے جاویں گے میں نے کہا کہ بہت اچھا تم خاطر جمع کرو اور مہمان داری بھی اون کی بخوبی کری علی الصباح قبل نماز مجھ کو ساتویں درجہ کا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے الہام ہوا کہ اے فریدِ فردؒ یہ خاص ہماری اولاد سے ہے تو بھی جنازہ میں شامل ہو کر اس کو اپنے مکان کے قریب دفن کرا دینا اور بعد انفِراغ دفن کے اس قافلہ میں بیٹھ جانا تیری بی بی خاتون بیگمؒ نے جو تجھ سے شادی محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے التجا

کی تھی اور تو نے وعدہ کرلیا تھا حکم الٰہی سے اب میں تیرا وعدہ کو اس قافلہ سے پورا کرادوں گا کہ اس سیّد زادی کی ایک دختر پاکیزہ عارفہ کاملہ نہایت صاحب جمال بعمر ۹ سال ہے اب فرید فردؒ اس لڑکی کا ناطہ تم واسطے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کے طلب کرو ہم نے آج شب کو اوس کے باپ سید نعیم الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو عالم روٗیا میں حکم کردیا ہے کہ تجھ سے ہرگز ہرگز انکار نہ کرے گا حَسبُ الارشاد سروری صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ویسا ہی کیا بعد دفن سید زادی صاحبہؒ کے بعد نماز عصر سید نعیم الدین بدخشانی شاہؒ ولد سید عبدالقادر شاہؒ ولد سید احمد علی شاہؒ ولد محمد صادق شاہؒ ولد محمد حسن شاہؒ ولد محمد قاسم شاہؒ ولد عبدالصمد شاہؒ ولد حامد حسین شاہؒ ولد نیاز احمد شاہؒ ولد حرمت علی شاہؒ ولد حسین شاہؒ ولد سید علی شاہؒ ولد امام جعفر صادق علیہ السّلام ولد امام محمد باقر علیہ السّلام ولد امام زین العابدین علیہ السّلام ولد امام حسین شہید دشت کربلا علیہ السّلام ولد جناب مولا علی کرم اللہ وجہہ فقیر کے پاس آئے ۔ اور شب کو جو اون صاحب نے خواب میں دیکھا تھا مجھ سے من وعن بیان کردیا فقیر نے بعد سن لینے خواب کے لڑکی کے نکاح کرنے میں گفتگو کری انہوں نے قبول کیا۔ لیکن دو عذر درمیان میں لائے اوّل یہ کہ لڑکی نہایت خورد سال بعمر ۹ سال کی ہے فقیر نے محمد بدرالدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو بلوالیا اور جناب سید نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے کردیا کہ لڑکا کی عمر بھی یازدہ سال کی ہے عُذر اوّل تو رد ہوا اور سید صاحب دیکھ کر خوش ہوگئے عُذر ثانی یہ کہ بعد چہلم والدہ لڑکی کے تجارت کا اسباب لاہور میں فروخت کر کے نکاح آن کردوں گا۔ لیکن اب اس لڑکی کو حضور کے سپرد کر جاتا ہوں آپ مکان میں اپنی بی بی صاحِبہ کی سپرد کردو وہ بی بی صاحِبہ تمھاری اس لڑکی کو خاطرداری سے رکھے۔ کہ والدہ کا غم اس کو نہ ہو میں نے بہت خاطر کی اور اوس لڑکی کو لے جا کر اپنی بی بی کی سپرد کردیا وہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی اوس صاحبزادی سے نام دریافت کیا تو اوس نے اپنی زبان سے بیان کیا کہ نام میرا سعادت بیگمؒ ہے اور میری مادر کا انتقال ہوگیا ہے یہ کہہ کر زار زار رونے لگی متواتر چہل روز تک خورد ونوش کچھ قدرے کرتی ہر وقت سوا رونے کے کسی سے مکان میں ہمکلام نہ ہوتی جبکہ چہل روز کا عرصہ گزرا تو اس فقیر بندہ حضرت جناب قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں خیال سید نعیم الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا گذرا کہ وعدہ چہل روز کا بھی گزر گیا چنانچہ عرصہ (۴۵)

پینتالیس روز میں سید صاحبؒ موجود ہو گئے۔ اوسی روز جو گیارویں ماہ رمضان المبارک ۱۲۴۸ ہجری کی تھی روز پنج شنبہ بعد نماز مغرب بوقت افطار روزہ کے نکاح مسمات سعادت بیگم رحمتہ اللہ علیہ ولد میاں سید نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ بدخشانی کے ساتھ گیارہ رعال شرعی صاحبزادہ محمد بدرالدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا قاضی غلام عباس قندھاریؒ نے کر دیا اور اس فریدؒ بندہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس اوس وقت کچھ واسطے شیرینی فاتحہ کے موجود نہ تھا چند عرصہ کے بعد ایک سردار قوم بہوچنگیوں کا معہ اپنی مادر و پدر و برادران بستؔ و پنج نفر مسلمان ہوئے اور اس فقیر سے بیعت طریقت و شریعت کی حاصل کی ایک بورہ نُرمہ کا شتر بار کیا ہوا اور ایک بورہ کشمش معہ جیب کلاں کے اوس نے نذر کی فقیر نے فی الفور فاتحہ کر کے سب حاضرین مجلس تخمیناً تین سو ستارہ آدمی موجود تھے تقسیم کرا دی گئی اور اوس نکاح کے دوسرے روز جو بارواں روزہ تھا اور اس فرید فردؒ بندہ حضرت قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مکان پر سب خورد وکلاں معہ مہمان روزہ دار تھے یعنی اللہ کے مہمان تھے بعد نماز ظہر کے سردار سرور خانؒ ملتانی پنجاہ وؔ ہفت بورہ برنج و یک ہزار روپیہ نقد للہ فقیر کو نظر لا دیا اس فقیر بندہ مرشدی نے لنگر خانہ کو بھجوا دیا دو ماہ تک خورد و نوش درویشاں و مسکیناں کے ہوتا رہا بعد نکاح کے تیسرے دن فقیر کو والدہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ نے گھر میں بلوایا اور کہا کہ اور تو مراد خُدا پاک جل شانہ نے تمام پوری کر دی لیکن ایک غم رہتا ہے کہ جس دن سے یہ صاحبزادی گھر میں آئی ہے سوا گریہ وزاری کے شبانہ روز اور کچھ نہیں کرتی ہے اور حضرت صاحب اس لڑکی کے سبب سے میں بھی رات دن روتی رہتی ہوں اس کا علاج للہ جلدی سے کرو ورنہ یہ لڑکی اور میں دونوں ہلاک ہو جاویں گی اور خون ہم دونوں کا حضرت کے ذِمّہ ہوگا میں نے تبَسّم کیا اور الحمد شریف بضم اسم مبارک حضرت شہنشاہِ کونین سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستؔ و یکبار تلاوت کر کے اوس لڑکی کے قلب اور پیشانی پر نفف کر دیا اوسی وقت وہ لڑکی خندیدہ ہو کر فقیر کی بی بی کا دست راست پکڑ کر کے بوسہ دیا جناب بی بی صاحبہؒ نے۔ بے ساختہ یہ کہا کہ بلاشبہ خدا پاک جل شانہ نے آپ کو خدائی دی ہے میں نے کہا توبہ کرو ذات باری تعالیٰ جل شانہ کی طرف رجوع کرو ایسے کلمات ناشائستہ مت زبان سے نکالو میں باہر کو چلا آیا اور سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ چند روز کے بعد وطن

کو جا کر پھر آ گئے یہ قبرستان مستورات کا آستانہ متبرکہ کے شرق کی طرف واقع ہے پہلے وہ بی بی صاحبہ" سید نعیم الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اہل پردہ کی قبر بحکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی بعد اوس کے اب تک وہی قبرستان مستورات کا مقرر ہے اور جو قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی لڑکی اور تیسرا قبیلہ بھی جناب محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ہے بعد پیدا ہونے جناب محمد علاؤالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نکاح ہوا ہے اور پھر سید نعیم الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ اپنی لڑکی کے پاس رہائش پذیر ہوئے۔

# ۲۵۔ باب بیست و پنجم

در بیان احوال مرتبہ جَبَرُوت کا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو کھُلنا اور واسطے جاری ہونے سلسلہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کے جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حکم سروری احمد مُجتبیٰ محمّد مُصطفےٰ ذاتِ وَحدت مَعشُوقِ حَقیقی رَحمتَ العَالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا۔

مکتوب نطاب سرِ عَبُودیّت شریف میں جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ محمد بدرالدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت ارادت بحکم الہام باطن بعمر ۹ سال کے روز دوشنبہ وقت عصر بعد نماز ۱۱۔ محرم ۶۴۶ ہجری کو ہوئی دوسرا بیان عالم ارواح کا یکم ذوالحج بروز شنبہ ۶۴۹ ہجری بعد نماز اشراق کو یہ فقیر فریدؒ بندہ حضرت قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ مراقب تھا کہ اپنے ہادی مطلق کی کَفش بَردَارِی کے صدقہ سے مقامِ عالی درجہ جَبَرُوت کا منکشف ہوا کہ تمام ارواح مقدسہ چار پیر چوداں خانوادہ بعضے بہ فرداً وبعضے بہ جوازاً روح موجود ہیں "یعنی جسم دَار دَردُنیا نَباشد یعنی جسم دَاردَردُنیا موجود ہیں ۱۲" اور ایک تخت زُمُرّدِی کہ گِردَاگِرد اوس کے یاقوت کی خط کھنچی ہوئی ہے اور ایک خیمہ موتی کا اوپر سجا ہوا ہے۔ خیمہ سے باہر سب ارواح مقدسہ حَلقہ بُحلقہ باندھے ہوئے دست بستہ کھڑے ہیں اور درون خیمہ کے تخت مبارک بچھا ہوا ہے اوس تخت پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افروز ہیں اور گِرد بگِرد تخت کے اِسطور سے بَاادب ہر چہار صحابہ کرامؓ اوّل حضرت اَبُوبکر صَدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دست رَاست کو اور حضرت عُمر فَاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دستِ چپ کو اور حضرت عُثمَان جَامعُ القُرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پُشت کو اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہیں اور بعد کو یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ گِرد بگِرد تخت کے حلقہ باندھے کھڑے ہیں۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۲۔ عبدالعزیز مکّی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۳۔ عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶۔ رواہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۔ اَبُی سُعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۔ اَبُی مُوسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹۔ اَبُی ذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۔ حَطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۱۔ عبداللہ یسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲۔ اُم حِبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳۔ ابن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴۔ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵۔ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۷۔ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات بست و یک اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو فقیر نے پہچانا اور یک صَد ہفتاد و سہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جو حلقہ دَرُون میں داخل تھے اُون حضرات کا عرفان فقیر کو نہیں ہوا۔ اور تختہ زمین پر سات قسم کا نُور وگرائی واگرئی و سُرخ و سُوسَنی و جوزتی و گوگری و سبز سے زمین مُجلّیٰ تھی اور آسمان پر بھی سات قسم کا نور سفید و طُوسی و کبُودی و کاسنی و بنفشی و گلابی و زردی سے لمعان و تاباں تھا اور سب یہ انوار جمع ہو کر مابین عجیب کیفیت تھی کہ وہ حد بیان سے باہر اور زبان قاصر ہے اور اس کفش بردار حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نے حضرت شہنشاہِ ہند الولی رحمتہ اللہ علیہ سے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ حضرت آج اس مرتبہ ادیان میں کیا تقریب ہے والئے ہند صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فریدؒ بابا سکتہ یعنی خاموش رہو یہ فقیر بھی اپنے ہادی مطلقؒ کی پُشت مبارک سے مل کر باادب کھڑا ہو گیا کہ تھوڑے عرصہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآواز بلند فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اب تم سب صاحبان مجلس دَرُون و بیرون کے بیٹھ جاؤ کچھ حکم اہل طریقت کو سنایا جاوے گا تمام ارواح باادب ہو کر اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ گئے جب اس بندہ مرشدی نے طرف تخت مبارک کی نظر بھر کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو ارواح مُقدّسہ تخت پر دَست بَستہ بیٹھے ہیں اور تیسرا ارواح سامنے کھڑا ہے اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک رَاست اپنا اوٹھا کر سر ارواح مقدسہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر رکھا اور دَست مُبارک چپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا کر سر ارواح مقدسہ سید علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ پر رکھا اور حضرت والئے ہند صاحب خواجہ معین الدین صاحب چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی روح مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ معینؒ تو اپنی پیشانی

میری پیشانی سے مس کر یہاں تک کہ میری پیشانی کے ساتھ پیشانی تیری وصل ہو جاوے جبکہ پیشانی مبارک پیشانی مبارک سے وصل ہوئی تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے با آواز بلند ارشاد فرمایا کہ تمام اہل مجلس جسمی اور روحی معائینہ کرو کہ یہ تینوں ہر سہ ارواح مقدسہ کی مجھ سے کیسی وصل ہے گی اوّل تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون روحوں کی طرف خطاب فرمایا کہ جن کا جسم دار دنیا میں موجود تھی اے دوستو ومحبان میرے دیکھو کہ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سے میرا دین زندہ ہوا اور معین الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پُشتی پکڑ کر قائم ہوا اور علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بلندی دین کی ہو گی جو کہ ان تینوں ارواح سے محبت قلبی اور اخلاص جگری رکھتا ہو گا وہ شخص عین مجھ سے رکھتا ہو گا اور دوست میرا ہے جو ان کے طریق میں داخل ہے اور جس نے کہ ان کے طریقوں کے خلافت حاصل کی میں دوست اوس کا ہوں ظاہر اور باطن میں اوس صاحب مجاز وارشاد سے ہر شبانہ روز دار دنیا میں مُلاقی ہوتا رہوں گا اور ہوتا رہتا ہوں اور جس شخص نے کہ ان دو طریقہ سے انکار کیا بیعت ہونے سے یعنی قادریہ اور صابریہ چشتیہ سے یاد رکھو کہ ایک شان جَلال کی علی احمد صَابر علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک شان جَمال کی جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اور اسی طرح سے اون روحوں کو بیچ مرتبہ روحانیت کے تھے اور جسم دَار دُنیا میں رکھتے تھے اون روحوں کو فرمایا تم کو بھی چاہیے کہ اس مرتبہ میں محبت روحی رکھیوں اور جو پیدا ہونے والی روحیں ہیں اون کو بھی ایسا چاہیے اب حکم الٰہی سے نعمت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بھی منتقل ہو کر مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ میں پونچی ہے اور معین الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی نعمت منتقل ہو کر فرید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے علاؤ الدین علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پونچے گی اب یہ دونوں سلسلہ کی نعمت فرزند فرید فردؒ بدر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلحاظ منظوری فرید فردؒ کے جہاد نبوت وولائیت کی طفیل سے عطا ہو کر بدر کامل ظاہر ہو گا چنانچہ محمد بدر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دونوں سلسلہ بدریہ صابریہ چشتیہ و بدریہ قادریہ کا ارشاد طریقت جاری ہو گا اور یہ سلاسل خاص اولاد فرید فرد رحمۃ اللہ علیہ کے میں سے جاری ہوں گے جس کسی کو ان دونوں سلاسل میرے سے انکار ہو گا وہ مجھ سے نہ ہو گا لازم تمام طالبان صاحب ارشاد طریقت میرے کو ترقی دیتے رہیں جس زمانہ میں

سُنّت طریقت میرے کے کم ہوئے تعلیم طریقت کی کم ہو جاوے گی اوس وقت جو صاحب مرفوع الاجازت صاحب نسبت ہو پھر طریقتؔ اور نسبت کو قائم کرے اوس کو بڑا درجہ حاصل ہوگا مدار فیض باطن کی نسبت قائم کرنے سے تعلق رکھتی ہے جتنی نسبت بڑھاؤ گے اوتنا فیض پاؤ گے نسبت ایسی چیز ہے کہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ تک پیوند و منسلک کر دیتی ہے یہ ارشاد فیض بنیاد فرما کر صورت وحدت وصل ساتھ احدیت کے ہوگئی وہ ہی تینوں ارواح مقدسہ اوپر تخت موصوفہ کے موجود رہ گئے ایک دفعہ تمام روحیوں مقدسہ کی زبان سے یہ آواز نکلا سہ بار کہ قبول کردم، قبول کردم اور جو صاحبین کہ عالم ارواح میں بروح موجود تھے اون سب نے تین بار یہ کہا کہ صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی اور بعد اس کے تمام ارواحیں پاس غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے جاکر پیشانی کو بوسہ دیا تین بار اور پانچ مرتبہ یہ کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور فرمایا کہ یہ حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ نعمت کونین قادریہ وچشتیہ مخدوم پاک محمد علاؤالدین علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر جمع ہو کر سلسلہ صابریہ ظہور پاوے گا۔ اب قادریہ و صابریہ نعمت حضرت محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر جمع ہو کر شہنشاہ ولائیت سلیمانی کا کیا جاوے گا غرض اس فقیر بندہ حضرت قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نے بھی کلمہ تکبیر کا چہار مرتبہ کہہ لیا تھا کہ پانچویں مرتبہ با آواز بلند کہا کہ فی الفور وہ عالم بدل گیا اور اس کفش بردار خواجہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اوسی وقت اپنے مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیت شریف میں احوال تمام مرتبہ روحانیت کا قلم بند کر لیا۔ سات ابدال اوس زمانہ میں فقیر کے پاس مقرر تھے اوسی وقت جا بجا کاملین ہم عصر اپنے کی خدمت میں روانہ کر دیا واسطے دریافت احوال ارواحی کی چنانچہ ایک پاس کے عرصہ میں ابدالوں نے تمام کاملیوں سے تحریر کرا کر لائے اور تمام مجلس خاص فقیر کو سنا دیا اور بیچ مکتوب نطاب اپنے کے اس بندہ مرشدی نے جواب کاملیوں کو نقل کر لیا مطابق معائینہ فقیر کے مرقوم تھا اور اوس وقت فقیر کے پاس تیرہ اسم صحبت میں حاضر تھے۔ ۱۔ نجیبُ الدین بن علی بُرغش رحمتہ اللہ علیہ ۲۔ شَرفُ الدین ابُو اِسحاق رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ نظام الدین محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ شیخ ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ ۵۔ مولوی بدرالدین اسحاق رحمتہ اللہ علیہ ۶۔ شیخ جمال اللہ کابلی رحمتہ اللہ علیہ ۷۔ نَجیبُ الدّین

مُتوکل برادر خورد فقیر رحمتہ اللہ علیہ ۸۔ شیخ صدر الدین رحمتہ اللہ علیہ ۹۔ سید مُقیم کرمانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۰۔ حافظ عبداللہ ملتانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۱۔ شیخ جمال مداری رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۔ شیخ محمد یوسف ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ اے بابا لوگو اس وقت میں چار پیر چوداں خانواداں سے تین ہزار نو صد باون عارفین تمام ولائیت ہند میں موجود ہیں تمام عارفین نے اپنے اپنے مکتوب نطابوں میں یہ حال عالم ارواحی مفصل قلم بند کر لیا ہے تم بھی جو تیرہ اسم اس وقت موجود ہو اس فقیر فرید رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب سے نقل کر لو ابھی بابا تم مُبتَدِی ہو یہ مقام فقیر مُنتَہی کو کُشادہ ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خاطر جمع رکھو چند عرصہ میں یہ بندہ حضرت جناب شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تم کو طے کرا دے گا۔ اس فقیر کے کہنے سے سب حاضرین نے نقل کر لیا فقط اپنے اپنے مکتوب میں اور محمد نظام الدین بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی کہ بابا تکمیل خاندان میری کی امر باطن کے ساتھ تیرے متعلق ہوگی تم بخوبی تاریخ وار اپنے مکتوب میں درج کر لے اوس نے بھی درج کر لیا۔

# ۲۶۔ باب بیست و ششم

در بیان تمام اہل اللہ جمع ہونا اور خلافت نامہ مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ سے محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ صاحبزادہ کو خلافت مکمل دلانا اور تکمیل حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اجرائے سلسلہ بدریہ صابریہ وبدریہ قادریہ کے کرنا جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

بعد اس معائینہ کے جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ روز جمعہ قریب وقت عصر بتاریخ ساتویں ذوالحجہ ۶۴۹ہجری مقدسہ کو اس فقیر فرید فرد رحمتہ اللہ علیہ بندہ مرشدی کو مراقبہ فناء سے دفعتاً مرتبہ بقاء نے منہہ دکھلایا اور قلب پر القا گیارویں درجہ کا اور الہام چھٹویں درجہ کا اظہار ہوا کہ اے فرید فردؒ ہوشیار ہو جاؤ اور تعمیل حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت جلد تر کرو اس فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نے دو ابدالوں کو طلب کر کے امر کیا کہ جو اقطاب کہ اس فقیر نے جدید چند شہروں میں مقرر کئے ہیں کہ تعداد میں ستائیس ہیں اون کو جلد تر بلالاؤ کہ خلافت محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ کی مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مکمل ہونی ہے۔ ۱۔ اقطاب شاہ محمد جمال الدین ہانسویؒ ۲۔ اقطاب احمد شاہ لاریوریؒ ۳۔ اقطاب محمد شاہ اودہیؒ ۴۔ اقطاب میاں کریم اللہ الہ آبادیؒ ۵۔ اقطاب ملا اکرم کابلیؒ ۶۔ اقطاب اکبر داد خان قندہاریؒ ۷۔ اقطاب یوسف شاہ جلال آبادیؒ ۸۔ اقطاب سید مکرم شاہ خراسانیؒ ۹۔ اقطاب سید دیدار شاہ کشمیریؒ ۱۰۔ اقطاب ملا عظیم شاہ بخاریؒ ۱۱۔ اقطاب میاں عبدالقادر مرزاپوریؒ ۱۲۔ اقطاب سیف اللہ شاہ جےپوریؒ ۱۳۔ اقطاب مولوی سبحان شاہ مانک پوریؒ ۱۴۔ اقطاب سید احمد علی ناگوریؒ ۱۵۔ اقطاب ساگو شاہ بیکانیریؒ ۱۶۔ اقطاب جان شاہ بنگالی ۱۷۔ اقطاب مرزا نعیم شاہ کرشکیؒ ۱۸۔ اقطاب سید حنیف شاہ سمرقندیؒ ۱۹۔ اقطاب بلاخی مرزا مشہدیؒ ۲۰۔ اقطاب سید ممدود شاہ تاشقندیؒ ۲۱۔ اقطاب امیر احمد خان خلجیؒ ۲۲۔ اقطاب ظہور شاہ نمود صورتی

۲۳۔ اقطاب شمشاد خان تمنیؒ ۲۴۔ اقطاب سید رحم شاہ بنارسیؒ ۲۵۔ اقطاب میاں غریب شاہ بلخیؒ ۲۶۔ اقطاب ستار شاہ عائید احمد آبادیؒ ۲۷۔ اقطاب جان محمد شاہ قنوجیؒ ان بستؒ و ہفت اسماء کو جلد تر حاضر کرو اور جو کہ اقطاب اکبر الکبائیر حضرت شہنشاہ والئے ہند صاحبؒ کے تمام ہندوستان میں متعلق بائیس صوبہ کے بوقت قائم ہونے سلطنت اسلام کے مقرر کیئے اقطاب اکبر الکبائیر واغیاث اکبر الکبائیر اور نقباء اور نجباء جو قدیم الاَیّام سے ہیں اور بائیس اقطاب اکبر الکبائیر صاحبوں کے اسم مبارک یہ ہیں۔ معرفت حضرت شاہ ولائیت اصغر ثوبانؒ کی طلب کیئے۔ ۱۔ عبد الصمد اقطابؒ ۲۔ عبد الوہاب اقطابؒ ۳۔ سید قدرت اللہ اقطابؒ ۴۔ میاں غلام سرور اقطابؒ ۵۔ حبیب اللہ اقطابؒ ۶۔ جلیل احمد اقطابؒ ۷۔ میاں غلام حیدر شاہ اقطابؒ ۸۔ مرزا عبد احمد شاہ اقطابؒ ۹۔ حمید اللہ شاہ اقطابؒ ۱۰۔ عزیز احمد شاہ اقطابؒ ۱۱۔ مرزا قربان علی بیگ اقطابؒ ۱۲۔ محمد شاہ خان اقطاب ۱۳۔ عظمت اللہ شاہ اقطابؒ ۱۴۔ مرزا فصیح اللہ شاہ اقطابؒ ۱۵۔ غوث محمد خان اقطابؒ ۱۶۔ سراج احمد شاہ اقطابؒ ۱۷۔ نعمت شاہ اقطابؒ ۱۸۔ میاں کریم احمد اقطابؒ ۱۹۔ سید عبد الرحیم شاہ اقطابؒ ۲۰۔ امین اللہ شاہ اقطابؒ ۲۱۔ نیاز اللہ شاہ اقطابؒ ۲۲۔ نثار اللہ شاہ اقطابؒ اور بائیس اسم مبارک نقباء و نجباء واغیاث وغیرہ کے باطن سے قطعاً ممانعت ہے اس واسطے قلم بند نہیں کیا ہے لیکن صاحب باطن اس سلسلہ کی تعلیم یافتہ والے کو معلوم ہو جاتا ہے اور اقطابوں کی تقرری جو بائیس صوبوں پر ہے اون صوبوں کی سکونت تحریر میں لانے در باب اقطابین اکبر الکبائیر کی ضلالت ہے نزدیک اہل خاندان حنفی کے فقط اور ستائیس اصغروں کا ذکر ہو چکا ہے معہ محبوب الٰہی محمد نظام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندان خورد و کلاں مجلس میں حاضر تھے اور جانب قطب کی طرف پاک پٹن شریف کی یہ سب صاحبان کی محفل اسلامیہ جمع ہوئی اور یہ زمانہ بابا لوگو عہد ناصر الدین محمود شاہؒ بن شمس الدّین التمش کا ہے گا چنانچہ قطب دہلی نے اوس بادشاہ مذکور کو نصب شب جا کر ہدائیت کی کہ کچھ نذر حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھجوا دینی ضرور ہے کہ کل صاحبزادہ محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ فرزند بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو خلافت جناب مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ سے ہونی ہے اور کثرت سے تمام عارفین و کاملین و عوام الناس اوس جگہ جمع ہوں گے اوس بادشاہ موصوف

نے عرض کی کہ حضرت بشر کا تو کام یہ نہیں ہے کہ ایک روز میں پونچاوے ہاں اگر جناب آپ چاہیں تو پونچ سکتی ہے اوسی وقت بادشاہ مذکور نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ نقد کی تھیلیاں لاکر قطب کے حوالے کردیں اوس قطب نے اوسی وقت دست چپ اپنا طرف آسمان کی کھڑا کیا اور آواز بلند سے پکارا کہ ابھی دو اجنا کی ضرورت ہے وہ دو جن حاضر ہو گئے اوس نے فرمایا کہ یہ روپیہ واسطے خرچ عوام الناس فقراء وغیرہ کے پاک پٹن شریف میں پونچادو کہ حسب الارشاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت مکمل شاہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ صاجزادہ کی ہونی ہے بموجب فرمان قطب کے وہ روپیہ جن ہائے نے پچاس ہزار مجھ کو پونچادیا علاوہ عوام الناس و جنات مرید و خلفاء کے یک صد و بست اسم مبارک خاص الخاص و تمام عارفین زمانہ جن کا قبل ذکر ہو چکا ہے محفل میں موجود تھے اوس وقت اس فرید فردؒ بندہ حضرت قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پیارے علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ اولاد غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کو حجرہ سے معرفت محمد اعظم شاہ ولائیت لاہوریؒ اور حضرت منور علی شاہؒ الہ آبادی غوث اکبر کے بلوایا تو صابر فرید رحمتہ اللہ علیہ کو نہایت اِستغرَاق میں محویّت پیدا تھی کہ دونوں صاحبان نے دونون جانب سے پکڑے ہوئے تھے اس فقیر فریدؒ بندہ حضرت شاہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس محفل میں لائے میں نے پیارے علی احمد رحمتہ اللہ علیہ کو کہا کہ برخوردار علی احمد رحمتہ اللہ علیہ حواس امکانی جلد پیدا کرو بحکم اس فرید فردؒ بندہ مرشدی کے ایک ساعت کے عرصہ میں حواس امکانی پیدا کر کے عرض کی باادب ہو کر دَست بُستہ کہ اس بندہ اپنے کو حکم فرمایا جاوے یہ بندہ صابر رحمتہ اللہ علیہ بجالاوے اس فقیر بندہ مرشدی نے کہا کہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت ارشاد اور حوالت سے مشرف کر کے مالا مال کردو اور خِرقہ مُستعمَلہ اپنا اور کلاہ و چادر اپنی اس کے سر پر باندھ دو اور مثال خلافت اس کی اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے تمام حاضرین محفل کو سنادو تجھ کو معلوم ہے کہ یہ حکم باطن سَروری صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو چکا ہے اوس نے عرض کی کہ اے مولاء میرے بندہ تمھارے کو کیا عُذر ہے حضور اقدس کاغذ اور قلم اپنے ہاتھ سے بندہ اپنے کو دیویں میں نے کاغذ حَریری سبز رنگ فریدی اور قلم دوات حوالہ کردی اور میرے پیارے علی احمد رحمتہ اللہ علیہ نے یہ مثال خلافت کی تحریر کر کے اور نقل مثال

خلافت نامہ کی اپنے مکتوب نطاب سرِعبودیت شریف میں محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ سے کرادیئے گئے یہ نقل خلافت نامہ کی سرعبودیت شریف سے حرف بحرف درج کتاب ہذا کی ہے۔

حَقٌ حَقٌ حَقٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بر ارباب کیاست واصحاب فراست مخفی ومحتجب نیست کہ بمقتضائے قول قدیم اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ممتاز خلافت مطلقہ از جناب شاہ وشیخ فرید فرد بابا گنج شکر محمد مسعود العالمین عاشق ومعشوق ذاتِ احدیت شہنشاہِ درجہ ولائیت زہد الانبیائی وفردیت قطبِ عالم اغیاثِ ہند شیخ الاکبر علیہ السلام یعنی احدیت بے توسط احدی اولاً بالذات وذاتِ مقدس محمدیست صلوات اللہ علیہ وثانیاً بہ ترتیب مشہورہ ہر کرا شد شدہ ایں سنت سنیہ ہست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وثالثاً در گروہ حضرات قادریہ وصابریہ فریدیہ خاص الخاص رضی اللہ عنہم ورضوعنہ در ہر زمانہ ماندہ تا یوم قیامت خواہد ماند غرض ازیں تحریر وتسطیر اینکہ آن میزبان فقیر شاہ محمد بدر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ شہنشاہ ولائیت سلیمانی غرخوش (یعنی سردار) اگاہ بقدرہ استعداد خود خود را مجاہدہ کردہ سیر الی اللہ وفی اللہ در خورد سالی شروع شدہ ہست وسیر من اللہ وسیر مع اللہ باقی ہست انشاء اللہ تعالیٰ از چند عرصہ حاصل خواہد شد ونہایت محنت شاقہ گداختہ مستحق اجازت گردیدہ بود چوں کفش بردار بندہ حضرت شاہ وشیخ فرید فرد گنج شکر بابا محمد مسعود العالمین قطب عالم اغیاثِ ہند عاشق ومعشوق ذاتِ احدیت شہنشاہِ مرتبہ ولائیت زہد الانبیائی وفردیت علی احمد صابر فریدی قادری رحمتہ اللہ علیہ از وِرائے مجاز ومازون ساختہ فقیر مذکور در دل پیدا است روزے از جانب پیرانِ عظام چشتیہ فریدیہ صابریہ وقادریہ عالیہ کہ در حقیقت حضرات اوست کہ خلافت دادن وخلیفہ نمودن کار اوست تا مشہور گردیدیم ایں امر واجب بل الزم نمودہ فقیر موصوف را چادر صابری بر سر بستہ وخرقہ پوشیدہ وکلاہ دادہ از بیعت ارشاد وحوالت مجاذ ومازون ساختم واجازت در حقیقت مرید گرفتن بدو طریق مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ قادریہ غوثیہ وچشتیہ فریدیہ عالیہ قطبیہ دادہ ام ہر کہ امر آن شود ودر سلسلہ از سلاسل مزبورہ در آئید ان شاء اللہ تعالیٰ فلاح وصلاح دارین نصیب گردید واجازت خاص سیف اللہ خاص فریدی جمالی صابری وقادری از شوق وذوق صبح وشام تلاوت کنندہ دادہ ہست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ روز جمعہ وقت فجر ۷ ذوالحجہ ۶۴۹ ہجری مقدسہ گواہی خلافت نامہ پر یک صد بست اسم موجودہ جو بالاتحریر ہو چکے ہیں اور وہ روپیہ جو بادشاہ مذکور نے بھیجے تھے اوسی وقت اس فریدؒ بندہ حضرت شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نے خلق اللہ اور مہمانوں کو للہ تقسیم کرا دیے گئے ایک خرمُہرہ بھی پاس نہ رکھا تمام خیرائیت کر دیے جب کہ فرید کا پیارا علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ تمام شرائط بیعت ارشاد اور حوالت کے رسومات ساتھ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کے ادا کر چکا تو اس بندہ حضرت قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نے خلافت نامہ ہاتھ پیارے علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کے سے لے کر سب اہلِ مجلس کو سنا دی تمام سن کر متحیر و متعجب ہو گئے۔

# ۲۷۔ باب بیست و ہفتم

در بیان وصیت ہائے جو اوصاف محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ومخدوم پاک صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمانا اور دعائے اِتّفاق واسطے اولاد کے اور نصیحت فرمانا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سرِ عُبُودیت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت مخدوم پاک پیارے علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ سے مکمل خلاف حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ کو دے دی گئی اور دونوں سلسلہ بدریہ فریدیہ صابریہ و بدریہ قادریہ کی نعمت عطا ہو کر حرز یمانی شریف سیف اللہ جمالی جو حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھائیس حرز مین شریفین جو فقیر کو سیاحی ہفت اقلیم سے ملے تھے ذکر اون کا آگے آوے گا اون تمام سے ترکیب ہائے اخذ کر کے سیف اللہ جمالی بدریہ اسم مقرر ہوا ہے جو یہ حرز خاصہ اولاد فقیر کے واسطے عطا ہوا ہے اور اس کے غن کبیر وصغیر کی بھی اور زکوٰۃ نصاب کی علیحدہ ترکیب ہے سلسلہ والیوں پر پڑھنا اس کا ممنوع ہے ہاں اگر تبرکاً ایک سال کے واسطے مرفوع الاجازت بدریہ کے حکم سے پڑھ لے تو مضائقہ نہیں زیادہ نہ پڑھے بعد اس تلقین کے محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ کو سامنے تمام کاملین کے بٹھلا کر فقیر نے وصیت کی کہ محمد بدر الدین بابا رحمتہ اللہ علیہ جیسا کہ اس فقیر بندہ ہادی اپنے کے نے تجھ کو طریقت میں داخل کرا کر صاحب خلافت اور شہنشاہ ولائیت سلیمانی کا کر دیا ہے اسی طرح سے بعد فقیر کے باباتوں نظام الدین محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے جب محبُوبیّت کا درجہ اس پر قائم ہوگا اس کے ہاتھ سے دستار سبز فریدی پائیہ انداز مزار فقیر کے رکھ دیجئیو اور اس کے ہاتھ سے اپنے سر پر باندھنا تب سجادہ ظاہر و باطن فقیر کا ہو جاوے گا اور سن محمد بدر الدین بابا رحمتہ اللہ علیہ تجھ کو لازم بلکہ الزم کہ تمام برادران و برادرزادگان خورد و کلاں کو فقیر کے سامنے

بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ بذریہ صابریہ وقادریہ بدریہ میں کرو چنانچہ تمام خُورد و کلاں نے بیعت طریقت محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ سامنے فقیر تمام حُضَّار مجلس اسلامیہ کے کی ظہور حکم سَرورِی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگیا بعد اس کے فقیر نے وصیت فرمائی کہ محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ اپنی اولاد میں سے جس کو دستار سجادگی کی بندھانی ہو پہلے تم داخل سلاسل مذکورہ میں ساتھ شرائط مسطُورہ کے کرنا بعد کو مرفوع الاجازت میرے محبوب کے سلسلہ والا سے دستار بندھوانی۔ اے محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ تین سجادہ نشین تو اولاد فقیر سے محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ سے باندھ لیں گے اور باقی والیوں کے واسطے وصیت ہے کہ جستجو مرفوع الاجازت نظامیہ سلسلہ کی حاصل کر کے دستار بندھوائے بلکہ صاحب خلافت بدریہ اولاد میں سے بھی یہی سنت ادا کرے تاکہ فیض باطنی کی اوس کو ترقی ہوگی اس وقت یہ کلام فقیر کا لوح محفوظ ہے اور سن محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ یہ دونوں سلسلہ مخدومؒ میرے کا اور محبوبؒ میرے کا قیامت تک قائم و ساتھ ترقی کے رہیں گے کیونکہ حکم باطن سے یہ دونوں کو شہنشاہ ولائیت فقیر سے کیا گیا ہیگا اور ایک زمانہ ایسا بھی ہوگا کہ بعد زمانہ آخیر کے ایسا بھی ہوگا کہ محبوبِ الٰہیؒ کا خلیفہ اکبر سلسلہ کی نعمت حاصل کر کے نظامیہ اور صابریہ کا ایک ہے مرفوع الاجازت والمرتبہ علوالعزم مجدد الوقت ہوگا وہ اس فقیر کے طریقے کا خاص مجدد اپنے وقت کا ہوگا اوس سے دونوں مرتبہ حاصل کر لو جو اولاد میں سے تیرے لائق ہو طریقت بھی اور دستار بھی ساتھ شروط اور قیُودِ بالا کے عمل میں لانا ضرور ہے یہ کلام فقیر کی سن کر محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ اے مولائے من کیا اس غلام کا طریقہ مفقود و مَسدُود ہو جاوے گا جب کہ ایک ہے صابریہ اور نظامیہ کا مُجَدِّد ہوا تو فقیر نے در جواب اپنے محمد نظام الدین محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے کہا کہ سن نظام الدین بابا رحمتہ اللہ علیہ وہ مُجَدِّد تیرے طریقہ کو بھی ایسا عروج بخشے گا کہ نظامیہ طریقہ تیرا اوس کے ارشاد سے مثل ماہتاب یعنی چاند کی تمام عالم میں روشن ہووے گا اور صابریہ طریقہ کو بھی ایسا عروج دے گا کہ وہ مثل آفتاب یعنی سورج کے جلال و روشنی پھیل جاوے گا اور اس فقیر کے مجدد کا یہ حال ہووے گا کہ از سر نو ائع چہار پیر چودہ خانوادہ مُشتہر اوس سے ہو جاویں گے لیکن اے بابا لوگو اوس زمانہ میں بَاطِل طریق کثرت سے رواج پکڑے ہوئے ہوں گے اور

تعلیم طریقت اور نسبت مرفوعی کی کم ہو جاوے گی خیالی تعلیم ہائے شروع کریں گے جو شخص اوس کے ارشاد کو دل و جان سے قبول کرے گا بہرہ مند ہوگا اور جو کہ اوس کے ارشاد طریقت سے تجدید طریقہ کے نہ کرے گا وہ طریق باطل وقطعاً گمراہ ہووے گا یہ فرمان باطن کا جب فقیر افشاں کر چکا تو تمام مجلس نے با آواز بلند کہا یا حق مَرحبا مَرحبا مَرحبا اوس وقت اس فقیر فرید بندہ مرشدی نے کہا کہ اے بابالو گو تم سب کیوں کلمہ فضول زبان سے نکالتے ہو توبہ کرو سب نے خاموشی اختیار کی بعد اوس کے محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ کو میں نے دعائے ماثورہ جو اس فقیر کو عالم ارواح میں خاص حضرت جناب سَیّدنا عُمر فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اجازت حاصل ہوئی تھی کہ بعد نماز فجر و بعد نماز مغرب کے جو اولاد میں سے تیری یہ دعائے مذکور کی تلاوت کرے گا نفاق سے بچ کر اتفاق کامل ہووے گا تم کو اجازت اس کی دی تم تمام اولاد کو یہ دعاء تعلیم کرنا جو شخص اولاد میں سے دعاء ماثورہ کی تلاوت سے باز رہے گا تو تمام عالم کی اوس پر رجعت عظیم پیدا ہوگی اور اس فقیر کی اولادیت سے نکل جاوے گا دار دُنیا میں ذلیل و رُسوا پھرتا رہے گا لیکن بعد دعاء ماثورہ کے شجرہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ بھی ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے چہرہ پر اور قلب پر فف کر لیا کرے ہر دو دُعاء ماثورہ دفع نفاق یہ ہے۔

دعائے ماثورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُجْبِ وَالشَّھْوَةِ وَالْكِذْبِ وَالْغَفْلَةِ وَالْغِیْبَةِ وَالْغَضَبِ وَالْحِرْصِ وَالرَّجْعَتِ وَالْحَسَدِ وَالْحُقْدِ وَالْاَمَلِ وَالْبُخْلِ وَالْكِبْرِ وَالرِّیَاءِ مِنَ الشِّرْكِ وَالشَّكِّ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ فِیْ قَلْبِیْ عَلٰی لِسَانِیْ یَافَرِیْدُ یَافَرِیْدُ یَافَرِیْدُ یَاحَقُّ یَاحَقُّ یَاحَقُّ

یہ اسماء جناب محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ صاحب ومخدُوم پاک رحمتہ اللہ علیہ ومحبُوب پاک رحمتہ اللہ علیہ نے درج دعاء شریف کئے بعد کو محمد بدر الدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ کو فقیر نے فرمایا کہ یہ مثال خلافت نامہ ہاتھ میں اس فقیر کے پیارے علی احمد صابرؒ کے دستخطی محبوب پاک الٰہی رحمتہ اللہ علیہ

کے مکتوب سے میرے سرِ عُبُودِیت شریف میں بیچ باب دوصَدنوے[۲۹۰] میں تحریر ہے توں بھی اپنے مکتوب نقوش فریدی میں تحریر کرلے اس واسطے کہ تو بابا جس کسی کو اپنی اولاد میں سے دُیا کہ اپنے بُرادُروں یا بُرادُرزَادہ میں سے خلافت دے اور خلیفہ بدزیہ صابریہ یا کہ بدریہ قادریہ یا کہ نظامیہ یا صابریہ طریقہ والیوں کو تو نقل اس خلافت نامہ موصوفہ بالا کا دے تمام مضمون حَرفاً حَرفاً اپنے خلفاء کو تحریر کردینا لیکن اپنے نام کی جاء پر توں مترشد خلیفہ اپنے کا نام تحریر کریو اور اسم پیارے فرید علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پیرو مُرشد اپنے کے نام کی جَاء پر تو بابا اپنا نام تحریر کریو اور تمام الفاظ خلافت ُنامہ مُتبرکہ کے وہی رہیں۔ محض دونوں نام بدل دیا جاویں یہ سنت طریقہ ہمیشہ ہمیشہ اولاد میں جاری رہے ہرگز ہرگز محمد بدرالدین بابا رحمۃ اللہ علیہ فرُوگزاشت مت کرنا اگر بابا جس زمانہ میں تونے یا کہ تیری اولاد نے ترک کیا تو باللہ اس فقیر فرید فرد بندہ مرشدی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے نہ ہوگا اور دین دنیا بالکل خراب خَستہ ہوجاوے گا اور اے بابا لوگو تم تمام صاحبان جمع ہو مکان فقیر پر چلو تمام مہمان رہے حکم باطن کا باقی بھی سنایا جاوے گا

# ۲۸۔ باب بیست و ہشتم

**بعضے پیش خبری مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کے بیان فرمانا اور نصیحات واسطے اولاد کے کرنا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ووصیت وہدائیت وباب جنّت کا احوال معہ نقشہ دیوارین کے فرمانا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔**

جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ومخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ ومحمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے اپنے مکتوبات نطاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد نماز مغرب تمام صاحبان کی حاضری میں جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ سنو اہل طریقت انسان وجنات اور خلفاء اصغر واکبر تمام موجود ہو اور تمام سرداران اقطابؔ واغیاثؔ ونقباؔء ونجباؔء ابدالؔ ورجالؔ الغیب بھی موجود ہو اور مہمان فقیر فرید فردؒ بندہ جناب شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہو ہدائیت ووصیت امیر بیاں باتیں بیان کرتا ہوں وصیت فقیر کے تمام حاضرین مجلس واولاد من بدل وجان سے سنو اور سن کر عمل کرو۔ اگر جس نے میری وصیت پر عمل کیا دین ودنیا میں بہتری پاوے گا ورنہ ذلیل ہوگا اگر اولاد فقیر کی نے اس پر عمل کیا تو مثل اس بندہ قطب الدین فقیر رحمتہ اللہ علیہ کے ہو جاویں گے مطابق حدیث شریفہ مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِي فَهُوَ آلِيْ سب حاضرین کو ہدائیت ہے کہ حکم باطن سے اس فقیر بندہ مرشدی سے دو شہنشاہ ولائیت اولوالعزم والمرتبہ حمان صِفات ہوویں گے اوّل علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ نے اس فقیر کو اپنا مخدوم حَقِیقتًا وعَقِیدَۃً سمجھا تو وہ مخدومؒ کونین کا ہوگیا اور روز قیامت تک اوسکے طریقہ میں اکثر مخدومی مرتبہ والا ہوتا رہے گا۔ اور دوم محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ کو اپنا محبوب حَقِیقتًا وعَقِیدَۃً سمجھا تو وہ محبوب الٰہی ومحبوب خلق اللہؒ ہوگا میرے بعد کو اس کا ظہور کثرت سے ہووے گا کہ تمام خلق اللہ نوری ناری وخاکی محبوب الٰہیؒ کہیں گے اور جو اوس کے طریقے میں مرفوع الا جازت علو العزم والمرتبہ کا ہوگا وہ

بھی محبوب مثل نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہوگا یہ محبُوبیت کا درجہ بھی اوس کے سلسلہ میں قیام زمانہ تک جاری رہے گا۔

اے بابالوگو یہ دو خلیفہ ہائے کی پیش خبری تمام مکتوبات عارفین سلف میں مرقوم ہے اور خصوص وقت خلافت اس فقیر فرید فردؒ بندہ مرشدی کے پیران عظام نے بھی خبر دی تھی یہ دو خلیفہ فرید فردؒ کے اکبر ہیں بلکہ اکبر الکبائیر ہیں اپنے اپنے مرتبہ میں ایک شان جلال و دوسرا شان جمال دونوں سلسلہ صابریہ اور نظامیہ کی جو شیخ وقت مرفوع الاجازت والمرتبہ شان جلال وُیا کہ شان جمال وُیا کہ ہر دو مشترک جمال وجلال سے ہو وہ مُجدّد طریقہ فرید فردؒ کا ہوگا اے بابالوگو فریدؒ کے علی احمد صابر علاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ میں جلال کثیر اسی واسطے ہوا ہے کہ یہ جدی سلسلہ میں غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ کا ہے کہ حضرت شاہ منور علی صاحب الہٰ آبادی رحمتہ اللہ علیہ سے بحکم جناب غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی نعمت باطنی معہ تبرکات وحرز مکتوبات کے عطا ہوئی تھی اور اس فریدؒ سے نسبت مرتبہ قطب عالم کا نصیب ہوا ہے اے بابالوگو یہ فریدؒ بابا کا پیارا علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ دار دنیا میں ایک آیات عجیبہ میں سے ہے گا کہ تم سب صاحبان کو معلوم ہے کہ اس کی پیش خبری اور پیش گوئی میں ایک دفتر اور صدہا مکاتیب نطابوں میں قلم بند ہے اور یہ فریدؒ بندہ جناب شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا بھی حکم باطن سے احوال پیش گوئی کا واسطے اپنے اولاد کے بیان کرتا ہے کہ تم صاحب تمام گواہ رہو کہ مجھ سے بعد زمانہ ہزار سن کے بعد تبدّل و تغیّر ہر شرائط کا ہو جاوے گا اور تعلیم طریقت بھی خیالی طور و دلیلی وجہ پر پیدا کر لیں گے اور باتیں بناوٹ کی بہت بن جاویں گی اور سندی کتاب کا احوال بھی گم ہو جاوے گا اور تمام اشیاء باطنی مکتوبات وتبرکات وسندات معرفت ابدالوں کے مجدد الوقت کے پاس جمع ہوں گی ہاں جس کو نسبت مرفوعی واہل باطن ہوگا اوس کو احوال کشف کے ذریعے سے حاصل ہوتا رہے گا یا جس کو مُجدّد زمانہ سے نسبت ہوگی دوسرے کو احوال تاریخوں سے علم نہ ہوگا۔ بعد ہفت صد سال یعنی تیرہ صد سال کے بعد قریب زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام کے احوال میرے پیارے علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کا افشاں ہووے گا اور فقیر کا بھی احوال سندی تمام خاندان میرے کا ظاہر ہوگا اوس وقت میری اولاد میں سے جو صاحب خلافت وامامت بدریہ

صابریہ و بدریہ قادریہ سلسلہ میرے کا ہوتو وہ دو دیواریں بہشتی دروازہ سے متصل یکے جانب غرب و دیگر جانب شرق تیار کرادے اور اون دو دیواروں میں طاق لفظ اللہ کے کندیدہ کرا کے روشنی گھی کے چراغوں سے کرا کرے ان تاریخ کو در ہر ماہ کے پانچویں کو اور چھیویں ہر ماہ کو اور چودھویں ہر ماہ کو اور تیرویں ہر ماہ کو اور سترویں ہر ماہ کو اور جس کا کہ مقاصد دینی یا دینوی یا خاص ذاتِ اَحدیت صرفہ کے عوام الناس و خاص سے ہووے تو وہ شخص چہل روز متواتر روشنی مذکور کراوے اور سامنے بہشتی دروازہ کے بیٹھ کر برزخ قائم کر کے یہ اسم مبارک پڑھے یہ اسم ہیں۔

قُطبُ الدّین فَرِیدُالدّین مَعِینُ الدّین عَلی اَحمد صَابِر مُحیَ الدّین

نِظَامُ الدّینؒ و بَدرُالدّینؒ سلیمانی میری مُشکل ہو آسانی

ان اسم مبارک کو یک صد سیزدہ مرتبہ چہل روز تک ہر روز جو تلاوت کرے گا بضم درود شریف وہ بندہ خدا اپنے مقصود کو پونچے گا اور نقشہ طاقوں کا یہ ہے گا۔ اللہ

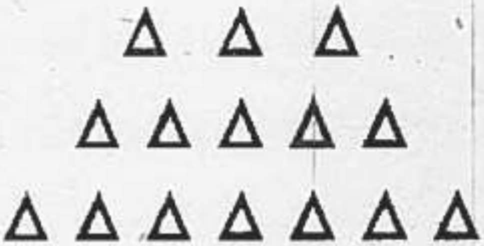

پہلی سطر پر سہ طاق۔ دوم پر پانچ سیوم پر ہفت ان طاق ہائے میں اسم اللہ کا کندیدہ کریں اور طول دیوار کا ے درعہ سہ گرہ کا ہووے اور دونوں دیواروں کے درمیان میں شرق و غرب کے فصل پنج درعہ یا کہ ۴۰ درعہ کا ہووے اسی واسطے محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے قدرے بنا اوس کی اور حد قائم بھی کر دی تھی بعد تیاری روضہ کے۔ لیکن باطن سے ممانعت ہوئی جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کہ یہ کار مخصوص زمانہ تیرہ صد کے بعد ہونے والی ہے۔ لیکن محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بنا دیواروں کی جناب محمد بدر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ سے اس واسطے رکھوا دی تھی کہ زمانہ بُعد کے میں غلطی نہ ہ:۔ جاوے اب محض اوسی دیوار سے آگے بڑھا کر طاق تیار کرائے جاویں گے غرب کی دیوار کے آگے اور حجرہ خورد کی دیوار شرق والی کے آگے تخمینہ پورا کر کے طاق مقرر کئے جاویں۔ اَلقِصَہ بعد کو جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تاکید فرمائی کہ جو شخص اولاد میری سے مرفوع الاجازت بدریہ صابریہ و بدریہ قادریہ کا ہوگا اوس کو بذریعہ القا الہام یا

بذریعہ مُجَدِّدُ الوَقت کے ارشاد بنانے کا کیا جاوے گا جو شخص اس میں امداد کرے گا اوس کو اور رفاقت کرنے والے کو ہر طرح کا فیض ظاہری باطنی حاصل ہوگا اور جس نے انکار کیا اور سدِراہ ہوا محض ذِلّت دین و دنیا کے سوائے اور کچھ نہ حاصل ہوگا لازم بلکہ الزم میری اولاد دراولاد پر کہ نصیحت میری کو دل و جان سے قبول کریں اور جو شخص ان دونوں سلسلہ موصوفہ کو میری اولاد میں سے ترقی دے گا اوس کو باطن کی نعمت و کیفیت سے ترقی حاصل ہوگی فقط سب حاضرین نے یہ حکم باطن کا سن کر عرض کی کہ حضرت بہشتی دروازہ آپ کی مزار کی کس طرف کو ہوگا اس فقیر بندہ مرشدی نے کہا کہ یہ امر حکم باطن سے محمد نظام الدین محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ سے تقرر ہوگا اے بابا لوگو اس سے دریافت کرو بعد سب اہل مجلس نے عرض کی کہ حضرت دروازہ بہشتی کے ہونے کا کیا سبب ہوگا اس بندہ ہادی کے نے کہا کہ اے بابا لوگو یہ امر میرے ہادی مطلق رحمتہ اللہ علیہ کا پہلے ہی ہو چکا ہے تم سب مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیّت شریف فقیر کے پانچویں باب اوّل فصل کے شروع میں مندرج ہے معائینہ کرلو اس وقت فرمان تمام یاد نہیں چنانچہ سب صاحبوں نے معائینہ کرا اور سب نے کہا کہ سَلَّمْنَا اور اس کتاب ہذا میں بھی پہلے وہ قصہ درج پیش خبری پیران عظام کا فرمانا ہو چکا ہے۔ بعد اس کے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کو مکرر وصیت کی کہ یہ سنت ارشاد باطنی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترک نہ ہو کہ تمام اولاد فقیر کو باطن سے حکم ہوا تھا کہ محمد بدرالدّین کو علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیارے سے خلافت دلوا کے صاحب اجازت کا کرادے اور باقی تمام اولاد اپنی کو بیعت محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ ازلی سے اپنے سامنے کرادینا کہ یہ نعمت خاندان قادریہ اور چشتیہ کی اولاد تمھاری میں قائم دائم رہے گی اور جو شخص اولاد میری سے اس سلسلہ ہائے کی ترقی کی طرف رجوع کرے گا وہ شہنشاہ ولائیت ظاہری و باطنی کا ہوگا کیوں کہ یہ سلسلہ بدریہ صابریہ اور قادریہ بدریہ بحکم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری خاص اولاد فقیر کے واسطے ہوا ہے اور جس کسی کو اس سلسلہ خاص الخاص سے انکار ہووے گا نُفخہ صورتک وہ اولاد فقیر سے نہیں، گمراہ ہے شیطان کا ہمراہ بددین ہے ذلیل ہے۔ اور دنیا میں اور اے بابا لوگو تم اہل مجلس کو علم کَمَا یَنْبَغِی ہے کہ یہ فرید فردؔ بندہ حضرت شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا شمشیر ظاہر اور باطن کا ہے اور امر

الٰہی سے سیف زبان رکھتا ہے یہ کلام اس وقت فرید فردؒ کا لوح محفوظ ہو گیا قطعاً نیکی اور بدی کا عمل ظہور میں آوے گا اور ایک نصیحت فقیر کی اولاد کے واسطے یہ ہے کہ مرد ویا کہ عورت ہوئن بُلُوغت سے پہلے نماز ظاہر اور باطن کی دل سے ادا کرے پہلے نماز شریعت کی پھر نماز طریقت کی بھی تعلیم کرے اور ہر سال میں ۱۹ شعبان سے روزہ شروع کرے تیسویں رمضان تک اسی طرح سے اس فقیر کے طریقہ والیوں کیا صابریہ وکیا نظامیہ وکیا بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ چہل و یک روزہ متواتر رکھا کریں اور ہر روز دو رکعت نفل بڑھاتے جاویں تاریخ بیسویں تک بیس روزہ تک ہر روز دو رکعت بڑھاتا جاوے عرصہ بیست روز میں چہل رکعت ہودیں گی اور بعد کو اکیسویں روزہ سے ہر روز دو رکعت کم کرنی شروع کرے اوس میں سے تیسویں رمضان تک ایک نفل رہ جاوے گا اے بابا لوگو اگر فقیر کی ہدائیت کو اولاد فقیر میں سے نہ مانا یعنی عمل نہ کرا یہ سلسلہ بدریہ صابریہ اور قادریہ بدریہ بالکل جاتا رہے گا۔ اے بابا محمد بدرالدینؒ بابا تیری اولاد میں ویا کہ فقیر کی اولاد در اولاد میں طریقہ ہائے مذکورہ مفقود ہو جاوے گا اور خالی سجادگی و پیرزادگی رہ جاوے گی بلکہ ذلت ظاہری بھی نمودار ہو گی۔ محمد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ یا مولائے من کیا یہ سلسلہ ہائے کی نعمت مسدود ہو کر بالکل بند ہو جاوے گی۔ حیران و پریشان ہوا اس فقیر بندہ مرشدی نے کہا کہ برخوردار محمد بدرالدینؒ بباعث فروگزاشت پیروی اس ہدائیت و وصیت ہائے کے یہ نعمت باطنی اور تبرکات وسندات ومکتوبات تحویل مُجَدِّدُالوَقت سلسلہ صابریہ یا نظامیہ یا ہر دو مشترک جو ہوگا اوس کے سینہ میں یہ نعمت امانتاً کری جاوے گی حکم باطن سے یہ حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرائے ان سلاسل کی نعمت ہوئی ہے۔ یہ بالکل بند نہ ہو گی اے محمد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ ہر زمانہ میں اس فقیر بندہ مرشدی کے طریقہ کا مُجَدِّدُالوَقت ہوتا رہے گا قیامت تک جس زمانہ میں جو رسم وتعلیم باطنی فوت ہوئی تو جو شخص لائق اولاد میں سے ہو وہ مجدد الوقت سے وہ طریقہ فوراً حاصل کر لے اور جس زمانہ میں ہمہ تن دنیا میں مصروف ہو گئی اوس زمانہ میں بالکل تعلیم باطن ونعمت منتقل ہو جاوے گی اوس زمانہ میں طریقہ میرے یعنی اس فقیر بندہ مرشدی کے طریقہ کی مجدد الوقت سے جو لائق اولاد فقیر میں سے ہو جستجو کر کے طریقہ بدریہ صابریہ اور بدریہ قادریہ کی نعمت اور تجدید طریقت کی اولاد فقیر میں سے مشتہر کر

دے اور ہزار ہا مخلوق بندگان خدا تعالیٰ وامت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد فقیر سے فیض باطن اور ظاہر کا حاصل ہوگا اور طریقہ مفقود ومسدود ہوئے اس فقیر کے جس زمانہ میں جاری ہوئے تو دوبارہ گویا کہ یہ فرید فردُ بندہ مرشدی کا زندہ ہوگا اور پھر تعلیم طریقت اور نعمت واحوال مکتوبات وسندات وتبرکات کا ظاہر ہوگا از سر نو ع پورا پورا جاری ہوگا اے بابا لوگو تم سب صاحبان اہل مجلس اسلامیہ کاملین اس وقت موجود ہو دعائے خیر فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ اس فقیر کی اولاد میں صلاح وفلاح دارین کی نصیب کرے اور طریقہ فقر کا اختیار کریں جو سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نے اَلفَقرُ فَخرِی فرمایا ہے فقر کو اپنا فخرؔ سمجھیں اور ہدائیت فقیر کو بدل وجاں سے عمل میں لاویں اور راہ ضلالت وتابعداری نفس وشیطان و خیالات موہومہ سے بچ کر محفوظ رہیں اور صراط مستقیم پر چل کر قلب سلیم حاصل کریں تمام اہل مجلس نے دعاء فاتحہ خیر فرما کر رخصت ہوئے۔ بندہ مصنف کتاب ہذا کا یہ عرض بخدمت برادران جدی وطریقت کی خدمت میں ہے کہ یہ حکم باطنی مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیّت شریف سے حاصل کر کے اردو زبان میں ترجمہ کر کے واسطے فوائد عام وخاص کے درج کتاب ہذا کیا اور پہلے کتاب ہذا میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ انبیاء اولیاء کرام کو حکم باطن وعلم غیب بذریعہ الہام ووحی والقاء کے سے جو علم دیا جاتا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ سے اوس کو ادنا علم اور پیش خبری حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مطابق حکم قرآن شریف کے سورت آل عمران میں جو فرمایا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؀ معنے:۔ اور نہیں خبر دار کرتا اللہ پاک اوپر غیب کے لیکن اللہ پاک پسند کرتا ہے پیغام رساں اپنے سے جس کو چاہتا ہے اور دوسری جگہ سورت جن میں فرمایا۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ؀ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ معنے:۔ وہی جاننے والا غیب کا ہے پس نہیں خبر دار کرتا اوپر غیب کے کسی کو مگر جس کو پسند کرتا ہے اپنے پیغام رساں سے مثنوی شریف میں مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مطابق اسی حکم کے فرمایا ہے۔

# ابیات

لوحِ محفوظست او رَا پیشواء | اَزچہ محفوظست محفوظِ خُدا
آنکہ اَز حق یابد و وحی اوجواب | ہر چہ فرمَاید بود عین صَواب
نے نجومَست نہ رَملست و نہِ خواب | وحی حق واللہ اعلم بِالصواب
اَزپے روپوش عَامہ دَربَیان | وحی دِل گویند آنرا صُوفیان

جب قول فعل فناء ثلاثہ والے کا بدون حکم باطن کے نہیں ہوتا تو جس میں فوائید عام و خاص یا اولاد کا ہوا اونہوں نے پیش خبری حکم باطن سے فرمائی ہے آمنّا وَصَدَّقنَا رَاست و درست ہے اور انکار سے اس کے خداپاک جل شانہ' تمام برادران جدی وطریقت والیوں کو محفوظ رکھے آمین آمین ثم آمین عقلی ونقلی دلیل دربیان لانی ضلالت ہے۔

# ۲۹۔ باب بیست ونہم

## در بیان پیدائش جناب شاہ محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ وتعلیم کرنا جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حکم پاس اپنے مزار کا محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کو برزخ صغرا کرا کر فرمانا بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ونقشہ مکانات۔

جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ وشاہ محمد بدرالدین سلیمانی ولائیت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب نطاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب عمر محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کی ۱۹ سال کی تمام ہوئی اور بیسواں سال شروع ہوا تو محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ جن کا لقب موج دریا صاحبؒ سے مشہور ہے ۲۱۔ محرم روز جمعہ بعد نماز جمعہ ۶۵۷ ہجری المقدّس میں تولد ہوا اور خط نیلم کے دونوں شانہ کے بیچ میں مثل ہلال چاند ساتویں تاریخ کے تھے اور یک نیم پاس علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے شیر مادر اپنی کا نوش نہیں کیا خاموش سوتے رہے بعد کو وقت اذان مغرب کے سن کر بیدار ہوا اور قدرۃً شیر نوش کیا پھر خاموش ہوگیا بعد نماز تہجد کے بیدار ہو کر قدرۃً شیر نُوش کیا بعد کو پھر خاموشی کے عالم میں تمام روز مُستغرَق رہا بعد نماز عصر کے اس فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت شاہ محمد قطب الدین اوشی کاکی بختیار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس صاحبزادہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ یا مولائے نا یہ غلام حضُور پُرنُور کا کیا زندہ رہے گا کہ آج تمام دن بھر میں اس نے شیر مادر اپنی کا بالکل نوش نہیں کیا ہے حالت خاموشی میں مستغرق ہے کسی طرح کی حس وحرکت بھی نہیں کرتا ہے یہ فقیر بندہ مرشدی اوسی وقت مراقب ہوگیا تب اس فقیر کے قلب پر ساتویں درجہ کا القا ہوا کہ اے فریدؒ بندہ مولاء کے یہ لڑکا تیرے خاندان میں صابر روزہ دار تولد ہوا ہے تو کچھ اندیشہ مت کرنا یہ لڑکا متواتر دو سال وسہ ماہ تک شیر مادر اپنی کا دن میں ہرگز ہرگز نوش نہیں کیا کرے گا۔ صائیم رہے گا اور شب کو البتہ دو وقت اوّل بعد

نمازمغرب اور دوئیم بعد نماز تہجد کے وقت شیر نوش کیا کرے گا کیونکہ اس میں نسبت پوری مخدوم پاک تیرے پیارے علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کے ظاہر ہوگی یہ صابرؒ ثانی تیری اولاد میں پیدا ہوا ہے گا کچھ اندیشہ نہ کرو بعد انفراغ مُراقبہ کے تمام احوال جو معلوم ہوا تھا محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ سے کہہ دیا اور اوسی روز سے فقیر نے علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے خطاب سے نام مشہور کیا اور کہا کہ اے محمد بدرالدین بابا رحمتہ اللہ علیہ نسبت صابری تجھ سے منتقل ہو کر اس لڑکے میں گئے ہیں اور اس کے برزخ میں تمام وکمال کے ساتھ ظہور پکڑے گی اور اے بابالوگو جب کہ علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا شیر مادر حد شریعت سے باہر ہوا تب سے اس فقیر بندہ حضرت شاہ محمد قطب الدین صاحبؒ کے نے شبانہ روز اپنے پاس رکھ کر تعلیم کرنے شروع کیا اور اپنے جوش محبت سے پرورش کرتا رہا اور جبکہ علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی عمر سات برس کو پونچی تو روز جمعہ وقت عصر بعد نماز ۲۷۔ شوال ۶۶۳ھ ہجری مقدسہ کو اس فقیر بندہ مرشدی کے قلبِ مُدوّر سے الہام تیسرے درجہ کا یہ ہوا کہ فریدؒ تو اپنی زبان اس لڑکے صابر ثانی کو چوسا دے کر تیرا لعابِ دہن یہ نوش کرلے تو اس کی زبان میں تیری زبان کی سی تاثیر فی الفور ہو جاوے گی اور سینہ اس کا بھی تیرے سینہ کی مانند ہو جاوے گا اور اب اس لڑکے کو توں اپنے پاس سے علیحدہ کر دے اس واسطے کہ تو فرید گنج شکرؒ ذاتِ اَحدیّتِ صِرفہ میں وصل کرنے والے ہیں قریب چند ماہ و چند یوم باقی ہیں شاید کہ آخیر وقت میں یہ لڑکا درمیان تجھ میں اور ذاتِ اَحدیّتِ صِرفہ میں حجاب نہ ہو جاوے اوسی وقت میں نے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کو وصیت کر دی اور صابرؒ ثانی کو سینہ سے بھر بھر مس کر کے نعمت باطنی سے مالا مال کر کے فرمایا کہ برخوردار آج کے دن سے فقیر کے پاس تم نہ آیا کرنا اور برزخ فقیر کی طرف بھی مت رجوع کرنا صرف شغل نوری صابر ثانی کو تعلیم کر دیا تھا یہی اون کی غذا ہو رہی تھی اور تعلیم علم ظاہر کی بھی اور تعلیم طریقت کی بھی گوش گزار اس کے کر دی تھی اور باقی فرمایا کہ والد اپنے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ و محبوب الٰہی نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ سے تم کو حاصل ہوگی فقیر اپنے حجرہ میں بیٹھ گیا اور دروازہ حجرہ کا بند کر لیا اور مراقب ہو گیا۔

## نقل

اب یہاں سے روائیت صحیح نقشہ فریدیہ جو کہ تصنیف خاص حضرت محمد بدرالدین صاحب شہنشائی ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ سے یہ ہے فقیر مصنف کتاب ہذا محمد حسینؒ شاہ نقل کرتا ہوں کہ ۲۷ باب ۲ فصل میں حضرت محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت جناب بابا صاحب قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ نے دروازہ حجرہ شریف کا بند کر دیا اور صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو ممانعت کلی کر دی گئی بے ساختہ علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ آہ و نالہ و گریہ وزاری شروع کی حتیٰ کہ آب و خورش سے مُطلق مونہہ پھیر لیا متواتر دو ماہ و ہشت روز تک کچھ نہ کھایا اور اوسی روز سے حضرت جناب مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کے حجرہ شریف میں بیٹھ کر دروازہ اندر سے بند کر لیا اور شغل نوری میں مصروف ہو گیا اور یہ شغل حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تین سال کی عمر سے تعلیم کر کے اجازت دے دی تھی علاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ نے دروازہ حجرہ مخدوم پاک کا نہ کھولا حتیٰ کہ جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا اس عالم سے سفر بھی ہو گیا تب بھی تمام صاحبان نے جا کر با آواز بلند سہ مرتبہ پکارا جواب مطلق نہ دیا جب دفینہ ثانی کے واسطے محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ آئے تو تب باہر صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ نکلے۔

## نقل

کتاب سرِ عُبُودِیّت شریف سے ۴۲ باب و ساتویں فصل کے شروع میں یہ عبارت دستخطی خاص جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کہ بروز جمعہ بعد نماز کے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ نے دست بستہ ہو کر فقیر بندہ مرشدی سے عرض کری کہ یا مولائے من غلام کو سلسلہ کے اجرائے ہونے سے آپ کی اولاد میں سے لوگ یاد کریں گے یا نہ کوئی یاد کرے گا اور جب چند عرصہ سلسلہ مسدود ہو گیا تو پھر شجرہ سلسلہ بھی نہ کوئی پڑھے گا مجھ کو بالکل بھول دیں گے اور جو آپ نے پہلے فرمایا ہے وہ لوح محفوظ ہے اور آپ سیف زبان ہو وہی کلام آپ کی زبان سے امر الٰہی سے نکلتی ہے جو ازل سے کام ہونے والا ہے کیونکہ قول فعل

خاصان خدا کا سوائے الہام ووحی کے نہیں ہوتا اور خاصہ کر کے آپ کے واسطے تو وعدہ بھی ہو چکا ہے جناب الٰہی سے جو فریدؒ کہے سو ہو۔ چنانچہ قرآن شریف میں خدا پاک سورۃ الشوریٰ میں فرماتے ہیں۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○ (الشوریٰ) معنے: نہیں ہے طاقت کسی آدمی کو کہ کلام کرے ساتھ اللہ پاک کے مگر جی میں ڈالتے ہیں ہم یا پس پردہ کے سے یا بھیجتے ہیں فرشتہ پیغام لے جانے والا پس دل میں ڈال دیتا ہے ساتھ حکم اللہ پاک کے جو کچھ چاہتا ہے تحقیق اللہ پاک بلند مرتبہ حکمت والا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جب کلام حضور کی خالی حکمت وحکم باطن سے نہیں ہے تو یہ امر ضرور ظہور اولاد میں پکڑ کر پھر یہ سلاسل ترقی پذیر ہوں گے زمانہ مَسدُودِیّت میں میرا نام بھی بھول جاویں گے حکم الٰہی سے اس فقیر بندہ مرشدی نے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کی تسلی کری کہ سن محمد بدر الدین بابا رحمتہ اللہ علیہ تیرا مزار میرے مزار کے برابر کو ہووے گا جو کوئی میری مزار پر آوے گا اوّل تجھ کو سلام اور آداب کرے گا تو تب یہ فقیر اوس شخص کی فریاد اور عرض سنوں گا اولاد میں سے تمھاری یا طریقہ والیوں سے اگر تیرے طریقہ سے یا جو اولاد میری خاص وعام کو انکار ہووے گا اوس کو یہ فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تباہ اور برباد کرا دیوے گا اور ہرگز ہرگز اوس کو فلاح دارین کی حاصل نہ ہوگی اے محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ یہ حال تو میری اولاد کا ہووے گا اور تمام ملک پنجاب میں ہندو اور مسلمان جو تیرا طریقہ قبول کرے گا اور میری مزار پر آوے گا اوس سے یہ فقیر فرید فرد رحمتہ اللہ علیہ راضی وخوشی ہووے گا اور اوس کے حق میں دعائے خیر کرے گا اور فلاح دارین اوس شخص کا ضامن جناب الٰہی سے ہو جاوے گا اور اگر جو شخص میں سے بغیر داخل طریق یا بغیر آداب ادا کرنے تیرے کے آوے گا مزار فقیر پر اور مجھ سے کچھ وسیلہ پکڑ کر مراد طلب کرے گا تو باللہ یہ فقیر فرید فرد رحمتہ اللہ علیہ بندہ مرشدی اوس شخص کی سماعت نہ کرے گا یہ نقل مطابق اصل ہے اور بعد کو فرمایا کہ محمد بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ تم برزخ صغرا جو سنت پیران عظام کی ہے میری جگہ مزار کی کر لے کیونکہ مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ اور محبوب پاک رحمتہ اللہ علیہ کو رخصت مکمل خلافت کے ساتھ ہوگئی یہ امر تیرے وجود سے

ہونا ہے اسیواسطے کہ تیری مزار میری مزار کے برابر ہوگی کہ دو قالب اور ایک روح کے درجہ حاصل ہوگا۔

## نقل

کتاب مقناطیس الوحدت سے فارسی عبارت ہوا ہوا اردو میں ۔حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا دیا تھا کہ صاحبزادہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کو جس کبیر برزخ تیار کرا کر پانچ ماہ ۲۷۔یوم ۶۶۲ھ ہجری کو فراغت حاصل ہوکر کے باہر نکال لیا جس جگہ مُرقد شریف ہے اور بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے برزخ صغرا بند کرادی گئی اور یہ اسرار کا احوال محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو تحریر کرا دیا اور حکم فرمایا کہ مدفن ہمارا تم بعد سفر کرنے کے اس جگہ کرنا کیونکہ سُنّتَ پیرانِ عُظَام ترک نہ ہو اور صاحبزادہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ نے یہ نقشہ مکانات کا تیار کرا کر جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پیش کیا حضور نے پسند فرمایا اس واسطے مصنف کتاب بھی نقل نقوش فریدی سے کر کے داخل کتاب ہذا کیا اس جگہ یہ نقشہ بنایا جاوے اور نقشہ حال کے مکانات کا بھی دوسرے صفحہ پر لگایا جاوے جو حال مکانات موجود ہیں۔

### یہ خلاصہ کیفیت تُربَت ہائے صاحبزادہ گانؒ ودیگر احوال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

روائیت سلطان جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے ۱۳ اباب ۷ فصل تصنیف مقناطیس الوحدت کی قلم بند ہے۔

قولہ ۔محبوب خلق اللہ میں نے اپنے مولائے اکبر سے عرض کی کہ حضرت صاحبزادوں کی میزار ہر چہار طرف ہونے کا کیا سبب ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ نظام الدین بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو میری میزار کا باہر سے طواف کرے گا تو یہ معصوم بھی اس طواف میں آجاویں گے ان کو مرتبہ ولائیت کا ہوگا حکم اللہ پاک سے صاحب طواف کی قطعاً مغفرت ہو جاوے گی اے بابا لوگو یہ نظام الدینؒ بندہ فرید فرد رحمتہ اللہ علیہ سب صاحبوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ پانچ میزار صاحبزادوں جانب شمال میزار مقدس میرے مولائے کے سر مبارک کی طرف قریب ہیں اور تین صاحبزادوں کی میزار جانب غروب قریب

## یہ نقل نقشہ مکانات کی بوقت جناب باباصاحبؒ کے

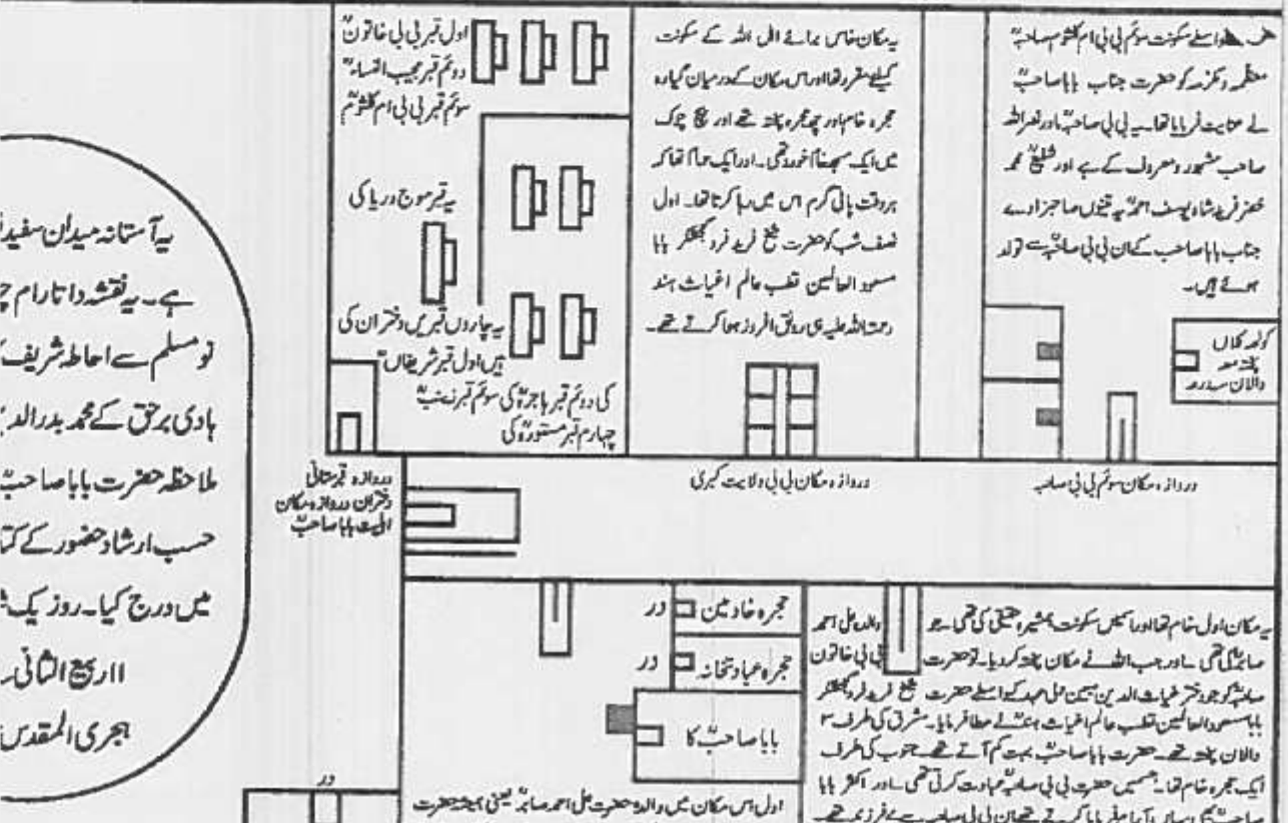

ہے۔ بندہ مصنف کتاب نے نقوش فریدی سے نقل کی،

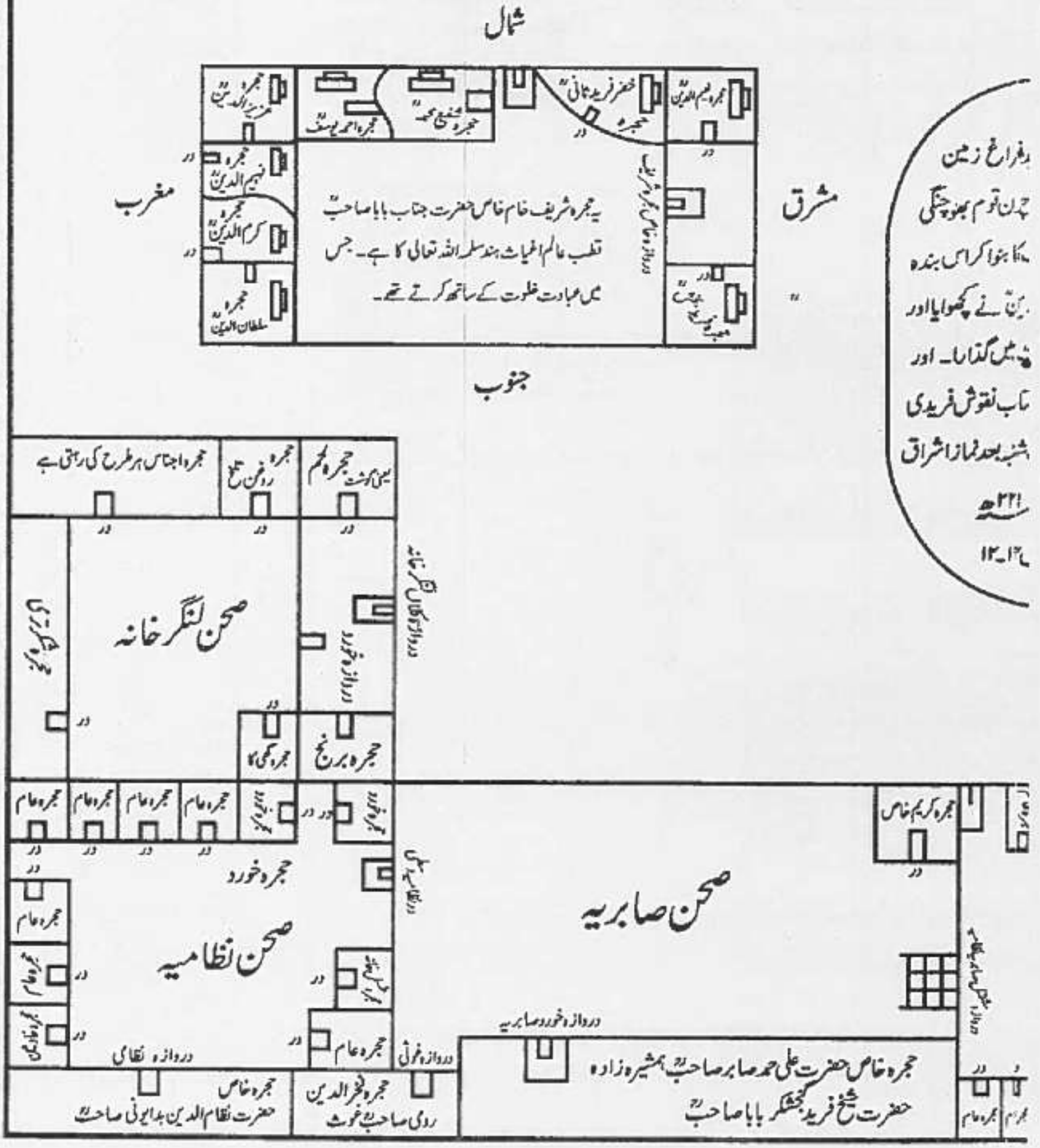

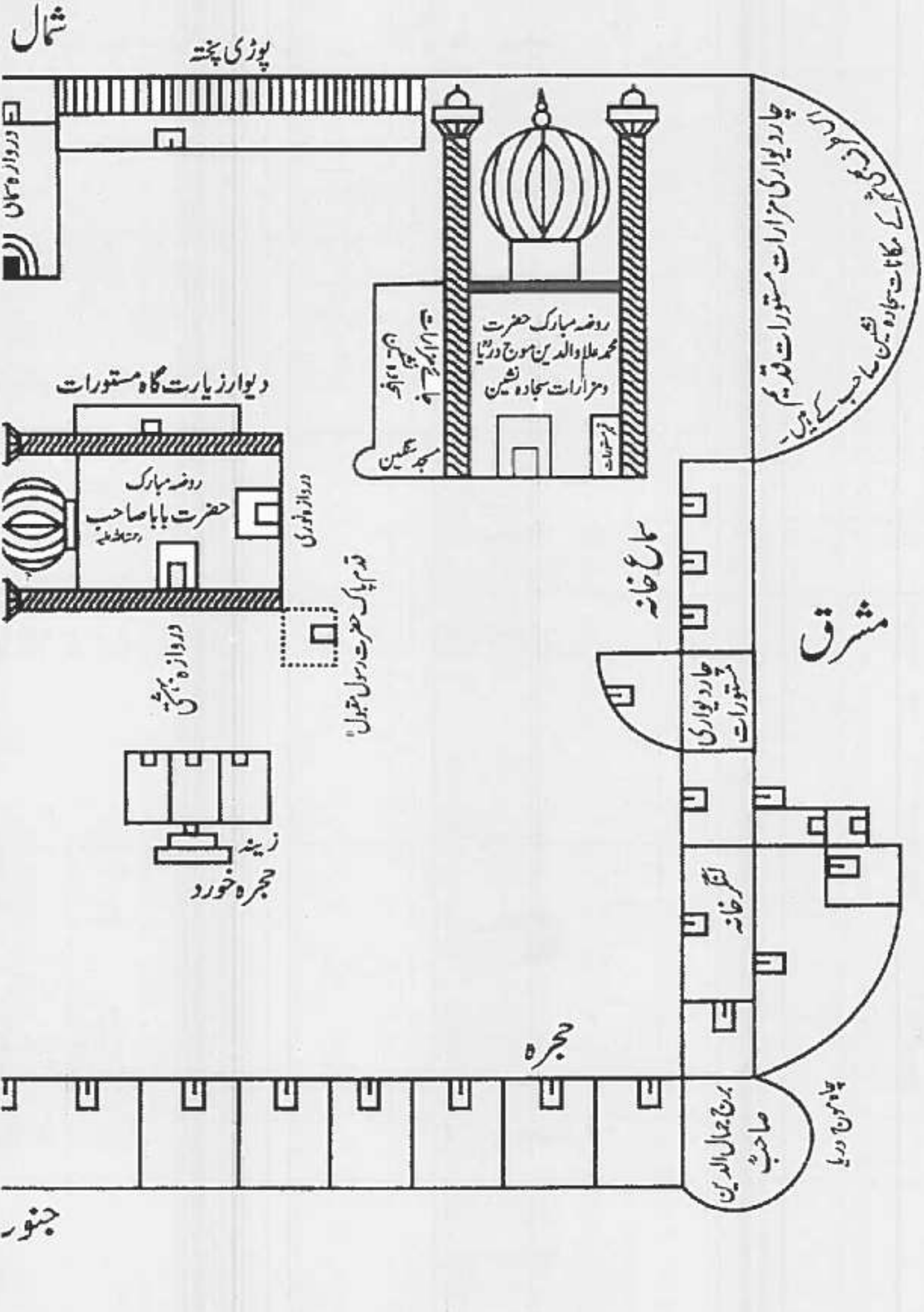

شمال
پوڑی پختہ
دیوار زیارت گاہ مستورات
روضہ مبارک حضرت
محمد علاؤالدین موج دریا
و مزارات سجادہ نشین
مسجد سنگین
روضہ مبارک
حضرت باباصاحب
دروازہ نوری
دروازہ بہشتی
زینہ
حجرہ خورد
مشرق
چاردیواری مستورات
لنگر خانہ
حجرہ
برج جمال الدین صاحب

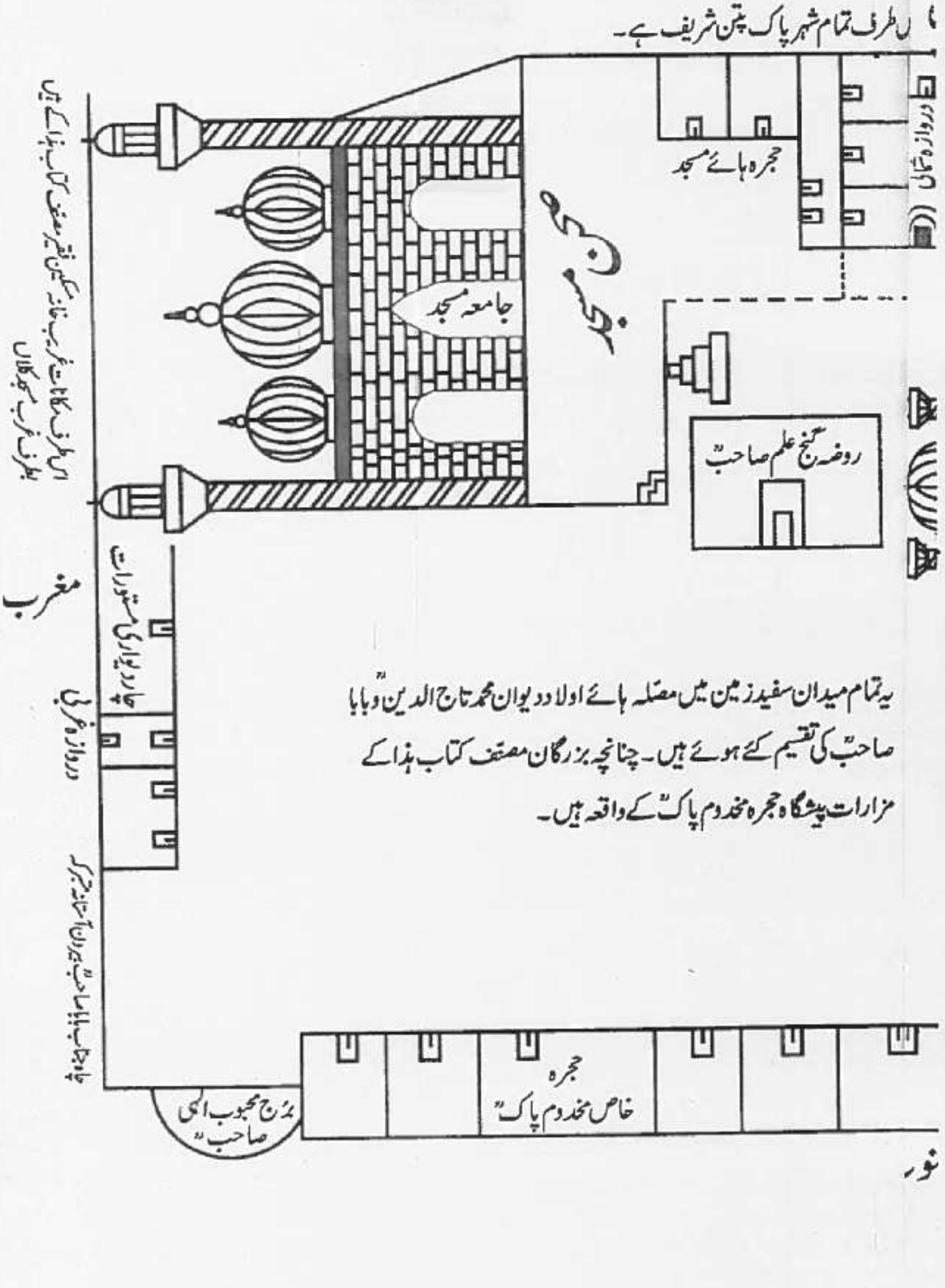
ں طرف تمام شہر پاک پٹن شریف ہے۔
دروازہ شمالی
حجرہ ہائے مسجد
صحن مسجد
جامعہ مسجد
روضہ گنج علم صاحبؒ
اس طرف مکانات غریب خانہ مسکین فقیر مصنف کتاب ہذا کے ہیں
بطرف غرب مسجد کلاں
مغرب
چاردیواری مستورات
دروازہ غربی
چاہ جناب بابا صاحبؒ بیرون آستانہ متبرکہ
یہ تمام میدان سفید زمین میں مصلہ ہائے اولاد دیوان محمد تاج الدینؒ و بابا صاحبؒ کی تقسیم کیے ہوئے ہیں۔ چنانچہ بزرگان مصنف کتاب ہذا کے مزارات پیشگاہ حجرہ مخدوم پاکؒ کے واقعہ ہیں۔
حجرہ
خاص مخدوم پاکؒ
برج محبوب الٰہی صاحبؒ
نور

دیوارِ غربی روضہ اقدس کے ہیں اور ایک میزار صاحبزادہ فرید بخش شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا گوشہ نوری (دروازہ جانب مُغرب کو) حضرت محمد بدرالدین صاحب شاہ ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف نقوش فریدی کے ۲۷ باب اور گیارویں فصل میں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے مولائے کونین کے حجرہ شریف کے چاروں گوشوں میں جو چار حجرہ تھے ان چاروں حجروں میں ہمیشہ چار ابدال رہا کرتے تھے جبکہ نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ وعزیز الدین رحمتہ اللہ علیہ وسلطان الدین رحمتہ اللہ علیہ وفرید بخش رحمتہ اللہ علیہ چار فرزند جو ہمشیرہ شیخ زکریا سندھیؒ سے تولد ہوئے تھے کچھ سال کے عرصہ میں وفات پا گئے ان چاروں حجروں سے ابدال بموجب کہنے میرے مولائے کے خدا جانے کہاں چلے گئے وہ چاروں صاحبزادہ وہاں مدفون ہوئے اور تین حجرہ شریف میرے ہادی مطلق کی جانب شمال کے تھے ان تینوں حجروں میں تین قطب عرب کے رہا کرتے تھے جبکہ خضر فرید شاہ رحمتہ اللہ علیہ وشفیع محمد رحمتہ اللہ علیہ ویوسف احمد رحمتہ اللہ علیہ تینوں صاحبزادہ جو کہ مادر نصر اللہ صاحبؒ میرے مولائے اکبرؒ سے تولد ہوئے تھے اتفاقاً چند سال وچند ماہ کے عرصہ گزر گئے میرے ہادی مطلقؒ نے ان تینوں صاحبزادوں کو شمالی حجروں میں دفن کروادیا اور قطبوں کو حکم دیا اب رخصت ہو جاؤ دو حجرہ جو میرے ہادی برحقؒ کے حجرہ شریف سے جانب غروب کی تھے ان میں نجیب ونقیب ہندوستان کے رہا کرتے تھے جبکہ اس بندہ فریدؒ کے برادر حقیقی کرم الدین رحمتہ اللہ علیہ شیر خوار وفہیم الدین رحمتہ اللہ علیہ فوت ہو گئے تو حضور انور نے فرمایا کہ نجیب ونقیب باہر کے حجروں میں چلے جاویں اور یہ دونوں صاحبزادہ یہاں دفن ہوں۔ عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی قبر دائیرہ سے باہر اس لئے ہے کہ جادوگروں کا جادو سلب کریں گے۔

# ۳۰۔ باب سی ام

## در بیان رخصت جناب شمس الدین ترک پانی پتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بعطائے تبرکات ومکتوبات وفات جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ودفینہ اوّل۔

۲۱ باب دگیارویں فصل مکتوب نطاب فردوس الوجوب میں حضرت شاہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ اعظم مخدوم پاک شہنشاہ ولائیت حمان صفات رحمتہ اللہ علیہ اور جناب شاہ محمد بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کتاب نقوش فریدی اپنی میں اور حضرت مولانا بدرالدین اسحاق صاحب رحمتہ اللہ علیہ داماد جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب نطاب بُرہان الولائیت میں یوں مُتفق اللفظ وَالمعنٰی تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ سیوم ماہ محرم ۶۶۴ھ ہجری المقدس کو بروز شنبہ بعد نماز فجر کے حضرت جناب شاہ و شیخ بابا فرید فرد گنج شکر محمد مسعود العالمین بابا صاحب عاشق ومعشوق ذات اَحدیّت شہنشاہ ولائیت مرتبہ زہدالانبیائی وفردیّت قطب عالم اغیاث ہند مجُدد الوقت حمان صفات رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شمس الدین صاحب شمس الارض رحمتہ اللہ علیہ کو جومدت چودہ سال سے خدمت میں بحکم مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ جوقصہ تمام حقیقت گلزارِ صابری میں مندرج ہے رہتے تھے طلب فرما کر تمام مکتوبات نطاب واوراد منضبط اوقات شبانہ روز اور تبرکات وملبوسات وخلافت نامجات اپنے اور پیرانِ عظام کے عطا فرمائے کہ مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ کو واسطے جذب کے بوقت رخصت نہ عطا ہوئے تھے شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ کو تمام اشیاء عطا ہوئے اور حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ایک نامہ بنام نامی بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے مُتضمّن کیفیات بطون زبان ملکوتی میں تحریر فرما کر حضرت شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کردیا اور ارشاد فرمایا کہ شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ تم اپنے مکتوب فردوس الوجُوب میں نسبت اس نامہ کی یہ تحریر کرنا کہ بجز خلیفہ صاحب

مجاز مرفوع الا جازت علو العزم والمرتبہ اپنے خاندان کے دوسرے شخص کو نہ دکھلانا اور نہ امورات اس نامہ سے کسی کو اطلاع دینا۔ تمام حُضّار مجلس نے شمس الدّین کو بعد عطائے نعمت کے مبارک بادد ی چنانچہ سپرد ہونا تبرکات کا بحکم باطن کے شاہ و شیخ محمد نظام الدین محبوب الٰہی و محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی دہلی شریف سے سُن کر بحکم باطن سے محمد افضل ابدالؒ کو واسطے مبارک بادی کے پاک پتن شریف کو روانہ کیا چنانچہ اوسی روز رو برو ئے جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے شمس الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اوس نے آن کر مبارک باددی حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محمد افضل ابدّال تم دو روز تک یہاں تَوَقّف کرو حسب الارشاد کے محمد افضل ابدالؒ پاک پتن شریف میں قیام کیا بروز یک شنبہ حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حرارت و درد سر پیدا ہوا چنانچہ صبح دوشنبہ کو بعد نماز فجر کے مولانا بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ علیہ داماد و خلیفہ اپنے اور شمس الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ و محمد بدر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ و نَجیبُ الدّین مُتوکل رحمتہ اللہ علیہ برادر خورد اپنے اور تمام حُضّار مجلس کو ارشاد فرمایا کہ آج رات کو ہمارا دنیا سے سفر ہوگا آؤ تم سب کو فقیر نعمت عطا کرے۔ الغرض تمام صاحبان موجودہ خلفاؤں کو اپنی اپنی قسمت کے موافق فیض باطنی اور تبرکات وغیرہ حاصل ہوا جو قِصّہ طول ہے۔ اَلقِصَّہ حضرت مولانا محمد بدر الدین اسحاق صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ یا مولائے من حضور انور کے وجُود ذِی جُود کو کس جگہ رکھا جاوے اور واسطے تجہیز و تکفین کے ہم غلامان کے واسطے وصیت فرمائی جاوے در جواب حضرت نے فرمایا کہ وقت پر ذات مُسَبّبُ الاَسْبَاب تمام سب ظہور پیدا کر دے گا اور تم چاروں نے غسل دینا اور باقی اُمُورات میر المحبوب محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ آن کر بجالاوے گا تا آنے اوس کے تک انتظار کرنا اس میں سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ادا ہو جاوے گی فقیر کے وجود کو امانتا رکھ دینا بعد اس کے دم بدم درد سر و حرارت بخار ترقی پکڑا چنانچہ بعد مغرب کے حضرت پر اِستغراق محویّتِ فناء ثُلاثہ اور بَقاء کا اس قدر وارد تھا کہ گاہے درجہ رُبُوبیّت اور گاہے درجہ عُبُودِیّت قریب عشاء و بعد مغرب کے جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ہر چہار خلفائے راشدین موصوفہ کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ جو اشیاء فقیر کے احاطہ واہل بیت کے پاس دنیاوی موجود ہیں تمام بَراہ خدا تعالیٰ تقسیم کر دو اوسی وقت تمام

اشیاء تقسیم کردی گئی اور نماز عشاء کے ساتھ جماعت کے ادا فرمائی بعد اوس کے حضرت باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کو محویّتِ تامّہ وفناء جبرُوتی میں اِستغراق حاصل ہوا بعد ایک ساعت کے پھر آفاقہ ہوا تو فرمایا کہ اشیاء دنیاوی تمام براہ مولا دیدی اُسب نے عرض کیا کہ دیدی حضرت نے فرمایا کہ دوبارہ تفحص کرو کہ اس وقت فقیر کے احاطے میں کوئی تعلقات دنیاوی کی چیز نہ رہ جاوے تم سب کو معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام ایک سوزن یعنی سوئی کے باعث جو خرقہ میں اون کے رہ گئی تھی چہارم آسمان پر ٹھہرائے گئے اور حکم ہوا کہ تمھارے پاس آلائش دنیاوی کی باقی ہے اس وقت بحکم قادر ذُوالجلال سرورِ کونین جناب سیّدنا محمّد الرّسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں فقیر کو حاضری ہونی ہے ایسا نہ ہو کہ اوس وقت بسبب علائق دنیاوی کے فقیر کو دُنیاداروں میں شمار کیا جاوے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نے الفقر فخری فرمایا ہے تم لوگ کچھ اندیشہ نہ کرو خدا پاک جل شانہٗ تم کو جو لوگ اولاد میری سے فقر کی پیروی کریں گے شہنشاہ وقت کے ہوں گے یہ کلام حضور کی سن کر اہل بیت کے خورد وکلاں و بی بی صاحبانؒ نے بجز پارچہ ہائے ضروری بدن کے گھر میں کچھ نہ رکھا تمام راہ خدا تعالیٰ میں دے دیا بعد حضرتؒ نے فرمایا کہ پھر نماز پڑھ لو دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز ادا ہو کر اِستغراق برزخ اکبر الکبائیر میں حضور کو حاصل ہوا بعد ایک ساعت کے حضورؒ نے فرمایا کہ اب پھر تلاش کرو جو کسی طرح کی کوئی اشیاء باقی دنیاوی نہیں رہی تمام حاضرین نے عرض کی کہ سوائے برتن گِلی و آب کے اور کچھ نہیں رہا تب حضرت نے فرمایا کہ پانی بھی مسجد ہا کے آفتابہ ہائے میں ڈال دو اور برتن بھی تمام گِلی مسجد میں دے دو اور تمام اندرون بیرون احاطہ فقیر کے میں جارُوب دے دو حسب الارشاد حضور انورؒ کے ہم غلامان نے ایسا ہی کیا اور اطلاع دی اوس وقت تمام حاضرین مجلس پر گریہ وزاری وارد تھی تب حضور نے فرمایا کہ آؤ پھر نماز پڑھ لو یہ لذت جو نماز میں اس دنیا پر حاصل ہوتی ہے پھر نصیب ہو یا نہیں یہ بہشت میں بھی شاید حاصل ہو یا نہ ہو اور نصیحت فرمائی کہ ذات باری تعالیٰ نے سات سو جگہ اپنے کلام میں اپنے بندگان کے واسطے نصیحت فرمائی ہے نماز کی سورت عنکبوت میں فرمایا۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ معنے :۔ قائم کرو نماز کو، نماز ہٹا رکھتی ہے بے حیائی اور نامعقول باتوں سے اور البتہ

یاد اللہ پاک کی بہت بڑی ہے۔ تحقیق جس وقت نماز میں کھڑا ہوتا ہے ہر بدی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
دوسری جگہ سورت انعام میں فرمایا۔ وَاِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ لَیُوۡحُوۡنَ اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓـِٕہِمۡ تحقیق شیطان وحی
کرتا ہے طرف دوستوں اپنے کی۔ یعنی وسوسہ اور خواہش ہائے نفسانی وخیالات موہومہ اور تیسری جگہ
سورت مائدہ میں فرمایا۔ اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ
فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَہُوۡنَ ۝
معنے:۔ تحقیق ارادہ کرتا ہے شیطان کہ ڈالے درمیان تمھارے دشمنی اور بغض بیچ سُکر کے اور کھیل کے
جو ہٹا رکھے تم کو ذکر اللہ پاک سے اور نماز سے پس تم باز رہتے ہو۔ یعنی سُکر سے مراد صوفیا عظام نے
نشہ ہستی موہومہ وکھیل خیالات نفسانی سے لی ہے جو ہر وقت انسان خیالات وہمی کی پرستش کر کے کھیل
رہا ہے اور نشہ ہستی موہومہ میں مُستغرق اور عداوت بھی درمیان میں ان دونوں عوارضات کے باعث
سے ہوتی ہے جیسا کہ سورت جاثیہ میں فرمایا۔ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ وَاَضَلَّہُ
اللّٰہُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمۡعِہٖ وَقَلۡبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ؕ فَمَنۡ یَّہۡدِیۡہِ
مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ معنے:۔ یعنی دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہے اوس نے خواہش
ہائے نفسانی کو معبود اپنا گمراہ کیا اوس کو اللہ پاک نے اُوپر علم کے اور مُہر کی اوپر کان اوس کے کے اور دل اوس
کے کے اور کر دیا اوپر بینائی اوس کی کے پردہ پس کون ہدایت کرے گا اوس کو پیچھے اللہ پاک کے کیا پس نہیں
نصیحت پکڑتے تم۔ پھر خدا پاک سورت یونس میں فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظۡلِمُ النَّاسَ شَیۡـًٔا
وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَہُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۝ معنے:۔ تحقیق اللہ پاک نہیں ظلم کرتا لوگوں پر ولیکن لوگ
جانوں اپنیوں پر ظلم کرتے ہیں اور اللہ پاک سورت نحل میں فرماتے ہیں۔ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ
ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَہُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ۚ وَلَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا
کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ معنے:۔ جس نے کام کیا اچھا مرد یا عورت سے وہ ایمان والے ہیں پس زندہ
کریں گے ہم اون کو زندگی پاک اور البتہ بدلا دیں گے ہم اون کو ثواب بڑا ساتھ بہتر اوس کے جو کرتے
تھے۔ تم تمام اس وقت اولاد میں سے خورد وکلاں وحاضرین مجلس میں ہے جمع ہو یہ دنیا کھیتی آخرت کی

ہے ایسا نہ ہو کہ فریب نفس شیطان میں لگ کر یہ زندگانی دنیا کی ہاتھ سے برباد کرلو نماز ظاہر اور باطن میں حَتیَّ الْمَقْدُور کوشش کرنی کہ نماز ظاہر سے جو عُوارضات ظاہری دور ہوتے ہیں اور نماز باطن سے عُوارضات باطنی وخیالات موہومہ ونفسانی دور ہو کر تب زندگانی پاک جس کا ذکر اس آیت شریفہ میں آیا ہے حاصل ہوگی اور کمال رتبہ انسان کو ملے گا جیسا حضرت شَافِعُ الْمُذْنِبِیْنُ ہمارے احمدؐ مُجتبٰی محمدؐ مُصطفٰے ہَادِی کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی معراج مؤمن کا نماز ہے ۔ اور معراج ملنے ذات کو کہتے ہیں وہ نماز تم سب کو بطفیل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم وخواصان درگاہ اپنی کے نصیب کرے یہ فرما کر نصیحات دعاء فاتحہ خیر فرمایا اور پھر جماعت ہو کر نماز پڑھی گئی لیکن تمام روز سرور اور لذات رحمانی ہم لوگ حاضرین مجلس پر اور کیفیت باطن اس قدر کھلی ہوئی تھی اور نَفْیِ درنَفْیِ اور اَثْبات در اَثْبات کا درجہ طفیل ہمارے ہادیٔ برحق کے وارد تھا کہ بیان نہیں ہوسکتا اور ہفت رنگ کے انوارات سے زمین پر روشنی ہو رہی تھی اور ہفت قسم کے نور سے آسمان پر روشنی ہو رہی تھی اوس وقت وصل ذاتِ فَردِیَّت ساتھ ذاتِ اَحدِیَّت کے جو کچھ راز ہائے مخفی اظہار ہوئے احاطہ تقریر وتحریر سے باہر ہے اور بیان کرنا اوس کا لازم نہیں ہے سَالک تَصفِیَہ وتَزکِیَہ قلب والے پر وہ حال واضح ہوجاتا ہے دوسرے جن کی حس ہَائے غلیظ ہیں اون کو بجز اِستَدلَال عُقلِیہ وفَلسَفِیہ کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا بعد اوس کے مکرّر جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ہدائیت فرمائی کہ میرے اہل خاندان واولاد در اولاد پر واجب وفرض ہے کہ نماز ظاہر باطن اور اکتالیس روزہ ۱۹ شعبان سے شروع کرنا تمیں رمضان تک ظاہر باطن کا روزہ رکھے تب جناب الٰہی سے فیض اور پیران عظام کا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک وہ روح فقیر سے اپنے سینہ میں خود بخود دیکھے گا اگر میری وصیت پر عمل نہ کیا تو میرے سلاسل سے نہ ہوگا اور ہاتھ اوٹھا کر دعاء فاتحہ خیر واسطے مغفرت وہدائیت امت شہنشاہ دوسرا واولاد اپنی واہل خاندان کی فرمائی اور استغراق محویّت تامہ میں مشغول ہوئے ۔ چنانچہ گاہے درجہ جَبرُوت حضور پر منکشف ہوتا اور گاہے درجہ لاَہوت نمودار ہوتا آخر درجہ لاہوت میں مُقام اعلیٰ حضورؐ پر اظہار ہو کر ۳ بار یَاحَیُّ یَا قَیُّومُ حضور باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ نے سر سجدہ میں رکھ کر فرمایا اور قیّوم میں وصل ساتھ ذاتِ اَحدِیَّت کے ہوگیا

اوس وقت تمام حاضرین نے آواز غیب سے سنی کہ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ وَیُوْصِلُ الْمُرِیْدَ اِلَی الْمُرِیْدِ اور خوشبو ایسی نمودار ہوئی کہ تمام مکان معنبر و معطر ہو گیا بعدہ ہم غلامان نے وجود مبارک حضرت کو دراز کر دیا اوس وقت بجز گریہ وزاری کے ہم لوگ کو کچھ یاد نہ تھا اور حیران تھے کہ حضور انور کے لباس واسطے خدا پاک کیا سامان پیدا کرتے ہیں جب صبح صادق کا نمودار ہوا تو ایک عورت ہمسایہ میں سے ضعیفہ مسمات عمدہ بیگمؒ بن غیاث الدین بن محمود جوزقانیؒ نے شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ کو آواز دی کہ بیٹا شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ میرے پاس آؤ حسب الطلب جب میں اوس کے پاس گیا تو ایک تھان پارچہ کا اوس نے مجھ کو دیا اور کہا کہ اس کا لباس جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا بناؤ شمس الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے مائی صاحبہ کو عرض کیا کہ ابھی تک حکم باطن ہم کو کوئی نہیں ہوا اور بجز حکم باطن کے ہم کس طرح سے تم سے لیں بغیر قیمت کے اور لباس حضور کا بناویں تب اوس ضعیفہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ تھان باوضو روز جمعہ کے سوت کات کر سفید باف نماز گزار سے بوضو کمال احتیاط سے بنوایا تھا واسطے کفن اپنے کے رکھا تھا آج شب کو میں نے حضرت شاہ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہمشیرہ زادہ جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں تم یہ تھان فروخت کرتے ہو اس کی کیا قیمت لوگے میں نے عرض کیا کہ اس کی قیمت جناب الٰہی سے جنت لے دو تو فروخت کردوں گی اوسی وقت اونھوں نے استدعاء کی کہ یاالٰہی اس کے عوض قیمت میں اس کو پانچ جنتیں عطا ہوں چنانچہ اوسی وقت مجھ کو وہ پانچوں جنتوں کا معائنہ کرادیا گیا مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ کو بلا کر یہ تھان دے دو کہ میرے ہادیؒ برحق کے لباس میں صرف کیا جاویگا اس باعث سے تم کو بلا کر یہ تھان دیا ہے جب شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بیان سنا وہ ضعیفہ سے تھان لے کر آئے تو نجِیْبُ الدِّین متوکل رحمتہ اللہ علیہ برادر خورد بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ و صاحبزادہ محمد بدر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ و جناب مولانا بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ علیہ و شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ ہر چہار صاحبان نے شریک ہو کر غسل وجود زُہْدُالْاَنْبِیَاء فَرِید فَرْد عالم رحمتہ اللہ علیہ کو دیا بعد غسل کے خرقہ جناب شاہ و شیخ خواجہ محمد قطب الدین بختیار اوشی کاکی اولین الارواح رحمتہ اللہ علیہ کا رنگا

ہوا گل اُرمنی کا اور کفنی پہنائی اور دستار سبز رنگ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی سر پر باندھی اور اوپر کفن پہنا کر یہ مشورہ کیا کہ بعد نماز جنازہ کے تا آنے محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک حسب وصیت امانت رکھا جاوے بعد صبح کے اول ارواح ہائے انبیاء واولیاء جو خُلد نشین تھے اونھوں نے جنازہ ادا کیا بعد اشراق کے تمام خلفاء واولاد واہل خدمت باطنی رِجَالُ الغیب وابدال واوتاد ورقباء ونجباء واَغیاث واَقطاب وریون دجنات اور دیگر ہم عصر نے نماز ادا کی اور اب جس جگہ صاحبزادہ محمد شہاب الدین گنج علم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے اوس جگہ امانت رکھے گئے اور محمد افضل ابدالؒ اوسی وقت بعد فراغ جنازہ کے روانہ دہلی کو ہوا حضرت محبوب الٰہی صاحب محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ اکیس۲۱ روز پیشتر اعتکاف کے واسطے حجرہ اپنے میں بیٹھ گئے تھے جس وقت محمد افضل ابدالؒ جا کر انتقال حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خبر دی محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ زار زار گریہ کیا اور فرمایا کہ ابھی ہادیٔ میرے اس بندہ کو عالم رُویہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ تم پاک پتن شریف میں آجاؤ اوسی وقت یہ بندہ فرید فرد بابا رحمتہ اللہ علیہ کا روانہ ہوگیا۔

# ۱۳۱۔ باب سی ویکم

## مَحبُوب الٰہی صَاحب رحمتہ اللہ علیہ بحکم بَاطن سے پاک پتن شریف آنا اور دفینہ ثانی کرنا اور بَابِ جَنَّت کا حکم سَرورِی صلی اللہ علیہ وسلم سے داخلے کے واسطے صَادر ہونا واسطے مَغفِرَت اُمت جناب سَیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب نِطَاب مقناطیسُ الوَحدت میں ۲۱ باب اور ۲۷ فصل کے اوّل میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب وصل ہونا ذاتِ اَحدیّت میں ہادیؒ برحق کا بندہ کو اطلاع ہوئی تو اوسی وقت یہ بندہ فرید فرد قطب عالم اغیاث بندر حمتہ اللہ علیہ کا اسم اعظم چشتیہ پڑھتا ہوا پہلے درگاہ جناب شیخ وشاہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں پونچ کر بعد قدم بوسی مزار اقدس کے پائیں میں بیٹھ کر مراقبہ کیا بعد گزرنے درجہ فناء ثلاثہ کے بنا روضہ کی حکم باطن سے معلوم کرا کر علم دے دیا گیا یہ بندہ فرید فرد بُابا کا ایک ساعت کے عرصہ میں بُبرکت اسم اعظم شریف کی ٦۔ محرم ٦٦٣ ہجری المُقدَّس کی پاک پتن شریف میں درگاہ معلیٰ ہادی برحقؒ اپنے سے قدم بوسی حاصل کری اور تمام صاحبزادگان و برادران طریقت کی دل جوئی کر کے پونچتی ہے اوسی وقت حسب القاء والہام باطنی کے بنیاد روضہ مُنوَرہ کی شروع کر دی گئی اور ہر خشت پر گیارہ ختم قرآن شریف کے کرا کر تعمیر شروع کرائی کہ ہزار ہا انسان و جناّت صاحب خلافت وصاحبِ تصَرّف کے مرید ہادیؒ برحق میرے کے حاضر ہو گئے تھے چنانچہ دہم محرم تک ہر چہار دیوار تیار ہو گئی دسویں محرم کو وقت عصر قبل از نماز جسد مقدس اپنے مولائے برحق ہادی مطلق رحمتہ اللہ علیہ کا جائے امانت سے باادب تمام نکال کر خُوشبُو سے مُعطّر کیا اور وہ خوشبو میرے مولائے برحقؒ کے واسطے ایک فرشتہ نصف شَب کو وقت جائے دفینہ ثانی کے رکھ گیا تھا اے بابا لوگو دوبارہ نماز جنازہ کی بحکم الہام والقا سَروری صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھی گئی اوس وقت میں تمام ارواح انبیاء

اولیاء خصوص جناب رسالت مآب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع صحابہ کرامؓ و بزرگان چشت اہل بہشت وقادریہ عالیہ وغیرہ جمیع سلاسل کے حاضر ہوئے اور خلفاء انسان وقوم جنات و بادشاہ ذُوالجنّان بری و بحری بھی تمام جنّات کولیکر حاضر ہوئے اور علاوہ اس کے کئی طرح کی مخلوق جن کو فیض میرے ہادی مطلقؒ سے پونچا تھا حاضر تھے اور عوام الناس شہر پاک پتن شریف وگرد ونواح بھی ہزارہا جمع تھے نماز جنازہ پر حضرت کلاں جناب شاہ محمد قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بجسم روحانی رونق افروز بحکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئے تمام شریکان خاص نے معائینہ حضرت موصوفہ کا کیا اوس وقت اس بندہ نظام الدّین فرید فردؒ کے نے بحضور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیش ارواح مقدّسہ کے عرض کیا کہ اس وقت جو خاص لوگ اُمّت کے ہیں اون کو تو رویئت حضور کی حاصل ہوگئی ہے لیکن جو عوام اُمّت حضور کی سے حاضر ہیں اگر کشف عالم مِثال کا تمام کے نصیب ہو کر زیارت جمال سُروری صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہوں تو کمال بخشش اور نوازش حضور کی ہے ارشاد ہوا کہ نظامؒ بعد تدفین کے یہ امر وقوع میں آوے گا با ارشاد ارواح جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وَجُود ذِی جُود ہادی مطلق رحمۃ اللہ علیہ کا واسطے آداب وتعظیم کے بقدر یک بالشت زمین سے بلند کراگیا چنانچہ تمام ارواح انبیاء واولیاء نے دست مُبارک سے شامل ہو کر جائے امانت سے رواں ہوئے نعرہ فریدیہ بحکم باطن محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین محبوب رحمۃ اللہ علیہ ''اللہ محمدؐ چہار یار ہادی قطب فرید قطب قطب عالم اغیاث ہند شاہؒ شکر گنج'' زبان سے کہتے ہوئے رواں ہوئے اور سر مبارک کو ارواح پاک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا تھا دروازہ بہشتی سے داخل ہو کر داخل لحد میں جس جگہ اب مزار مقدس واقعہ ہے حجرہ خاص جس میں عبادت و خلوت میں مصروف رہے اس فقیر بندہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے داخل کیا اور خشت پختہ وخام جس پر ہر ایک پر گیارہ گیارہ مرتبہ کلام مجید ختم کیا گیا تھا مرقد شریف کو درون وبیرون سے تعمیر کیا اور تختہ سنگ ہائے موسیٰ موجودہ مذکورہ کہ جس پر درود شریف چشتیہ واویسیہ شریف کندیدہ کیا ہوا تھا اوپر دی گئی اور پائیہ انداز کو دیوار سنگ سرخ وخشت قریب دوہ درعہ کے بلند اور ہر چہار طرف دوہ درعہ کشادہ کر کے بنیاد مرقد کا قائم کر دیا اس عرصہ میں نور پاک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرقی دروازہ سے جو پنجرہ تھا

اور بحکم ارواح جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑا کر دیا تھا جس کو اُب نُوری دروازہ بولتے ہیں نُورِ پاک حضرت کے گزرنے اوس دروازہ سے تمام نُور ہائے ارواح پاک باہر آن کر شمالی دروازہ جواب پنجرہ ہے قیام پذیر ہوئے اور ارشاد والقا باطنی سے اس بندہ فرید فردؒ بابا کو بنیاد مرقد روضہ شریف کی تلقین فرماتے رہے جب تدفین سے فراغت کلی حاصل ہوئی تو ارواح ہائے تمام صاحبان مُتصل گوشہ روضہ اب جس جگہ حجرہ خورد تیار ہے جس کو قدم رسول صلی اللہ علیہ وسلم بولتے ہیں قیام فرما کر خصوص نُور ارواح مقدسہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بندہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حکم ہوا کہ اے بابا نظامؒ بشارت مغفرت کی تمام مؤمنین ومومنات گروہ انسان وجنات کو با آواز بلند سنادو کہ جو مُتنفّس اس دروازہ پائیہ انداز فرید فرد زہد الانبیاء قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ سے داخل ہوگا امان پاوے گا اور مغفرت حاصل ہوگی اور یہ کلام یعنی حدیث زبان مبارک سے فرمائی۔ مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْبَابَ اٰمِنًا (حدیث) اس حکم باطنی کی تم منادی کر دو یہ تمھاری آواز شرق سے غرب تک بوساطت نجباء و نقباء اہل خدمت باطنی کے پوہنچ جاوے گا اور اس وقت جو حاضرین ہوں گے سہ ساعت کے عرصہ تک تمام کو انکشاف عالم مِثال و عالم ارواح کے خواص عام کو ہوگا اور مُغفرت مَستُورات کے واسطے زیارت حاصل کرنی شمالی دروازہ سے ارشاد سَروری صلی اللہ علیہ وسلم ہوا جو پنجرہ تیار کرایا گیا اس واسطے جب روضہ تیار کرایا گیا تو دیوار واسطے پردہ مستورات کے کر دی گئی کہ مستورات اوس جگہ سے مغفرت اور فیض حاصل کریں تب اس بندہ نظام فرید فردؒ کے نے مسجد کے مینار پر کھڑا ہو کر تین دفعہ دستک کری اور حکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم بجالایا چنانچہ تمام دور نزدیک کے لوگ دوڑے زیارت کے واسطے غرض جب رُوئیت عالم مثال کا تمام حاضرین وزائیران پر مُنکشِف ہوا تو تمام اہل محفل پر تحیّری وسکتہ کا عالم ہوگیا اوس وقت بندہ اپنے ہادیٔ برحق کے نے بحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم اسم مبارک حضرت فرید فرد ہادی مطلق رحمۃ اللہ علیہ کا باینطور تلاوت کر کے سب خلق اللہ پر فَف کر دیا اسم مبارک یہ ہے۔ یَاحَضْرَتْ شاہ وَشیخ فَرِیْد فَرْد قُطْبِ عَالَمْ اَغْیَاثُ ہِنْدِ مَدَدْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی (حدیث) بیست و یک بار پڑھ کر دم کیا حال مُتحیّری سے ہوش میں آئے اور فریدؒ فریدؒ زبان سے کہتے ہوئے مرقد

مبارک کی طرف دوڑے اور آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کیا یہ بندہ اپنے ہادی برحق رحمتہ اللہ علیہ کا داخل خاندان سلسلہ فریدیہ چشتیہ عالیہ کو اجازت دیتا ہے اس اسم مبارک کی کہ اگر کوئی شخص سلسلہ والا حال جان کندن میں جتلا ہوا اپنے فعل وضمیمہ سے تو دوسرا اوس کا برادر طریقت والا اکیس بار یہ اسم مبارک پڑھ کر نف کرے گا تو وہ داخل بہشت ہوگا اے بابالوگو تم سب نے سنا ہوگا کہ داخل خاندان چشت داخل بہشت اب اس جگہ بندہ مصنف کتاب ہذا بخدمت طالبان طریقت کی عرض پرداز ہوتا ہے کہ خدا پاک دو شخص کے واسطے وعدہ بہشت کا اپنے فرقان مجید سورت فجر میں فرمایا ہے ایک تو داخل ہونے والے بیچ صحبت وبرزخ اولیاء اللہ کو چنانچہ۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ معنے:۔ ثابت ہے دوسرا روکنے والا وہٹھار کھنے والے خواہش نفسانی کو چنانچہ سورت نازعات میں فرمایا۔ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ جس نے ہٹھار کھا آپ کو خواہش ہائے نفسانی سے پس اوسی کے واسطے بہشت بلند ہوگا۔ اے عزیز اس میں دونوں حکم آیات شریفہ کا ثابت ہو جاتا ہے یعنی جب ارادہ نیک نیت سے زیارت کے واسطے کر کے روانہ ہوا تو زمرہ اولیاء اللہ میں شمار کیا گیا اور جب گھربار عیال اطفال اور جو جو تعلقات نفسانی خواہش ہائے کے ہیں ترک کر کے محض واسطے خوشنودی ورضامندی دوستان خدا پاک جل شانہٗ وواصلان ذات اَحدِیّت کے تکلیف ورنج اوٹھا کر جاتا ہے جو وہ عین خوشنودی ذات باری تعالیٰ کی ہے کیونکہ خاصان خدا تعالیٰ کی یاد عین یاد الٰہی ہے جیسا جناب مولانا روم صاحبؒ عارف باِللہ نے کیا اچھے ابیات تعلیم کی فرمائی ہے مثنوی شریف میں۔

## مثنوی

| | |
|---|---|
| اتصالے بے تکیف بے قیاس | ہست رَبُّ النَّاس رابا جان ناس |
| اتصالے کہ نگنجد درکلام | گفتنش تکلیف باشد والسّلام |
| پیش مَن آوازت آواز خُداست | عاشق از معشوق حاشا کے جُداست |
| چونکہ باحق متصل گردیدہ جان | ذکر آن اینست و ذکر اینست آن |

اس مقام پر اگر طالب صادق فرید فریدؒ کہے تو بھی روا ہے اگر فرد فردؒ کہے تو بھی جائز کیوں کہ جب اتصال بے کیف و بے وہم و قیاس ہوا تو ذکر اس کا اوس کا ہے اور ذکر اوس کا اس کا ہے کیونکہ حرف و نام

میں ذات نہیں ذات اس کی وہم وخیال ونیّت میں ہے جیسا قدسی حدیث شریف۔ یَاعَبْدِیْ اَنَا مَعَكَ وَاَنَا ظَنُّكَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ ○ معنے:۔اے بندے میرے میں نزدیک گمان ووہم تیرے کے ہوں جس میں پکاریں توں: لیکن سوائے عارف کامل کی تعلیم کے سوائے یہ نکتہ فہم میں نہ آسکے گا جب تک کوئی کامل نہ سمجھاوے گا۔اے عزیز جانے والے واصلان ذات صمدیّت کے پاس ترک کر کے خواہش ہائے نفسانی مرد ہو یا عورت کو وعدہ بہشت و مغفرت کے ہونے میں کچھ شک نہیں اور جو شک وشبہ لاوے عین ضلالت وگمراہی سے خالی نہیں کیونکہ وہ قرآن حدیث کا منکر ہوا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا سگ اصحاب کہف کا بہشتی ہونا صحبت واصلان ذات سے قرآن شریف کے ساتھ ثابت ہے اور اگر انسان اشرف المخلوقات علاوہ امت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مؤمنین مومنات کو باارشاد باطن وبحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ محبوب الٰہی محمد نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ جن کی محبوبیّت کی تعریف تمام اولیاء وعلماء متقدمین ومتاخرین بیان کر رہے ہیں خصوص اس زمانہ کے علماء اجل شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی میں زیر شرح سورت اَلَمْ نَشْرَحْ صَدْرَكَ میں فرمارہے ہیں محبوبیّت کی تعریف تو وعدہ بہشتی ہونے اور مغفرت حاصل کرنے میں کیا شک ہے کیوں کہ اون کا قول فعل سوائے الہام ووحی کے نہیں ہوتا خطاء وسہو سے وبے خوف ہے جس نے آرزو نفسی کو ترک کیا چنانچہ روم صاحب مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

## ابیات

باد در مردم ہواؤ آرزو ہست　　چوں ہوا بگذاشتی پیغام ہوست

اَلْمُؤْمِنُ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ شدہ　　از خطاؤ سہو ایمن آمدہ

حدیث شریف کا ترجمہ۔ اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَتَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ○ ۔ پرہیز کرو فراست مؤمن سے جو وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ پاک کے۔روم صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

## ابیات

لوحِ محفوظست او را پیشواء　　از چہ محفوظست محفوظِ از خطاء

آنچہ تو در آئینہ بینی عیاں　　پیر اندر خشت بیند بیش آزان
وحی دل گیرش کہ منظر گاہ اوست　　چون خطا باشد چو دل آگاہ اوست

لیکن جس کو خدا پاک اپنی طرف بلانا ہو رجوع کرا دیتا ہے اپنے نبی ولی کی تابعداری کی طرف اور جس کو گمراہ کرنا ہو اوس کے دل میں ڈال دیتا ہے اپنے دوستان اور واصلان کا بُغض وعداوت مثل ابلیس کی وابوجہل کی وہ محروم رہتے ہیں جیسا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اچھا مثنوی شریف میں فرمایا ہے ۔

## ابیات

تاتو مے بینی عزیزان را بشر　　وانکہ میرث ابلیس ہست آن نظر
گر نہ فرزند بلیسے اے عنید　　پس بتو میراث آن سگ چون رسید
ہر کرا افعال دیو وددو بود　　با کریمانش گمان بد بود
چون خدا خواہد کہ پردہ کس ورد　　میلش اندر طعنہ پاکان بود
در خدا خواہد کہ پوشد عیب کس　　کم زند در عیب معیوبان نفس
اے بسا عالم ز دانش بے نصیب　　حافظ علمست آن کس بے حبیب

سورت الشوریٰ میں خدا پاک فرماتے ہیں اَللّٰہُ یَجْتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ معنے:۔ اللہ پاک کھینچ لیتا ہے طرف اپنی جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اوس شخص کو کہ رجوع کراتا ہے۔ جس کو ذات باری تعالیٰ نے اپنی طرف بلانا ہوتا ہے اوس کے دل میں اپنے نبی ولی کے برزخ ہائے کی انس پیدا کر دیتا ہے اور جس کو نہیں اوس کو نہیں ۔ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ ○ پیغام رساں پر پیغام پونچانا اور صاحب خلافت پر اطلاع دینا واجب آگے جیسا اختیار کسی کا ہو کرے ناصح پر زبان ہلانی فرض ہے طول یہ کلام ہوگئی ہے اب مطلب کی طرف آنا لازم ہے۔

# ۳۲۔ باب سی و دوئم

## دستارگی سجادگی کی صاحبزادہ شاہ محمد بدرُالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ولائیت سُلیمانی کو محبوبِ الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پہنانا اور رسوم ہائے عرس جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مُقرر کرنا۔

روائیت مکتوب نُقُوش فریدی کے ۳۷ باب و ۱۲ فصل کے شروع میں جناب شاہ محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب محبوب الٰہی سلطان المشائخ محمد نظام الدین دہلوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ دفینہ ثانی کے واسطے پاک پتن شریف میں تشریف لائے اور جس وقت جسم مبارک حضرت جناب بابا صاحب قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ تیار ہو گیا اور تجویز دفن کی ہوئی تو خود بخود محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرزند فقیر حجرہ مخدوم پاک سے باہر آن کر اول تو اس فقیر کی قدم بوسی کی اور بعد کو حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی صاحب و محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی کرا چاہتے تھے کہ حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے سینہ سے مَس کیا حتیٰ کہ دو قلب اور ایک جان ہو کر گریہ وزاری ایسے ہوئے کہ کچھ حد بیان نہ تھا اور حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بار بار زبان مبارک سے یہ فرماتے تھے کہ اے مولائے منؒ اس فرزند کو حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہادی برحقؒ میرے نے محبُوبیّت اور مخدُومیّت کا درجہ عطا فرما کر مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ سا کر دیا ہے اور فرماتے تھے کہ اس صاحبزادہ کی اوصاف سے جو ہادی مطلقؒ میرے نے مجھ کو آگاہ کیا ہے مجھ کو خبر ہے اور جو کچھ شفقت اس پر تھی دوسرے پر نہ تھی یک پاس کامل ہزار ہا انسان اور جنات اور اقطاب اور اغیاث اور نقباء اور نجباء اور رجال الغیب اس قدر حاضر تھے اور گریۂ جذب قلب سے جاری تھا کہ تمام احاطہ زمین اَشک سے تَر ہو گئی تھی اور بعد دفینہ جسم مبارک حضرت شاہ و شیخ فرید فرد گنج شکر بابا محمد مسعود

العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کے پھر علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ حجرہ شریف صابریہ میں جا بیٹھے یہ حال صابرؒ ثانی کا حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ دیکھ کر فرمایا مجھ کو کہ آپ صاحبزادہ صابرؒ ثانی کو بیعت اِرادت سے مشرف فرماکر تعلیم برزخ صغرا کی کردیں بعد کو اس بندہ مخدومؒ نے عرض کی کہ حضرت اوّل رسم سجادہ نشینی کی ادا فرماویں بعد کو یہ امر بھی آپ کے سامنے ہی ہو جاوے گا۔ یازدہم محرم ۱۲۶۴ ہجری المقدس بوقت بعد نماز فجر پہلے بہشتی دروازہ پر تراشہ دیا گیا اور بعد غسل کے خرقہ بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا گُل اَرمنی رنگ گلی میں اور کفنی فریدی سبز رنگ محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پہنائی اور تاج سر پر رکھ کر اندرون مرقد مبارک کے محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ لے جا کر بارہ رکعت استغفار و توبہ کے نفل پڑھوائے بعد فاتحہ کے اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ و قل شریف یک یک بار و سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار پنج بار پڑھا کر پائیں مزار کے بعد برابر قلب مزار کے بٹھلا کر تلاوت قرآن شریف و حرز یمانی شریف پڑھا کر پائیں مزار کے بٹھلا کر بیعت روحی بابا صاحبؒ سے فیض یاب کرایا اور شریعت طریقت حقیقت و معرفت کی کلمہ پڑھا کر بیعت جُبل سے مالا مال کرا کر خلافت نامہ سجادگی ظاہری و باطنی جناب بابا صاحبؒ تمام حاضرین کو مطلع کر دیا اور دستار سبز جناب بابا صاحبؒ کی ہفت پیچ ہر پیچ پر اجابت دعاء حرز یمانی شریف کی پڑھ کر دم کیا اور پہنا دی اور اوپر دستار زعفرانی جو جناب بابا صاحبؒ متبرکات جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لائے تھے معرفت جناب پیران پیر صاحبؒ مکہ معظمہ سے جو قصّہ ابتدا کتاب ہذا میں تحریر ہو چکا ہے باندھی اور عمامہ زعفرانی قریب سات ہزار کے رنگ شدہ پہلے محبوب الٰہی تیار کرا لئے تھے۔ پہلے مزار بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر رکھ کر محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اس بندہ مرشدی نے بڑھایا اور کفنی فریدی رنگ سبز گلے میں ڈالی بعدہ تمام برادران و برادرزادگان و تمام خلفاء انسان و جنّات کو وہ عمامہ زعفرانی و کفنی ہائے حسب الارشاد محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ عطا کئے گئے اوس وقت ایسا عالم محبوبیت اور مخدومیت کا صاحبزادہ صاحب شاہ محمد بدر الدین صاحب سلیمانی ولائیت رحمتہ اللہ علیہ پر محبوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں وارد تھا کہ تمام مخلوق فدائے و قربان ہو رہے تھے اور ہر تمام حُضّار مجلس کی زبان پر تھا کہ یا محبوبِ عالمؒ و یا مخدومِ عالمؒ۔

## بیت قصیدہ ۰ (تعریف امیر خسرو صاحبؒ)

زہے شان بدرؒ روشن کہ محبوبؒ شد دو عالم　　　مخدومؒ جن وانساں چہ ظہور فرد عالمؒ (یعنی باباصاحبؒ)

بعد کو اس فقیر نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ بندہ مرشدی نے محراب گوشہ روضہ اقدس برابر قلب مزار کے مسند جناب ہادی برحق باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ پر صاحبزادہ محمد بدرالدین کو بٹھلا کر اول اس فقیر نظام الدینؒ بندہ فرید فردؒ کے نے پانچ روپیہ نذر گذرانی اور بعد کو سب خلفائے حاضرین انس و جن نے نذر گذرانی بعد کو اس فقیر نظام الدینؒ نے ۲۷ من پختہ شکر سفید منگوا کر ختم پڑھوا کر ہاتھ صاحبزادہ صاحبؒ سے تقسیم کرادی جب کہ روضہ اقدس سے رسومات ادا کر کے سجادگی کی باہر آئے تو ایک قوم جنات ہوائی و آبی ہزار ہا خوان سر پر رکھے ہوئے حاضر ہوئے اس بندہ مرشدی نے اون جنوں سے دریافت کیا کہ بابا یہ تم کیا لائے ہو انہوں نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ حضرت یہ ۷۵ ہزار خوان جلّہ حلوہ شیریں سے ذُوالجنّان بادشاہ بحری مرید باباصاحبؒ کا لایا ہے حضرت جناب شاہ و شیخ فرید فرد بابا محمد مسعود العالمین گنج شکر عاشق و معشوق ذاتِ اَحدیت شہنشاہ ولائیت درجہ زہد الانبیائی و فردیت قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کے فاتحہ کے واسطے اور یازدہ روز تک متواتر اسی طرح سے لایا کریں گے اور سات ہزار خوان مشتری کے اور تین ہزار خوان خُرمہ رُطب کے قوم جِنّات سے تین روز تک یہ بھی متواتر لایا کریں گے حضور پُرنور قبول فرماویں اس فقیر نظام الدینؒ بندہ فرید فردؒ کے نے حضرت جناب صاحبزادہ صاحب محمد بدرالدین شاہ ولائیت سلیمانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں حاضر کر دیئے گئے اون صاحبزادہ صاحبؒ کے ہاتھ سے پہلے شربت کرا کر شکر سفید و قند ارواح پاک اِمامین شہیدین شہنشاہ درجہ شہادت ختم دلا کر تقسیم کرایا اور بعد اوس کے جملہ اشیاء لائے ہوئے ذُوالجنّان بادشاہ پر ختم دلا کر تقسیم کرائے گئے بعد ظہر کو راگ شروع ہوا اور اس فقیر بندہ مرشدی کو کیفیت وَجدانی نے منہ دکھلایا اور اوس شوق میں یہ فقیر سہ دفعہ مزار مُقدس اپنے مولاءؒ کی طرف گیا اور پھر آیا سماع خانہ میں اور اوسوقت صاحبزادہ صاحبؒ موصوف نے کوڑیاں منگوا کر میرے اوپر سے نِثار کیں اور اون حضرت کو بھی وجد طاری ہو گیا اور عوامُ النّاس نے جو کوڑیاں لوٹیں تھیں اونکو بھی کیفیت حاصل تھی حتیٰ کہ سب کے سب بے

ہوش ہو ہو کر زمین پر گر گئے نماز مغرب کیوقت ہوش درست ہوئی غرض بعد نماز عصر کے اس فقیر بندہ اپنے ہادی مطلق نے بہت جلدی کھچڑی فریدی جو خواص فرمان جناب بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہے ۳۵۷ باب ۱۲ فصل مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیّت شریف میں تحریر ہے جو بعد انقلاب وجود فقیر کے فاتحہ اس طور سے دلادی کھچڑی اصغری بطور فاتحہ پنجم ہر ماہ بوقت عشاء و شام۔

برنج ۱ ثار۔دال نخود ۳ ثار۔نمک لاہوری ۲ تولہ۔ترشی لیموں ۳ ثار۔روغن زرد ۱ ثار۔شکر سفید ۱۲ ثار۔لونگ ۵۷ عدد۔الائچی سفید ۱ تولہ۔زعفران ۲ ماشہ۔ودر پنجم محرم دن گنہہ یہی اشیاء کا وزن اضافہ کیا جاوے یازدہ حصہ تیار کر کے ختم دلادے وزن شاہ جہانی واسطے فوائد عام کے بندہ مُصَنِّف نے تحریر کیا ہے کہ جس کو خدا پاک توفیق رفیق کرے وہ ختم دلادے۔محبوب الٰہی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ کھچڑی فریدی تیار کرا کر سکوری یعنی پیالی ہائے گلی میں رکھوا کر بہشتی دروازے پر لے جا کر برابر سکورین میں رکھوا دیا گیا اور گلاب کے پیالہ گلی میں ۳۰۰ عدد اور عطر اور گل کیکی ولوبان مہیا کر کے ختم پڑھوایا اور تقسیم اہل بیت اور حضرت کے خلفاء اصغرین وصاحب مجازون کو وعوام الناس کرائے گئے بعد اوس کے صاحبزادہ محمد علاؤالدین صابر ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت ساتھ شاہ محمد بدرالدین سلیمانی ولائیت رحمۃ اللہ علیہ کے روبروئے اس فقیر نظام الدینؒ بندہ فرید فرد صاحبؒ کے کری گئی اور شغل برزخ صغراء کی تعلیم کر کے متصل مزار انور جناب بابا صاحبؒ کے بٹھلا دیا اور تمام اہل اللہ موجودہ نے مبارکبادی حق حق حق یا فرید حق بعد خلافت سجادگی کے اس فقیر بندہ فرید فرد کے نے بخدمت صاحبزادہ صاحب محمد بدرالدینؒ کے وصیت کی کہ آپ اب جناب پیرانِ عظام و جناب بابا صاحبؒ کی طرف سے دیوان یعنی مَدَارُ المُہَام ظاہری باطنی امورات کے ہوئے آپ کو لازم ہے کہ ارشاد و تلقین امورات شریعت طریقت مؤمنین مؤمنات امت شہنشاہِ دوسرا و خدمات برادرانِ جدی ولواحکان و مسافران و مہمانان درگاہ فریدیہ عالیہ کی میں بدل و جان مصروف رہنا بعد اوس کے فقیر نظام الدینؒ کو حکم باطن سے ہوا کہ اے محمد نظام الدین محبوب الٰہی باباؒ اب تو مخفی طور سے دہلی کو چلا جا یہ صاحبزادہ محمد بدرالدینؒ سب بندوبست کر لے گا بموجب فرمان اپنے ہادی مطلق کے بارہویں محرم شریف روز سہ شنبہ بعد نماز فجر مخفی طور سے دہلی کو واپس

روانہ ہوااسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوادہلی میں اپنے حجرہ میں داخل ہوگیااور بدستور حجرہ بند کرلیااور کسی کو میرے پاک پتن شریف جانے کا بجز صاحب باطن عام کو علم نہ آیا فقط اور باقی رسومات عیدین وعرس وغیرہ دائم سال ۶۶۵ ہجری میں بعد تیاری روضہ شریف کے مقرر ہوئیں جن کا ذکر کتاب گلزار فریدی مصنف بندہ مؤلف کتاب ہذا میں درج ہیں بدستور تحریر ہیں اور تا اس زمانہ تک مروج ہیں مقرر ہوئیں جو تمام اوس کتاب میں ساتھ شرح کے تحریر ہیں محبوب الٰہی صاحبؒ اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد میرے آنے کے صاحبزادہ صاحب محمد بدرالدینؒ نے چاہا تھا کہ روضہ مقدسہ کو تیار کریں لیکن اون سے نہ تیار ہو سکا قدرے عمارت اوپر دیوار ہائے کے تعمیر فرمائی وہ عمارت گر پڑی مجبور ہو کر چھوڑ دیا اے بابا لوگو یہ امر اس فقیر نظام الدینؒ بندہ جناب فرید فردؒ ہادی برحق کو حکم باطن سے ہوگیا تھا کہ نظام الدین بابا اس فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت شاہ محمد قطب الدین صاحبؒ کے روضہ کی تعمیر اور رسومات ختم و دستار بندی سجادگی کی تیرے ہاتھ سے ہوگی اے بابا لوگو شیخ مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کا فرمان لوح محفوظ ہوتا ہے اپنے بندہ خاص کیلئے لیکن اے بابا لوگو یہ کلمہ ہدائیتؔ یہ بندہ اپنے مولاؔ کا برحق کا کہتا ہے جو شخص مرید اپنے شیخ مرفوع الاجازت کو سمجھ لے کہ سوائے اس کے دوسرا کونین میں میرا حامی و مددگار نہیں ہے گا بعد کو وہ شیخ مرفوع بھی اوس کو جان لیتا ہے کہ سوائے اس بندہ خاص کے کونین میں میرا اور کوئی بندہ خاص نہیں ہے گا یہ معاملہ عقیدہؔ ہے جب یہ برزخ شیخ کو قائم کرتا ہے تو درجہ الوہیّت ذات میں فناء حاصل ہوتی ہے جب اوس کے سوائے غیر کی طرف التجا کرے تو شرک میں داخل ہوا یہ عقیدہ کی بات ہے جب خدا پاک جل شانہٗ اس کو حال نصیب کرتا ہے تب یہ امر ظہور میں آتا ہے اسی واسطے قال میں لانا ممنوع ہے لیکن واسطے تعلیم مُبتدّیان کے یہ مسئلہ بیان کیا گیا مصنف کتاب نے تحریر کیا کتاب ہذا میں جیسا وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عارف باللہ نے ہندی زبان میں فرمایا ہے۔

## بیت

شیشے دی مِثال مَربیؔ جے توں سمجھ کھلوویں شیشے دے وِچوں کی کجھ دِسدا جیسی صُورت ہوویں
کامِل صِدق نہ ٹلّے تیرے کی دُوس مَربی نُوں دِیوین وارثؒ ہندو پتھر نُوں جن اللہ پاون اوین

# ۳۳۔ باب سی وسویم

درب بیان تعداد خلفاء جن وانس جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ و ہر ہر مرتبہ ایشان۔

مکتوب نطاب سرِ عبُودیت شریف میں ۱۱ باب ۷۹ فصل آخیر میں مندرج تھا اوس جگہ سے قلم بند کیا گیا جناب بابا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت جناب خواجہ قطب الدین صاحبؒ سے بحکم باطن ۷۲ ہزار جن خلفاء اور اقطاب ہوئے ہیں جن کی کچھ قدرے قلیل تفصیل کی جاتی ہے اب ان میں سے خلفائے اکبر کی اور اصغر کی تعداد بیان کرتا ہوں معہ بنام نامی علاوہ صاحب مجازون کے خلفائے اکبر پنج ہوئے تفصیل نام۔ ۱۔ أظمز فُوش دمشق میں ہے ۲۔ مُور غنُوق اصفہان میں ہے ۳۔ یُودِی قَومش ترکستان میں ہے ۴۔ مَز قندوش جدے میں ہے ۵۔ فُرغَز توش دہلی ہندوستان میں ہے تفصیل خلفائے اصغر جنات یہ ہے۔ ۱۔ نوُرِح بَرش ۲۔ غُز دِیتُوش ۳۔ شِقُر و بُغض ۴۔ ظہا فرغُوش ۵۔ فِرطِیقُوش ۶۔ وَغمُوش ۷۔ تحُیُوش ۸۔ بَمَاتَش ۹۔ رَمَا غَش ۱۰۔ مَبلا غوش ۱۱۔ شُغَر الطُوش ۱۲۔ کَغرَ افُوش ۱۳۔ رَذ غَ فِسَش ۱۴۔ ضُحَاش ۱۵۔ نَغرُوش ۱۶۔ قُز جُوع'' ۱۷۔ بقُض ش ۱۸۔ اَبقَاش ۱۹۔ جَنُمُوق ۲۰۔ غُفرا جُوق ۲۱۔ طِرغَن۔ اوپر جو کہ خلفائے اکبر تحریر ہیں پانچ تو اقلیم ہائے میں موجود ہیں اور ارشاد طریقت کا اون سے اپنی قوم میں جاری ہے اور یہ جو زیر اکبروں کے اسم لکھ گئے ہیں سات توریون ہندوستان میں ہیں اور سات سادہ فروش ہیں یہ صاحب سات اقلیم پر مُنقسم ہیں اوران سے بھی طریقہ ہائے جاری ہیں لیکن اون کی قوم میں یہ اکیس اپنے اپنے علاقہ میں مقرر ہیں اور تعداد صاحب مجازون کی اکیس ہزار نوسو چوہتر کی تھی طول کے واسطے قلم بند نہیں کیا جو اس کتاب میں طول ہوتا تھا اور انسانوں میں خلفاء کل کی تعداد ۹۰۰۰۰ ہزار ان میں سے دو خلیفہ اکبر الکبائیر شہنشاہ ولائیت حَمان صِفات ہوئے اور باقی اکبر اپنے اپنے سلسلہ اجازت یافتہ میں اور دیگر اصغر ہوئے ہیں۔ ۱۔ حضرت جناب بادشاہ دو جہاں مخدوم علی احمد صابر صاحب کلیری شاہ ولائیت رحمتہ اللہ علیہ ۲۔ حضرت جناب سلطان المشائخ

محبوب الٰہی ومحبوب خلق اللہ محمد نظام الدین بَدَایُونی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۳۔ محمد بدرالدین اسحاق مریدؒ و داماد جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ ۴۔ محمد بدرالدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی فرزندار جمندؒ باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ ۵۔ محمد شہاب الدینؒ بن باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ ۶۔ محمد نظام الدینؒ بن باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ ۷۔ محمد یعقوبؒ بن باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ ۸۔ محمد نصیرالدین معروف شیخ نصراللہؒ بن بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ مُتَبَنّٰی بیٹا ۹۔ محمد جمال الدین ہانسوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۰۔ شیخ علی حسینؒ سیالکوٹی ۱۱۔ شیخ محمد سراج الدینؒ ۱۲۔ شیخ عارف دہنی صاحبؒ ۱۳۔ شیخ جمال اللہ عاشق کابلیؒ ۱۴۔ حضرت نَجِیبُ الدِین مُتَوَکِّل برادر باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۵۔ شیخ عارف سیستانی ۱۶۔ شیخ احمد زکریا سندھیؒ ۱۷۔ شیخ دہاروحمید اصغرؒ ۱۸۔ زینؒ دمشقی ۱۹۔ شیخ علی محمد شکرریزؒ ۲۰۔ شیخ محمد علی غیاث شکر بارانؒ ۲۱۔ شیخ صدرالدینؒ دیوانے جن کو باعث کمال کیفیت جذب کے واسطے پاک پتن شریف میں رَین بَانُوالہ پیر کہتے ہیں اور یہ بزرگ جناب باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کے تھوک منہ میں لینے سے فاضل اُجل ہو گئے تھے پاک پتن شریف شہر کی شرق کی جانب مزار ان کے ہے۔ ۲۲۔ سید مقیم کرمانی صاحبؒ ۲۳۔ شیخ شہاب الدین غزنویؒ ۲۴۔ مولانا فصیح الدّین لکھنوتی ۲۵۔ شیخ حافظ عبداللہ شاہؒ ۲۶۔ شیخ نیاز الدینؒ برادر شیخ غریبؒ ۲۷۔ شیخ محمد یوسف شاہؒ ۲۸۔ مرزا برہان الدین صوفی ہانسویؒ ۲۹۔ محمد جمال الدین بدری محمد شاہ غوریؒ ۳۰۔ مولانا محمد نعیم ملتانی وا۳۱۔ مولانا علی قادر بہاریؒ ۳۲۔ شیخ محمد سلیمان نیشاپوریؒ ۳۳۔ سید حمیدؒ سکانی ۳۴۔ احمد شاہ محمود ۳۵۔ غلام وَاحد شاہ صاحبؒ ۳۶۔ محمد سلطان الدینؒ بدخشانی ۳۷۔ محمد عزیز الدین احمدؒ ملتانی ۳۸۔ محمد ظہیرالدینؒ اصفہانی یہ خلفائے اکبر سب سے ارشاد طریقت کا بخوبی تمام جاری ہوا۔ کل اکبر تینتیس اور اکبرالکبائیر دو باقی جملہ اصغر اور آٹھ ہزار نو سو انہتر صاحب مجاز ہوئے اور قطب اکبر واصغر وقطب سادہ گیارہ ہزار ہوئے جس کی تفصیل یوں ہے گی خلیفہ اکبرالکبائیر حنفیہ دو اوّل خواجہ محمد جمال الدین ہانسوی قطب رحمتہ اللہ علیہ دوسرے اکبر احمد شاہ لَارپُوری رحمتہ اللہ علیہ اور اصغر اقطاب وہ یہ ہیں ۱۔ محمد شاہؒ ۲ کریم اللہؒ شاہ ۳۔ ملا ارمؒ ۴۔ اکبر داد خانؒ ۵۔ یوسف شاہؒ ۶۔ رحیم شاہؒ ۷۔ مُکرّم شاہؒ ۸۔ دیدار شاہؒ ۹۔ مُلّا عظیم شاہؒ ۱۰۔ عبدالقادر شاہؒ ۱۱۔ میاں سیف الدین شاہؒ ۱۲۔ سُبحان شاہؒ ۱۳۔ سید احمد

علیؒ ۱۴۔ مرزا ئما گوشاہؒ ۱۵۔ جان عمی شاہؒ ۱۶۔ نعیم شاہؒ ۱۷۔ محمد حنیفؒ ۱۸۔ مُلاّجی شاہؒ ۱۹۔ مُمدد بیگؒ ۲۰۔ امیر احمد خانؒ ۲۱۔ نمود شاہؒ ۲۲۔ میاں غریب شاہؒ ۲۳۔ محمد ستار شاہؒ ۲۴۔ خان محمد شاہؒ ۲۵۔ علی شمشاد شاہؒ ان حضرات کا مفصل احوال بیچ خلافت حضرت شاہ محمد بدرالدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرزند اکبر جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ہذا میں ذکر آگیا ہے مُکرّر اس واسطے کیا ہے کہ بموجب فرمان جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے تفصیل خلفاء کی ذیل میں اکبر دو اور اصغر پچیس کل اکبر و اصغر یہ ستائیس ہوئے خلیفہ اور باقی قطب محاضر اوسط درجہ کے یعنی صاحب مجاذ نو سو تہتر اور قطب سادہ بمنزلت مریدوں کے گیارہ ہزار ہوئے اور کل جن و انس خلفاء و اقطاب کی تعداد بہتر ہزار ہوئی علاوہ ان کے پچیس ہزار غوث سادہ و اکبر و اکبرالکبائیر ہوئے اور تین سو ابدال اور پچتر ہزار نقباء اور بیاسی ہزار نجباء اور ستاراں ہزار ریون اور چونسٹھ ہزار اون کے نائب ہوئے ہیں جن کی کل میزان دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار تین سو ہوئی اور یہ حضرات ولائیت روح جذبیہ کے اس خاندان عالیہ چشتیہ وقادریہ میں مرفوع الاجازت ہوئے ہیں جو حضرت جناب مولا مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے اس فقیر فریدؒ فرد بندہ حضرت جناب خواجہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک چلے آئے ہیں اور روز قیامت تک یہ سلسلہ میرے طریقہ میں چلا جاوے گا واسطے انتظام اُمورات دُنیاوی کے حضرت مہدی علیہ السّلام تک اور محمد بدرالدین ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ کو بحکم باطن کے وبا ارشاد سروری صلی اللہ علیہ وسلم اویسیہ شریفہ خلیفہ اکبرالکبائیر کیا ہے گا سلسلہ غوثیہ اور قادریہ میں اکبر دو ہوئے۔ اوّل محمد شمش الدین ترک رحمتہ اللہ علیہ اور دوم۔ محمد بدرالدین ولائیت سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ فرزند فرید فرد بابا رحمتہ اللہ علیہ بحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کہ سلیمانی ولائیت کا رتبہ یہ ہے کہ تمام مخلوق زیر حکم ہو۔

# ۳۴۔ باب سی و چہارم

## دربیان حرز یمانی شریف دُعاء کی اوصاف اور جو جو خلفاؤں کو اجازت عنایت کی و بعضی پیش خبری جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمانا و نام ہائے خلفاؤاں کے۔

مکتوب نطاب سرِ عبُودِیّت شریف کے ۱۶ باب اور ۱۳ فصل کے شروع میں فوائد و احوال دعائے حرز یمانی شریف و حرز سیف اللہ کے جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں جو اوّل کلام مجید سے ایک سال یہ دُعاء حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور برکت اس کی سے ترقی اسلام کی ہوئی اسم مبارک اس کے بہت ہیں جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اجازت اس دعاء شریف کی جو فقیر فرید فردؒ بندہ مرشدی کو پیرو مرشد برحقؒ سے حاصل ہوئی ہے اور علاوہ اس کے چند در چند سلسلوں کی اجازت حاصل ہوئی تھی اور جس جس خلفاء اپنے میں کو اجازت حرزین شریفین کی دی گئی اون کی تفصیل یہ ہے اے بابالوگو اس واسطے مکتوب نطاب اپنے سرِ عبُودِیّت شریف میں قلم بند کرتا ہوں کہ جو میرے سلسلوں میں سے صاحب خلافت کو پونچے گا وہ شخص تلاوت حرز شریف کی ضرور کیا کرے گا صاحب خلافت کو تلاوت اس کی لازم ہے تا کہ دینی دینوی مفاد بھی اوس کو حاصل ہوں اور ارشاد طریقت کا اون سے مکمل جاری ہو اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے یہ دعائے ماثورہ نازل ہوئی ہفت دعاء تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پچاس ہزار فائدہ اس کے ظاہری اور باطنی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیئے اور بعد کو فرمایا تھا کہ حضرت سوا لاکھ فائدہ اس کا ہے باقی تمام فوائد اس دعا کے قاری حرز شریف کو بذریعہ القاوالہام کے معلوم ہوں گے پہلے ہی روز جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کر یمن کی طرف دم کیا چنانچہ انہوں نے پہلے ہی سب سے اسلام قبول کیا اور ترقی اسلام کی ہوئی اس واسطے نام اس کا حرز یمانی مشہور ہوا تمام صحابہ کرامؓ اولیاء عُظّام صاحب

ولائیت والیوں نے اس کا مجاہدہ کیا اور مشاہدہ حاصل ہوا اس کے فوائد کا کچھ شمار نہیں آیات الٰہی سے یہ دعا ہے اے بابا لوگو جو اس حرز شریف کو ساتھ اجازت شیخ وقت میرے خاندان کے بشرطیکہ وہ مرفوع الاجازت ہو والمرتبہ شہنشاہی ولائیت صفات کشف کونے واقطابے وغوثے اور مدارج حصول سلسلہ روح جذبیہ کے سے واقف وکمال ہووے اوّل اس فقیر فرید فرد باباؒ کو صغر سن کے زمانہ میں کعبۃ اللہ شریف میں والدہ معظمہ ووالد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گیا تھا اور اوس زمانہ میں حضرت جناب پیران پیر صاحب سید عبدالقادر جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حرز شریف صمصام اللہ کی اجازت معہ تعلیم باطنی سے حاصل ہوئی تھی اور تبرکات سروری صلی اللہ علیہ وسلم واسم اعظم جنیدیہ جس کا ذکر کتاب ہذا میں ہو چکا۔ دوم حرز شریف سہروردیہ کی اجازت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پونچی تھی۔ سیوم حرز شریف اویسیہ کی اجازت جناب والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہؒ سے جو ابتدا سے فقیر کی رہبر تھی پونچی تھی۔ چہارم حرز شریف طیفوری کی اجازت بھی کعبۃ اللہ شریف میں ساتھ نعمت باطنی کے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی۔ پنجم حرز شریف چشتیہ مرتضوی شریف قیومی روحی وغوثی معنوی کی اجازت اپنے ہادی برحق مطلق حضرت خواجہ محمد قطب الدین صاحب اوشی کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ساتھ تمام کمال شرح وبست کے عنایت ہوئی تھی اور ششم حرز شریف قلندریہ حنفیہ کی بھی میرے ہادی برحق سے اجازت حاصل ہوئی تھی اور ہفتم حرز شریف غوثیہ وقطبیہ کی شہنشاہ ہند حضرت خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ بن غیاث حسن سنجریؒ چشتی احدیت صرفہ سے مرحمت ہوا تھا ہشتم حرز شریف گرگامیہ وعلویہ کی اجازت حضرت ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ سے وصول ہوا اور پانچ حرز مرتضوی کی اجازت جسم روحانی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے فیض یاب ہوا۔ پانچ حرز شریفین باطنی یہ ہیں۔ ۱۔ ناسوتی۔ ۲۔ ملکوتی۔ ۳۔ جبروتی۔ ۴۔ لاہوتی۔ ۵۔ ہاہوتی یہ محض اولاد فقیر کے واسطے عطا ہوئی تھی اور تینتیس حرز شریفین عالم ارواح مقدسہ سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل ہوئی تھی یہ طفیل ہادی مطلق برحقؒ کے سے اسم مبارک اون حرز شریفوں کے یہ ہیں۔ ۱۔ دعائے سیف اللہ شریف۔ ۲۔ حرز یمانی۔ ۳۔ حرز الاعظم۔ ۴۔ حرز انفو۔ ۵۔ حرز مرتضوی۔ ۶۔ حرز الصحاب

۷۔حرزُ المُحققین ۔۸۔حرزُ الصَابرِین ۔۹۔حرزُ العَاشِقین ۔۱۰۔حرزُ الشَاہِدین ۔ ۱۱۔حرزُ العَاجِلین
۱۲۔حرزُالکَرِیمین ۱۳۔حرزُالہوُالحَق۔۱۴۔حرزُالشَق۔۱۵۔حرزُالطَبَق۔۱۶۔حرزُالبَرق۔ ۱۷۔حرزُالغَرق
۱۸۔حرزُالحَرق۔۱۹۔حرزُ الشَفَق۔۲۰۔حرز دُعاء قَضا حَاجات ۔۲۱۔حرز سَمعُ اللہ ۔۲۲۔حرز سَہمُ اللہ
۲۳۔حرزظُہور اَللہ ۲۴۔حرز نُور اَللہ۔ ۲۵۔حرز عَین اَللہ۔ ۲۶۔حرز صَمصَام اَللہ۔ ۲۷۔حرز قُدرَت اَللہ
۲۸۔حرز قَول اَللہ ۲۹۔حرز ہُوَ اَللہ ۔ ۳۰۔حرز فِعل اَللہ ۔ ۳۱۔حرز اَزل اَللہ ۔ ۳۲۔حرز یُدُ اللہ
۳۳۔حرز بُرہان اَللہ معہ وِرد باطنی کے چھیالیس ہوئے غرض ان تمام اَوْرَاد وغیرہ کی جس جس صاحبان خلافت کو اجازت دی گئی ہے اسم اون کے یہ فقیر فرید فردؔ بندہ اپنے ہادی کا تحریر کرتا ہے۔ وہ اجازت دیئے گئے ہیں اور وہ اون کے صاحبِ مجاز ہیں جس کو چاہیں اجازت دیویں وہ صاحب یہ ہیں جو کہ پانچ حرز شریف مُرتضوِی ہیں اون کی اجازت بحکم سَرورِیؐ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بدرالدین فرزند اکبر رحمتہ اللہ علیہ کو دیئے گئے ہیں وہ صاحب مجاز ہے جس کو چاہے اولاد فقیر کو اجازت دے کہ ان کی ترکیب تمام حرزین شریفین سے بحکم باطن کے اَخذ کر کے واسطے اولاد فقیر کے حکم ہوا اور تینتس اسم ورد شریفوں کے اون کے علیحدہ علیحدہ ترکیب اور قواعد وضوابط جلالی جمالی و مشترک طالبِ حق وَاصل مُرشد کو تعلیم کیے جاتے ہیں تمام طالبینِ رَاہ مولاء کے اس فقیر سے صاحب مجاز ہوئے ہیں ورد شریف اویسیہ اور اقطابیہ کی اجازت محمد جمال الدین قطب ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ کو اور ورد شریف غوثیہ کی اجازت شیخ محمد فخرالدین رومی غوث رحمتہ اللہ علیہ کو اور محمد نظام الدین بدایونی محبوبِ الٰہی و محبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ کو تمام حرز شریفوں کی اجازت دی گئی ہے۔ اس واسطے کہ اے بابالوگو وہ اس فقیر فرید فردؔ بندہ ہادیِ مطلق برحق کا محبوب ہے گا یہ امر اور مرتبہ اوسی کو خاص مجھ سے ہوا دوسرے کو نہیں ہوا اور وِرد شریف قیومی روحی و غوثی مَعنوی ان دونوں حرز شریفوں کی اجازت پیارے مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کو دی گئی تھی واسطے تباہی منکران شریعت وطریقت کی یہ امر اوسی کو زیبا تھا اور اوپر سے پیش گوئی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و جناب مولاء مرتضیٰ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جناب پیرانِ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ جَدِ اَمجد مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ سے فقیر تک یہ حکم چلا آیا تھا مخدوم کے احوال ظاہری باطنی میں اے بابالوگو ایک دفتر عظیم مرتب ہے

گا حکم باطن سے لیکن یہ راز لائق اَفشَاں کرنے اس زمانہ میں نہیں کہ بعد ساڑھے سات سو برس کے یہ راز افشاں ہوگا زمانہ صفات باطن میں ایک ہزار سال صفات ظاہر کا ظہور ہوتا ہے اوس مدت میں حضرات اولیائے عظام اوس زمانہ کو کیفیات ظاہری یعنی خرقہ عادات عَلی التَّواتر بوُضَاحت عام صادر ہوتے ہیں اور کیفیت باطنی عرصہ دراز میں کمال وتمام حاصل ہوتی ہے اور ایک ہزار برس صفات باطن کا ظہور رہتا ہے اوس عرصہ میں اولیائے کرام اوس زمانہ کو کیفیت باطن جلد وکمال وتمام وصول ہوتی ہے اور خوارق بوضاحت خدام خاص سرزد ہوتے ہیں اس واسطے عروج زمانہ صفات باطن میں احوال حضرات زمانہ صفات ظاہر کا گوش زَد عام وخاص کیا جاتا ہے اوس زمانہ صفات باطن میں حالات وُجُوب اور امکان اور اَعیان ثانی مخدوم پاک پیارے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مُجَدِّدُ الوَقت اپنی کیفیت عروج باطن میں سے جو اولاد جناب امام اعظم کوفی ابوحنیفہ سَراج اُمَّت رحمۃ اللہ علیہ سے ہوگا احوال مخفی کو بحکم الہام باطن کے ظاہر کرے گا اور بہت منکرین کا سر توڑے گا اور طریقہ ہائے مَفقُود وَمَسدُود دشُدہ میرے فریدیہ بدریہ وعلویہ وصابریہ ونظامیہ واقطابیہ وغوثیہ اوس کے وجود سے خصوص میری اولاد اور خاندان میں نئے سرے سے جاری ہوں گے اور تعلیم ظاہری باطنی طریقت کی اور آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سئیات اذکار افکار اشغال اسرار یہ دس درجہ کی تعلیم کی ہر ہر مرتبہ شریعت طریقت حقیقت معرفت کے ظاہر ہوں گے اوس زمانہ میں اے بابا لوگو طریقت والے لوگ بہت کم ہوں گے حاسد اور منافق دعویٰ طریقت کا کریں گے اور شیخ مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ میرے اور تمام سلاسل سے منحرف ہوں گے اور فیض باطن سے اور تعلیم باطنی اور نسبت مرفوعی سے محروم ہو رہیں گے اور زمانہ مہدی علیہ السّلام کا قریب ہوگا۔ اس واسطے تمام سَندَات وتبرکات ومکتُوبَات جو مُجَدِّد الوَقت کے پاس ہوں گے مہدی علیہ السّلام کے سپرد کئے جاویں گے۔ تا اوس زمانہ تک بوساطت ابدالوں کے مُجَدِّدُ الوَقت کے پاس محفوظ وامانتاً چلے جاویں گے۔ اوس زمانہ میں ترقی طریقت کی شروع ہوگی اور احوال مکتوبات نطاب کے افشاں عالم تمام بزرگان کے ہو جاویں گے اوس وقت جو شخص شیخ مرفوع الاجازت کے ساتھ نسبت رکھتا ہوگا وہ نسبَت قوی ہوگی مصنف کتاب ہذا شکر گزار اپنے ہادی برحق کا ہے اَلحمدُلِلّٰہ کہ

اس ہیچ مدان اور نَاقِصُ العَقل وَ نَاقِصُ الشکل کو بذریعہ پیرو مرشد برحقؒ اپنے کے مکتوبات وتبرکات و سندات وخلافت نامجات کی زیارت نصیب ہوئی اور اجازت بحکم باطن ہادی مطلقؒ سے ہوئی کہ تم یہ حالات مکتوبات نطاب خصوص جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کا افشائے عام کردو چنانچہ حسب الارشاد فیض بنیاد ہادی مطلقؒ کے اون مکتوبات کی زیارت آباؤ اجداد پیر مرشدؒ نے بحکم باطن شہر مصطفیٰ آباد شریف عرف رام پور شریف میں ۱۱۔شعبان ۱۳۰۵ ہجری المقدس میں اس غلام اپنے کو ملاحظہ کرایا اور ارشاد حضور انورؒ سے بندہ نے نقل حالات باطنی زبان اردو میں فَارسی وعَربی وطَبرانی وسُریانی زبان سے بدل کر کے کیا اور وصیت حضور نے اس غلام کی نسبت فرمائی کہ حالات مطلب مکتوبات نطاب سے حرف کم نہ ہو۔ کافیہ سَنجی کی طرف نہ خیال رکھنا اسی واسطے بندہ نے بَتَوَجّہ ذاتِ اَحدیّت ووَحدَت ووَاحدیّت مطلب تمام پورا کرا ہے ناظرین برادران بھی کافیہ سَنجی کی طرف نہ خیال کریں محض مطلب کی طرف نگاہ کریں ۔ اور حرز شریف فریدیہ بدریہ علویہ خاص کی اجازت تمام اَوراد اکبر و اصغر سے انتخاب کر کے بحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کے حرز شریف بدریہ فریدیہ علویہ مقرر ہو کر محمد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوئی اس کا طریقہ پڑھنے کا اور ہے نصاب زکوٰۃ وغن کبیر وغن صغیر علیحدہ ہے سوائے اس فقیر کی اولاد کے دوسرے طریقوں اس فقیر فرید فردؒ کے کو اجازت نہیں ہے گی لیکن جو طریقہ بدریہ فریدیہ میں داخل ہوگا تو اوس کو تبرکاً ایک سال کے واسطے بطریق جمالی کے پڑھ لے اور جب کہ اوس کا مطلب حاصل ہو جاوے تو بعد کو ترک کردے بشرطیکہ خلافت سلسلہ بدریہ فریدیہ کی حاصل ہو ان وِرد شریفوں کی شرح فقیر فرید فرد بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہی میں رہے گی ویا کہ معہ شرح جمالی وجلالی کی محمد نظام الدین محبوب الٰہی ومحبوب خلق اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب باطنی میں مُندرَج ہووے گی حکم باطن سے کہ زمانہ مَسدُودِیّت میں یہ تمام نعمت وتعلیم میری اولاد کو میرے محبوب محمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے حاصل ہوگا اس واسطے محمد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کو نسبت مخدوم پاک پیارے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت اور نعمت تمام سلسلہ چشتیہ وقادریہ کی اور محبوب الٰہی محمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے نعمت باطنی ودستار محبوبیت کی حاصل ہوگی یہ نسبت اولاد فقیر میں منتقل ہوتی چلی جاوے گی ۔جس زمانہ میں یہ

نسبت میری اولاد سے مفقود ہوئی تباہی مونہہ دکھلا دے گی اور کتاب ہائے باطنی اور تمام اشیاء باطنی بذریعہ ابدالوں کے مجدد الوقت کے پاس جمع رہیں گی اوس مجدد سے پھر تمام نسبت اور اشیاء باطنی میری اولاد میں آوے گی گویا فرید فرد بابا رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ زندہ ہوگا اور اولاد میں بھی برکت ظاہری و باطنی پیدا ہوگئی۔ اے بابالوگو اس فقیر فرید فردؒ بندہ اپنے ہادی مطلقؒ کے نے بحکم مولائے برحقؒ کے سے حرز شریف ہائے تمام جو سَفر و حَضر میں تمام اولیائے زمانے سے فقیر کو حاصل ہوئے تھے چودہ اقسام پر بحکم باطنی تقسیم کیئے ہیں نام اون وردشریفوں کے یہ ہیں۔ ۱۔ عُملی ۲۔ فِعلی ۔۳۔ اُشغالی ۔۴۔ عُبَادتی ۔۵۔ اُورَادِی ۔۶۔ قَلبی ۔۷۔ نَظری یہ ہفت ظاہری ہیں اور یہ ہفت باطنی ہیں۔ ۱۔ ملکُوتی وُسطِی ۔۲۔ جَبرُوتی عَرُوجی ۔۳۔ فَنَائی لَاہوتی ۔۴۔ بَرقِی قَاسُوتی ۔۵۔ رُوحی سَرَاجی ۔۶۔ مُغنیِ اِعتِنَائی ۔۷۔ سَیف الجُبارِی۔ یہ چودہ قسم کے حِرز شریفوں کی اجازت اوّل کامل طور سے مولوی محمد شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو دی گئی ہے۔ بایمائے مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پیارے اپنے کی ہے کہ اوس کے سلسلہ میں قیامت تک جاری رہیں گے اس واسطے مولوی محمد شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو حرز شریفوں کا صاحب مجاز و مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کردیا گیا ہے۔ بپاس خاطر پیارے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے کہ سلسلہ مخدوم رحمۃ اللہ علیہ میرے کا اوس سے جاری ہووے گا۔

دوم۔ تمام حرز شریفوں کا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کردیا ہے۔ بپاس خاطر سید محمد نظام الدین محبوب الٰہی و محبوب خلق اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ سلسلہ میرے محبوب کا بھی تا قیام قیامت تک دائم و قائم رہے گا اور شیخ نصیر الدین چراغ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ طریقہ ترقی پکڑے گا۔ یہ فقیر اس وقت بہ برکت نُعلَین مبارک ہادی اپنے کے تمام حرز شریفوں کا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہے گا اور جہاد اکبر تمام حرز ین شریفین کی بِاِمدَادالٰہی بِاَحسن ترکیب ہائے تمام وکمال کے ادا کرچکا ہے اب مُتَاخرین کے واسطے ضروری مجاہدہ کرنا پڑے گا اور فائدہ مرتب ہوگا اور اس زمانہ میں بہت میرے برادر طریقت بھی صاحب مجاز حرز شریفوں کی موجود ہیں اور سب کے ورد میں ہے۔ اے بابالوگو برادرم عزیز نَجیبُ الدّین محمد لقب مُتوَکّل خُورد رحمۃ

اللہ علیہ اپنے کو حرز شریف سہروردیہ و حرز شریف قادریہ و حرز شریف طیفوریہ کی اجازت دی گئی اور وہ بھی صاحب مجاز تین حرز شریفوں کا ہے اس بندہ فرید فردؒ مولائے برحقؒ کے سے اوس کے سلسلہ میں ہمیشہ جاری رہے گا اور اے بابا لوگو مولوی محمد بدر الدین اسحاق داماد و خلیفہ فقیر فرید فرد بابا رحمتہ اللہ علیہ کو صاحب مجاز علو العزم والمرتبہ خاص حرز فریدیہ عالیہ جو تمام حرزوں سے ترتیب نوعہ کیا گیا اجازت دی گئی کہ وہ دیوان اور مَدَارُالمُہَام اب فقیر کے خاندان کا ہے اور ہوگا میری اولاد کو بھی تربیت کرے گا اور انتظام خاندان میرے کا بھی اوسکے سپرد ہوگا اور اس شہر کے قلب میں اس کا مدفن ہوگا کہ شہر کو امن رہے گا اور فضیلت محمد بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ علیہ کا حالات میری کتاب میں بہ حکم باطنی سے درج ہے جس صاحب کی مرضی ہو دیکھ لے محمد بدر الدّین بھی میرا ہاتھ ہے اور یہ بھی صورت ایک آیات الٰہی سے ہے حالات انکا بھی سرِ عُبُودِیّت شریف میں بہت مندرج ہے طوالت کیواسطے نہیں تحریر کیا گیا اور محمد جمال الدین قطب ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ کو دو حرز شریفوں کی اجازت دی گئی حرز شریف اویسیہ حرز شریف اقطابیہ کی۔ اے بابا لوگو اس فقیر فرید فردؒ بندہ حضرت خواجہ محمد قطب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نے تمام خلفائے اکبر و اصغر و صاحب مجاز و ن جن و انس سے پہلے اپنے جمّال کو صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کر دیا گیا تھا باطنی حنفیہ میں اس واسطے کہ خلیفہ اکبر الکبائیر اہل باطن والوں کا ہے جمّال چشم میری کا جمالؒ ہے میرے جمّال کا اہل ظاہر سے کچھ تعلق نہیں اور اے بابا لوگو اس سے سلسلہ بھی ظاہری نہیں جاری ہوگا باطنی سلسلہ تا قیام زمانہ جاری رہے گا اگر جس کسی شخص نے میرے جمالؒ دل و جان کو اہل ظاہر کے خلیفہ میں شمار کیا تو حَشر میں یہ فقیر فرید فردؒ بندہ اپنے ہادی کا بِلاشُبہ دَامن گیر ہووے گا اور اے بابا لوگو ظاہر کے مرتبہ میں اس فقیر فرید فردؒ کے دو خلیفہ اکبر الکبائیر علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولائیت حمّان صفات ہوئے ہیں۔ اوّل تو مخدوم محمد علاؤ الدین علی احمد صابر جلالی رحمتہ اللہ علیہ دوم:۔ محمد نظام الدین محبوب الٰہی بَدَایُونی جمالی رحمتہ اللہ علیہ بلکہ محبوب فرید فردؒ اللہ ہوا کہ کل حرز شریفوں کی اجازت و عام عطا کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت والمرتبہ بادشاہ کونین چشتیہ عالیہ کا کر دیا ہے بحکم جناب سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معہ ہر چہار یار خلفائے راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین۔

# ۳۵۔ باب سی و پنجم

## در بیان احوال عَلاؤالدِین صَابرِ ثَانی شَاہ صَاحب رحمتہ اللہ علیہ و دستار سجادگی و وُصیت واسطے کتاب مَحدوُدُالعِطرَ ت شریف کے شاہ محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمانا روبرُوئے مَحبُوب الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے۔

کتاب مکتوب نطاب نقوش فریدی شریف میں حضرت جناب شاہ محمد بدرالدین شہنشاہ ولائیت سلیمانی صاحب سلسلہ بدریہ صابریہ وبدریہ قادریہ رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ۳۸ باب اور ۱۳ فصل میں کہ روز یک شنبہ وقت نصف شب کو اس بندہ مُرشدی کے قلب پر القا اوّل درجہ کا اور اُلہام ساتویں درجہ کا ہوا کہ اے محمد بدرالدین بابُاتوں اپنے فرزند علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو کل کے روز دوشنبہ وقت قبل نماز عصر بیت ارشاد وحوالت سے مشرف کر کے مثال خلافت مکمل بادستور تحریر کر کے خِرقہ خلافت عطا کردو اس واسطے کہ سال آئندہ میں تو بھی ذات اَحدیّت صرفہ سے وَصل ہونے والا ہے اس عرصہ میں اذان صبح ہوئی اس بندہ فرید فردؒ کے نے دروازہ اپنے حجرہ کا کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت محبوب الٰہی صاحبؒ سامنے حجرہ کے موجود ہیں اس بندہ فرید فردؒ کے نے حضرت سلطان جیؒ سے دریافت کیا کہ حضرت کب تشریف لائے ہیں۔ سلطان جی صاحبؒ نے فرمایا کہ جناب صاحب زادہ صاحب یہ بندہ حضرت گنج شکر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ابھی آیا ہے نصف شب کو اس کفش بردار جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ محمد نظام الدین محبوب الٰہی ومحبوب خلق اللہ رحمتہ اللہ علیہ ابھی اسم اعظم چشتیہ اکبر تلاوت کرتے ہوئے پاک پتن شریف کو روانہ ہو جاؤ کہ آج علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو خلافت ہونے والی ہے۔ بحکم باطن کے حاضر ہو گیا ہوں بعد کو اس فقیر بندہ حضرت جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سلطان جی صاحبؒ کی خدمت میں عرض کی کہ۔ فریدؒ حق فریدؒ حق فرید حقؒ سہ بار کہہ کر حضرت صاحب سلطان جیؒ سے مُعانِقہ کیا جو سُنّت طریقہ فریدیہ محبوب الٰہی صاحب و مخدوم پاک رحمتہ اللہ علیہ

ایک دوسرے کو پہلے السّلام علیکم کہہ کر سہ بار فریدؒ حق فریدؒ حق فرید حقؒ کہتے تھے اور تمام برادران طریقت کے یہی سنت تھی اور خصوص اولاد سلسلہ بدریہ فریدیہ کے واسطے بروز خلافت محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے یہ سنت عام ہوئی غرض اس واسطے مصنف کتاب نے اس جگہ بیان تحریر کیا ہے کہ اس سنت طریقہ سے بھی برادران جدی وطریقت کے کو بہرہ حاصل ہو۔ اور تحریر خطوط و یا خط کتابت کسی طرح کی ہو اوس پر بھی اوّل سہ بار حق حق حق و یا فریدؒ تحریر کرے یہ بھی سنت پیران عظام کی ترک نہ ہو۔

اَلقِصَّہ محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد ملاقات سلطان جی صاحبؒ بہت روئے اور گریہ کر کے قدم بوسی مزار اقدس جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ادا کر کے یہاں تک گریہ کیا کہ حضرت سلطان جی صاحبؒ اور یہ بندہ فرید فرد باباؒ کا دونوں بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے یک پاس کے بعد اوس رِقّت و جَذب سے حواس امکانی پیدا ہوئے روز دوشنبہ وقت عصر محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو حجرہ صابریہ مُتَبَرّکہ سے طلب کر کے ۱۷۔ محرم ۶۶۸ ہجری المقدس کو اپنے سامنے بہشتی دروازہ پر بٹھلا کر بیعت توبہ وارشاد و حوالت سے مشرف کر کے کلاہ اپنی صابری اوڑہائی اور پٹکہ صابری فریدی اپنے ہاتھ سے باندھ کر اور خرقہ صابری مُستَعمَلہ اپنا پہنایا اور ہر دو خاندان بدریہ صابریہ و قادریہ بدریہ میں صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ مثل اپنے کر کے مثال خلافت نقل کر کے ساتھ تَبَدّل اسما کے تحریر کر کے خلافت نامہ تمام اہل مجلس کو سنادیا بعد کو تمام اہل مجلس کی شہادت اوپر خلافت نامہ کے کرادی گئی اور اوس کے دوسرے روز کہ سہ شنبہ کا تھا وقت فجر بعد نماز حضرت محبوب الٰہی صاحبؒ کے ہاتھ سے دستار سجادگی کی بھی سبز فریدی رنگ اوپر سر محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو باندھ دی اور سب صاحبان نے نذریں گُذرَانِی اور جو کہ رسوم سجادگی کی تھی سب ادا کر دی بعد ادائے رسومات سجادگی کے بحاضری تمام اولیاء اللہ و برادران جدی و خلفاؤں کامگار کے اس فقیر بندہ مرشدی نے محفل میں محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی کہ سن برخوردار علاؤالدین صابر ثانی بابا رحمتہ اللہ علیہ جو جو طریقہ جناب بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حکم باطنی سے حضرت نے کتاب اپنی میں تحریر فرمائے اور تاکید واسطے اولاد و اہل خاندان کے فرمائی اہیں ہرگز ہرگز ترک مت کرنا اور سامنے

محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب سرِ عُبُودِیَّت شریف اور نقوش فریدی میں بھی جو جو وصیت ہائے تحریر تھے ملاحظہ کرادیں اور مُکرّر تاکید کی کہ برخوردار طریقہ ہائے فریدیہ کو ہرگز نہ چھوڑنا اور جس زمانہ میں طریقہ ہائے ترک ہوئے اولادِیَّت جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نکل جاؤ گے اور روز حشر کو سخت عذاب میں گرفتار ہو گے بموجب وصیت جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پابند رہنا اے فرزند من فیض باطنی وظاہری موقوف ہے نسبت قوی پر اور نسبت نہیں پیدا ہوتی جب تک ذات صفات اپنی محو کر کے تابعداری وپیروی پوری پوری نہ کرے اور محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی وصیت کی تاکید فرمائی اور دعا فاتحہ خیر تمام حاضرین مجلس سے کہلایا کہ خدا پاک خاندان فریدیہ عالیہ کو پابند پیروی اپنے بزرگوں کی نصیب کرے تمام نے دعائے خیر فرمائی بعد اس کے کہا کہ اے فرزند صابر ثانی رحمۃ اللہ علیہ توں ایک کتاب محدود العطرت اس طرح پر بطور نقشہ کے تحریر کرنا کہ جو حضرت جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے پیدا ہوئے تو روز اور وقت وماہ وتاریخ وسنہ اگر داخل طریق بدریہ صابریہ فریدیہ وقادریہ بدریہ میں ہو تو وہ بھی تحریر کرنا اور دستار سجادگی اگر مرفوع الاجازت نظامیہ کے ہاتھ سے بندہائی ہویا کہ نہ بندھائی ہو اور اسی طرح سے روز خلافت ووقت وماہ وسنہ وتاریخ اور ایسی ہی وفات کی تاریخ اور وقت اور روز وسنہ اور نقل خلافت نامہ متبرکہ کی ساتھ شہادت کے اور اے محمد علاؤالدین صابر ثانی بابا رحمۃ اللہ علیہ یہ بندہ فرید فرد بابا رحمۃ اللہ علیہ کا اس سال میں رحلت کرنے والا ہے اے باباتوں اس فقیر کے ساہمنے ہے اس کا نقشہ بنالے تجھ سے شاید کہ بعد میرے غلطی نہ ہوجاوے طرز نقشہ کی یہ ہے اور وصیت نامہ بھی تمام وصیت ہائے جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کر کے ساہمنے محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کیا جو وہ وصیت نامہ خاندان میں موجود رہا اور تمام سجادہ نشینان واولاد وصاحب خلافت بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کے پابند اوس کے رہے زمانہ مُسدَودِیّت میں وہ بھی تحویل سلسلہ حنفیہ والیوں کے کردیا گیا چنانچہ اب وہ وصیت نامہ کی عبارت وصیت ہائے بطفیل ہادیٔ برحق کے ظہور پایا ہے اور پاوے گا۔

# ۳۶۔ باب سی و ششم

## در بیان احوال سجادہ نشینان تا جناب دیوان شاہ محمد بدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تا دیوان جناب محمد فُضَیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک

### احوال جناب سَیَّد دیوان شاہ محمد بدرالدین سلیمانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| اسم مولد معہ ولدیت وتاریخ وروز و ماہ وسنہ وراوی | خانہ خلافت خلیفہ واسم وخلافت دہندہ والامر فوع | دستار سجادگی برنگ فریدی سبز وباندہ نے والامرفوع | خانہ وقت وفات وتاریخ وروز و ماہ وسنہ ومرتبہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| حضرت شاہ محمد بدر الدین صاحبؒ ولد جناب بابا صاحبؒ روز جمعہ وقت فجر ۵ محرم ۶۳۸ھ میں تولد ہوئے راوی انکے پدر بُزرگوار جناب بابا صاحبؒ۔ | خلافت ان حضرت کو جناب مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ سے صابریہ وقادریہ خاندان میں روز جمعہ وقت فجر ۷ ذوالحجہ ۶۴۹ھ حکم باطن سروری صلی اللہ علیہ وسلم عطا ہوئی۔ | دستار سجادگی کی برنگ سبز فریدی مزار مبارک پائے انداز جناب بابا صاحبؒ کے رکھ کر حضرت نظام الدین محبوب الٰہی بدایُونی سے بند ہوائی۔ | روز یک شنبہ وقت صبح بعد نماز فجر ۴ شعبان ۶۶۹ھ مرتبہ جبروت میں وفات پائی راوی انکے فرزند اکبر۔ | ان حضرت نے اپنے پدر بزرگوار کی ہدائیت اور وصیت نامہ پر عمل بخوبی کیا اور دو سلسلہ ان حضرت سے جاری ہوئے بدریہ صابریہ و بدریہ قادریہ روز قیامت تک یہ نعمت جاری رہے گی اور خلیفہ اکبران کے صابر ثانیؒ صاحب ہوئے |

### احوال جناب دیوان حضرت شاہ محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت شاہ محمد علاؤالدین صابر ثانیؒ ولد محمد بدر | خلافت ان حضرت کو حضرت محمد بدر الدینؒ والد اپنے | اور دستار سجادگی کی ان حضرت نے بھی محبوب | وفات روز پنج شنبہ وقت ظہر بعد نماز غرہ | ان حضرت نے اپنے پدر بزگوارو جناب بابا صاحبؒ کی ہدائیت اور وصیت پر بخوبی عمل کیا اور ارشاد سلسلہ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الدینؒ روز جمعہ<br>وقت نصف<br>شب ۲۱ محرم<br>۶۵۷ھ تولد<br>ہوئے راوی پدر<br>بزرگوار ان کے | سے بدریہ صابریہ<br>وقادریہ بدریہ<br>دونوں خاندان<br>میں روز دوشنبہ<br>وقت عصر ۷ محرم<br>۶۶۸ھ کو ہوئی۔ | الٰہی صاحبؒ<br>روبروئے والد<br>اپنے کے بروز<br>سہ شنبہ سنہ<br>مذکور کو باندھی۔ | ماہ شوال<br>۷۲۳ھ مرتبہ<br>جبروت میں<br>وفات پائی<br>راوی فرزند<br>اکبران کے | بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کا ایسا<br>جاری کیا کہ کچھ انداز حساب نہیں<br>اور صاحب اتقا وصابر ایسے تھے کہ<br>کسی نے ان کو دن میں تمام عمر خورد و<br>نوش کرتے نہیں دیکھا اور مصلا سجادگی<br>سے بجز نماز فریضہ کے نہیں او ٹھے<br>اور خلیفہ ان کے اکبر فرزند کلاں محمدؐ<br>معزالدین صاحبؒ ہوئے ہیں۔ |

## احوال جناب دیوان حضرت محمد معزالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت سید محمد معز<br>الدینؒ ولد حضرت<br>محمد علاؤالدین صابر<br>ثانیؒ روز یکشنبہ وقت<br>فجر بعد نماز ۷ محرم<br>۷۰۲ھ میں تولد<br>ہوئے۔ راوی ان<br>کے پدر بزرگوارؒ۔ | خلافت ان حضرت<br>کو پدر بزرگوار سے<br>بدریہ صابریہ و<br>قادریہ بدریہ<br>سلسلہ میں روز دو<br>شنبہ وقت عصر ۹<br>صفر ۷۱۷ھ میں<br>ہوئی۔ | اور دستار سجادگی کی<br>ان حضرت نے<br>محبوب الٰہی محمد<br>نظام الدین<br>صاحبؒ سے<br>بندھوائی ہے روز<br>جمعہ غرہ شوال<br>۷۲۳ ہجری۔ | وفات روز دوشنبہ<br>بعد نماز مغرب<br>بیچ شہر گجرات<br>دکن کے مرتبہ<br>لاہوت میں<br>شہادت پائی ۱۳<br>محرم ۷۴۹ھ۔ | ان حضرت نے بھی اپنے<br>پدر بزرگوار کی ہدائیت<br>اور وصیت نامہ پر عمل ایسا<br>کیا کہ شہید اکبر ہوئے<br>ان حضرت سے بھی<br>دونوں سلسلہ جاری ہوئے<br>اور وصیت پر بخوبی عمل کیا<br>اور تبلیغ احکام طریقت |

کے واسطے سفر کر کے بھی مخلوق الٰہی کو پونچاتے تھے۔ حضرت دیوان محمد معزالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خورد بھائی حضرت علم الدین صاحبؒ کو سلطان محمد تغلقؒ بادشاہ دہلی جو مرید حضرت علاؤالدین صابر ثانی رحمۃ اللہ علیہ پدر بزرگوار ان کے کا تھا اون کو وہ ساتھ اپنے ہندوستان کو لے گیا اور عہدہ عدالت شریعت وطریقت پر شیخ اسلام مقرر کر کے شہر گجرات ملک دکن میں مقرر کیا چنانچہ اولاد حضرت علم الدین صاحبؒ

تاہنوز دکن میں ہیں حضرت دیوان محمد معزالدین صاحبؒ واسطے ارشاد طریقت وملاقات برادر خورد اپنے کی جو ایک مرتبہ شہر گجرات دکن میں تشریف لے گئے اوس جگہ جنگ ساتھ کفار کے ظاہر ہوا۔ اوس جنگ کفار میں حضرت دیوان محمد معزالدین صاحب کو شہادت حاصل ہوئی۔ اوس وقت آخیر کے حضرت مخدوم شیخ محمد صفی اللہؒ اولاد حضرت امام اعظم صاحبؒ سے جو خلیفہ وخادم دیوان صاحب موصوف کے تھے موجود تھے حضرت دیوان محمد معزالدین صاحبؒ نے خلافت کُلی دونوں سلسلہ کے عطا کر کے قائم مقام اپنا کر دیا اور وصیت فرمائی کہ ہمارے فرزند اکبر محمد فَضَیلؒ شاہ کو یہ خلافت دونوں سلسلہ کی عطا کر دینا غرض بعد شہادت کے حضرت شیخ صفی اللہ صاحبؒ نے جسم مبارک حضرت کو صندوق چوبی میں رکھ کر قریب جائے شہادت کی جانب غرب سے ۵۷ قدم پر دفن کر دیا اور ایک سنگ سرخ کلاں کا مزار پر بجائے تعویذ بنا کر خود پاک پتن شریف میں پونچ کر صاحبزادہ صاحب محمد فَضَیل صاحب کو اطلاع دی اون حضرت نے جسم مبارک لا کر متصل والد بزرگوار کے گنبد کلاں میں دفن کیا چنانچہ گجرات میں بھی زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور تمام کتاب ہائے میں یہ قصہ تحریر ہے اور قبل شہادت کے ایک کتاب مُحدودُ العطرٗت محمد صفی اللہ حنفی صاحب کو حوالے کر دی تھی تصنیف حضرت جناب محمد علاؤالدین صابر ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی جو حضرت صاحب کے پاس تھی وہ کتاب موصوف مخدوم صفی اللہ حنفی صاحبؒ کے حوالے کر دی تھی اور یہ وصیت فرمائی تھی کہ بابا اس کتاب کی توں بھی نقل کر لینا اور اصل کتاب کو فرزند اکبر اس فقیر محمد فَضَیل شاہ کی سپرد کر دینا ایسا نہ ہو کہ وہ اس نعمت غیر مُتبرّک سے محروم رہ جائے یہ تمام احوال کتاب مذکور کا بیان کر کے سپرد کر دینا اور نقل کتاب کی تم اپنے پاس رکھنا شاید فقیر کے خاندان سے اگر اصل کتاب مُحدودُ العطرٗت زمانہ مَسدودیّت سلاسل میں نایاب ہو جاوے تو یہ نقل سے پھر حالات تاریخ اولاد جناب بابا صاحبؒ میں جس کو خدا پاک توفیق دے گا کام لا دیں گے۔

## احوال جناب حضرت صَفی اللہ حُنفی مَخدُوم صَاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت صفی اللہ حنفیؒ ۱۱ شعبان ۷۲۹ھ کو تولد ہوئے نقشہ حنفی میں اسکا احوال مندرج ہے اور اولاد امام ابو حنیفہ صاحبؒ سے ہیں سلسلہ بدریہ قادریہ کا مرفوع ہوئے ہیں | خلافت ان حضرت کو حضرت دیوان محمدؒ مُعزُالدِّین شاہ صاحبؒ سے سلسلہ بدریہ قادریہ میں روز یکشنبہ وقت عصر بعد نماز ۴ محرم ۷۴۲ھ بیچ ملتان کے خلافت حاصل ہوئی۔ | دستار سجادگی سے ان حضرت کو کچھ تعلق نہیں یہ دستار خاص اولاد بابا صاحبؒ کے واسطے مختص ہے۔ | وفات ان حضرت کی ۱۹ شوال ۸۱۸ھ میں ہے اور مزار قصبہ ردولی شریف ہندوستان میں ہے۔ | اور یہ حضرت خلیفہ اکبر دیوان محمد مُعزُالدِّین شاہ صاحبؒ کے ہیں اور ان کے ہاتھ سے خلافت اور تبرکات و نعمت باطنی پھر دیوان محمد فُضَیلؒ شاہ فرزند دیوان محمد مُعزُالدِّین شاہؒ صاحب کو سلسلہ بدریہ صابریہ و قادریہ کی حاصل ہوئی ہے۔ |

# ۳۷۔ باب سی و ہفتم

## دربیان احوال دیوان محمد فُضَیل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تا دیوان محمد تاج الدین محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک

### احوال حضرت دیوان شاہ محمد فُضَیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| اسم مولد معہ ولدیت وتاریخ وروز و ماہ وسنہ وراوی | خانہ خلافت خلیفہ واسم وخلافت دہنیوالا مرفوع | دستار سجادگی برنگ فریدی سبز وباندہ نے والا مرفوع | خانہ وقت وفات وتاریخ وروز و ماہ وسنہ ومرتبہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان شاہ محمد فُضَیل صاحبؒ ولد محمد معزالدین صاحبؒ روز شنبہ وقت عشاء ۱۹ محرم ۱۱۱۶ھ میں تولد ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | خلافت ان حضرت کو طریقت کی حضرت شیخ صفیؒ اللہ حنفی خلیفہ اکبر محمد مُعزُالدِین صاحبؒ سے روز سہ شنبہ وقت فجر ۵ محرم ۱۱۵۷ھ کے پاک پتن شریف پائیں مزار کے حاصل ہوئی | اور دستار سجادگی ان حضرت نے ہاتھ محمد نصیرالدین چراغ دہلویؒ کے سے سبز رنگ فریدی جمیع رسوم کیساتھ باندھی بروز پنجشنبہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۱۵۷ھ | اور وفات ان حضرت کی روز دو شنبہ وقت عصر ۲۹ رجب ۶۵۷ھ کو مرتبہ ملکوت میں ہوئی مزار اندرون گنبد کلاں متصل والد کے ہوئے | انؔ حضرت نے بھی اپنے پدر بزرگوار کی ہدائیت قبول کی اور سلسلہ بدریہ قادریہ میں خلیفہ اکبر شاہ محمد منور علی شاہؒ ہوئے اور سلاسل دونوں خوب جاری کئے |

### احوال دیوان جناب حضرت محمد منور علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد منور علی شاہؒ ولد محمد فُضَیل شاہ صاحبؒ روز جمعہ | خلافت ان حضرت کو اپنے پدر بزرگوار سے پنج سلاسل | اور دستار سجادگی کی ان حضرت نے جناب نصیرالدین | اور وفات ان حضرت کی روز دوشنبہ وقت | ان حضرت نے اپنے پدر بزرگوار کی نصیحت قبول کی اور ہر دو سلسلہ ان سے بھی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وقت تہجد ۹ محرم ۷۳۶ھ میں تولد ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | بدریہ قادریہ کے روز یک شنبہ وقت مغرب ۱۴ رجب ۷۵۴ھ میں ہوئی | محمود چراغ دہلویؒ کے ہاتھ سے سبز رنگ فریدی باندھی | عصر ۳ صفر ۸۰۶ھ کو مرتبہ ملکوت میں ہوئی۔ | بخوبی جاری رہے اور خلیفہ اکبر ان حضرت کے کلاں فرزند شاہ محمد نورالدین صاحبؒ ہوئے ہیں۔ |

## احوال دیوان جناب حضرت شاہ محمد نورالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت شاہ محمد نور الدین صاحبؒ ولد حضرت منور علی شاہؒ روز سہ شنبہ وقت فجر قبل نماز ۸ محرم ۷۶۱ھ کو تولد ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوار | اور خلافت طریقت کی ان حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے ہر دو سلسلہ فریدیہ میں روز دوشنبہ وقت عصر قبل از نماز ۱۶ صفر ۸۰۰ ہجری میں ہوئی۔ | اور دستار سجادگی کی برنگ سبز فریدی پائیہ انداز مزار باباصاحبؒ پر رکھ کر اپنے ہاتھ سے باندھ لی جستجو مرفوع نظامیہ کے نہ کی اور نہ میسر آیا۔ | وفات ان حضرت کی روز جمعہ بعد نماز عصر ۲۷ رمضان ۸۲۴ھ مرتبہ ملکوت میں وفات پائی مزار پائیں صابر ثانی صاحبؒ کے ہوئی سطر دوم میں گنبد کلاں۔ | اور ان حضرت نے ہدائیت اپنے والد کی بدل و جان سے ادا کی اور وصیت نامہ قدیمہ پر عمل کیا اور ہر دو سلسلہ مذکورہ ان حضرت سے جاری رہا اور خلیفہ اکبر ان حضرت کے برادر خورد حضرت محمد بہاؤالدین صاحبؒ ہوئے جو اولاد نہیں رکھتے تھے |

## احوال دیوان جناب حضرت محمد بہاؤالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت بہاؤالدین صاحبؒ ولد منور علی شاہ صاحبؒ روز سہ شنبہ وقت بعد زوال ۵ محرم ۷۷۱ھ میں | اور خلافت طریقت کی اپنے برادر کلاں دیوان محمد نورالدین شاہؒ سے حاصل ہوئی روز چہار شنبہ وقت اشراق ۱۱ رجب | اور دستار سجادگی کی برنگ سبز فریدی بدستور قدیمہ اپنے | اور وفات ان حضرت کی روز یکشنبہ وقت مغرب ۷ رجب ۸۴۲ھ مرتبہ ملکوت میں وفات پائی مزار | اور ان حضرت نے ہدائیت برادر کلاں اپنے کی قبول کی اور وصیت نامہ قدیمہ پر جو محمد بدرالدین صاحبؒ نے تحریر کر کے وصیت ہائے تمام جناب باباصاحبؒ کی تحریر فرمائی تھی محمد علاؤالدین صاحبؒ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تولد ہوئے راوی پدر بزرگوار ان کے۔ | ۸۱۳ھ ہر دو سلسلہ مسطورہ کی | ہاتھ سے باندھ لی۔ | اندرون گنبد کلاں متصل مزار برادر اپنے کے ہوئی۔ | کے حوالہ کیا تھا اوس وصیت ہائے کے پابند رہتے چلے آئے اور ارشاد ہر دو طریقہ موصوفہ کا بخوبی |

جاری رکھا اور خلیفہ انکے فرزند اکبر محمد یونس صاحبؒ ہوئے مسند نشین جناب باباصاحبؒ۔

## احوال جناب حضرت دیوان محمد یونس صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد یونس شاہ صاحبؒ ولد محمد بہاؤالدین صاحبؒ روز جمعہ وقت عصر قبل نماز ۱۲محرم ۸۵۷ھ میں تولد ہوئے راوی پدر بزرگوار ان کے ہیں۔ | اور خلافت ان حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے ہر دو سلسلہ طریقت کے روز پنج شنبہ وقت عصر بعد نماز ۳صفر ۸۳۹ھ میں ہوئی۔ | اور دستار سجادگی کی برنگ سبز فریدی پائیہ انداز بدستور بالا اپنے ہاتھ سے مزار مبارک بابا صاحبؒ پر رکھ کر باندھ لی جستجو مرفوع نظامیہ کی نہ کی۔ | اور وفات ان حضرت کی روز دو شنبہ وقت مغرب ۷ اربیع الاوّل ۸۵۶ھ مرتبہ جبروت میں ہوئی مزار متصل والد اپنے کے گنبد کلاں میں ہوئی | اور ان حضرت نے ہدائیت اپنے پدر بزرگوار کی قبول کی اور وصیت نامہ قدیمی پر عمل کیا تھا اور ہر دو سلسلہ بدریہ صابریہ اور قادریہ بدریہ ان حضرت سے جاری رہے اور خلیفہ اکبر ان حضرت کے فرزند اکبر دیوان محمد احمد شاہ صاحبؒ ہوئے مسند نشین جناب باباصاحب کے |

## احوال جناب دیوان محمد احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت شیخ محمد احمد شاہ صاحبؒ ولد محمد یونس شاہ صاحبؒ روز سہ شنبہ وقت تہجد ۱۴محرم ۸۰۹ھ | اور خلافت ان حضرت کو اپنے پدر بزرگوار سے ہر دو سلسلہ ہائے بالا کی حاصل ہوئی روز یک | اور دستار سجادگی کی برنگ سبز فریدی بدستور بالا مذکورہ اپنے ہاتھ سے باندھ | اور وفات ان حضرت کی روز یک شنبہ وقت مغرب بعد نماز ۸ ذیقعد ۸۷۷ھ مرتبہ ملکوت میں وفات | اور ان حضرت نے بھی ہدائیت اپنے والد کی بخوبی ادا کی اور وصیت نامہ قدیمہ پر عمل کیا اور ارشاد طریقت ہر دو سلاسل بدریہ قادریہ کا ان حضرت سے جاری |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| کو تولد ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوار۔ | شنبہ وقت ظہر بعد نماز ۱۶ ذوالحج ۸۵۱ھ۔ | لی تھی مزار جناب بابا صاحبؒ پر۔ | پائی مزار متصل والد بزرگوار کے گنبد کلاں میں ہوئی۔ | رہا اور خلیفہ اکبر ان حضرت کے فرزند کلاں شاہ محمد عطاء اللہ صاحبؒ ہوئے۔ |

## احوال جناب دیوان حضرت محمد عطاء اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد عطاء اللہ شاہ ولد محمد احمد شاہ صاحبؒ روز یکشنبہ وقت اشراق ۲۱ محرم ۸۲۷ھ کو تولد ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | اور خلافت ان حضرت کو اپنے پدر بزرگوار سے ہر دو سلسلہ ہائے مذکورہ بالا روز یک شنبہ وقت اشراق ۱۱ رجب ۸۷۱ھ میں ہوئی۔ | دستار سجادگی برنگ سبز فریدی بدستور رسوم قدیمہ کے اپنے ہاتھ سے باندھی مزار جناب بابا صاحبؒ پر جستجو مرفوع نظامیہ کی نہ کی۔ | وفات ان حضرت کی روز جمعہ وقت فجر بعد نماز ۷ جمادی الاوّل ۸۹۵ھ مرتبہ ملکوت میں وفات پائی راوی فرزند اکبر مزار گنبد کلاں میں متصل چار دیواری مستورات سطر سوئم میں ہوئی۔ | اور ہدائیت ان حضرت نے اپنے والد بزرگوار کی خوب بجا لائے اور وصیت نامہ قدیمہ بالا پر عمل نیک کیا اور سلسلہ ہائے مذکورہ بالا ان حضرت سے جاری رہے اور خلیفہ اکبر ان حضرت کے فرزند کلاں شیخ محمد شہاب الدین شاہ صاحبؒ ہوئے۔ |

## احوال جناب حضرت دیوان محمد شہاب الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت شیخ محمد شاہ شہاب الدین ولد حضرت محمد عطاء اللہ صاحبؒ روز جمعہ وقت فجر بعد نماز ۲۷ محرم | اور خلافت ان حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے ہر دو سلسلہ ہائے مذکورہ بالا روز یک شنبہ وقت عصر قبل | دستار سجادگی کی برنگ سبز فریدی بدستور مذکورہ مزار بابا صاحبؒ پر رکھ کر | وفات ان حضرت کی روز دو شنبہ وقت مغرب ۴ شوال ۹۱۷ھ مرتبہ ملکوت میں وفات پائی مزار متصل | ان حضرت نے ہدائیت اپنے والد بزرگوار کی خوب ادا کی اور وصیت نامہ قدیمہ مذکورہ بالا پر بخوبی عمل کیا اور سلسلہ ہائے مذکورہ ان حضرت سے خوب جاری رہے اور خلیفہ اکبران کے ہر دو سلسلہ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۸۵۱ھ راوی پدر بزرگوار۔ | نماز یکم شوال ۸۹۳ھ میں ہوئی | اپنے ہاتھ سے باندھ لی | والد اپنے کے گنبدکلاں میں ہوئی | مذکورہ میں حضرت شیخ محمد ابراہیم صاحبؒ فرزند کلاں ہوئے۔ |

## احوال جناب حضرت دیوان محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت جناب محمد ابراہیم صاحبؒ ولد شیخ محمد شہاب الدین صاحبؒ روز جمعہ وقت نصف شب ۱۱ المحرم ۸۶۷ھ کو تولد ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | اور خلافت ان حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے ہردوسلسلہ مذکورہ میں بروز پنج شنبہ وقت عصر قبل نماز ۱۶ شوال ۹۱۱ھ میں ہوئی۔ | دستار سجادگی کی بجمیع رسوم کے خواجہ حسن صاحبؒ سالار نظامیہ سے بروز جمعہ بعد نماز برنگ سبز مزار مبارک پر ۹۱۹ھ میں باندھی۔ | وفات ان حضرت کی روز یکشنبہ وقت عصر بعد نماز ۲۱ رجب ۹۵۹ھ مرتبہ جبروت میں وفات پائی مزار متصل والد ہوئی | اور ہدائیت ان حضرت نے اپنے والد بزرگوار سے پائی اور وصیت نامہ محررہ بالا پر عمل کیا اور ہردوسلسلہ بخوبی جاری کئے کہ فرید ثانیؒ کا لقب حاصل کیا بلکہ تمام شرائط ادا کئے اور اجرائے تعلیم طریقت کا ارشاد بخوبی کیا۔ |

## احوال جناب حضرت دیوان تاج الدین محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان شیخ محمد تاج الدین محمود ولد دیوان محمد ابراہیم صاحبؒ روز یکشنبہ وقت عصر قبل نماز ۱۱ المحرم ۹۳۵ھ | اور خلافت ان حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے ہردوسلسلہ ہائے مذکورہ میں روز دو شنبہ وقت بعد نماز فجر | دستار سجادگی میں ان حضرت نے بھی نہایت کوشش کی اوّل شیخ ابوسعید صاحب گنگوہیؒ مرفوع ہردوسلسلہ صابریہ و نظامیہ سے دستار بند ہوائی سبز فریدی ۹۵۵ھ میں اور تعلیم بھی تمام سلاسل کی ان حضرت سے پائی اور ۹۶۰ھ میں حضرت خواجہ حسن سالارؒ | اور وفات ان حضرت کی روز جمعہ وقت فجر ۷ اصفر ۱۰۲۲ھ مرتبہ لاہوت میں وفات پائی کمال رتبہ حاصل ہوا اور مزار مبارک دا اگز بہشتی دروازہ سے جنوب کی طرف واقعہ ہے | اور ہدائیت کلی معہ وصیت نامہ قدیمہ کے بخوبی بموجب شرائط وقواعد خلافت ہردوخاندان و نعمت و تعلیم و دستار سجادگی کی اور ارشاد طریقت کا کمال جاری کیا مثل جناب باباصاحبؒ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| کوتولد ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوار۔ | روبروئے بہشتی دروازہ ۱۹ شعبان ۹۵۲ھ میں ہوئی۔ | نظامیہ سے ۴ محرم وقت فجر دستار سبز مزار بابا صاحبؒ پر بند ہوائی تمام شرائط اور تعلیم ونعمت صابریہ نظامیہ وقادریہ سہروردیہ وبدریہ تمام سیاحی کرکے حاصل کیا۔ | کونہ دروازہ بہشتی سے شرق والا سے اندازہ کر لیناجو پندرہ گز پر سہر مزار مبارک کا ہے۔ | کے ان دونوں باپ بیٹا کے زمانہ میں بہت فیض ظاہری باطنی جاری ہوا تھا کہ ثانی فریدؒ کے لقب سے تمام عالم میں یہ |

دونوں صاحب مشہور ہوئے اور خلیفہ ان کے دو ہوئے اوّل محمد فیض اللہ شاہ صاحبؒ دوم۔ دیوان محمد ابراہیم ثانی خوردؒ۔ دیوان محمد تاج الدین شاہؒ صاحب تک تمام کتاب وتبرکات موجود درگاہ معلیٰ رہے بعد حضرت کے مخدوم العطرؒ ت کتاب ناپید ہوئی واللہ اعلم کوئی باطنی لوگ لے گئے یا کیا سبب ہوا لیکن ایک روائیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوان محمد اشرف صاحبؒ کے زمانہ تک وہ کتاب رہی ہے بعد دیوان محمد اشرف صاحبؒ کے وہ ناپید ہوئی اب یہ حالات نقل جو حضرت شیخ صفی اللہ صاحبؒ خلیفہ دیوان محمد معزالدین صاحبؒ کے لی گئی تھی حنفی وہ کتاب پر بھی پچھلے حالات دیوان محمد اشرف صاحبؒ کی زبانی قلم بند تھے جس کا ذکر پیشتر کتاب ہذا میں گزرا ہے احوال محمد تاج الدین صاحبؒ تک کتاب سے روائیت مرقوم ہے بعد زبانی دیوان محمد اشرف صاحبؒ کے ہے وہ کتاب اب پیرو مرشد ہادی برحقؒ مصنف کتاب کو مصطفےٰ آباد عرف رام پور سے یہ کیفیت حاصل ہوئی اور اصل کتاب کا پتہ نہ نکلا یہ بھی غنیمت ہے کہ نقل مطابق اصل کے حاصل ہوئی شیخ صفی اللہ صاحبؒ کا احوال کتاب میں پہلے گزر چکا ہے۔

# ۳۸۔ باب سی و ہشتم

حضرت دیوان محمد فیض اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ولد دیوان تاج الدین محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تا دیوان حضرت محمد اشرف صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک۔

| در بیان جناب حضرت دیوان محمد فیض اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان محمد فیض اللہؒ ولد دیوان تاج الدین محمود صاحبؒ روز شنبہ وقت زوال ۹ شعبان ۹۵۲ھ کو تولد ہوئے راوی ان کے پدر بزرگوار۔ | بیعت ارادت انکو اپنے والد بزرگوار سے ہوئی خلافت نہیں ہوئی چند عرصہ زندہ رہے ہیں | خانہ خالی دستار دستار سجادگی کی باشرائط میسر نہیں ہوئی صرف قائم مقام کر کے ان کو دیوان محمد تاج الدینؒ حج پر چلے گئے بعد آنے کے وصال ہوگیا | وفات ان حضرت کی روز سہ شنبہ وقت مغرب ۲۵ ذوالحج ۱۰۱۸ھ میں وفات پائی راوی فرزند اکبر مزار گنبد کلاں میں ہوئی۔ | ان حضرت کی پدر بزرگوار نے جب کہ ان کو ہدائیت کی اور مضمون وصیت نامہ محررہ قدیمہ سے آگاہ کیا تو ان حضرت نے انکار قلبی کیا تو حضرت دیوان تاج الدین صاحبؒ نے زبان سے بیساختہ یہ فرمایا کہ زندہ نہ رہو گے دنیا سے چند ماہ و عرصہ میں جاؤ گے غرض ویسا ہی ہوا یہ روائیت صحیح حضرت محمد تاج الدین محمود صاحبؒ نے تحریر کی ہے متصل مزار دادا اپنے صاحبؒ کے۔ |

| در بیان جناب حضرت دیوان محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد ابراہیم صاحبؒ ولد محمد فیض اللہ شاہ صاحبؒ روز یک | اور خلافت ان حضرت کو بھی اپنے دادا صاحبؒ حضرت محمد تاج الدین | دستار سجادگی کی بدست خود باندھ | وفات ان حضرت کی روز پنجشنبہ وقت عشاء ۱۸ محرم ۱۰۳۱ھ مرتبہ ناسوت میں وفات | اور ہدائیت ان حضرت نے اپنے جد امجد صاحبؒ سے پائی اور خلافت بھی بدری فریدی حاصل کی اور خلیفہ اکبران حضرت |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شنبہ وقت مغرب<br>۱۵ محرم ۹۹۰ھ<br>کو تولد ہوئے<br>راوی پدر بزرگوار | صاحبؒ سے حاصل<br>ہوئی روز جمعہ وقت<br>فجر قبل نماز ۱۴ محرم<br>۱۰۱۹ھ کو ہوئی۔ | لی سفید اور<br>فریدی سبز<br>رنگ ترک<br>کیا۔ | پائی مزار دیوان محمد<br>تاج الدین کے پائیں<br>اون کے سامنے بہشتی<br>دروازہ کے ہوئی۔ | نے اپنے فرزند شیخ محمد حامد صاحبؒ<br>کو گردانا تھا اور سلسلہ بدری فریدی<br>ان سے بخوبی تمام جاری ہوا اور<br>باطن سے قطب عالم اغیاث ہند<br>رحمۃ اللہ علیہ سے مدد پوہنچتی رہی |

## در بیان جناب حضرت دیوان شیخ محمد حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت شیخ محمد<br>حامد صاحبؒ<br>ولد محمد ابراہیم<br>صاحبؒ روز<br>جمعہ بعد نماز ۲۱<br>محرم ۱۰۱۸ھ<br>کو تولد ہوئے<br>راوی پدر<br>بزرگوار ہیں۔ | اور خلافت<br>ان حضرت<br>کو اپنے والد<br>بزرگوار سے<br>ہوئی روز پنج<br>شنبہ وقت<br>عصر ۵ صفر<br>۱۰۳۰ھ | اور دستار سجادگی<br>کی اپنے ہاتھ<br>سے سفید<br>باندھ لی اور<br>مرفوع نظامیہ<br>کی نہ جستجو کی<br>اور فریدی سبز<br>رنگ بھی<br>ترک کیا۔ | اور وفات ان حضرت<br>کی وقت عصر ۵ صفر<br>۱۰۸۳ھ مرتبہ ملکوت<br>میں ہوئی مزار ان کی<br>پائیں مزار جناب<br>دیوان حضرت جناب<br>محمد تاج الدین شاہ<br>صاحب رحمۃ اللہ علیہ<br>کے ہوئی۔ | اور ہدائیت ان حضرت نے اپنے<br>والد بزرگوار کی بخوبی ادا کی اور سلسلہ<br>دونوں جاری رکھے اور وصیت نامہ<br>پر بھی کچھ قدرے عمل کیا اور خلیفہ<br>اکبران کے بیچ سلسلہ بدریہ فریدیہ<br>کے محمد حیات صاحبؒ قدوسی حنفی بحکم<br>سروری صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی<br>ہے کہ صاحبزادہ محمد اشرف صاحبؒ<br>بوقت انتقال سیر کے واسطے گئے ہوئے |

تھے کہ اکثر محمد اشرف صاحبؒ کو ابتدا سے ملاقات بزرگان و زیارات پیران عظام کا بہت شوق تھا تمام ملک سے سیر کر کے نعمت حاصل کی اس واسطے بوقت انتقال کے تمام نعمت باطنی و مکتوبات و تبرکات دیوان شیخ محمد حامد صاحبؒ نے امانتاً سپرد خلیفہ اپنے محمد حیات صاحبؒ موصوف کے کر کے وصیت فرمائی کہ تم فقیرزادہ کو یہ اشیاء باطنی عطا کر دینا اور خلافت بھی ہر دو سلسلہ موصوفہ کی دے دینا۔

## دربیان جناب حضرت محمد حیات صاحب رحمتہ اللہ علیہ حنفی یہ خلیفہ بدریہ فریدیہ ہیں اولاد سے نہیں اس واسطے کچھ نہیں لگایا گیا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد حیات صاحبؒ قدوسی حنفی ۱۱ ربیع الآخر ۱۰۴۰ھ میں پیدا ہوئے یہ صاحبؒ اولاد جناب باباصاحبؒ سے نہیں ہیں صرف خلیفہ سلسلہ بدریہ فریدیہ کے ہیں۔ | اورخلافت بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ سلسلہ ہردو کی ان حضرت کو دیوان شیخ محمد حامد صاحبؒ سے ۱۷ جمادی الآخر ۱۰۵۱ھ میں بحکم سروری صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی | سجادگی کی دستار سے ان حضرت کو کچھ تعلق نہیں دستار محض اولاد بدریہ فریدیہ کے واسطے مختص ہے | اوروفات ان حضرت کی وقت عصر ۲۹ ربیع الاوّل ۱۱۱۳ھ مرتبہ ملکوت میں ہوئی۔ | ان حضرت نے شرائط و ہدائیت سلسلہ بدریہ فریدیہ کی بخوبی تمام کمال سے معہ شُرُوط قُیُود کے بجا لائے اور خلیفہ اکبر خاص اس سلسلہ ہر دو موصوفہ کے بحکم جناب باباصاحب حضرت محمد اشرف شاہ صاحبؒ ہوئے حسب الاشاد پیرومرشد کے تمام نعمت باطنی وتبرکات وسندات ومکتوبات انکے سپرد کردیئے۔ |

# ۳۹۔ باب سی ونہم

## در بیان جناب حضرت دیوان شاہ محمد اشرف صاحبؒ سے تا دیوان حضرت محمد سبحان صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک وِ دیوان حضرت محمد غلام رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| در بیان جناب حضرت دیوان محمد اشرف شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ | | | | |
| حضرت شیخ | ان حضرت کو بیعت | اور دستار سجادگی | ۔اور وفات ان | اور ہدائیت ان حضرت نے |
| محمد اشرف | ارادت اپنے والد | کی بجمیع شرایط | حضرت کی روز | محمد حیات صاحبؒ قدوسی حنفی |
| صاحب ولد | بزرگوار سے حاصل ہوئی | کے حضرت نظام | دوشنبہ وقت فجر | کی حسب الارشاد دیوان شیخ |
| محمد حامد | اور تمام سلاسل ہائے | الدینؒ نارنولی | بعد نماز ۵ | محمد حامد صاحبؒ و جناب بابا |
| صاحبؒ روز | کی نعمت حاصل کی اور | مرفوع نظامیہ سے | ذیقعد ۲۲ ۱۱۱ھ | صاحبؒ کی وصیت نامہ کی |
| یکشنبہ وقت | سلسلہ بدریہ فریدیہ و | چند عرصہ کے | میں مرتبہ جبروت | پوری پوری ادا کی اور سلسلہ |
| عصر ۷ محرم | قادریہ بدریہ کی خلافت محمد | بعد حاصل کی | میں ہوئی مزار | بدریہ صابریہ فریدیہ و قادریہ |
| ۱۰۶۳ھ کو | حیات صاحبؒ قدوسی | پہلے از خود باندھی | شریف جانب | بدریہ کا ارشاد کمال کو پونچایا |
| تولد ہوئے | سے ساتھ لوازم تمام کے | اور بعد جستجو سے | دیوار غرب | لاولد تھے بوقت آخیر ان کو |
| راوی پدر | حاصل کی بمحرم ۱۰۹۱ھ | تمام شرایط کے | گنبد کلاں صابر | عالم ارواح سے حکم جناب بابا |
| بزرگوار ہیں | روبروئے مزار مبارک | ساتھ دستار باندھی | ثانی موج دریا | صاحبؒ کا ہو گیا کہ محمد اشرفؒ |
| | جناب باباصاحبؒ پر | ۱۱۰۵ھ میں | صاحبؒ کے ہوئی | یہ نعمت باطنی و تعلیم ہر سلاسل |

کی تم کو ہم نے نہایت محنت شاقہ سے دلائی تھی اور خاص سلسلہ بدریہ صابریہ و قادریہ بدریہ کی اب تم خلیفہ اکبر اپنا ان دونوں سلاسل میں حافظ برخوردار اولاد قدوسیہ حنفی روح جذبیہ کو کر دیو اور کچھ اشیاء باطنی و تعلیمات و مکتوبات امانتا تحویل میران سیّد بھیکھ صاحبؒ مرفوع میرے سلسلے پیارے علی احمد صابرؒ کے کر

دو کہ زمانہ تیرہ صد میں یہ تمام امانت کام آوے گی اور حضرت شاہ اَبُومُعَالِی صَمدِی مرفوع الاجازت صابری صاحبؒ سے ہے حضرت دیوان محمد اشرف صاحبؒ موصوف نے تمام سلاسل کی نعمت حاصل کی تھی بحکم جناب بابا صاحبؒ اسی واسطے جناب میران سَیّد بھیکھ شاہ صاحبؒ کی سپرد وہ امانت اور تعلیم تمام کرادی گئی بحکم باطن سے دیوان محمد اشرف صاحبؒ کو یہ حکم ہوا کہ ہمشیرہ زادہ تمہارا محمد سعیدؒ لائق اب اس نعمت کے اوٹھانے کا نہیں ہے سجادہ ظاہر کا قائم مقام اپنے کر کے بیعت شرعی سے مشرف کردے کیونکہ زمانہ آخیر آگیا ہے اور تغیر وتبدل ہر شرائط کا ہر خاندان میں واقع ہوگا اور بعد زمانہ تیرہ صد میں یہ امانت اور تعلیم باطنی سینہ مرفوع سلسلہ صابریہ وحنفیہ جو ہر دو سلاسل بدریہ صابریہ کا بلکہ دوصد و یازدہ (۲۱۱) سلاسل کا وہ مرفوع مُجَدِّدالوَقت صاحب مجاز ہوگا اوس کے سینہ سے یہ تمام اشیاء ونعمت باطنی میرے خاندان واولاد میں آوے گی اور ترقی ظاہر وباطن کے اولاد میں فقیر کے پیدا ہوگی اوس زمانہ میں بھی تیسری مرتبہ آخری فریدیہ درجہ ظہور پکڑے گا غرض حضرت دیوان محمد اشرف صاحبؒ حسب الحکم وارشاد جناب بابا صاحبؒ حضرت حافظ برخودار صاحبؒ کو خلیفہ اپنا سلاسل بدریہ صابریہ میں مقرر کر کے تمام نعمت عطا کردی اور باقی تمام اشیاء ونعمت جناب حضرت میران سَیّد بھیکھ صاحبؒ صابری کے حوالہ کردی چنانچہ محمد اشرف صاحبؒ نے حسب الحکم جناب بابا صاحبؒ کے ویسا ہی کیا اسی واسطے اوس زمانہ کے بعد اولاد کے لوگ بابا صاحبؒ بعضے نے رسوخ بیعت کا جناب میراں سَیّد بھیکھ صاحبؒ وبعضے نارنولی نظامیہ خاندان کی بھی قدرے نے حاصل کی ۔ حضرت حافظ برخوردار ولد محمد حیات صاحبؒ قدوسی سلخ صفر ۱۱۰۰ ہجری کو پیدا ہوئے خلافت سلسلہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کی بحکم جناب بابا صاحبؒ کے ۱۳ رجب ۱۱۱۲ھ ہجری کو حاصل کی سجادگی سے ان کو کچھ تعلق نہیں سجادگی محض اولاد جناب بابا صاحبؒ کے واسطے مختص ہے یہ حضرات امانت دار نعمت باطنی فریدیہ کی تھی اور ان کے اولاد میں وہ رہی ۔

| در بیان جناب دیوان حضرت محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد سعید صاحبؒ ولد حضرت محمد فُضَیلؒ | اوران حضرت نے بیعت | دستار کی شرائط بالکل نہ کئے | اور وفات ان حضرت کی روز | کتاب محدود العطرت شاید معہ تمام اشیاء باطنی کے ساتھ کسی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صاحبؒ ولد دیوان محمد | ارادت اپنے | تقلید بھی چھوڑ | یک شنبہ وقت | روح جذبیہ کے حوالے کردی یا |
| تاج الدین صاحبؒ | ماموں صاحب | دی اور تحریری | عصر غُرہ شوال | کیا ہوا کتاب موصوف کا پتہ |
| ہمشیرہ زادہ جناب دیوان | سے شرعی حاصل | احوال بھی انکا | ۱۱۵۰ھ میں | نہ لگا واللہ اعلم غرض طریقہ ہائے |
| محمد اشرف صاحبؒ روز | کی تھی روز چہار | دستیاب نہ ہوا | مرتبہ ناسوت | مذکورہ بالا حضرت جناب بابا |
| جمعہ وقت زوال ۱۹ محرم | شنبہ وقت ظہر | کتاب محدود | میں ہوئی مزار | صاحب کی پابندی اور تعلیم |
| ۱۰۸۵ھ میں تولد | قبل وفات کے | العطرت کا | قریب دیوان محمد | طریقت کی بالکل ترک کردی |
| ہوئے راوی ماموں | دو روز پہلے | بھی پتہ | اشرف صاحبؒ | اور نسبت سلسلہ کی بھی جاتی |
| صاحبؒ و پدر بزرگوار | حاصل کی تھی | نہیں ہوا۔ | کے ہوئی۔ | رہی بلکہ فیض باطن بند ہو کر شجرہ |

فریدیہ کی تلاوت بھی چھوڑ دی بوقت آخیر فرزند کلاں دیوان محمد یوسفؒ کو قائم مقام اپنا کر کے انتقال فرمایا

## دربیان جناب دیوان حضرت محمد یوسف صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد یوسفؒ ولد دیوان | ان حضرت | دستار سجادگی | وفات ان حضرت | وصیت نامہ بھی اور کتاب |
| محمد سعید صاحبؒ روز یکشنبہ | نے بھی بیعت | کی اپنے | کی دہم جمادی | محدود العطرت نہ تھی اور |
| وقت عصر ۶ محرم ۱۱۰۰ھ میں | شرعی والد | ہاتھ سے | الثانی بروز یک | نہ وصیت کی پابندی کی ہمہ |
| تولد ہوئے راوی ان کے | صاحبؒ | باندھ لی | شنبہ ۱۱۶۵ھ میں | تن دنیا کی طرف مصروف |
| دیوان محمد غلام رسول صاحبؒ | سے حاصل | اور شرائط | مرتبہ ناسوت میں | ہو گئے پیرزادگی صرف رہ |
| نقل از وظیفہ دیوان محمد سُبحان | کی لیکن | و وصیت | مزار والد صاحبؒ | گئی تعلیم طریقت و ارشاد |
| صاحبؒ ملّاں جُبارا کوزئی کی | تاریخ | ہائے ترک | کے پاس ہوئی | باطنی بند اور مسدود ہو گیا |
| قلم سے۔ | معلوم نہیں | ہو گئی۔ | لاوَلد تھے۔ | اور طرز نقشہ محدود العطرت |

کی بھی نہ رہی صرف اتنا رواج رہا جو فرزند اولاد فریدیہ میں پیدا ہوتا نام درگاہ میں شیرینی تقسیم کر کے دفتر یا کتاب میں درج کر دیتے۔

## در بیان جناب حضرت دیوان محمد عبد السبحان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان محمد عبد السبحانؒ ولد دیوان محمد سعیدؒ برادر خورد محمد یوسفؒ روز جمعہ وقت فجر ۱۹ محرم ۱۱۴۵ھ میں تولد ہوئے | بیعت شرعی برادر کلاں سے حاصل کی تاریخ کا پتہ نہیں | دستار سجادگی کی بغیر شرائط کے سفید اپنے ہاتھ سے طبعی شرائط کے ساتھ باندھ لی تاریخ کا پتہ نہیں۔ | شہادت اکبران کو ۲۵ جمادی الاول روز پنجشنبہ کی شب کو ۱۱۸۰ھ کو ہوئی مزار قریب برادر کلاں کے ہوئی لاَ وَلد ہی مرتبہ ملکوت میں وصال پایا۔ | ان حضرت کے زمانہ میں ریاست پیدا ہوئی اور شہر پناہ کی عمارت بھی انہوں نے شروع کرائی اور کمال جاہ وجلال دنیاوی پیدا کیا طریقہ ہائے مذکورہ بالا و تعلیم ہائے بالکل مسدود و مفقود ہو گئی سپاہ ولشکر و سامان جنگ وغیرہ کا جمع کرایا چنانچہ تمام کیفیت شہادت وغیرہ ان کی کتاب گلزار فریدی جو پہلے اس مصنف کتاب نے جمع کی ہے |

اوس میں تمام مندرج ہے پندرہ برس ریاست کر کے شہادت پائی اور بجائے اپنے دیوان محمد غلام رسول صاحبؒ کو مقرر کیا۔

## در بیان جناب دیوان حضرت محمدؒ غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان محمد غلام رسول صاحبؒ ولد شیخ محمد جیون صاحبؒ اولاد پندرہویں بیٹے دیوان تاج الدینؒ صاحب روز دو شنبہ وقت مغرب بعد نماز ۲۱ محرم ۱۱۵۰ھ کو پیدا ہوئے | بیعت خلافت وارادت حضرت جناب محمد حیات صاحبؒ سجادہ نشین جناب میراں سید بھیکھ صاحبؒ کہرام والا کے ساتھ ہے اور خلافت محمد سبحان صاحبؒ سے سجادگی کی بھی حاصل تھی اور والد اپنے سے بھی خلافت حاصل تھی فریدیہ سلسلہ میں۔ | دستار سجادگی کی سفید اپنے ہاتھ سے باندھ لی مزار جناب باباصاحبؒ پر رکھ کر تاریخ دستیاب نہیں ہوئی | دفات ۱۲۲۴ھ ۱۴ ذیقعد بروز جمعہ بوقت صبح مزار شریف بالائے مزار دیوان محمد اشرف صاحبؒ کے ہوئی مرتبہ ناسُوت میں وصال پایا۔ | یہ صاحب بہت فیاض و قبائل پرور صاحب انصاف ہمہ صفت موصوف تھے جو تمام احوال ان صاحب کا گلزار فریدی میں زبانی والد صاحبؒ مصنف کتاب نے جو وہ نواسہ دیوان صاحب موصوف کے تھے تمام مرقوم ہے ساتھ شرح کے اور جناب باباصاحبؒ کے حکم سے سجادگی ان کو حاصل ہوئی اور بڑی |

سرداری اور صاحب نعمت ظاہری و باطنی کے ہوئے ہیں کہ ہزارہا مخلوق کو فیض ظاہری باطنی حاصل ہوا

# ۴۰۔ باب چہل

جناب دیوان حضرت محمدؐ غلام رسُول صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے

تا بہ دیوان حضرت محمدؐ اَللہ جوُایا صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک۔

روائیت مُعتبر از مکتُوبَات نِطَاب احدیّتُ الاسرار تصنیف حضرت سَید محمد اُمیر شاہ صاحب قُطبُ الِارشَاد رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتا ہوں ۲۷ باب اور ۱۵ فصل کے آخیر میں یہ قِصّہ قلم بند ہے گا کہ شرح اوس کی یہ ہے قول حضرت امیرِ دو جہاں رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ہے گا کہ میرے حضرت مولائے دو جہاں لی مَع اللہ گاہ میاں غُلام شاہ صاحب مَعصُوم قُطبِ زمَانیِ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے سیوم خلیفہ مُلّا جبارؒ اخون قوم اَکوُزئی کو روز سہ شنبہ ۱۱ محرم ۱۲۲۳ ہجری وقت فجر بعد نماز ارشاد فرمایا کہ ملا صاؔحب تم ابھی پاک پتن شریف کو روانہ ہو جاؤ اس واسطے کہ کل وہاں کو سردار حنفیہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ گئے ہیں حضرت شاہ وشیخ فرید فرد گنجِ شکر بابا مَسعُود العَالمِین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ نے طلب فرمایا ہے گا واسطے ہدائیت و عنائیت جناب سجادہ صاحب کے سردار حنفیہ کو بلایا ہے ملاںؒ تُو جا کر دیکھ کیا کیا ہدائیت اور عنائیت ہووے گی بموجب فرمان اپنے مولا کے اوسی وقت روانہ پاک پتن شریف کو ہو گیا غرض دہلی تک تنہا گیا اور دہلی شریف سے قافلہ سوداگروں کا طرف ملتان کی جاتا تھا اوس قافلہ کے دو ہزار آدمی تھے ہمراہ ہو کر پاک پتن شریف میں پونچ گیا روز جمعہ ۷ ماہ رجب ۱۲۲۳ ہجری کو شنبہ کے روز بعد نماز ظہر کے حضرت محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ سردار حنفیہ سے مُلاَقِی ہوا میرے بغیر دریافت کیے ہوئے کے حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ملا جبار اخونؒ ہمارے برادر میاں محمد غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صاحبؒ نے تم کو بھیجا ہو گا مجھ کو جو حکم عالم ارواح سے سرزوری صلی اللہ علیہ وسلم صادر ہوا تھا واسطے ہدائیت اور عنائیت بعضے امورات سجادہ نشین صاحب بجالایا ہوں تم سے میں ہرگز بیان نہ کروں گا۔ اس واسطے کہ باطن سے ممانعت ہے گی تمہارے پیرو مرشد صاحب کو تمام احوال معلوم ہو جاوے گا اب ملا صاؔحب تم رامپور شریف کو چلے

جاؤ ورنہ تم کو یہاں پر بہت تکلیف ہووے گی کہ یہ سجادہ نشین صاحب اس جگہ کے قدرے شہر پناہ پاک پتن شریف کے تیار کرار ہے ہیں کوئی تم کو مزدوروں میں نہ گرفتار کر لیوے آئندہ تمہارا اختیار ہے گا مُلّا جبار اخون نے عرض کی کہ حضرت میں خالی اس جگہ سے نہیں جاؤں گا کوئی بات تو ایسی حضور فرماویں کہ میں اپنے حضرت سے جا کر عرض کردوں بعد چند عرصہ کے حضرت سردار حنفیہ موصوف نے فرمایا کہ ملا جبار اخون تم سجادہ نشین دیوان محمد غلام رسول صاحبؒ سے مزارات سجادہ نشینان کی تفصیل معہ نقشہ احاطہ جناب قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کا کسی مُصوّر سے کھچوا کر لے جاؤ اور اگر ولادت اور وفات کی تاریخیں میسر ہو جاویں تو وہ بھی نقل کر کے لے جاؤ کہ اس سے تمہارے حضرت بہت خوش ہوویں گے اور وہ حضرت مُوَرِّخ ہیں۔ غرض بموجب فرمان حضرت سردار حنفیہ کے میں نے صاحب سجادہ نشین موصوف کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کی کہ تُس پُر حضرت دیوان غلام رسول صاحبؒ مسند نشین نے رشاد فرمایا کہ اے ملا جبار اخونؒ تاریخیں ولادت اور وفات سجادہ نشینان کے شائد کہ وظیفہ حضرت عَبدُالسُبحَان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے میں قلم بند ہیں کل کو باباتوں بعد نماز پیشیُن کے میرے پاس آجانا میں تجھ کو وظیفہ دکھلا دوں گا تو اوس کی نقل کر لینا اور جو توں مزارات سجادہ نشینان کا پتہ دریافت کرتا ہے تو اس خادم الفقراء درگاہ عالیہ فریدیہ نے محمد یوسف صاحبؒ سے اپنے نام تک لکھا ہے اور باقی تمام تاریخیں کا احوال اولاد سجادہ نشینان و دیگر کا کتاب محدود العطرت فریدی شریف میں مفصل قلم بند ہے تو بابا خدا جانے وہ کتاب کہاں گئی ہمارے خاندان میں تو وہ اب نہیں مگر بزرگان اپنے سے نام اور بعضے حالات تو ہم سنتے رہے ہیں کہ محدود العطرت شریف کتاب پیدائش و انتقال تمام اولاد فریدیہ کا نقشہ کے طور سے تحریر تھا اس فقیر نے صرف تمام اسماء اولاد دیوان محمد تاج الدین صاحبؒ کے جمع کرا کر ذکر اسامی کے رسالہ سے نامزد کیا ہے کہ فاتحہ خوانی آباؤ اجداد کے نام سے ہمارے قوم کے لوگ محروم نہ رہیں اور اے اخون باباؒ احاطہ جناب باباصاحبؒ کا بھی جو قدیمہ اور محبوب الٰہی صاحبؒ کے ہاتھ سے مکانات بنے ہوئے تھے کہاں ہیں وہ احاطہ آستانہ کے مکانات جنگ جدل و قتل جو احمد شاہ درانی کا لشکر آیا اور دیوان محمد یوسفؒ و محمد سبحانؒ آنرو آپ کے علاقہ میں گریزاں ہو کر چلے گئے ترکوں نے بزعم خزانہ

وہاں کے اوس غدر میں اکثر مکانات کو کندیدہ کرا کر شکست کرائے اوس زمانہ میں یہ احاطہ قدیمہ نقصان ہوا اور میدان کر دیا بجز دونوں روضہ کے تمام مکانات مسمار کرا دیئے لیکن زبانی میں تم کو مزارات کا نقشہ سجادہ نشینان کا کھچوا دیتا ہوں اے ملاںؒ بابا تو اس شہر کی جانب شمال کو جا کر دیکھ ایک گھر پختہ سہ منزلہ آئینہ دار بنا ہوا ہے گا اوس گھر میں گھودی سنگھ آفتاب پرست رہتا ہے وہ بڑا مصور ہے اوس کو تو بابا میرے پاس بولا لا اوس سے تم کو نقشہ مذکور کھچوا دوں گا۔ وہ نقل نقشہ مذکور کی یہ ہے جو اس کتاب میں تحریر ہو چکی ہے اپنے اپنے جاء پر محمد یوسف صاحبؒ سے دیوان غلام رسُول صاحبؒ تک باقی تمام احوال حضرت دیوان محمد غلام رسُول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا گلزار فریدی شریف میں تمام شرح کے ساتھ تحریر ہے اس جگہ طوالت کے واسطے قلم بند نہیں کیا لیکن ریاست ظاہری کا سامان واسباب پورا پورا جمع کرایا اور فیض رسانی اور پرورش اولاد فریدیہ کی لیکن ارشاد طریقت کا جو ورثہ آباؤ اجداد کا ہے بخوبی جاری نہ ہوا۔

| در بیان جناب حضرت دیوان محمد یار صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان محمد یار شاہ صاحبؒ ولد دیوان غلام رسول صاحبؒ روز جمعہ بعد نماز ۱۶ محرم ۱۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے راوی دیوان غلام رسول صاحبؒ | بروز جمعہ بتاریخ ۱۱ رجب ۱۲۱۹ھ میں والد صاحبؒ سے خلافت حاصل کی اور بیعت محمد حیات صاحبؒ سجادہ نشین میراں سید بھیکھ صاحبؒ سے بھی ہوئی سلسلہ صابریہ میں | دستار سجادگی کی اپنے ہاتھ سے سفید مزار بابا صاحبؒ پر رکھ کر باندھ لی ۱۲۲۴ھ بروز سہ شنبہ ۲۰ ذوالحج | وفات ۸ محرم ۱۲۴۴ھ بروز پنجشنبہ کے مرتبہ ناسوت میں ہوئی مزار برابر مزار والد صاحبؒ کے ہوئی لاولد تھے | بعد انتقال والد اپنے کے ریاست چھوڑ کر آزادی اختیار کی اور فقراء و علماء دوست بہت تھے اور عالم اور فیاض تھے اور صاحب خلق کے قائم مقام اپنا خلیفہ دیوان محمد شرف الدین صاحبؒ پوتا برادرزادہ کو مقرر کیا۔ |

در بیان جناب دیوان حضرت محمد شَرَفُ الدّین صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان محمد شرف الدین صاحبؒ ۱۵ محرم ۱۲۲۱ھ کو بروز یک شنبہ بوقت صبح پیدا ہوئے راوی دیوان غلام رسول صاحبؒ و والد صاحبؒ | خلافت دیوان محمد یار صاحبؒ سے بروز چہار شنبہ بعد نماز ظہر ۱۲۴۲ھ میں حاصل کی | دستار سجادگی کی اپنے ہاتھ سے سفید مزار جناب بابا صاحبؒ پر رکھ کر باندھ لی ۱۲۴۴ھ بروز جمعہ ۱۵ صفر کو | وفات بروز سہ شنبہ ۱۹ ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۱ھ میں بوقت چاشت ہوئی مرتبہ ناسوت میں مزار بالائے مزار دیوان محمد یار صاحبؒ کے ہوئی | یہ صاحب بھی بہت فیاض اور سخاوت میں حاتم دوراں تھے سلسلہ بدریہ فریدیہ دونوں چند عرصہ سے مفقود و مسدود ہو گئے تھے جو اکثر اولاد فریدیہ ہمہ تن دنیا کی طرف مصروف ہو گئی عبادت و ریاضت کرتے تھے لیکن ارشاد طریقت کا بند ہو گیا تھا جو ورثہ فریدیہ تھا پیری مُریدی جدّی رہ گئی |

در بیان جناب دیوان حضرت محمد اللہ جوایا صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان شاہ محمد اللہ جوایا صاحبؒ ۱۲۲۵ھ میں پیدا ہوئے بروز دوشنبہ گزشتہ شب سہ شنبہ بوقت عشاء۔ | خلافت سجادگی کی برادر کلاں اپنے دیوان محمد شرف الدین صاحبؒ سے بروز جمعہ بعد نماز ۱۲۵۹ھ میں حاصل کی اور محمد باقر صاحبؒ سجادہ نشین میراں سید بھیکھ صاحبؒ سے بھی ان کو بیعت حاصل تھی | دستار سجادگی کی اپنے ہاتھ سے مزار جناب بابا صاحبؒ پر رکھ کر باندھ لی ۱۲۶۱ھ بروز چہار شنبہ ۲۷ رمضان المبارک۔ | وفات بروز سہ شنبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ بوقت چاشت مرتبہ ناسوت میں ہوئی مزار اندرون روضہ گنج علم صاحبؒ کے ہوئی۔ | یہ حضرت بھی کمال مجاہدہ کش اور فیاض و صاحب سخاوت و صاحب عبادت اور منظور و مقبول جناب فرید فردؒ عالم کے تھے کہ کچھ ان کی زبان سے جاری ہوا وہ قبول ہوا اور بہت اعتقاد درگاہ فریدیہ میں رکھتے تھے اور مکانات آستانہ عالیہ متبرکہ کے انہوں نے تمام از سر نو تیار کرائے۔ لاولد ہوئے |

بعد انتقال کے تنازعہ اولاد فریدیہ میں برپا ہوا جو اب تک جاری ہے خدا پاک فضل کرے بعد انتقال

حضرت پیر عبدالرحمان صاحبؒ ورثہ جدی سمجھ کر قابض ہوئے اور صاحبزادہ سید محمدؒ جو نواسہ دیوان اللہ جوایا صاحبؒ کے تھے اور وہ بوقت زندگی کے تحریر کرا کر قائم مقام اپنا کر گئے بموجب تحریر کے دعویٰ کیا دو برس کے بعد قبضہ اون کو مل گیا چنانچہ دو برس قابض گدی کے املاک کا وہ دیوان رہا بعد اوس کے دیوان عبدالرحمٰن صاحبؒ چیف کورٹ پنجاب میں اپیل کر کے بسبب وراثت جدّی جو چچا تھے حکام کی معرفت قبضہ حاصل کیا اب دیوان سید محمد صاحبزادہؒ کی طرف سے اپیل ولائیت کو تیار ہے جو حکم الٰہی وارادت بزرگان علیہم الرضوان کے ہوگی وہی امر ظہور میں آوے گا سپرد املاک لنگر و گدی کا اب دیوان حضرت عبدالرحمٰن صاحبؒ کے ہے۔

## دربیان حضرت جناب سید محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

| حضرت | بیعت | دستار خلافت و | وفات | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان سید محمد شاہ صاحبؒ ولد حضرت پیر فتح محمد شاہ صاحبؒ ولادت ۱۸۷۵ء عدالت سے لی گئی | بیعت ارادت ان کو حضرت خواجہ پیر محمد حسین شاہ صاحبؒ سے سلسلہ چشتیہ بدریہ فریدیہ میں حاصل ہوئی | دستار خلافت و خرقہ خلافت ان صاحب کو کو حضرت خواجہ پیر محمد حسن شاہ صاحبؒ سے چشتیہ بدریہ فریدیہ میں حاصل ہوئی مزار حضور باباصاحبؒ پر | وفات ان حضرت کی ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ بروز جمعہ المبارک میں ہوئی مزار ان کا روضہ موج دریا میں غرب کی جانب ہے | یہ حضرت کمال مجاہدہ کش وصاحب عبادت اور منظور ومقبول حضرت جناب شاہ وشیخ فرید فرد گنج شکر زہد الانبیاء باباصاحب محمد مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند عاشق ومعشوق ذات احدیت شہنشاہ ولائیت فردیت رحمۃ اللہ علیہ کے تھے کہ جو کچھ ان کی زبان سے جاری ہوا قبول ہوا اور بہت اعتقاد درگاہ فریدیہ میں رکھتے تھے اپنی زندگی میں خلیفہ اپنا بمطابق وصیت نامہ ۸ مارچ ۱۹۳۳ء کو مقرر کیا فرزند اکبر دیوان غلام قطب الدین شاہ صاحبؒ کو۔ |

نوٹ:۔ ولائیت کا فیصلہ وصیت نامہ کی وجہ سے دیوان سید محمد شاہ صاحبؒ کے حق میں ہوا قبضہ ان صاحب کو مل گیا ہے اب سپرد املاک لنگر و گدی کا دیوان سید محمد شاہ صاحبؒ ہیں۔

| در بیان حضرت جناب دیوان غلام قطب الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان غلام قطب الدین شاہ صاحبؒ ولد دیوان سید محمد شاہ صاحبؒ ولادت ان حضرت کی ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۴۲ھ کی ہے راوی انکے والد بزرگوار | بیعت ارادت ان کو اپنے والد بزرگوار سے سلسلہ چشتیہ بدریہ فریدیہ میں حاصل ہوئی | دستار خلافت و خرقہ خلافت ان کو والد بزرگوار سے حاصل ہوئی مزار جناب بابا صاحبؒ پر | وفات حضرت کی ۱۲ ذیقعد ۱۴۰۶ھ کو ہوئی مزار ان حضرت کا بھی روضہ موج دریا شرق کی جانب ہے۔ | بہت عرصہ سجادگی کی اپنی زندگی میں خلیفہ حضرت دیوان مودود مسعود شاہ صاحب کو مقرر کیا۔ |

| در بیان حضرت جناب دیوان مودود مسعود فرید شاہ صاحب | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت دیوان مسعود مودود فرید شاہ صاحب ولد حضرت دیوان غلام قطب الدین شاہ صاحبؒ ولادت ان حضرت کی پیر ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ہے راوی والد بزرگوار۔ | بیعت ارادت ان کو اپنے والد بزرگوار سے سلسلہ چشتیہ بدریہ فریدیہ میں حاصل ہوئی۔ | | بفضل خدا حیات ہیں اور موجودہ سجادگی ان حضرت کے پاس ہے۔ | |

# ۴۱۔ باب چہل ویکم

در بیان توسّل ہائے سَلائل جَدّی و جس جس میں مصنف کتاب کو پیر و مرشد سے حاصل ہوئے ہیں اور رسالہ تعلیم ونصیحات واسطے طالبان طریقت و نام نہاد خصوص محمد فتح الدینؒ اختر سلسلہ بدریہ فریدیہ وخاتمہ کتاب مستطاب۔

## "اسرارِ عترت فریدی شریف"

یہاں سلسلہ جدی مصنف کتاب ہذا کا حضرت جناب دیوان محمد تاج الدین محمود شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تا مؤلف کتاب ہذا تاریخ وار۔

| در بیان حضرت خواجہ پیر محمد حسین شاہ فریدی بدری صابری وقادری صاحب رحمتہ اللہ علیہ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت خواجہ پیر محمد حسین شاہ صاحبؒ ولد دیوان محمد تاج الدین صاحبؒ یوم شنبہ ٦ ١٠٠١ھ ٢١ محرم کو پیدا ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | خلافت والد بزرگوار اپنے سے بیچ سلسلہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ کی ١٠٢٠ھ میں بروز جمعہ ٢١ محرم حاصل کی | دستار خلافت وخرقہ خلافت ہردو سلاسل کی اوسی روز حاصل ہوئی مزار مبارک باباصاحبؒ پر برادر خورد خواجہ محمد عین الدین صاحبؒ کیساتھ | وفات ١٦ محرم ٣ ١٠٨١ھ میں بوقت صبح بروز جمعہ مرتبہ جبروت میں ہوئی مزار مبارک حسب استدعا اون کی پیشگاہ دروازہ مخدوم پاکؒ صابریہ حجرہ کے زیر درخت گوندی بجانب شرق ہوئی خام مزار رہی پختگی کا حکم نہ تھا اوی فرزند اکبر انکے | خلافت اپنے والد بزرگوار دیوان محمد تاج الدین صاحبؒ سے حاصل کی اور ہردو سلاسل مذکورہ کا ارشاد طریقت بخوبی جاری کیا سیاحی کر کے تمام ملک ماجھہ دوآبہ و پہاڑ تک بہت مخلوق کو فیض اسلام وشریعت طریقت کا حاصل ہوا چنانچہ تمام لوگ جواب مریدان جدی سے ہیں اون کے داخلان طریقت کی اولاد سے ہیں صاحب علم وارشاد |

کمال تھے آخیر وقت خلیفہ اپنا فرزند اپنے شاہ محمد عنائیت صاحبؒ کو کر دیا بحکم باطن جناب باباصاحبؒ۔

## دربیان حضرت جناب محمد عنائیت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت محمد عنائیت شاہ ولد محمد حسین شاہ صاحبؒ ۱۰۶۰ھ میں بوقت چاشت بروز چہار شنبہ ۱۱ المحرم کو پیدا ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | بیعت ارادت انکو والد بزرگوار اپنے سے حاصل ہوئی اور کچھ نعمت سلسلہ صابریہ نظامیہ و قادریہ کی شاہ ابو المعالی صاحبؒ سے بھی حاصل کی بحکم باباصاحبؒ روحی۔ | دستار خلافت و خرقہ خلافت ہر دو سلاسل بدریہ فریدیہ کی والد بزرگوار اپنے سے مزار جناب باباصاحبؒ پر ۱۶ رمضان ۱۰۷۶ھ میں بروز جمعہ بعد نماز کے ہوئی | وفات ۱۱ شوال ۱۱۲۵ھ میں بوقت ظہر مرتبہ ملکوت بروز پنج شنبہ ہوئی مزار شریف متصل والد بزرگوار اپنے کے ہوئی راوی ان کے فرزند اکبر۔ | خلافت ہر دو سلسلہ فریدیہ کی والد بزرگوار اپنے سے حاصل کی ہر دو سلسلہ و چند سلاسل دیگر کا بھی ارشاد طریقت کا بخوبی جاری کیا تمام ملک میں صاحب علم و حلم و ارشاد تھے آخیر وقت میں خلیفہ اپنا فرزند اکبر شاہ کو مقرر کر دیا بحکم باطن جناب باباصاحبؒ محمد عبدالرحمٰن صاحبؒ۔ |

## دربیان حضرت جناب پیر شاہ محمد عبدالرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت پیر شاہ محمد عبدالرحمٰن صاحبؒ ولد حضرت شاہ محمد عنائیتؒ ۱۱۰۵ھ ۱۱ المحرم شب جمعہ بعد تہجد آپ پیدا ہوئے راوی پدر بزرگوار | بیعت ارادت آپ کو والد بزرگوار اپنے سے حاصل ہوئی سنہ معلوم نہیں | دستار خلافت و خرقہ خلافت ہر دو سلاسل بدریہ فریدیہ کی والد بزرگوار اپنے سے یوم سہ شنبہ بوقت ظہر ۱۷ ماہ جمادی الثانی ۱۱۲۰ھ کو حاصل ہوئی | وفات ۲۱ محرم ۱۱۷۷ھ یوم سہ شنبہ بوقت صبح مرتبہ جبروت میں ہوئی مزار شریف جانب غرب درخت گوندی مذکور کے ہوئی راوی فرزند اکبر انکے | خلافت ہر دو سلسلہ فریدیہ کی والد بزرگوار اپنے سے حاصل کی ہر دو سلسلہ کا ارشاد طریقت بخوبی جاری کیا بوقت آخیر خلیفہ اپنا فرزند اکبر شاہ نور محمد صاحبؒ کو مقرر کیا۔ |

## در بیان حضرت جناب پیر نور محمد شاہ صاحبؒ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت پیر نور محمد صاحبؒ ولد پیر عبدالرحمٰن شاہ صاحبؒ ۱۱۲۵ھ بروز دوشنبہ بوقت صبح ۱۲ رجب پیدا ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | بیعت ارادت ان کو والد بزرگوار اپنے سے ۱۱۳۶ھ بروز جمعہ بعد نماز مزار جناب بابا صاحبؒ پر حاصل ہوئی | دستار خلافت و خرقہ خلافت ہر دو سلاسل موصوف کے والد بزرگوار اپنے سے یوم چہار شنبہ بوقت عصر ۱۱۷۵ھ میں مزار بابا صاحبؒ پر حاصل ہوئی۔ | وفات ۵ رمضان یوم پنجشنبہ ۱۱۹۵ھ ماہ ربیع الاوّل کی ۱۳ مرتبہ ملکوت میں ہوئی راوی انکے فرزند اکبر | خلافت ہر دو سلسلہ فریدیہ کی والد بزرگوار اپنے سے حاصل کی اور ہر دو سلسلہ کا ارشاد طریقت بخوبی جاری کیا بوقت آخیر خلیفہ اپنا فرزند خورد پیر محمد غلام فرید صاحبؒ کو مقرر کیا جوان حضرت کے چار فرزند تھے جن کی شرح معہ اولاد کے گلزار فریدی شریف کتاب میں مندرج ہے اس جگہ طوالت کے واسطے نہ مرقوم کیا۔ |

## در بیان حضرت جناب پیر محمد غلام فرید شاہ صاحبؒ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت پیر محمد غلام فرید شاہ صاحبؒ ولد حضرت شاہ نور محمد صاحبؒ یوم جمعہ بوقت صبح ۱۱ شعبان ۱۱۴۵ھ کو پیدا ہوئے | بیعت ارادت ان کو والد بزرگوار اپنے سے ۱۱۵۵ھ کو بروز شنبہ مزار جناب بابا صاحبؒ پر بوقت ظہر حاصل ہوئی | دستار خلافت و خرقہ خلافت ہر دو سلسلہ کی والد بزرگوار اپنے سے ایک محرم ۱۱۶۰ھ بوقت عصر مزار جناب بابا صاحبؒ پر حاصل ہوئی۔ | وفات ۷ محرم ۱۲۱۰ھ میں یوم سہ شنبہ مرتبہ ملکوت میں ہوئی مزار متصل والد جانب غرب کے ہوئی۔ | خلافت ہر دو سلسلہ کی والد بزرگوار اپنے سے حاصل کی اور ہر دو سلسلہ کا ارشاد طریقت بخوبی جاری کیا بوقت آخیر خلیفہ اپنا فرزند اکبر حضرت پیر محمد خواجہ بخش شاہ صاحب کو مقرر کیا۔ |

## در بیان حضرت جناب پیر محمد خواجہ بخش شاہ صاحبؒ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت پیر محمد خواجہ بخش شاہ صاحبؒ ۱۱۸۲ھ یوم دوشنبہ بوقت صبح ۲۱ محرم کو آپ پیدا ہوئے راوی پدر بزرگوار۔ | بیعت ارادت ان کو والد بزرگوار سے حاصل تھی اور نیز نعمت و بیعت صابریہ سلسلہ میں جناب محمد حیات شاہ صاحبؒ سجادہ نشین میراں سید بھیکھ صاحبؒ سے بھی ہوئی۔ | دستار خلافت و خرقہ خلافت ہر دو سلسلہ فریدیہ کے والد بزرگوار سے ۱۲۰۵ھ میں بروز سہ شنبہ مزار جناب بابا صاحبؒ پر حاصل ہوئی۔ | وفات ۷ اربیع الاول ۱۲۵۵ھ یوم پنج شنبہ بوقت عشاء مرتبہ ملکوت میں فناء ثلاثہ کیساتھ ہوئی مزار شریف ان کی پیش گاہ دالان سہ درعہ کے ہوئی۔ | خلافت ہر دو سلسلہ کی والد بزرگوار اپنے سے حاصل کی اور ہر دو سلسلہ کا ارشاد علاوہ صابریہ سلسلہ کا بھی بخوبی جاری کیا اور خلیفہ اپنا فریدیہ سلسلہ میں فرزند کلاں حضرت جناب پیر سلطان محمود شاہ صاحبؒ کو کیا کمال عالم و فاضل و صاحب تقویٰ کے تھے دو فرزند ارجمند ان صاحب |

کے تھے اکبر فرزند حضرت جناب پیر محمد سلطان محمود شاہ صاحبؒ و فرزند خورد حضرت جناب پیر محمد تاج الدین محمود شاہ صاحبؒ والد ماجد مصنف کتاب ہذا۔

## در بیان حضرت جناب پیر محمد سلطان محمود شاہ صاحبؒ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت جناب پیر محمد سلطان محمود شاہ صاحبؒ ولد حضرت جناب پیر خواجہ محمد بخش صاحبؒ ۱۲۰۶ھ بروز یکشنبہ بوقت | بیعت ارادت ان کو والد بزرگوار اپنے سے حاصل ہوئی اور نیز بیعت سلسلہ صابریہ عالیہ میں حضرت جناب | دستار خلافت وخرقہ خلافت ہر دو سلسلہ فریدیہ جدیہ میں والد بزرگوار سے ۱۲۴۰ھ | وفات ۲۹ جمادی الثانی شب جمعہ بوقت صبح ۱۲۸۲ھ موضع جگت پورہ علاقہ امرتسر میں ہوئی مرتبہ ملکوت میں پہلے انا منا | خلافت ہر دو سلسلہ کی والد بزرگوار اپنے سے حاصل کی اور ہر دو سلسلہ فریدیہ کا ارشاد اور علاوہ صابریہ سلسلہ کا بخوبی جاری رکھا اور کثرت سے مریدان کو فیض جاری ہوا اور خلیفہ اپنا فریدیہ سلسلہ میں |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صبح ۵ ربیع الاوّل کوتولد ہوئے جو نواسہ حقیقی دیوان حضرت غلام رسُول شاہ صاحبؒ کے تھے راوی پدر بزرگوار۔ | محمد باقر صاحب سجادہ نشین حضرت میراں سیّد بھیکھ صاحبؒ سے حاصل ہوئی۔ | بروز میں جمعہ مزار جناب بابا صاحبؒ پر حاصل ہوئی راوی برادر خورد حقیقی۔ | موضع باصرکا میں مزار ہوئی بعد صندوق لاکر پیشگاہ دروازہ مخدوم پاکؒ جانب غرب شرق ہوئی راوی مصنف کتاب اس کا ہے | برادر خورد اپنے حقیقی والد بزرگوار مصنف کتاب کو کیا اور نیز اس فقیر مصنف کتاب کو بھی بیعت ارادت جدی فریدیہ سلسلہ میں روبروئے مزار اقدس جناب بابا صاحبؒ کے ان حضرت سے حاصل ہوئی |
| اور برادرم عزیز شاہ محمد نظام الدین صاحب کو بھی تعلیم وتربیت جدی طریقہ میں ان سے ہوئی۔ | | | | |

## دربیان حضرت جناب پیر محمد تاج الدین محمود شاہ صاحبؒ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حضرت جناب پیر محمد تاج الدین محمود شاہ صاحبؒ ولد حضرت جناب پیر محمد خواجہ بخش شاہ صاحبؒ یوم دو شنبہ بوقت اشراق ۱۷ شعبان ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے راوی برادر کلاں وہمشیرہ کلاں | بیعت ارادت والد بزرگوار سے اور برادر کلاں سے حاصل تھی ہردو سلسلہ فریدیہ جدیہ عالیہ میں اور نیز تعلیم اور بیعت جناب محمد باقر صاحبؒ سجادہ نشین میراں سیّد بھیکھ صاحبؒ سے سلسلہ صابریہ میں بھی حاصل کی | خلافت ہردو سلسلہ فریدیہ عالیہ جدیہ کی والد بزرگوار وبرادر کلاں ہردو سے روبروئے مزار انور جناب بابا صاحبؒ کے حاصل ہوئی | وفات ۱۹ رمضان بروز شنبہ بوقت بعد مغرب مرتبہ ناسُوت میں ۱۲۹۹ھ ہوئی اور مزار مبارک متصل برادر کلاں کے پیشگاہ حجرہ مخدوم پاک کے ہوئی راوی ان روایات کا فقیر مصنف کتاب | خلافت اور خرقہ خلافت سلسلہ فریدیہ عالیہ جدیہ کی والد بزرگوار سے اور تعلیم برادر کلاں سے حاصل کی اور بخوبی پابند اوس تعلیم کے رہے خلافت و دستار خلافت بروز دستار بندی برادر کلاں اپنے کے روبروئے دیوان صاحب حضرت جناب پیر محمد اللہ جُوایا شاہ صاحبؒ وتمام برادری فقیر منصف کتاب ہذا کو ۱۲۸۲ھ |
| ۱۷ ذوالحج یوم جمعہ بوقت چاشت عطا فرمائی۔ | | | | |

## در بیان حضرت جناب ہادینا ومرشدنا مظہر ذات علیٰ مخدوم شاہ وشیخ پیر محمد حسین شاہ صاحب بدری چشتی فریدی صابری وقادری فرید ثانی مجدد الوقت رحمۃ اللہ علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| احقر العباد بنده خاک پائے درویشاں تصوف مصنف کتاب ہذا پیر سید خواجہ محمد حسین شاہ صاحب ولد پیر محمد تاج الدینؒ محمود شاہ صاحبؒ یوم شنبہ بوقت صبح صادق ۱۶ رمضان شریف ۱۲۵۸ھ کو پیدا ہوا راوی والد صاحبؒ ووالدہ صاحبہ مکرمہؒ | بیعت ارادت والد بزرگوار و تایا صاحبؒ ودیوان اللہ جوایا صاحبؒ سے حاصل ہوئی و نیز تعلیم وبیعت پیر بہادر علی شاہ صاحب سجادہ نشین جناب میراں سید بھیکھ صاحبؒ سے دائرہ شریف والہ سے حاصل ہوئی | خرقہ خلافت بدریہ صابریہ و قادریہ ونظامیہ واویسیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ وگرگامیہ غرض دوصد یازدہ سلسلہ بضمن ہردو حنفیہ عالیہ کی جناب مولانا ومرشدنا ہادی برحق شاہ محمد حسن صاحبؒ صابری شہنشاہ وقت حکم باطنی جناب باباصاحبؒ سے خلافت مجازی بہشتی دروازہ پر ۱۳۰۴ھ ۲۹ محرم وخلافت ماذونی معہ ملبوسات مصطفیٰ آباد رام پور شریف میں یوم شنبہ ۸ شعبان ۱۳۰۵ھ وخلافت امامت معہ تمام تبرکات وملبوسات بدریہ فریدیہ ہردو سلاسل مزار جناب باباصاحبؒ پر ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۰۵ھ وعلاوہ وصیت نامہ روز یکشنبہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ رام پور شریف میں حاصل ہوا۔ | | عنائیت ایزدی و امداد پیران عظام سے ارشاد طریقت کا بہت مخلوق جن کا حصہ ہے پونچ رہا ہے اور صاحب خلافت والیوں کا احوال بھی آگے آجاوے گا وبفضلہٖ تعالیٰ سہ فرزند جناب باری تعالیٰ سے موجود ہیں اور دو دختر اول فرزند برخوردار سید مدد علی شاہ صاحبؒ ۱۲۹۲ھ یوم یکشنبہ ۲۴ رمضان بوقت صبح صادق پیدا ہوا بفضلہٖ تعالیٰ لائق وصاحب علم وصاحب خلافت ہوگیا ہے دوم فرزند برخوردار سید خواجہ پیر مظہر فرید شاہ صاحبؒ یوم یکشنبہ بعد ظہر ۱۳۰۱ھ ماہ ربیع الثانی تاریخ ۱۴ پیدا ہوا برخوردار سیوم فرزند حضرت غلام جیلانی شاہ صاحبؒ یوم یکشنبہ ۲۷ رجب ۱۳۰۵ھ کو پیدا ہوا خدا پاک ان تمام کو اپنے عرفان کا حصہ نصیب کرے اور عمر نیک عطا کرے۔ |

| در بیان حضرت جناب شاہ محمد نظام الدین شاہ صاحبؒ | | | | |
|---|---|---|---|---|
| برادم عزیز حقیقی شاہ محمد نظام الدین صاحبؒ ولد پیر تاج الدین محمود صاحبؒ بروز یکشنبہ ۲۱ محرم بعد نماز فجر ۱۲۶۳ھ میں پیدا ہوئے راوی والدو والدہ صاحبہؒ۔ | بیعت ارادت و توبہ والد بزرگوار و تایا صاحبؒ و پیر بہادرؒ علی شاہ صاحبؒ دائرہ شریف والہ سے حاصل ہوئی۔ | خرقہ خلافت واجازت ہردو سلاسل فریدیہ بدریہ صابریہ وقادریہ بدریہ وعلاوہ دیگر چند سلاسل کے ۱۷ ذوالحجہ یوم یکشنبہ ۱۳۰۵ھ روبروئے مزار جناب باباصاحبؒ ہاتھ حضرت پیرو مرشدنا شہنشاہ ولائیت حضرت شاہ محمد حسن صاحبؒ بحکم باطن جناب باباصاحبؒ بحاضری مجمع عام وخاص برادری کے عطا ہوئی خداپاک نصیب یہ درجہ کرے دارین میں۔ | | عنایت ایزدی وتوجہ پیران عظام سے صلاحیت وفلاحیت نصیب اون کے ہے اور طریقہ بزرگان اپنے کا دوفرزندار جمند خداپاک نے اون کو عطا کئے اوّل برخوردار امام علی یوم سہ شنبہ بوقت صبح ۱۰ محرم ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوا۔ دوم برخوردار سردار علیؒ شاہ یوم سہ شنبہ ۱۳۰۱ھ ۱۷ رجب پیدا ہوا خدا پاک عمر نیک عطا کرے اور اپنے عرفان کا حصہ نصیب ہو۔ بحرمت النون والصاد بحق آلہ واصحابہ و ازواجہ واتباعہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امجاد برحمتک یاارحم الراحمین |

## در بیان توسل سلاسل ہائے

اوّل:۔ حضرت تایا صاحبؒ ووالد صاحبؒ سے بیعت توبہ وارادات حاصل ہوئی جو کیفیت اور شجرہ اوّل کتاب کے دیباچہ میں مشرح بیان ہو چکا ہے۔

دوم:۔ فقیر مصنف کتاب کو دیوان حضرت جناب پیر محمد اللہ جُوئیا صاحبؒ جو وہ بھی کیفیت دیباچہ کتاب میں بیان ہو چکی ہے اور شجرہ سجادہ نشینان آخیر کتاب میں مندرج ہے۔

سوم:۔ حضرت پیر بہادر علی شاہ صاحبؒ سجادہ نشین جناب میراں سَیّد بھیکھ صاحبؒ دائرہ شریف والہ

سے توسل حسب الارشاد تایا صاحبؒ حاصل ہوا جو دیباچہ میں مندرج ہے اور شجرہ اس طرح سے ساتھ صابریہ سُلک کے منسلک ہوتا ہے حضرت جناب پیر بہادر علی شاہ صاحبؒ وایشان حضرت شاہ نور علی صاحبؒ وایشان حضرت شاہ عمر صاحبؒ وایشان حضرت شاہ عبداللہ صاحبؒ وایشان حضرت شاہ میراں سید بھیکھ صاحبؒ پیشتر سلسلہ صابریہ عالیہ مشہور معروف ہے اور۔

چہارم:۔ بیعت جبل روحی جناب اقدس حضور جناب بابا صاحبؒ کی روح پرفتوح سے حاصل ہوئی جس کا ذکر دیباچہ کتاب میں مندرج ہے برزخ دیوان اللہ جوایا صاحبؒ میں اور جس ارشاد سے ہادی برحق وپیشوائے مطلق کی حضوری حاصل ہوئی۔

پنجم:۔ حضرت بادشاہ دوجہاں شہنشاہ ولائیت خمسہ مجدد الوقت شاہ وشیخ محمد حسن صاحبؒ رام پوری دام ارشادہٗ وحضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحبؒ قطب الارشاد وحضرت لی مع اللہ گاہ میاں محمد غلام شاہ صاحبؒ معصوم قطب زمانی وحضرت شاہ محمد عبدالکریم صاحبؒ قطب الدارین بطن الولی عرف ملا اخون فقیر صاحبؒ وحضرت شاہ محمد عنائیت جیو صاحبؒ ذوالقوۃ المتین وحضرت میراں سید بھیکھ صاحبؒ فی الواجد الموجود پیشتر سلسلہ عالیہ صابریہ مشہور معروف ہے۔

## سلسلہ عالیہ قادریہ

حضرت بادشاہ دوجہاں شہنشاہ ولائیت مجدد الوقت معشوق الٰہی شاہ وشیخ محمد حسن صاحبؒ دام فیضہٗ وحضرت شاہ محمد امیر صاحبؒ قطب الارشاد وحضرت لی مع اللہ گاہ میاں محمد غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانیؒ وحضرت شاہ محمد عبدالکریم صاحبؒ قطب الدارین بطن الولی ملا اخون صاحبؒ وحضرت شاہ محمد منور علی شاہ صاحبؒ وحضرت شاہ سید محمد کبیر الدین شاہ دولہ صاحبؒ وحضرت جناب قطب ربانی غوث صمدانی شاہ وشیخ ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین غوث پاک قطب عالم حسنی حسینی شہنشاہ ولائیت عرب رحمتہ اللہ علیہ بیشتر مشہور ومعروف ہے۔

## سلسلہ عالیہ بدریہ فریدیہ صابریہ

حضرت پیرومرشد شہنشاہ ولائیت مجدد الوقت معشوق الٰہی صاحب شاہؒ وشیخ محمد حسن صاحبؒ

دام برکاتہ وحضرت شاہ محمد حافظ عبداللہ صاحبؒ وحضرت شاہ محمد مولوی نعمت اللہ صاحبؒ وحضرت شاہ محمد رحمت اللہ صاحبؒ وحضرت محمد حافظ برخوردار صاحبؒ وحضرت دیوان محمد اشرف صاحبؒ وحضرت شاہ محمد حیات صاحبؒ وحضرت شاہ دیوان شیخ محمد حامد اللہ صاحبؒ پیشتر شجرہ سجادہ نشینان جناب بابا صاؒحب کا مشہور معروف ہے۔

سلسلہ عالیہ نظامیہ چشتیہ

الٰہی بحرمت حضرت مُرشدی وملجائے وماوائے حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم شاہ محمد حسَن صاحب صَابری چشتی قدوسی نظامی صاحب حق شہنشاہ ولائیت مجدد الوقت معشوقِ الٰہی حضرت شاہ محمد امیرِ صاحبؒ قطبُ الارشاد حضرت میاں محمد غلام شاہ صاؒحب مَعصُوم قطبِ زمانی حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحبؒ قطبُ الدّارین حضرت شاہ ابوالفتح صاحبؒ حضرت خواجہ عبدالباقی صاحبؒ حضرت محمد صادق صاحبؒ حضرت محمد عاشق صاحبؒ حضرت محمد فرخ شاہ صاحبؒ حضرت محمد قطب الدارین صاحبؒ حضرت شاہ نظام الدین صاحبؒ نارنولی حضرت خواجہ خوانون صاحبؒ حضرت خواجہ محمد اسمٰعیل صاحبؒ حضرت محمد سالار سرمست صاحبؒ حضرت محمد حسن سالار صاحبؒ حضرت محمد اختیار الدین صاحبؒ حضرت محمد سعدی صاحبؒ حضرت محمد نصیر الدین محمود چراغ دہلوی صاحبؒ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ محمد نظام الدین سید سلطان جی صاحبؒ حضرت جناب بابا فرید فرد قطب عالم اغیاث ہند عاشق ومعشوق ذات احدیت شہنشاہ ولائیت زہد الانبیائی وفردیت رحمتہ اللہ علیہ اجمعین پیشتر مشہور معروف ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

جس کی پیر و مرشد سے اجازت صحیح ہوئی ہے الٰہی بحرمت حضرت مرشدی وملجائی و ماوائی حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم شاہ محمد حسنؒ صاحب چشتی نقشبندی وحضرت شاہ محمد امیر صاحبؒ وحضرت میاں محمد غلام شاہ صاحبؒ وحضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحبؒ وحضرت اخون شاہ شدنی صاحبؒ وحضرت اخون نعیم گامی صاحبؒ وحضرت شیخ مانون شاہ صاحبؒ وحضرت شیخ عبداللہ معروف بجاجی گہائی

صاحبؒ وحضرت سید آدم بنوری صاحبؒ وحضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی صاحبؒ وحضرت خواجہ باقی باللہ صاحبؒ وحضرت خواجہ آدم امکنگی صاحبؒ وحضرت خواجہ محمد درویش صاحبؒ وحضرت خواجہ محمد زاہد صاحبؒ وحضرت خواجہ عبداللہ احرار صاحبؒ وحضرت خواجہ یعقوب چرخی صاحبؒ وحضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی صاحبؒ وحضرت سید امیر کلال صاحبؒ وحضرت خواجہ محمد بابا سماسی صاحبؒ و حضرت خواجہ علی رحمتی صاحبؒ وحضرت خواجہ ابوالخیر فغنوی صاحبؒ وحضرت خواجہ عارف ریوگھڑی صاحبؒ وحضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی صاحبؒ وحضرت خواجہ علی ہمدانی صاحبؒ وحضرت خواجہ ابوالعلی فارمدی صاحبؒ وحضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی صاحبؒ وحضرت خواجہ محمد اعرابیصاحبؒ وحضرت شاہ خواجہ محمد مغربی صاحبؒ وحضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی طیفور شامی صاحبؒ وحضرت امام جعفر صادق صاحب علیہ السلام وحضرت امام قاسمؒ بن محمد صاحبؒ وحضرت محمد بن ابوبکر صاحبؓ وحضرت سلمان فارسی صاحبؓ وحضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت جناب پاک محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سلسلہ عالیہ سہروردیہ

الٰہی بحرمت جناب مولائے وملجائے بادشاہ دوجہاں مخدوم محمد حسن صاحب صابری چشتی نقشبندی صاحبؒ وحضرت شاہ محمد امیر صاحبؒ وحضرت میاں محمد غلام شاہ صاحبؒ وحضرت شاہ محمد عبد الکریم صاحبؒ وحضرت شاہ محمد عنائیت صاحبؒ وحضرت سید میران بھیکھ صاحبؒ وحضرت شاہ ابوالمعالی صاحبؒ وحضرت شیخ محمد داؤد صاحبؒ وحضرت محمد صادق صاحبؒ وحضرت شاہ ابوسعید صاحبؒ وحضرت شاہ محمد نظام الدین صاحبؒ وحضرت شاہ محمد جلال الدین صاحبؒ وحضرت شاہ عبد القدوس قطب عالم صاحبؒ وحضرت درویش محمد بن قاسم اودہی صاحبؒ وحضرت سید بدہن بہرائچی صاحبؒ وحضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ وحضرت شاہ رکن عالم صاحبؒ وحضرت شاہ صدر الدین صاحبؒ وحضرت خواجہ بہاؤالدین بہاؤالحق ملتانی صاحبؒ وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحبؒ وحضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی صاحبؒ وحضرت شیخ وجیہ الدین صاحبؒ وحضرت شیخ محمد بن

عبداللہ معروف بہ عموی صاحبؒ وحضرت شیخ احمد اسود دینوری صاحبؒ وحضرت خواجہ علوممشاد دینوری صاحبؒ و حضرت خواجہ معروف کرخی صاحبؒ وحضرت داؤد طائی صاحبؒ وحضرت حبیب عجمی صاحبؒ وحضرت خواجہ حسن بصری صاحبؒ وحضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ حضرت جناب پاک محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلسلہ عالیہ ابدالیہ

حضرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہلال ابدال رضی اللہ عنہ حضرت بلال ابدال رضی اللہ عنہ و حضرت حریق اسود طعی صاحبؒ وحضرت مسعود شوعی دغ صاحبؒ وحضرت سید شفیق مرعون صاحبؒ وحضرت سید اجمل امجد صاحب بہرائچیؒ وحضرت محمد علیم اللہ صاحبؒ شورخ وحضرت مراد احمد صاحبؒ۔

نوٹ:۔ سلسلہ ابدالیہ اس واسطے نا تمام لکھا جاتا ہے اس میں مصلحت اس طرح ہے مگر طالب صادق واصل کو اس کا انکشاف ہو جاتا ہے باقی تفصیل اس کی تواریخ آئینہ تصوف میں بخوبی مرقوم ہے۔

سلسلہ عالیہ عباسیہ گرگامیہ قربیہ

حضرت جناب پاک محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عبداللہ عباس علمبردار صاحبؒ وحضرت ابوالقاسم گرگامی حیات القدرت صاحبؒ وحضرت شاہ عبدالکریم صاحبؒ وحضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صاحبؒ وحضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشادؒ حضرت ملجائے وماوائے شہنشاہ ولائیت خمسہ مجدد الوقت شاہ محمد حسن صاحب صابری صاحب حق معشوق الہٰیؒ۔

سلسلہ عالیہ انسیہ گرگامیہ قبریہ

حضرت سیدنا جناب پاک محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ حیات القدران کی عمر یازدہ سو برس کی ہوئی ہے اس باعث سے یہ سلسلہ قبریہ ہیں حضرت شاہ محمد عبدالکریم شاہ صاحبؒ وحضرت میاں غلام شاہ صاحبؒ وحضرت شاہ محمد امیر صاحبؒ وحضرت شاہ محمد حسن صاحب شہنشاہ ولائیت مجدد الوقت معشوق الہٰیؒ یہ بزرگ نہایت عمر رکھتے تھے اس واسطے یہ تینوں سلسلہ وچہارم ابدالیہ قرب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صاحب

سے رکھتے ہیں اور حکم باطن یہ ہر (۳)۔ یہ سلسلہ نزولی طور سے لکھے جاتے ہیں بحکم باطن۔

## سلسلہ عالیہ امیریہ گرگامیہ

حضرت سیدنا جناب پاک محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولا مشکل کشائے صاحب حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ حیاتی القدرت و حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحبؒ قطب الدارین و حضرت میاں محمد غلام شاہ صاحبؒ و حضرت شاہ محمد امیر صاحبؒ قطب الارشاد و حضرت جناب مولائے مرشدی ملجائے وماوائے حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری صاحب حق مجدد الوقت معشوق الٰہی صاحبؒ باقی تمام شجرات اجازت یافتہ پیر مرشد سے کتاب مستطاب اسرار عترت مؤلف ہادی برحق میں تمام شرح وبسط کے ساتھ مندرج ہے اس واسطے اس کتاب میں نہ تحریر کیے گئے۔

## سلسلہ عالیہ اویسیہ

حضرت جناب پاک شہنشاہ ولائیت خمسہ ہادینا و مرشدنا شاہ محمد حسن صاحبؒ و حضرت شاہ محمد امیر صاحبؒ و حضرت شاہ میاں محمد غلام شاہ صاحبؒ و حضرت شاہ محمد عبدالکریم شاہ صاحبؒ و حضرت میاں نتھی خان جی صاحبؒ منفاؤ الکرم و حضرت سید حسن رسول نما صاحبؒ و حضرت شاہ سید محمد اسماعیل صاحبؒ و حضرت خواجہ قطب الدین صاحبؒ مودود چشتی واویسی و حضرت ناصر الدین ابو یوسف صاحبؒ و حضرت خواجہ محمد زاہد مقبول صاحبؒ و حضرت ابو احمد ابدال صاحبؒ و حضرت خواجہ ابو اسحاق صاحبؒ و حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری صاحبؒ و حضرت خواجہ امین الدینؒ حذیفۃ المرعشی صاحبؒ و حضرت خواجہ سدید الدین ہبیرۃ البصری صاحبؒ و حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم صاحبؒ و حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحبؒ و حضرت بوعمران راعی صاحبؒ و حضرت ابوموسیٰ راعی صاحبؒ و حضرت خواجہ اویس قرنی عاشق رسول مدنی صاحبؒ و حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت جناب پاک محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ اصحابہ اجمعین باقی تمام شجرات آئینہ تصوف میں دوصد یازدہ کی تفصیل ہے۔

## دربیان خلافت یافتگان

۱۔ اوّل:۔ خلافت یافتگان کے نام جواس فقیر سے ہوئے ہوئے ہیں اوّل غلام زادہ جناب بابا صاحبؒ فرزند فقیر مؤلف کتاب کوشاہ محمد مدعلیؒ شاہ کوخرقہ خلافت وبیعت اجازت سامنے مزارزیرپارچہ مزارشریف جناب باباصاحبؒ ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیے گئے اور تعلیم برزخ ہاوشغل نوری کی خسب الحکم ہادی برحق پیرومرشد کی کری خداپاک اون کے نصیب کرے اور پیروی پیران عظام سلسلہ بدریہ فریدیہ و تمام کے حاصل ہو۔ یوم جمعہ بعد نماز ۲۱ ذوالحج ۱۳۰۵ھ حجرہ مخدوم پاکؒ میں برخورداران مدعلی شاہؒ وامام علیؒ شاہ کومصنف کتاب واسطے بیعت کے پیرومرشد ہادیؒ برحق کی خدمت میں لے گیا اور واسطے داخلی طریق کے عرض کیا حضورانور نے زبان فیض ترجمان سے ارشادفرمایا کہ برخوردارفقیرکوامرباطن جناب فریدیہ عالیہ سے یہ تھا کہ تم کو بیعت وخلافت وتعلیم سے سرفراز کرنا اب دیگر تمام اولادفریدیہ بدریہ کوتم داخل طریق کرو یہی حکم باباصاحبؒ کا ہے جوفقیر نے بیان کیا ہے۔

۲۔ دوم:۔ برادر حقیقی زادہ فقیر مولف کتاب برخوردارشاہ محمد امام علیؒ جوخوردسالی سے خداپاک آثار صلاحیت کی اوس کے نصیب کرے ہیں۔ خرقہ خلافت وبیعت اجازت سے سامنے مزارمبارک جناب باباصاحبؒ زیرپارچہ غلاف کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر کیئے گئے اور تعلیم برزخ ہاوشغل نوری کی حسب الحکم ہادیؒ برحق وپیشوائے مطلق سلسلہ بدریہ فریدیہ میں کیے گئے خداپاک اون کے نصیب کرے۔

۳۔ سیوم:۔ صاحبزادہ شاہ محمد عبدالرحمانؒ ساکن پاک پتن شریف اولادسجادہ نشینان فریدیہ کوبھی بیعت اجازت وخلافت سلسلہ بدریہ فریدیہ وشغل نوری سے مستفید کیا گیا۔

۴۔ چہارم :۔ صاحبزادہ شاہ محمد جمال الدینؒ اولاد سجادہ نشینان فریدیہ حال ساکن ریاست کپورتھلہ۔ تحصیل سلطان پور موضع ٹھکر کورا کو بھی بیعت اجازت وخلافت سلسلہ بدریہ فریدیہ عالیہ میں تعلیم قدرے تلقین کر کے مستفید کیا گیا۔

۵۔ پنجم :۔ صاحبزادہ شاہ محمد خیر الدینؒ بردار خورد محمد جلال الدینؒ موصوف کو بھی سلسلہ بدریہ فریدیہ میں بیعت اجازت وخلافت سے وتعلیم قلبی سے قدرے مستفید کیا گیا۔

۶۔ ششم :۔ صاحبزادہ دیوان سَید محمدؒ شاہ کو حسب الارشاد ہادیؒ برحق جو اون کی نسبت پیر ومرشد نے امر فرمایا کہ اس کو بھی داخل طریق سلسلہ بدریہ فریدیہ کر دو غلام نے عرض کیا کہ حضور انور بذاتہٖ اس کو داخل طریق فرماویں پیر ومرشد نے زبان فیض ترجمان سے امر فرمایا کہ حکم بابا صاحبؒ کا اسی طرح ہے تم اس کو داخل طریق کر دو چنانچہ حسب الحکم دیوان سَید محمد شاہ کا ہاتھ فقیر مصنف کتاب نے ہاتھ میں بموجب قاعدہ طریقت کے پکڑا اور ہم دونوں کے ہاتھ پر ہاتھ پیر ومرشد نے رکھا صابریہ حجرہ میں اور کلمہ طریقت کے پڑھائے گئے بعد اوس کے خرقہ خلافت وسند خلافت بھی حضور انور نے مزار جناب بابا صاحبؒ پر عطا فرمائی۔

۷۔ ہفتم :۔ شاہ محمد بساواؒ عرف غلام فرید سکنہ امرتسر و (۸) شاہ محمد قمر الدینؒ سکنہ پاک پتن شریف جارُوب کش خادم درگاہ معلّی جناب بابا صاحبؒ و (۹) شاہ محمد جمال الدینؒ عرف قالو جارُوب کَش درگاہ جو اس طالب طریقت کا انتقال ہو گیا ہے خدا پاک مغفرت کرے ۱۳۰۶ ہجری اول محرم ان تینوں طالبان طریقت کو بہشتی دروازہ پر روبروئے ہادیؒ برحق و پیر ومرشد کے خرقہ خلافت وسند خلافت سے باامر ہادیؒ برحق سرفراز کیا گیا خدا پاک اون کی بہتری دارین ومغفرت نصیب کرے۔

۱۰۔ دہم :۔ مولوی محمد بخش سکنہ بھیرہ خوشاب وّالہ کو بھی حسب الحکم پیر ومرشد برحق کے مزار جناب بابا صاحبؒ پر خرقہ خلافت وسند خلافت سلسلہ بدریہ فریدیہ وقادریہ بدریہ سے سرفراز کیا گیا۔

۱۱۔ یازدہم :۔ شاہ محمد فتح الدینؒ اختر سلسلہ بدریہ فریدیہ وقادریہ بدریہ سکنہ مقام پُدہری

تحصیل تَرنتارن ضلع امرت سر کو حکم باطن سے وامر ہادیؒ برحق سے بجمیع لوازم بیعت طریقت وملبوسات کے سرہانے مزار مقدس جناب باباصاحبؒ زیر پارچہ غلاف کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کامیاب کیا گیا اور تعلیم شغل نوری و شغل سلطان الاذکار و برزخ صغرا و کبرا و تعلیم نماز صوری و معنوی و تعلیم برزخ ہائے ہر سہ و اجازت حرز یمانی شریف دخاتم و دعائے نبویؐ و سید الاستغفار و تعلیم مثال ہائے و تعلیم وسوسہ والقاء و الہام و قاعدہ بیعت و تعلیم زیارات مزارات اہل اللہ و ختم پوچانا قاعدہ طریقت سے اور اجازت سلاسل بدریہ فریدیہ وصابریہ ونظامیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ وقادریہ واویسیہ و ہرسہ گرگامیہ وغیرہ سے کامیاب بحکم ہادیؒ برحق سے فرمایا گیا پارسال جب فقیر مصنف کتاب واسطے قدم بوسی ہادیؒ برحق کے شہر مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں حاضر ہوا تو بروز خمیس ۸ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ ہجری حسب دستور حضور انور ہادیؒ برحق مزار معلّٰی جناب حضرت شاہ محمد امیر قطب الارشادؒ پر رونق افروز تھے اور بندہ بھی ہمراہ پیش خدمت میں مؤدّب بیٹھا تھا کہ خط مرسلہ محمد فتح الدینؒ مذکور کا ڈاکخانہ سے بھائی صاحب مولوی محمد علی حسین شاہ صاحبؒ عرف منجھلا برادر لاکر مجھ کو دیا اوس میں مثال کا حال مرقوم تھا کہ شب جمعہ مجھ کو برزخ صغرا و کبرا کی روئیت سے یہ ارشاد ہوا کہ محمد فتح الدّین تم کو اختر حکم باطن سے کیا گیا فقیر مصنف کتاب پہلے خط کا ملاحظہ کر کے پھر پیش خدمت ہادیؒ برحق کے کیا جب حضور پیر و مرشد نے ملاحظہ فرمایا تو فوراً زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا کہ برخوردار محمد حسین صاحبزادہؒ در جواب محمد فتح الدّین کو تحریر کر دو کہ تم کو ذاتِ احدیَّت و وحدَت و واحدیّت کے تصَرّف سے اختر سلسلہ بدریہ فریدیہ وقادریہ بدریہ کا کیا گیا ہے۔ لیکن مَوقوف یہ اَمر اور کشودِ باطن تمہارے کا مُشتہر طبع کروانا کتاب مستطاب ''اسرارِ عترت فریدی شریف'' پر ہے لازم کہ جس طرح ہو سکے کتاب کے طبع کرانے میں سعی کرو تا کہ بہبُودی کو ُبان کی تم کو انشاء اللہ نصیب ہوگی اور یہ بھی وصیت فرمائی کہ خلافت مکمل اوس کو روبروئے مزار جناب باباصاحبؒ کے عطا کر کے سرفراز کر دینا سو بتاریخ ۴ محرم شب جمعہ ۱۳۰۹ھ ہجری کو حسب الارشاد حضور انور کے خلافت مجاز و ماذُونی سے سرفراز کیا گیا اور تین سجدہ تعظیمی وسات طواف طریقت سے آگاہ کر کے تلقین کیا گیا اور علاوہ جو کچھ قلبی و روحی تعلیم سے بھی بامر حضور انور کامیاب کر دیا خدا پاک اوس کے نصیب بتصدّق پیران

عظام جمیع سلاسل کے کرے بِحُرمتِ النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ بِحَقِّ النُّونِ وَالصَّادِ

۱۲۔ دوازدہم:۔ محمد مستان شاہؒ خلیفہ فقیر کو خرقہ خلافت وسند ساتھ تعلیم وتلقین طریقت کے تمام سرفراز کیا خدا پاک اوس کے نصیب کرے۔

۱۳۔ سیزدہم:۔ شاہ محمد عنایتؒ اللہ سکنہ فتح آباد کو خلافت ومجاز وتعلیم صوری بمعنوی سے سرفراز روضہ جناب بابا صاحبؒ میں سلسلہ بدریہ وصابریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ وقادریہ میں کیا گیا۔

۱۴۔ چہاردہم:۔ شاہ محمد ضیاءؒ اللہ سکنہ فتح آباد کو بھی خلافت سلاسل بدریہ فریدیہ وقادریہ وصابریہ چشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ میں ساتھ تعلیم شغل نوری وسلطان الاذکار وبرزخ ہائے ہرسہ جمیع امورات طریقت سے آگاہ کیا گیا۔

۱۵۔ پانزدہم:۔ شاہ محمد سلطانؒ احمد سکنہ فتح آباد کو بھی جمیع رسوم خلافت سلاسل موصوفہ میں ساتھ وہَب کے تعلیم فرما کر شغل ذکر جمیع سے سرفراز کیا خدا پاک اون کے بھی نصیب کرے۔

۱۶۔ شانزدہم:۔ شاہ محمدؒ امیر سکنہ فتح آباد کو خلافت سلاسل موصوفہ وعلاوہ قدرے تعلیم ہردو حنفیہ سلسلہ سے آگاہ کر کے شغل ذکر تمام قلبی روحی سے مُستفید کیا گیا کچھ ساتھ کسب کے اور کچھ ساتھ وہَب کے جَذب اوس کو شروع ہے۔

۱۷۔ ہفت دہم:۔ شاہ محمد شمس الدینؒ سکنہ فتح آباد کو بھی خلافت سلاسل بدریہ فریدیہ و صابریہ قادریہ سے ساتھ تعلیم شغل ذکر کے مستفید کیا گیا خدا پاک اون کے بھی نصیب کرے۔

۱۸۔ ہشت دہم:۔ شاہ محمد کریمؒ اللہ سکنہ فتح آباد کو بھی سلاسل بدریہ فریدیہ وصابریہ چشتیہ و قادریہ علویہ سے ساتھ خلافت مَاذُونی کے سرفراز کر کے شغل ذکر ظاہری باطنی وقواعد نماز وبرزخ ہا ومثال ہائے سے آگاہ کیا گیا۔

۱۹۔ نوزدہم:۔ شاہ محمد قالو سکنہ خواص پورہؒ کو بھی مستفید سلاسل چشتیہ قادریہ کے میں ساتھ

تعلیم باطنی کے مستفید کیا گیا۔

۲۰۔ بیستم :۔ شاہ محمد عبداللہ نومسلم سکنہ موضع لال پورہؒ کو بھی سلاسل چشتیہ وصابریہ وفریدیہ و قادریہ سے ساتھ تعلیم مکمل کر کے سرفراز کیا گیا۔

۲۱۔ بیست ویکم :۔ شاہ محمد بوٹا سکنہ موضع سانگھنہ ضلع اَمرت سَر کو بھی سلاسل چشتیہ صابریہ و بدریہ قادریہ سے ساتھ تعلیم باطنی وظاہری کے درجہ خلافت سے مستفید کیا گیا۔

۲۲۔ بیست ودو :۔ شاہ محمد حاکمؒ سکنہ موضع چَندر متصل راجہ سانسی کو بھی سلسلہ چشتیہ فریدیہ وصابریہ وقادریہ وبدریہ سے درجہ خلافت کا حاصل ہو کر ذکر شغل ظاہری باطنی سے مُفتخَر کیا گیا۔

۲۳۔ بیست وسیوم :۔ شاہ محمد جھنڈ وعرف غلام فریدؒ سکنہ سلطان پور ریاست کپُور تھلہ کو بھی خرقہ خلافت مجاز سے ساتھ تمام تعلیم ذکر شغل قلبی وظاہری کے مفتخر کیا گیا۔

۲۴۔ بیست و چہارم :۔ شاہ محمد نظام الدینؒ سکنہ سلطان پور کو بھی تمام تعلیم ظاہری باطنی و درجہ خلافت سلاسل موصوفہ ہائے میں تعلیم کر کے ممتاز کیا گیا۔

۲۵۔ بیست وپنجم :۔ شاہ محمد امام الدینؒ سکنہ سلطان پور کو بھی تعلیم سلاسل موصوفہ سے کامیاب کیا گیا۔

۲۶۔ بیست وششم :۔ شاہ محمد ضیاء اللہ سکنہ لاہورؒ کو بھی سلاسل موصوفہ میں مستفید کیا گیا۔

۲۷۔ بیست وہفتم :۔ محمد قطب الدینؒ سکنہ سلطان پور کو بھی سلاسل موصوفہ سے مستفید کیا گیا۔

یاالٰہی بحرمت ذات وحدت اپنی کے اور درجہ واحدیت کے پیران عظام جمیع سلاسل کے ان طالبان طریقت راہ مولا کو نفس شیطان کے دھوکہ سے امن دلا کر اپنا ذوق شوق نصیب کر اور تمام مؤمنین ومؤمنات و مسلمین ومسلمات خصوص اولاد فریدیہ عالیہ کو راستہ اپنا عطا کر بِحُرمتِ النّبیّ وَآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَاَتبَاعِہٖ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرّاحِمِینَ O اب یہ کتاب بفضلہٖ تعالیٰ وبا ارشاد باطنی پیران عظام کے سے اختتام

ہوگئی ہے۔ عام وخواص کو لازم ہے جو اس کے مطالعہ سے فیض باطن اور راستہ ذات کا حاصل کریں اور خواص اولاد فریدیہ عالیہ کے واسطے تو فرض ہے کہ بشوق دلی سے اس کتاب مستطاب کو لیکر فیض یاب مطالعہ سے یا سن کر حالات سندی سے واقف ہوں اور فقیر مصنف کتاب کو دعاء فاتحہ خیر سے یاد فرماویں اور سہو وخطا کو اصلاح کردیں جو انسان مرکب خطا ونسیان کا ہوتا ہے جو کچھ حرف بحرف مکتوبات نطاب کا احوال سندی حاصل ہوا ساتھ باب وفصل کے تحریر کردیا گیا انشاء اللہ منظور ومقبول ہوگی۔

## ابیات

دارم اُمید از خُدائے جہان — کہ دہد از قبُول خویش نشان
کند این را بلُطف خویش قبول — بقبُول خودش کُند موصُول
سُوئے اہل دلش رواں سازد — جائے او درمیان جان سازد
نظر رحمتے بمن فرماء — بردلم لطف خویشتن فرماء
نیست خبر لطف تو کسے مارا — اَنتَ نِعمَ الوَکِیل وَالمَولےٰ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَائِرِ النَّبِیِّینَ وَاَصحَابِہٖ وَسَائِرِ الصَّادِقِینَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِینَ وَالمُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ الاَحیَاءِ وَالاَموَاتِ وَسَائِرِ الاَقوِیَاءِ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ ؕ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلفَ اَلفِ مَرَّۃٍ ؕ

ایک خوارق اور کرامات اس کتاب کی تحریر کی جاتی ہے کہ محمد فتح الدّین طبع کرانے والے نے جس وقت یہ کتاب مطبع اختر ہند میں طبع ہونی شروع کرائی تو عالم مثال میں دو مرتبہ رویئت برزخ صغرا وکبرا کے ذریعہ سے یہ ارشاد ہوا کہ نمبر کاپی ۵۶ وصفحہ ۵۲ پر صحت کرواوس نے فقیر مصنف کتاب کے پاس بیان کیا ایک دفعہ امرتسر میں دیکھنے کے واسطے گئے لیکن اتفاق ملاحظہ کرنے کا نہ ہوا اور بندہ واسطے رمضان شریف کے واپس پاک پتن شریف کو چلا گیا جب وہ مقام چھپا اور مطبع والوں نے پروف نکالا تو اطلاع دی محمد فتح الدینؒ کو کہ نمبر ۱۰ میں جو اسماء جناب باباصاحبؒ کے جد پاک کا ہے ۵۵۰ ہجری پیدائش کا اور وفات کا ۶۴۳ ہجری تحریر ہے جو مسودہ میں نے تیار کر کے دیا تھا اور اون کے ساتھ وعہدہ تھا کہ حرف بحرف اسی مسودہ کے ساتھ آپ تحریر کرنا محمد فتح الدینؒ موصوف نے میرے پاس تحریر کیا یہ تمام حالات تب میں نے اوّل مسودہ جو پیرومرشد کے دستخطی کتاب مستطاب سرِ عُبُودِیَّت شریف سے تحریر تھا وہ ساتھ لایا اور مطبع والوں نے مولوی صاحب مہتمم مطبع وکاتب میاں اللہ دتہ سیالکوٹی نے قیاس قلبی سے اوس تاریخ کو بدل کر ۲۵۰ ہجری تحریر کر دیا بامر حدیث شریف اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ فَتوَا (ح) طلب کروایسے کیونکہ قلب ہر انسان کا آئینہ ربانی ہوتا ہے اور ایسے امورات میں تصرف بھی دل کے ساتھ اہل اللہ کا ہو جاتا ہے جب فقیر مصنف کتاب نے واپس آن کر دیکھا اور مسودہ اوّل جو میرے پاک پتن شریف میں تھا اوس کے مقابل کیا تو مطابق اوسی کے تحریر ہو کر چھپ گیا اوس وقت مثال طالب طریقت مسطور کا احوال معلوم ہوا اور بخوبی علم پیدا ہوا اے عزیز مصداق حکم کرامت اولیاء اللہ حق کا مرتبہ ثابت ہے جو فعل ذات احدیت ووحدت وواحدیت کو دوسرے مظہر سے ظاہر کرنا منظور ہوتا ہے قلب پر تصرف ڈال کر وہ فعل کرایا جاتا ہے۔ پیرومرشد مولف کتاب ہذا سے دریافت کر کے تسکین خاطر کر لیں اور ذریعہ اون کے سے اگر اون مکتوبات نطاب کی بھی زیارت کرنا چاہیں تو کر لیں گے اور آخیر کتاب کے جو رسالہ برزخ فریدیہ ہے وہ بھی ایک عجائبات سے تعلیم فریدیہ نے سینہ پیرومرشد کے سے واسطے تعلیم ہم لوگوں کے جلوہ ظہور کا پایا ہے جو شخص ساتھ اعتقاد کے غور وفکر کر کے مطالعہ کتاب ورسالہ عالیہ سے بشرط غرور وہستی وہمی کو دور کر کے اصل مطلب کو پڑھے یا سنے گا انشاء اللہ دین اور دنیا کا فیض

حاصل کرے گا۔ بتصدیقِ پیرانِ عظام اور جو صاحب انکار کا ہوگا اوس کے واسطے بطور افسانہ ہے جیسا عارف نے رمزُالعشق میں پنجابی زبان کہا ہے۔

## بیت

جے دِل تیرے ہے آشنائی ‌ ‌ ‌ ‌ عِلم خفی کی رمز بتائی
جے دِل تیرا ہے بیگانہ ‌ ‌ ‌ ‌ موجب تیرے ایہ افسانہ
جے کو ہوسی حق شناس ‌ ‌ ‌ ‌ پڑھ سی سُن سی بے وسواس
پڑھ ایہ نسخہ عارف ہوویں ‌ ‌ ‌ ‌ دفتر شرک کفر دا دھوویں

اے عزیز حجاب بشریّت کا جو سخت تر حجابات سے ہے جب تک دور نہ کر لے اولیاء انبیاء کی کلام و کتاب تصوّف صوفیاءِ عظام سے بہرہ نہ حاصل کرے گا اور مانند منکراں پیشین کے اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ نہ کہتا رہے جیسا مولانا روم صاحبؒ اسی آیت کی شرح فرمائی ہے:-

## ابیات

گفت اینک مابشر ایشان بشر ‌ ‌ ‌ ‌ ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور
جملہ عالم زین سبب گمراہ شُد ‌ ‌ ‌ ‌ کم کسے زا بدل حق آگاہ شُد
این ندا نستند فرقے از عمے ‌ ‌ ‌ ‌ ہست فرقے در مغان بے انتہا

الٰہی جمیع مؤمنین و مؤمنات کو ذوق شوق اپنا اور اپنے دوستوں کا نصیب کر بحرمتِ النّونِ وَالصَّادِ وَبِحقِّ سِرِّ دارِ اَبَدِیا صلی اللہ علیہ وسلم وآلہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

# رسالہ نکات تعلیمات برزخ فریدیہ

الحمد للہ کہ اَحدِیّت صَرفہ مَرتبہ وُجُود میں بے صُورت بیچون بیچگون بےمثل بے مانند ہے لیکن مرتبہ شُہُود میں جوصورت ہے اوسے بے صورت کی صورت ہے۔ اور مَحبُوب رَبُّ العَالَمِین جو نام اوس کا احمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ مَلکُوت میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ نَاسُوت میں از روئے حقیقت ذَاتِیہ سَرمَدِیہ کے عین اوس کا اور وہ عین اوس کا ہے۔ مرتبہ وجُوب میں صلوات ہو اور سلام ذات اوس کی پر اور آل واصحاب وتَابِع اون کی پر جو وہ بھی پسند کئے ہوئے ذات کے ہیں۔ بعد حمد ذات وثنائے مرتبہ وَحدَت ووَاحدِیّت کے یہہ فقیر سَراپا تقصیر محمد حسین چشتی بدری فریدی صابری وقادریؒ پاک پٹنی غُلامَان درگاہ جناب فریدیہ عالیہ کا عرض پرداز ہے کہ کوئی شُغل بہتر واعلیٰ شغل برزخ وتَصَوّر سے نہیں ہے زمانہ اعتکاف سیپائیہ میں یہی معلوم ہوا اور زمانہ سلف سے جو تمام انبیاء علیہ السلام کو بھی تعلیم شغل برزخ سے جو درجہ عطا ہوا ہے اے فقیر طالب ذات باری تعالیٰ کے شغل برزخ میں ساتھ علم کے اپنی نفی کر ہستی پیرو مرشد کے برزخ میں اور فناء ایسے حاصل کر کہ سب بھول جاوے اور اثبات ذات کے تینوں فناء میں حاصل کر اس واسطہ یہ رسالہ تعلیمات نکات برزخ فریدیہ نام نہاد واسطے تعلیم برخوردار محمد فتح دینؒ اختر سلسلہ بدریہ فریدیہ وقادریہ بدریہ ودیگر جملہ طالبان راہ طریقت مولاء کے جمع کر کے دلائل قویہ کے ساتھ تحریر کیا گیا جو طالبان طریقت کو مطالعہ سے فیض حاصل ہو اور فقیر مصنف کتاب کو دعاء خیر سے یاد فرماویں اور جس جگہ خَطاونِسیَان ہو معاف فرماویں کیونکہ پیدائش بندہ کی ملک پنجاب ہے عَرَبی فَارسی کی ابتداء میں تعلیم کری تھی اب رواج زمانہ کے واسطے اردو زبان میں یہ رسالہ ہائے جمع کئے۔ اِستعَارَات

کی طرف نہ خیال فرماویں مطلب کی طرف رجوع کریں۔غرض فقیر کے نکات تعلیم کے بیان کرتا ہے اہل اللہ کا خدا پاک جل شانہٗ بہ طفیل صاحب نبوت وولائیت اپنی کے منظور ومقبول کرے گا۔انشاءاللہ امید قوی ہے کہ مثل اذان جناب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو وہ لفظ حی علی الصلوات کو ہی علی الصلاح فرماتے تھے۔بعضے صحابہ کرام نے اعتراض کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری حی سے ہی حضرت بلالؓ کی جناب ایزدی میں منظور ومقبول ہے جیسا روم صاحبؒ نے فرمایا ہے مثنوی شریف میں۔

کائے مہاں نزد خدا ہی بلالؓ　　　بہتر از صد حی دہی قیل و قال

امیدوار ہوں کہ نبی ولی اپنے کے ثناء اور نکات تعلیمات کی زبان فقیر سے جاری اور درگاہ ایزدی میں مقبول ہوں گے۔ذات میری واحدہٗ لاشریک کے ناظر قلب کے ہے نہ ناظر جسم وزبان اگر قلب ونیت اس غلام میں خلوصیت کے ساتھ واسطے فوائد طالبان طریقت راستہ مولا وبرادران مسلمانان کے ہے تو انشاءاللہ ضرور منظور ہوگے۔ بِحُرْمَتِ النَّبِیِ وَآلِهِ الْاَمْجَادِ اے طالب خدا کے برخوردار محمد فتح الدینؒ اختر سلسلہ بدریہ وفریدیہ وقادریہ بدریہ وطالبان طریقت مؤمنان جب عنائیت ایزدی شامل حال جس وجود اور قلب کے ہوتی ہے بحکم ذات احدیت صرفہ سورت نور میں فرمایا یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ○ (آل عمران) يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ○ معنے:۔یعنی ہدائیت کرتا ہے خدا پاک طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے اور خاص کرتا ہے رحمت اپنی جس کو چاہتا ہے۔دوسری جگہ سورت شوریٰ میں فرمایا اَللّٰهُ يَجْتَبِیْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○ معنے:۔اللہ پاک کھینچ لیتا ہے طرف اپنی جس کو چاہتا ہے اور راہ دیکھاتا ہے طرف اپنی جس کو چاہتا ہے سورت الزمر میں فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ○ معنے:۔جس کا کھول دیتا ہے سینہ طرف اسلام کی پس وہ اوپر نور ہدائیت رب پاک اپنے کے راہ پاتا ہے سورت انعام میں فرمایا فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا ○ معنے:۔جو شخص ارادہ کرتا ہے طرف اللہ پاک کی تحقیق ہدائیت کرتا ہے اور کھول دیتا ہے سینہ طرف اسلام کی اور جو ارادہ کرتا ہے طرف گمراہی

کی بند کیا جاتا ہے سینہ سورت یونس میں فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (یونس) معنے:۔ اللہ پاک بولاتا ہے طرف گھر اسلام کے اور ہدائیت کرتا ہے طرف راستہ محکم جو اپنا راستہ ہے۔ اسلام سے مراد صراط مستقیم ہے جو انبیاء و اولیاء کے وہ راستہ نصیب ہوا جن کو عقل کل عطا کی جس غرض کے واسطے مظہر انسان تیار کیا گیا اوس مطلب کو اونہوں نے پایا اے عزیز سینہ مظہر انسان میں قلب کی جگہ مقرر ہوئے اور جو ہدائیت اور ضلالت ہوتی ہے قلب میں ہوتی ہے اور ذات باری تعالیٰ میں قلب کا حال اور فعل پسند ہے نہ ظاہر جسم کا آیات حدیث واقوال خدا رسیدگان سے بھی یہی ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں خدا پاک جل شانہ' فرماتے ہیں سورت انفال میں اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ ○ (انفال) معنے۔ اللہ پاک حائل ہوتا ہے درمیان انسان و قلب اس کی کے۔ سورت الشعرآء میں فرمایا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ (شعراء) معنے۔ دن قیامت کے نہ مال فائدہ کرے گا نہ اولاد مگر دل سلیم فائدہ کرے گا۔ جب دل سلیم کے سوائے اوس درگاہ میں کوئی چیز نہ پسند ہوئی تو دل سلیم بنانا لازم اور دل سلیم وہی ہوگا جو ماسوائے اللہ پاک کے سے صاف و پاک ہوگا۔ حدیث شریف۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ (حدیث) معنے:۔ اللہ پاک نہیں دیکھتے طرف صورت و ذات صفات و عمل تمہاری کے۔ خدا پاک جل شانہ' دیکھتے ہیں طرف دل اور نیت تمہاری کے جیسا روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

حق ہمی گوئید نظر ما بر دلست | نیست برصورت کہ آن آب و گلست
بنگرم در تو دراں دل بنگرم | تحفہ آور آوری جاں بر درم
صاحب دل جو اگر بیجان نہٖ | جیش دل شوگر تو خود سلطان نہٖ
بندگی او بہ از سلطانے ہست | کہ آنا خیر'' دم شیطانے ہست

اور صاف کرنا دل کا تین طرح پر ہے اوّل ظاہر حال اپنا مذمومات سے پاک کرنا دوم صفات اپنی کو نفی کرنا سوئم ذات اپنی کو نفی کرنا بیچ اثبات ذات کے یہ امر تعلیم رہبر کامل و صحبت عارف پر موقوف ہے۔ چرا کہ کوئی کسب بغیر اوستاد کامل کے تعلیم کے سوائے مکمل حاصل نہیں ہوتا اس طرح سے راستہ

ذات باری تعالیٰ کا بھی راہبر کامل ومرفوع الاجازت پیشواء راہ دان جو باطن کے علوم کا واقف ہو حاصل نہ ہوگا جس وقت راہبر کامل کی اس کو تعلیم حاصل ہوئی تو اس وقت تابعداری امر اوس کے کی کرنی طالب کو فرض ہے ورنہ مثل موسیٰ علیہ السلام جو اولا العزم پیغمبر تھے جس وقت حکم الٰہی سے اون کو واسطے تعلیم علم باطن کے خضر علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جو قصہ سورت کہف میں موجود ہے جب تلاش سے مچھلی کے وسیلہ ورہبری سے خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی فرمایا فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ○ معنے :۔ پس پایا ایک بندے میرے یعنی خضر علیہ السلام کو بندوں ہماروں سے کہ دی تھی اوس کو رحمت نزدیک اپنے سے اور سکھایا تھا ہم نے اوس کو اپنے پاس سے علم باطن ۔ پھر سورت کہف میں فرمایا قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ○ معنے :۔ کہا واسطے اوس کے موسیٰ علیہ السلام نے کیا پیروی کروں گا میں تیری اوپر اوس کے جو سکھلاوے تو مجھ کو اوس علم باطن سے جو سکھلایا گیا ہے تجھ کو ارشاد اور بھلائی ۔ سورت کہف فرمایا قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ○ معنے :۔ کہا خضر علیہ السلام نے تحقیق توں ہرگز نہ کر سکے گا ساتھ میرے صبر ۔ سورت کہف فرمایا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ○ معنے :۔ اور کیونکر صبر کرے گا توں اوپر اوس چیز کے جو نہیں گھیرا اور پایا اوس کو تیری سمجھ نے سورت کہف میں فرمایا قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ○ معنے :۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہا البتہ پاوے گا تو مجھ کو اگر چاہا اللہ پاک نے صبر کرنے والا اور نافرمانی نہ کروں گا میں واسطے تیرے کسی حکم کے ۔ سورت کہف فرمایا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ○ معنے : خضر علیہ السلام نے کہا پس اگر پیروی اور تابعداری کرے توں میری پس نہ اعتراض یعنی سوال کیجیو کسی چیز سے یہاں تلک کہ شروع اور بیان کروں میں واسطے تیرے اوس کا بیان اور مذکور ۔ پس خضر علیہ السلام نے حکم باطن سے جو کچھ نفی انانیت کا قاعدہ تعلیم موسیٰ علیہ السلام کو کرنا تھا کر دیا اور بعد اس اقرار کے مل کر واسطے سیر کے روانہ ہوئے کشتی کا توڑنا اور لڑکے کا مارنا اور دیوار کا بنانا جو مشہور قصہ ہے اور اعتراض کرنا موسیٰ علیہ اسلام کا تین بار اور خضر علیہ السلام فرما دینا ۔ سورت کہف

فرمایا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ ۚ معنے :۔کہا ہوگئی جدائی درمیان میرے اور تیرے۔اور علم باطن وہ تینوں فعل کا بیان کیا جس پر موسیٰ علیہ السلام سکوت نہ کر سکے اے عزیز اسی طرح سے حال عوام کا ہے جو انبیاء اولیاء کے قول فعل کو اپنی عقل جزوی سے سمجھ نہیں سکتے اعتراض اور کم بیش کہنا شروع کرتے ہیں ایمان اپنے کا نقصان کر لیتے ہیں غور سے سمجھنا چاہئے جب موسیٰ علیہ السلام جیسے اولا العزم پیغمبر علم باطن والے کے فعل پر سکوت نہ کر سکے تو دوسری عوام مجہول ظاہر بینا ان کو قول فعل اہل اللہ کے کب سمجھ آوے گی ہاں جس شخص نے تابعداری اون کی اپنے اختیارات وارادت کو چھوڑ کر حاصل کی اون کو اوس علم سینہ سے حسب استعداد آگاہ کیا جاتا ہے۔روم صاحبؒ دفتر دوم میں فرماتے ہیں ۔

| | |
|---|---|
| چوں مناسب ہائے احوال خضر | عقل موسیٰ بود در دیدش کدر |
| نا مناسب می نمود افعال او | پیش موسیٰ چوں نبودش حال او |
| عقل موسیٰ چوں شود در عیب بند | عقل موسیٰ چوں بود اے ارجمند |
| علم تقلیدی بود بہر فروخت | چوں بیابد مشتری خود برفروخت |
| مشتری علم تحقیقی حق ہست | دائما بازار او بارونق ہست |

اے عزیز طریقت تو تمام حفظ مراتب وتابعداری امر کی ہے اور تسلیم جیسا روم صاحبؒ فرماتے ہیں ۔

| | |
|---|---|
| چوں گرفتی پیر ہیں تسلیم شو | ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو |

بیشک سوائے ہادیئے برحق وکامل تعلیم یافتہ کی تلقین کے سوائے راستہ ذات کا نہیں حاصل ہوتا کیونکہ ہر ہر درجہ ومرتبہ میں آداب واحکام وآثار واصطلاح وحسنات وسئیات واذکار وافکار واسرار واشغال کے تعلیم یا تو صحبت ظاہر پیر ومرشد کے سے حاصل کرے گا یا تعلیم باطن سے اوس کی کے سو تعلیم باطن کے مدار نسبت پہ ہے جو پیوند نسبت اس کا تصور اور برزخ کے ساتھ ایسا کامل وصل ہو رہا ہے جو مرتبہ الوہیت ذات کا اوس تصور میں خود طالب صادق کو ہر ہر منزل ومرتبہ میں یہہ دس درجہ کے تعلیم کرتا رہے گا اے طالب صادق ہر زمانہ میں ان دونوں تعلیم مذکورہ کے سبب سے ناسوت سے لاہوت تک اور لاہوت سے ناسوت تک سیر عروجی ونزولی کا سیاح ہوا اور ان دس باتوں کی سمجھ مکمل حاصل کرنے سے

غوثؔ، قطبؔ، اوتادؔ، ابدالؔ، رقیبؔ، نقیبؔ، ولیؔ ہوااور اپنے خدا پاک کی معرفت کو پایا بغیر تعلیم کنندہ کے راہ طے نہ کر سکے گا اگر تعلیم کنندہ کی توجہ اور عنایت شامل حال ہوگی جو وہ عین ذات سے اوس برزخ میں ظہور کر رہی ہے تو کچھ خوف نہیں جیسا رومؔ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

بے عنایات حق خواصان حق | گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق
ذرۂ سائیہ عنایت بہتر ہست | از ہزاران کوشش طاعت پرہست
زانکہ شیطان خشت طاعت بر کند | گرد و صدخشت ہست خود ابتر کند
با عنایت او ندارد زہرۂ | تا بسازد خویشتن را بہرۂ
یک عنایت بہ ز صد گوں اجتہاد | جہد را خوف ہست از صدگوں فساد
سائیہ رہبر بہ ہست از ذکر حق | یک قناعت بہ ز صد لوت طبق
واں عنایت ہست و موقوف ممات | تجربہ کردند ایں رہ اثقات
بلکہ مرگش بے عنایت نیزیست | بے عنایت ہا وہاں جائے مائیست
آن زمرد باشد این افعی پیر | بے زمرد کے شود افعی ضریر

اے طالب صادق صوفیا عظام نے سڑک باندھ دی ہے جس کو خدا پاک توفیق دے کچھ مشکل نہیں اگر ہمت ترک کرے تو پھر کچھ چارہ نہیں ہمت کرے تو یک دَم بخُدا رَسید والی بات ہے تو ضرور کامیاب ہوگا کیونکہ راستہ ذات باری تعالیٰ کا دل اور روح کے ساتھ طے ہوسکتا ہے اور کاروبار دنیا وغیرہ کا ہاتھ پیر و زبان کے ساتھ ہوتا ہے تو جو کام دل کے ساتھ ہو وہ ہاتھ پیر کے کام کو بند نہیں کرسکتا ہاتھ کار میں دل یار میں بلکہ تمام غم اندوہ و خیالات نفسانیہ و وہمیہ سے امن حاصل ہوجاتا ہے اے طالب خدا کے ذرا سمجھنا لازم ہے جو تمام دن رات خیالات وہمیہ کے محل بناتا رہے کچھ اوس کا ظہور بھی ہوتا ہے جب ارادہ وخیالات ہمارے سے کچھ بن نہیں سکتا تو عبث وقت اپنا ضائع کرنا ہے پس لازم کہ تمام ارادہ کو ترک کرکے اوس کے ارادہ پر چھوڑ دے جس کی خواہش اور ارادہ سے سب کچھ ہورہا ہے **مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ** معنے :۔ جو کوئی اللہ واسطے ہوجاتا ہے اللہ پاک اوس کے واسطے ہوجاتا ہے۔ حدیث قدسی

سے ثابت ہے اور خدا پاک جل شانہٗ فرماتے ہیں قرآن شریف سورت البقرہ میں وَاِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ معنے :۔ جو کچھ ظاہر اور پوشیدہ تمہارے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے اوس کا حساب کیا جاوے گا۔ دوسری جگہ فرمایا سورت البقرہ میں لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ معنے :۔ نہیں گرفتار کرتا اللہ پاک تم کو لغو یعنی زبان کے اقرار قول وقسم پر لیکن پکڑتا ہے جو کچھ کسب دل تمہارے میں پیدا ہوگا اگر توبہ کرے تو اللہ پاک غفور الرحلیم ہے۔ جب زبان کے فعل قول کا کچھ مدار نہ ہوا اور دل کا کسب گرفتار ہوا تو لازم جو ہر وقت دل کو پاک کرے اور حدیث میں وراد ہے كَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ ۝ معنے :۔ جس خیال یا شغل یا تصور میں تمہاری موت ہوگی اوسی میں حشر ہوگا جیسا مولانا روم صاحب "مثنوی شریف میں نصیحت فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ہر خیالے کہ کند در دل وطن | روز محشر صورتے خواہد شدن |
| سیرتے کان در وجودت غالبست | ہم براں تصویر حشرت واجبست |

اے عزیز زندگی دنیا کی چند روز کی ہے لہو ولعب میں نہ صرف کر لے جیسا خدا پاک جل شانہٗ سورت حدید میں فرماتے ہیں اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۝ معنے : جانو یہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور دل بہلانا اور بناؤ کرنا ہے اور بڑائی کرنی ہے آپس میں اور زیادتی کرنی ہے بیچ مالوں کے اور اولاد کے مانند مینہ کی جو خوش لگتا ہے۔ کھیتی بیجنے والے کو اوگنا اوس کا پھر زور سے اوٹھتی ہے پس دیکھے تو اوس کو زرد ہوئی اور پھر ہو جاتی ہے ریزہ ریزہ اور نابود۔ پھر سورت حدید فرمایا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ معنے :۔ اور زندگانی دنیا کی متاع فریب کا پھر سورت حدید فرمایا مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۝ ط معنے :۔ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت بیچ زمین کے اور نہ بیچ جانوں تمہاری کے مگر بیچ کتاب کے لکھا ہوا ہے پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اوس کو ظہور میں۔ سورت دھر فرمایا وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۝ ط۔ نہیں خواہش ہوتی مگر خواہش جو ذات کی ہے وہ ہوتی ہے۔ پس طالب

صادق کولازم ہے جو ہر حال خواہش ہائے وآرزوہائے اپنی ترک کر کے ارادہ ذات پر چھوڑ دے اگر ہزار برس زندگی ہو آخر کار باخدا ہست تو اب راستہ خالص ذات کا قائم کرنا لازم اگر اسلام کی مراد ظاہر کے امورات وعبادت پر ہوتے تو اتنے منافقین جو پیچھے جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز روزہ ادا کرتے تھے اَسْفَلُ السَّافِلِیْنَ میں کیوں اون کو وعدہ ہوا اسلام اور صراط مستقیم جو ذات باری تعالیٰ کا ہے اوس کا مقام قلب پر ہے پس قلب کو ہر حال صقل کرنا لازم جیسا خدا پاک جل شانہٗ سورت رعد میں فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ معنے:۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو پاک کرو آرام پکڑیں دل تمہارے ساتھ ذکر اللہ پاک کے خبردار ہو جو آرام پکڑتے ہیں دل ساتھ ذکر کے۔اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حدیث شریفہ لِکُلِّ شَیْئٍ مُصْقَلَةٌ وَّمُصْقَلَةُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ ۔ معنے: کل چیز کے واسطے مُصقلہ ہے کسافت اور زنکار کو دور کرنے والہ اور شیشہ دل کا مصقلہ ذکر اللہ پاک کا ہے۔اے طالب خدا کے جس وقت ذکر شغل لسانی وقلبی وروحی جاری ہوگا تو آئینہ دل کا گوہر صاف وروشن ہوجاوے گا جیسا مولانا روم صاحبؒ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

گر تن خاک غلیظ و تیرہ ہست　　صیقلش کن زانکہ صیقل گیرہ ہست
ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید　　بیشتر آید برو صورت پدید
آئینہ دل چوں کنی صافی و پاک　　نقشہاء بنی بروں از آب و خاک
ہم بہ بنی نقش و ہم نقاش را　　فرش دولت را و ہم فراش را

اے طالب خدا کے مظہر انسان سات کسافت ہائے لگ کر تیار ہوا ہے جب ذات ایزدی نے چاہا جو کارخانہ غیب سے بازار ظہور وشہود میں آن کر اپنی تجلی کا تماشا دیکھوں اور اپنے آپ پر آپ کو شیدا کروں پہلی برزخ وحدت میں روپوش ہو کر نام اپنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کر نورؐ اپنے سے وہ نورؐ پیدا کیا اور اوس نور سے تمام پیدائش اور آسمان زمین پیدا کی جیسا جناب رسولِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ معنے :۔ میں نورِ خدا سے پیدا ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے پیدا ہے۔ اوس نور کو کثافت لگ کر نار ہوئی اور نار کو کثافت لگ کر ہوا ہوئی اور ہوا کو کثافت لگ کر سخت ہوا ہوئی اور اوس کو کثافت لگ کر آب ہوا اور آب کو کثافت لگ کر کف غلیظ ہوئی کف غلیظ کو کثافت لگ کر خاک ہوئی خاک سے وجود انسان کا تیار کیا گیا اور یہی نور جو علوی تھا اوس میں اپنے نور پاک سے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (بنی اسرائیل) کا ترانہ بجا کر وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ ۝ (سورت الحجر) کا حکم سنایا اور بیچ مظہر قلب انسان کے ہفت گوہر رکھ دیئے تا کہ اون گوہر ہائے کی روشنی سے پھر عروج کر کے اصلی اپنی کو پہنچ کر مقام اوّل کو دیکھے کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کی لذت سے کامیاب ہو پہلی تنزّل برزخ وحدت میں روپوش ہو کر نام اپنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا دوم برزخ واحدیّت میں ظہور فرما کر قالب انسان میں مرشد برحق و ہادی مطلق کہلایا سوم مرتبہ جبروت میں جو مقام فعل ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کے نغمہ سے سرمست ہو کر چہارم مرتبہ ملکوت میں جلوہ دکھا کے ستائش وثناء اپنی میں مشغول ہوا جب چاہا کہ، تجلی لمسی ،حسی ،ذوقی کا اپنی تجلی خلقی کو مزا چکھاؤں مرتبہ ناسوت میں جو مقام غفلت کا ہے کسی قالب میں آن کر وعدہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی (سورت الاعراف) کا بھلا دیا اور کسی قالب میں یاد اصلی وطن اپنا کر کے اصلیہ اپنی کی طرف رجوع ہوا جو مقام اوّل اپنے کو دیکھوں تب اپنی صفت ہدائیت کا طالب ہو کر طریقہ پیری مریدی و مرشدی مسترشدی کی تعلیم ومجاہدات دور ہونے کسافتوں مذکورہ کا جاری کیا جیسا ہادیٔ برحق فرماتے ہیں۔

آپ کو دار شہادت گاہ میں لایا ہے وہ اپنی صورت کا تماشا دیکھنے آیا ہے وہ

اب طالب راہ مولا کا بحکم ہادیٔ برحق اولی الامر اپنے وقت کی تابعداری کرے جو وہ عین حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وخدا پاک جل شانہٗ کے امر کے تابعداری ہے۔ بموجب حکم قرآن شریف کے سورت بقرہ فرمایا فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ معنے :۔ فعل کرو وہ جو حکم کریں۔ صاحب امر کی تابعداری سے وہ ہفت گوہر مذکورہ بالا روشن و مصفا مثل شب چراغ گوہر کے ہوں گی مولانا روم صاحبؒ دفتر ششم مثنوی شریف میں گاؤ آبے کا نقل کرتے ہیں جو سمندر سے نکل کر رات کو شب چراغ گوہر لا کر جنگل میں رکھ

دیتی ہے اور روشنی اوس کی سے گرد بگرد دور دور تک چراگاہ میں چرتی پھرتی ہے تاجر اوس جگہ پوشیدہ ہو کر کیچڑ کو جمع کر کے اوس پر ڈال کر درخت میں پوشیدہ ہو جاتا ہے تب وہ گاؤ اوس کی طرف آتی ہے تو نہیں پاتی پھر وہ کیچڑ کی طرف جاتی ہے تو دور سے کیچڑ سیاہ کو دیکھ کر مثل ابلیس کے بھاگتی ہے جیسا روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

وصل جیند فوق دُرِّ شاہوار
پس ز طیں بگریزد از ابلیس دار
کاں بلیس از متن طیں کورد گر ہست
گاؤ کے داند کہ درگل گوہر ہست
تاجرش داند و لیکن گاؤ نے
اہل دل دانند ہرگل گاؤ نے
ہر دلے کاندر دل او گوہر ہست
گوہرش غماز طین دیگر ہست
وان گلی کرزش حق نوری نیافت
صحبت گلہائے بردر برنیاشت

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ ظُلْمَتِہٖ فَرَشَّ عَلَیْہِ مِنْ نُّوْرِہٖ ۔ معنے:۔ تحقیق خدا پاک پیدا کیا اندھیری یعنی کیچڑ سے پس چھڑکا اوپر اوس کے نور سے جس قالب میں وہ نور کے گوہر روشن ہو گئے وہ اَصلیہٗ اپنے کو پہونچ گیا اور جس میں تاریکی رہی وہ غفلت و بیراہ رہا لَا الْاَنْعَامِ میں داخل ہوا اور جس نے ہدائیت پائی (سورت نور) یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ٥ کا اس وقت نَصِیبہٗ حاصل ہوا اے طالب خدا کے پیران عظام و صوفیا کرام نے جو تعلیم تلقین ہر ہر درجہ کے کثافت ہائے دور کرنے مجاہدہ و ذکر شغل مقرر کئے ہیں اس واسطے کہ بغیر مجاہدہ کے مشاہدہ نہیں ہوتا پس حسب الارشاد ذات باری تعالیٰ سورت نحل میں فرمایا فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ معنے:۔ سوال کرو صاحب ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔ کسی شیخ وقت صاحب خلافت ارشاد سے جو واقف تعلیم شریعت طریقت کی و مرفوع الاجازت ہو اوس سے ذکر شغل کا راستہ سیکھے اے عزیز تعلیم شیخ سے ذکر جاری ہو جاوے اور دشمنان کی دشمنی سے تم کو خبردار کیا جاوے جن کا تمام ذکر قرآن شریف و کتاب احادیث ستہ میں جابجا واضح ہے جیسا ذات باری تعالیٰ فرماتے ہیں سورت یوسف میں اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ٥ معنے:۔ تحقیق شیطان دشمن تمہارا ظاہر ہے۔ اور نفس بھی جو جز و شیطان ہے جس کو خدا پاک

نے کلام پاک اپنی سورت النّاس میں اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ خناس کے نام سے نامزد کیا سورت یوسف میں بھی فرمایا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ معنے :۔ تحقیق نفس انسانی تمہارا ہر آئینہ حکم کرتا ہے ساتھ بدی کے ۔

## ابیات

نفس و شیطان ہر دو یک تن بودہ اند ۔ در دو صورت خویش را بہ نمودہ اند

یک نفس حملہ کند چوں سو سمار ۔ پس بسو راخی گریزد در فرار

در دل او سوراخ با دارد کنوں ۔ سر ز ہر سوراخ می آرد بروں

نام پنہاں گشتن دیو از نفوس ۔ داند راں سوراخ رفتن شد خنوس

کہ خنوشش چوں خنوس قنقد ہست ۔ چوں سر قنقد در آمد شد ہست

کہ خدا آں دیو را خناس خواند ۔ کہ سر آں خار پشتک را بماند

گر نہ نفست ایذوں راہت زدی ۔ رہزناں را بر تو کے دستے بدی

گفت پیغمبر کہ ان فی البیان ۔ سحر او حق گفت آں خوش پہلواں

اندراں صحرا کہ رست ایں زہر تر ۔ نیز روئید ہست تریاق اے پسر

این طلسم سحر نفس اندر شکن ۔ سوئے گنج پیر کامل نقب

آں بیاں اولیاء و اصفیا ۔ کز ہمہ اغراض نفسانے جداست

حاصل آں کز زہر نفس دوں کریز ۔ نوش کن تریاق مرشد چشت و نیز

اے طالب خدا کے جب شیطان نے تکبر کے باعث وجود آدم علیہ السلام کے سجدہ سے انکار کیا تب ذات باری تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تم کو میرے امر کی تعمیل سے کیوں انکار ہوا تب شیطان نے جواب دیا سورت ص کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ معنے :۔ پیدائش میری آگ سے روشن اور پیدائش اس کی کیچڑ سیاہ سے اور کہا اَنَا خَیْرٌ معنے :۔ یعنی میں بہتر ہوں ۔ یہ غرور سے دم مارا اوس وقت حکم مالک سے تازیانہ قہر کا جلال سے ابلیس کو مارا گیا اور مردود کر دیا اوس کے مارنے سے شرارہ آتش و ہوا کا جسم اوس کے سے نکل کر داخل قالب آدم علیہ السلام میں ہوا جو خنّاس کے نام سے

قرآن شریف میں پکارا گیا اے عزیز جس کے واسطے جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حدیث شریف اَعْدٰی عَدُوِّكَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْكَ معنے: دشمن سخت دشمنان سے تمہارے دونوں پہلو میں ہے۔ اور قلب کے نیچے اس کی قرارگاہ ہے باطن قلب میں خیالات مذمومہ وخطرات پیدا کرنا خناس یعنی نفس اکا خواص ہے اور ظاہر میں آراستہ بدی کو کر کے فعل کی طرف رجوع کرانا شیطان کی کار ہے اے عزیز جب تک تعمیل مکمل ہادیٔ برحق کی نہ ہوگی دونوں دشمنان کے شر سے نہ بچے گا۔ پہلی شر ان کی سے جب بچا بعد راستہ ذات میں رواں ہوگا اے عزیز جب شیطان کو مردود کیا گیا تو اوس نے اعتراض کیا سورت اعراف میں قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ معنے:۔ ابلیس نے کہا مجھ کو قسم ہے کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو اس کے پیچھے البتہ بیٹھوں گا میں واسطے اون کے تیرے راہ سیدھے پر پھر البتہ آؤں گا میں پاس اون کے آگے اون کے سے اور پیچھے اون کے سے اور داہنے اون کے سے اور بائیں اون کے سے اور نہیں پاوے گا تو اکثر اون کو شکر کرنے والا اپنی راہ پر۔ بعد اوس کے آدم علیہ السّلام کو بہشت میں تخت آراستہ کر دیا اور حکم فرمایا کہ میوہ درخت گندم سے نہ کھانا کیونکہ دراصل پیدائش گندم کے بھی شرارہ ابلیس سے ہوئی تھی بہشت میں ورنہ خالص بہشت کی پیدائش ہوتے تو غلاظت نہ ہوتی جب اغوائے شیطان کے سے آدم علیہ السلام وحوا علیہ السلام کھالیا اور لباس بہشتی بدن سے دور ہوکر بے پردہ ہو گئے اور حکم اِهْبِطُوْا (قرآن) اور بہشت سے نکالے گئے دنیا میں واسطے مجاہدہ اور گریہ کے تب فضل ایزد حقیقی شامل آدم علیہ السلام ہوکر فرمایا سورت بقرہ میں فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ معنے:۔ پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ کلمات پھر آیا اوپر اس کے یعنی توبہ کی طرف اور استغفار کی طرف رجوع کیا پھر جب ذات باری تعالیٰ نے سوال کیا کہ تم نے بھی میرے حکم کی نافرمانی کری کیونکہ آدم علیہ السلام کو حفظ مراتب کی تعلیم تو پہلے قلب میں ہو چکی تھی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی زاری گریہ کر کے سورت اعراف میں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ

تَغْفِرْلَنَاوَتَرْحَمْنَالَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ معنے:۔اے غَفَّارُالذُّنُوب اللہ پاک میرے میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر اگر تو نہ بخشے گا تو ہوں گا میں خسارا پاون والوں سے۔ جب یہہ حفظ مراتب کا مرتبہ قائم کیا اور قصور اپنی شامت نفس کے ذمہ لگائے اور گریہ شروع کیا تب مغفرت کا درجہ حاصل ہو کر ذات باری تعالیٰ نے آبادی دنیا کی طرف مصروف کیا اور ہدائیت و نبوت کا درجہ عطا فرما کر خلیفہ اور نائب اپنا مقرر کیا بعد اس کے ذات باری تعالیٰ نے اپنی کمال شفقت سے مثل والدین کے جو حدیث شریفہ ہے اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ معنے:۔مخلوق اہل اللہ کا ہوتا ہے۔ وصیت اور نصیحت فرمائی آدم علیہ السلام واولادان کی کے سورت اعراف میں فرمایا يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۝ معنے:۔اے بیٹے آدم کیوں نہ بہکا دے اور بہلا وے تم کو شیطان جیسے نکال دیا ماں باپ تمہارے کو بہشت سے اور اتار لیا تھا اون سے لباس اون کا تو دکھلا دیا اون کو شرم گاہ ان کی بے قدری سے تحقیق وہ دیکھتا ہے تم کو اور کنبہ یعنی قبیلہ اوس کا اس طرح سے جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ کہ وہ ناری پیدائش کے سبب سے لطیف ہے اور تم خاک تیرہ کے باعث سے کثیف ہو اس واسطے کثیف کی آنکھ لطیف جسم کو نہیں دیکھ سکتی لیکن ذات پاک نے جسم میں تو کثافت آلودہ کر دی اور روح میں ایسی بزرگی اور شرف دیا کہ تمام نُورِی نَارِی کو حکم سجدہ کا فرمایا اے طالب خدا کے سالکان راہ مولاء نے کثافت جسمی کو ساتھ مجاہدات کے پاک کر کے نوری ناری سے سبقت حاصل کی ہے اور مقام نبوت وولائیت میں خلافت وامامت کا رتبہ پایا ہے۔ روم صاحبؒ دفتر دوم میں فرماتے ہیں تمثیل روح وجان کے۔

پیش واحد ہرچہ مردود ہست لاہست ۔۔۔ کل شیئ غیر وجہ اللہ فنا ہست
کفر و ایمان نیست آں جائے کہ اوست ۔۔۔ زانکہ او مغز ہست و ایں دو رنگ پوست
پس سر این تن حجاب آں سر ہست ۔۔۔ پیش آں سر ایں سرتن کافر ہست
کیست کافر غافل از ایمان شیخ ۔۔۔ کیست مردہ بیخبر از جاں شیخ
جاں نباشد خبر خبر در آزموں ۔۔۔ ہر کرا افزوں خبر جانش فزوں

جاں ما از جاں حیوان بیشتر    از چہ زاں رو کہ فزوں دارد خبر
پس فزوں از جان ما جانِ ملک    کو منزہ شد ز حس مشترک
و ز ملک جاں خداوندان دل    باشد افزوں تو تحیّر را ہبل
زاں سبب آدم بود مسجود شاں    جان او افزوں ترہست از بود شاں
ورنہ بہتر را سجود دوں بیری    امر کردن ہیچ نبود در خوری
کے پسند و عدل و لطف و کردگار    کہ گلی سجدہ کند در پیش خار
جاں چو افزوں شد گزشت از انتہاء    شد مطیعش جاں جملہ چیز ہاء

اور پھر دوسری جگہ سورت اعراف میں وعدہ خوف اور تہدید فرمائے وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ○ معنے:۔ البتہ تحقیق پیدا کئے ہم نے واسطے دوزخ کے بہت جن وانسان واسطے اون کے ہیں دل جو نہیں سمجھتے اور آنکھ جو نہیں دیکھتی ساتھ اوس کے اور کان جو نہیں سنتے ساتھ اون کے وہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ زیادہ تر گمراہ یہ لوگ وہی ہیں غافل۔ سورت نور میں فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ معنے:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو قدموں شیطان کے اور جو کوئی پیروی کرے گا قدم شیطان کے پس تحقیق وہ حکم کرتا ہے ساتھ بے حیائی اور نامعقول باتوں کے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ پاک کا اوپر تمہارے اور رحمت اوس کی نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی جی لیکن اللہ پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ پاک سننے والا جاننے والا ہے۔ نام سے پاک ہوتا ہے جس کو نام کی طرف رجوع کرا دیتا ہے وہ پاک ہوتا ہے سورت انعام میں فرمایا وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ معنے۔ تحقیق شیطان وحی کرتا ہے طرف دوستوں اپنے کے وحی سے مراد دل

میں وسوسہ پیدا کرنا یا خیال ناقص ۔ پھر سورت ص میں فرمایا وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ معنے ،
مت پیروی کرو خواہش نفسانی کی جو گمراہ کرے گی تم کو راہ خدا تعالیٰ سے اور پھر فرمایا سورت شوریٰ میں
فرمایا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۔ معنے :۔ جو کوئی ارادہ کرتا ہے کھیتی آخرت کی دیتے ہیں ہم
اوس کو اوس سے اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے کھیتی دنیا کی دیتے ہیں ہم اوس کو کچھ اس میں سے اور نہیں واسطے
اوس کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اور پھر فرمایا سورت یونس میں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ معنے :۔ تحقیق اللہ پاک نہیں ظلم کرتا لوگوں کو ولیکن لوگ
جانوں اپنی پر ظلم کرتے ہیں سورت توبہ میں کمال شفقت سے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ معنے ۔ تحقیق اللہ پاک مول لیتا ہے مسلمانوں سے
جانیں اون کی اور مال اون کے بدلے واسطے بہشت دے گا سورت توبہ فرمایا فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ
الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۝ معنے :۔ خوشخبری ہو تم کو ساتھ ایسے نیک سودے کے جو سوداگری کی تم نے ساتھ اوس
کے ۔ سورت حج میں فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ
اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ معنے :۔ نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی نبی
اور رسول مگر جس وقت ارادہ وآرزو کرتا تھا اور ڈال دیتا تھا اور القا کرتا تھا وسوسہ شیطان پس دور کردیتا
ہے اللہ پاک جو کچھ اس نے القا کیا اور ڈالا تھا پھر محکم کرتا ہے اللہ پاک نشانیوں اپنی کو ذات باری تعالیٰ
نے بلانے والے اور پیغام رساں شریعت طریقت ہماری کے کمال الطاف سے ہماری قوم سے نبی ولی
بھیج کر خبر دی چنانچہ سورت نحل میں فرمایا اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ معنے :۔ بُلا طرف راستہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت اور نصیحت کے نیک اور
جھگڑا کر اون سے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت بہتر ہے ۔ پس اے عزیز جس وقت ارادہ کرتا ہے جس کا
قلب طرف ہدائیت وراستہ ذات کے بحکم آئیت حدیث شریف وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ قَلْبَهٗ ۔
تو پہلے کسی نبی وقت یعنی صاحب خلافت مکمل کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے صحیح بیعت طریقت کی اور توبہ کرتا

ہے ہکمل تو خداپاک حسب وعدہ اپنے جیساسورت فرقان میں فرمایا ہے بدل دیتا ہے بدیوں کی جگہ نیکی اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ
معنے:۔ جس نے کہ توبہ کی اور عمل کئے اچھے اور ایمان لایا پس وہ لوگ ہیں کہ بدل ڈالتا ہے اللہ پاک برائیوں اون کی کو ساتھ بھلائیوں کے اور سورت انعام میں فرمایا مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
معنے وہ شخص جو ایک نیکی لاوے گا دس حصہ اجر ملے گا بعد اوس کے وہ شیخ الوقت صاحب ارشاد لطائف ستہ وتعلیم ذکر شغل کے اور عبادت ظاہری باطنی کے حسب استعداد کے کر دے گا اور جو شیخ ایسا تعلیم کے لائق نہیں یا تعلیم حسب استعداد مرید کے نہیں کرتا بموجب طلب طالب کے تو اوسکی بیعت منسوخ ہے کیونکہ طالب راہ مولا کے بیعت واسطے راستہ ذات کے حاصل کرنے کے ہے جب خداپاک اس کو صحبت نبی وقت یا نائب اوس کی کے نصیب کرے مطابق حکم سورت فتح کے فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ○ معنے:۔
تحقیق بھیجا ہے ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تو کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ پاک کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے کے اور قوت دو اوس کو اور تعظیم کرو اوس کی اور تسبیح کرو اللہ پاک کی صبح اور شام تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ تیرے بیعت کرتے ہیں ساتھ اللہ پاک سے ہاتھ اللہ پاک کا ہے اوپر ہاتھ اون کی کے۔ اے عزیز جب ایسا شیخ مرفوع الاجازت جس کے ذریعہ سے ہاتھ طالب کا يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ تک بوساطت شجرہ پیران عظام مرفوع الاجازت کے منسلک ہوجاتا ہے تو فوراً داخل طریق ہو کر فیض دارین کا حاصل کرے اے طالب خدا کے جو پیغام رساں ہیں اسی واسطے نفس واحد ہیں سورت بقرہ فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اسی واسطے روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

اُطْلُبُوا الْمُغْنِيْ مِنَ الْفُرْقَانِ وَقُلْ     لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ
چوں چراغے نور شمع را کشید     ہر کہ دید آن چراغ آں شمع دید
ہمچنانکہ صد چراغ از نقل شد     دیدن آخر لقائے اصل بد

ہے مکمل تو خدا پاک حسب وعدہ اپنے جیسا سورت فرقان میں فرمایا ہے بدل دیتا ہے بدیوں کی جگہ نیکی

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۝

معنے :۔ جس نے کہ توبہ کی اور عمل کئے اچھے اور ایمان لایا پس وہ لوگ ہیں کہ بدل ڈالتا ہے اللہ پاک برائیوں اون کی کو ساتھ بھلائیوں کے اور سورت انعام میں فرمایا مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا معنے :۔ وہ شخص جو ایک نیکی لاوے گا دس حصہ اجر ملے گا۔ بعد اوس کے وہ شیخ الوقت صاحب ارشاد لطائف ستہ و تعلیم ذکر شغل کے اور عبادت ظاہری باطنی کے حسب استعداد کے کر دے گا اور جو شیخ ایسا تعلیم کے لائق نہیں یا تعلیم حسب استعداد مرید کے نہیں کرتا بموجب طلب طالب کے تو اوسکی بیعت منسوخ ہے کیونکہ طالب راہ مولا کے بیعت واسطے راستہ ذات کے حاصل کرنے کے ہے جب خدا پاک اس کو صحبت نبی وقت یا نائب اوس کی کے نصیب کرے مطابق حکم سورت فتح کے فرمایا إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ط وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ معنے :۔ تحقیق بھیجا ہے ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تو کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ پاک کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے کے اور قوت دو اوس کو اور تعظیم کرو اوس کی اور تسبیح کرو اللہ پاک کی صبح اور شام تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ تیرے بیعت کرتے ہیں ساتھ اللہ پاک سے ہاتھ اللہ پاک کا ہے اوپر ہاتھ اون کی کے۔ اے عزیز جب ایسا شیخ مرفوع الاجازت جس کے ذریعہ سے ہاتھ طالب کا يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ تک بوساطت شجرہ پیران عظام مرفوع الاجازت کے منسلک ہو جاتا ہے تو فوراً داخل طریق ہو کر فیض دارین کا حاصل کرے اے طالب خدا کے جو پیغام رساں ہیں اسی واسطے نفس واحد ہیں سورت بقرہ فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ اسی واسطے روم صاحب فرماتے ہیں۔

اُطْلُبُوا الْمَعْنٰی مِنَ الْفُرْقَانِ وَقُلْ ۔۔۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ

چوں چراغے نور شمع را کشید ۔۔۔ ہر کسے دید آن چراغ آں شمع دید

ہمچنانکہ صد چراغ از نقل شد ۔۔۔ دیدن آخر لقائے اصل بد

پہلی کتاب کے دیباچہ میں تمام مشرح تحریر ہو چکا ہے تب ذریعہ خدمت جان مال کی قوت دینے سے اور تعظیم وتوقیر کے ساتھ تسبیح وذکر کا راستہ حاصل کرلے کیونکہ جب سر اپنا راہ خدا تعالیٰ میں ہاتھ اس نبی وقت اپنے کے طالب نے بیچ دیا ہے تو اب جان ومال سے کیا دریغ ہے بعد اوس کے بحکم سورت حجرات قول فعل میں حفظ مراتب وآداب طریقت کو قائم کرے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ معنے :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند آواز کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتھ اس کے بیچ بولنے کے جیسا بلند کرتے ہیں بعضے تمہارے واسطے بعضے کے ایسا نہ ہو کہ کھوئے جاویں عمل تمہارے اور تم نہ سمجھتے ہو بعد اوس کے بحکم آیت سورت مجادلہ صحبت ارشاد طریقت میں بیٹھنے کا آداب قائم کرے فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ معنے :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہا جاوے واسطے تمہارے کشادگی کرو بیچ مجلسوں کے پس کشادہ کرو کشادہ کردے گا اللہ پاک واسطے تمہارے درجہ اور جس وقت کہا جاوے کھڑے ہو پس اٹھ کھڑے ہو بلند کرے گا اللہ پاک اون لوگوں کو کہ ایمان لائے تم میں سے اون لوگوں کو کہ دیئے گئے علم اور درجے اور اللہ پاک ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت مصلحت کرنے کو آؤ یعنی تعلیم شریعت طریقت کے امورات کو آؤ پیغمبر اپنے سے پس کرلو آگے مصلحت کرنے سے کچھ خیرات للہ یہہ امر بہتر ہے واسطے تمہارے اور پاکیزہ پس اگر نہ پاؤ تم صدقہ پس تحقیق اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے۔ اسی واسطے بوقت حاضری صحبت ارشاد صاحب خلافت وارشاد کے پیشکش ماحضر ہدیہ کرنا للہ ضرور واجب ہے خالی دست جانا ناجائز ہے اگر نہ میسر ہو تو خیریت ہے لیکن سبزہ لے جانا بہتر اگر اور کچھ نہ ہو تو چند

کلوخ استنجا ہی احاطہ میں لے جا کر رکھ دے حکم الٰہی کی تابعداری ہو جاوے گی آداب طریقت اعلیٰ چیز ہے عارف کسی نے کہا ہے۔

## بیت

ادب تا چیست از لطف الٰہی ٭ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

اے عزیز ادب کمال جناب ایزدی میں پسند و مقبول ہے اور تکبر ہر جگہ ناپسند و مردود ہے جو امر جناب خالق میں پسند ہے وہی امر مخلوق میں بھی پسند خاطر ہوتا ہے بعد اوس کے بحکم آیت سورت ق فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ○ معنے:۔ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو اور جانتے ہیں ہم جو کچھ خطرہ اور خیال کرتا ہے ساتھ اس کے نفس دل میں اوس کے اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اوس کی رگ جان سے اور جس وقت کہ لے لیتے ہیں دو لینے والے یعنی کراما کاتبین ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف سے بیٹھا ہے نہیں بولتا کچھ بات مگر وہ لکھ لیتے ہیں اور نزدیک اوس کے نگہبان ہیں تیار۔ جب قول فعل اپنا نہی سے باز رکھا اور حاضر و ناظر بلکہ شہ رگ سے نزدیک اور علیم صدور کا ذات کو سمجھا تب کوئی فعل برخلاف شریعت طریقت کے نہ کرے گا و بحکم آیت سورت حجرات کے مجاہدہ ظاہر و باطن ساتھ مال و جان کے کر کے گروہ صادقوں میں داخل ہوگا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ معنے:۔ تحقیق ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ پاک کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے کے پھر نہ شک لائے اور جہاد ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ پاک کے کیا یہ لوگ وہی ہیں سچی راہ پر پھر بعد اوس کے بحکم آیت سورت حدید فرمایا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ معنے:۔ جو لوگ کہ ایمان لائے

ساتھ اللہ پاک کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے کے یہہ لوگ وہ ہیں سچے اور شہید نزدیک پروردگار اپنے کے واسطے اون کے ہے ثواب اون کا اور نور ان کا۔ یعنی شہید سے بھی برتر درجہ صدیق کا ہوتا ہے جس کے واسطے شہید کے زندگی ابد کا حکم اوّل قرآن شریف میں آچکا ہے اور صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچا راستہ ذات باری تعالیٰ کا حاصل ہوا جب گروہ صدیقوں میں جن کو پورا راستہ اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوا درجہ ولائیت کا اور شہادت کا ملا تو اس رتبہ کے ذریعہ سے نور ایمان کی روشنی سے زندگی ابد اور بے زوال حاصل کرے گا اور بحکم آئیت سورت نساء جس کا ذکر کتاب ہذا میں مشرح آ گیا ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا؇ معنے :۔ دوستان و رفیقان خاص میں مقرب ہو کر قرب کا درجہ حاصل ہو گا اور بحکم آئیت سورت حدید فرمایا دو چنداں رحمت و نور اور مغفرت کا وارث ہوگا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ؇ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ؇ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۝

معنے :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ پاک سے اور ایمان لاؤ ساتھ پیغام رساں اس کے کے دیوے گا اللہ پاک تم کو دو حصہ ثواب کی رحمت اپنی سے عطا اور کرے گا واسطے تمہارے نور جو چلو گے ساتھ اوس کے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے تو کہ نہ جانیں اہل کتاب کے یہ جو نہیں طاقت وقدرت رکھتے یعنی ایمان والے اوپر کسی چیز کے فضل خدا پاک کے سے اور تحقیق فضل بیچ ہاتھ خدا پاک کے ہے دیتا ہے اس کو جس کو چاہتا ہے اور اللہ پاک صاحب فضل بڑے کا ہے۔ اے عزیز غور کرنا اور سمجھنا چاہئے جو ایسا وعدہ خدا پاک اپنی دوستوں کے حق میں فرمایا ہے جو قدرت اور نور اور مغفرت اور فضل اور رحمت دو چنداں کا حکم فرمایا اے طالب خدا کے ایسا فضل اللہ پاک کا ہے جو بسبب رفاقت و دوستی صدیقین جن کا ذکر ہو چکا ہے اور منظوری ولحاظ اون کے سے اولاد اون لوگوں کے کو محض تابعداری کرنے اباؤاجداد کی وہی مرتبہ اور مقام خدا پاک نے عطا کیا اور وعدہ سورت طور کے زیر آئت فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَمَآ اَلَتْنٰھُمْ مِّنْ

عَمَلِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ معنے :۔ جولوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی اون کی اولاد اون کی نے ساتھ ایمان کے ملا دیا ہم نے ساتھ اون کی اولاد اون کی کو اور نہ کم دیا ہم نے عملوں اون کے سے کچھ خیر ایسا کرم اللہ پاک نے کیا ہے جو نیکوں اور اولیاء اللہ کی اولاد کو محض پیروی کرنے اون کی سے وہ مقام حاصل ہو جاوے گا اگر بیراہ ہوں گے تو اپنا کیا پاویں گے لیکن پیروی کرنے کے باعث دوسرے لوگوں سے قرب کا درجہ اولیاء اللہ کی اولاد کو جلدی حاصل ہوتا ہے اور ارواح پاک اون کی بھی مُمد و معاون ہوتے ہیں اور اسی طرح سے عورات کو بھی حکم قرب اور درجہ کا حاصل ہے جب مردوں کو جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے شرف بیعت سے مشرف فرمایا تو عورات نے بھی خدمت شریف میں التجا کری یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس نعمت سے محروم رہیں گے تب یہہ آئت سورت ممتحنہ میں نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

معنے :۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں واسطے بیعت کرنے کے اوپر اس بات کے کہ نہ شریک لاویں ساتھ اللہ پاک کے کسی چیز کو اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو اور نہ لاویں طوفان تہمت کہ باندھ لیویں اس کو درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نافرمانی کریں تیری بیچ کسی حکم شرح کے پس بیعت قبول کر اون کی اور بخشش مانگ واسطے اون کے اللہ پاک سے تحقیق اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے۔ واسطے نفسانیت کے جو عوارضات نفسانیہ عورت کو بہت ہوتا ہے ہدائیت عورات کے واسطے فرمائی گئی جب تمام خواہشات نفسانیہ کو ترک کر کے توبہ خالص راستہ ذات میں عورت کرتی ہے تو وصول الی اللہ اور مقام قرب کا بھی جلدی حاصل ہوتا ہے۔ عورات کی بیعت کی ہو اور قواعد و شرائط بیعت عورات سے تعلیم کیا گیا ہو اوس کو بیعت کرنا عورات کا اور تعلیم شریعت طریقت کے امورات کی عورات کو کرنی لازم ہے تا کہ وہ بھی راستہ ذات سے بہرہ حاصل

کریں اور اپنے معبود حقیقی کی بارگاہ میں قرب ومغفرت ورحمت کا درجہ پاویں اور محروم نہ رہیں بلکہ صاحب خلافت والے پر حکم ہے جو گھر میں جا کر جس جگہ عورت طالب راستہ ذات کے ہو تکلیف اوٹھا کر بھی داخل طریق کرے اور بقدر استعداد اوس کی کے اوس کو تعلیم کرے اور جو صاحب خلافت ارشاد مکمل کا پیغام رسانی وتعلیم طالبان راہ مولا میں مؤمنین ومؤمنات سے سَرِ مُوتفاوُت کرے گا یا اَغراض دنیاوی یا دینی کسی طرح کی درمیان لاوے گا ایسا مُواَخذہ قیامت کو اوس کے واسطے ہوگا جو دوسرے کسی صغائر کبائر کا نہ ہوگا اگر پیغام رسانی طالبان طریقت کی پوری پوری خالصتاً للہ ادا کرے گا تو صاحب خلافت کو مقام نبوت وولائیت کے میں برابر صف انبیاء واولیاء میں قیام وقرب حاصل ہوگا نبوت و ولائیت کے درجہ کا یہی مقصود ہے جو فصل مولا والے کو وصل مولا کا تعلیم مکمل کے ساتھ کرا دینا سبحان اللہ ایسے امر کے واسطہ نبی ولی کو کمال درجہ عطا کیا اور خلیفہ کو نائب اپنا مقرر کر کے جانشین اپنا مقرر کیا جو دوسرے بشر کو یہ رتبہ نہیں حاصل ہوا پھر انسان کو لازم ہے جو تمام خیالات وہمیہ وفانیہ کو قلب سے دور کرے اور اسی واسطے تسکین انسان کے خدا پاک نے سورت حدید میں وصیت فرمائی ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ط جس کے معنے:۔ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت بیچ زمین کے اور نہ بیچ جانوں تمہاری کے مگر بیچ کتاب کے ہے لکھا ہوا پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو تحقیق یہہ اوپر اللہ پاک کے آسان ہے تو کہ نہ غم کھاویں اوپر اس چیز کے جو چوک گئے تم سے اور مت خوش ہو اوپر اس چیز کے جو آئے تم کو اور سورت الرحمن میں فرمایا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ معنے:۔ جو کچھ اوپر زمین کے ہے فناء ہونے والی ہے اور باقی رہے گی ذات پروردگار تیرے کی بزرگ اور صاحب انعام کے۔ اے عزیز جب کوئی مصیبت اور تکلیف بغیر حکم اس کے کے نہیں آتی تو مصیبت پر غم اور راحت پر خوشی ہونا بے سود ہے اور جب سوائے ذات پاک کے کوئی چیز قائم رہنے والی نہیں تمام فناء ہونے والی ہے تو فانی چیز کے ساتھ دل لگانا بھی بے حاصل ہوا تب فکرات وخیالات کو دور کر کے

بحکم فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ط کی رجوع اور محبت قلبی ذات کے ساتھ قائم کرنی لازم ہے خداپاک توفیق رفیق محبار ذات کو اپنی عطا کرے اور اپنے دوستوں کی دوستی نصیب کرے۔ جس وقت صحبت اور بیعت راہبر کے طالب صادق کو خداپاک نصیب کرے تب اوس وقت مرید و طالب ذات کو لازم ہے جو امر شیخ وقت کے جو حکم الٰہی کے تابعداری ہے سورت نساء فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی فرمانبرداری سے تابعداری کر کے پہلے گو ہر ذکر کو جلا کر کے قلب کو مصفا طالب کرالے کیونکہ دونوں دشمن جن کا ثبوت اتنی آیات و حدیث کے ساتھ ثابت ہے پہلے اون کی شر سے بچنے کی تعلیم کرے گا۔ اے عزیز دو چیز ان کی شر سے بچانے والی ہیں ذکر اور برزخ ذات پہلی جب ذکر شروع ہوا تو شر شیطان سے بچا جب خداپاک فرماتے ہیں سورت احزاب میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ معنے:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ پاک کو بہت ہر حال سورت عنکبوت میں فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ معنے:۔ قائم کرو نماز کو نماز باز رکھتی ہے بے حیائی اور برائی سے سورت مائدہ میں فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ معنے:۔ تحقیق ارادہ کرتا ہے شیطان جو عداوت ڈالے درمیان تمہارے اور بغض بیچ نشاء کے اور کھیل کے اور باز رکھے تم کو ذکر اللہ پاک سے اور نماز سے پس کیا تم اوس کے کہنے پر باز رہو گے صوفیائے عظام نے مراد نشاء ہستی وہمی اور کھیل لہو لعب سے لیا ہے جو فساد ہے اسی کے درمیان میں تکبر و بغض و شرک و کفر پس لازم جو ذکر کو ترک نہ کرے اور اس کے فریب میں نہ پھنسے ورنہ دین دنیا میں پچھتاوے گا خیالات موہومہ بند ہو کر جب ذکر شغل زبانی قلبی تعلیم سے جاری ہو گیا تو بعد اوس کے ہادی راہ مولا طالب صادق کو برزخ اور تصور کی تعلیم فرمادے گا تب خطرات نفسانی سے بھی بچ جاتا ہے جب نگاہ طالب کی ہر وقت تصور ذات پر قائم ہوئی اور زبان و دل سے ذکر جاری ہوا اوس وقت دونوں دشمنان کی دشمنی سے امن حاصل ہوگا جس دونوں کا حکم اس آیت سورت الاعراف فرمایا وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ معنے: اگر وسوسہ کرے تم کو شیطان کی طرف سے وسوسہ ڈالنے والا پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ پاک کے تحقیق وہ ہے سننے والا جاننے والا تحقیق جولوگ کہ پرہیز گاری کرتے ہیں جب لگتا ہے اون کو وسوسہ شیطان سے یاد کرتے ہیں پس ناگہاں وہ دیکھنے لگتے ہیں جس وقت خیالات ناقصہ پیدا ہوا تو ذکر جاری کیا اور سامنے شیشہ تصور و برزخ ذات کا کرلیا فوراً وہ دور ہوگیا ذکر و برزخ کی تعلیم اس آیت شریفہ میں پوری پائے ورنہ ہرگز یہہ دو تعلیم کے سوائے وسوسہ شیطانی ونفسانی سے ظاہری عبادت کے ساتھ نہ بچے گا کر کے دیکھ لے عیاں راچہ بیان روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

## بیت

نفس اژدہا ہست باصد زور من　　روئے شیخ او راز مرد دیدہ کن

گر تو خواہی ایمنے از اژدہا　　دستش از یکقدم مکن دامن رہا

سورت اعراف میں فرمایا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً معنے:۔ یاد کر رب پاک اپنے کو بیچ جی کے عاجزی سے اور ڈر سے اور پھر ذات باری تعالیٰ سورت انفال میں فرماتے ہیں اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ جب حائیل ہونا ذات کا ثابت ہوا قرآن شریف سے بیچ دل انسان کے تو تصور کے ساتھ نفی ہستی ذہنی کے کرکے بحکم حدیث شریفہ رَاَيْتُ رَبِّيْ بِعَيْنِ رَبِّيْ دیکھے گا دوسری جگہ ثبوت برزخ و تصور اور القا الہام ووحی خاصان خدا تعالیٰ کا سورت شوریٰ میں ثابت ہورہا ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ معنے:۔ نہیں ہے طاقت کسی بشر کو کہ کلام کرے اوس سے اللہ پاک مگر دل میں ڈال دیتے ہیں یا پیچھے پردہ کے سے یا بھیجتے ہیں فرشتہ پیغام پونچانے والا پس دل میں ڈال دیتا ہے ساتھ حکم ہمارے کے۔ پس اے طالب خدا کے فہم کرنا لازم ہے کہ یہ حس ہائے ظاہری نفسانی کو طاقت نہیں کلام کرنے اور سننے کے جب تک حس ہائے باطنی نہ ظاہر

ہوں گی باقی اس آیئت شریفہ کے صاحب ارشاد و طریقت و رہبر ربانی تعلیم کر دے گا سینہ کی تعلیم سے اسے کہ تعلیم میں عارف کر دے گا وہ تعلیم قلم بند نہیں ہو سکتی طول ہوتا ہے اور ممانعت طریقت کی بھی ہے ورنہ بتصدق نعلین پیران عظام کے یہ بندہ فقیر حسنؒ صاحب کا کر دیتا تیسری جگہ صوفیا عظام نے سورت فجر فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ سے بھی مراد بذریعہ نفی سے داخل ہونا برزخ شیخ سے قرار دی ہے۔ جیسا ہمارے پیرو مرشد ہادیؒ برحق نے اپنے برزخیہ رسالہ میں تعلیم فرمایا ہے۔

آپ کو یکسر بھلا دے اے فقیر — ہو نہو ورد و وظائف کا اسیر
گر تجھے منظور ہے وصل خدا — زود تر ہو بود وہمی سے جدا
یاد مولا دولت دارین ہے — یاد مولا دو جہان کا چین ہے
اس خودی کا بھول جانا یاد ہے — نقشہ ہستی مٹانا یاد ہے
ہو جسے منظور وصل کبریاء — آپ کو وہ بھول جاوے اے فناء
جس نے اپنے آپ کو فانی کیا — رومیؒ تبریزؒ کا ثانی کیا
روضہ جنت کا ہو جس کو خیال — شیخ کی برزخ میں ہو وہ مست حال
خوبئ برزخ سے پیوند شجر — با زبان حال کرتا ہے خبر
دیکھ لیئو جا کر سمندر میں جہاز — ہو بہو برزخ کا ہے افشاء راز
فدخلی سے خود خدا فرما چکے — معنئ برزخ ہمیں سمجھا چکے
ہم اگر اس کو نہ سمجھیں ہے خطاء — یہہ خطا تو بس بلا ہے بس بلاء

باقی تعلیم تمام رسالہ موصوفہ میں موجود ہے طالب خدا کا دیکھ لے گا اور روم صاحبؒ بھی دفتر چہارم میں اسی آیئت کی شرح کی ہے۔

## بیت

فدخلی تو در عبادی یافتی — ادخلی فی جنتی در تافتی
در عبادش راہ کردی خویش را — رفتی اندر خلد از راہ خفا

اھدنا گفتے صراط مستقیم    دست تو بگرفت و بردت تا نعیم
نار بودی نور گشتے اے عزیز    غورہ بودی گشتے انگور و مویز
اختری بودی شدی تو آفتاب    شاد باش اللہ اعلم بالصواب

اور یہ جو بعضے حاسدین ومنکرین طریقت کہتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کہتے تھے سورت اعراف رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ حکم ہوتا لَنْ تَرٰىنِیْ اے طالب خدا کے یہ راز بیان کرنا نہ تھا لیکن حکم ہادیؒ برحق سے افشاء ہوگیا مراد اوس کی یہ ہے کہ یہ تعلیم کاملہ کا حکم موسیٰ علیہ السلام کو ذات باری تعالیٰ سے تھا کہ جو تعلیم برزخ خضر علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام کو کرائی گئی جب موسیٰ علیہ السلام حسب استدعا قوم کے یہ عرض کی حکم ہوا یا موسیٰ بغیر حجاب یا برزخ کے یہ حس ہائے ظاہری نہ دیکھ سکیں گے کیونکہ یہ حواسِ بشری انسانی کو طاقت نہیں بغیر برزخ کے تجلّی دیکھنے کے پھر جب فَلَمَّا تَجَلّٰى کا حکم ہوا تو موسیٰ علیہ السلام وقوم کے آدمیوں نے بچشم ظاہر سے دیکھا تھا تو گر پڑے اور مر گئے دوسری جگہ وادی ایمن میں رویئت ذات وارشاد اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ اور نازل ہونا درجہ نبوت کا برزخ درخت سے موسیٰ علیہ السلام کو ثابت ہے قرآن شریف میں جو کمتر پیدائش سے ہے اور انسان اشرف المخلوقات کے برزخ سے اگر رویئت ذات کے کسی طالب صادق کو ہوگی تو شک اور ظن ہے اے طالب خدا کے سوائے برزخ انسان کے نفی نہ ہوئی ہے کسی کو نہ ہوگی اور سوائے نفی کے رویئت نہ ہوتی ہے شک اور ظن کے واسطے خدا پاک سورت یونس میں فرماتے ہیں وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ؕ معنے:۔ اور نہیں پیروی کرتے اکثر وہ لوگ فلسفی مگر گمان کی تحقیق گمان نہیں کفایت کرتا ساتھ حق بات کے۔ قال اور حال کا بہت فرق ہوتا ہے جب تک حال نہ وارد ہو قال سے کب تسلی ہوتی ہے ہزار عقلی نقلی دلیل سے سنے سناوے خدا پاک اپنے کرم سے حال نصیب کرے سورت توبہ میں فرمایا وَارْتَابَتْ قُلُوْبُھُمْ فَھُمْ فِیْ رَیْبِھِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ معنے۔ شک میں ہیں دل اون کے پس وہ بیچ شک اپنے کے مُتردّد ہیں وُمتفکر اور سورت بنی اسرائیل میں فرمایا۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝

معنے:۔ تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتا ہے درمیان اون کے تحقیق شیطان ہے واسطے آدمی کے دشمن ظاہر سورت بنی اسرائیل میں فرمایا وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ○ معنے:۔اور ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے اوس کو عمل نامہ اوس کا بیچ گردن اوس کی کے اور نکالیں گے ہم واسطے اوس کے دن قیامت کے کتاب کہ دیکھے گا اوس کو کھلا ہوا سورت بنی اسرائیل فرمایا اِقْرَأْ كِتَابَكَ ۖ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا معنے:۔ پڑھ کتاب اپنی کفایت ہے جان تیری کو آج کے دن اوپر تیرے حساب لینے والے۔ جب شیطان نے انکار کیا اور اعتراض کیا واسطے گمراہ کرنے اولاد آدم کے پس حکم ہوا کہ جو پیروی تیری کریں گے جزا دیں گے ہم پوری اور اجازت عتاب سے دی گئی سورت بنی اسرائیل میں فرمایا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ○ معنے:۔ جا بہکا جس کو بہکا سکے ان میں سے ساتھ آواز کے اور کھینچ لا اوپر اون کے سواروں اپنے کو اور پیادوں اپنے کو اور شریک بن ان کا بیچ مالوں ان کے کے اور اولاد ان کی کے اور وعدہ دے ان کو اور نہیں وعدہ دیتا ان کو شیطان مگر فریب کا پھر ساتھ فرمایا سورت بنی اسرائیل میں إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ○ معنے:۔ تحقیق جو بندے میرے ہیں نہیں واسطے تیرے اوپر ان کے غلبہ اور کافی ہے پروردگار اون کا کارساز۔ اے طالب خدا کے پس فہم کرنا لازم ہے اگر تابعدار ان نفس شیطان سے ہوا تو وعدہ عذاب کا تیار ہوگا اگر تابعدار ان اللہ پاک و رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اولی الامر سے ہو جاوے گا تو خاصان خدا تعالیٰ سے ہوگا جابجاء تعلیم طریقت ذات باری تعالیٰ کی قرآن شریف میں ظاہر ہے طوالت کے واسطے مختصر تحریر کیا گیا ورنہ کئی جزو ہوتے لیکن جس کو ذات باری تعالیٰ اپنے کرم سے اپنی طرف بولانا منظور ہوا تو اتنا ہی کافی ہے اور منافق و مردود طریقت کو تمام کلام الٰہی اگر سنائی جاوے وہ بھی اوس کی فہم میں نہ آوے گی کیونکہ مہر کان و آنکھ و دل پر اوس کے ہوتی ہے اے طالب خدا کے راستہ خاص اپنا ذات باری تعالیٰ نے تابعداری اور تعلیم خاصاں اپنے نبی ولی کے پر مقرر کیا ہے

جس کوذات باری تعالیٰ سورت شوریٰ میں فرماتے ہیں اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ کے حکم سے اپنی طرف بولانا منظور ہوتا ہے عطا کر دیتا ہے اپنی نبی ولی کی دوستی اور پیروی اسلام کا شعار تو ظاہر کی تابعداری اور ظاہر کے عالموں کی تعلیم سے حاصل ہوسکتا ہے اور مؤمن کا درجہ سوائے تابعداری عارف کامل و عالم باطن جس کو مثل خضر علیہ السلام و آدم علیہ السلام کے علم باطن نہ پہنچا ہوگا نہ حاصل ہوگا جن کے واسطے خدا پاک سورت نمل میں فرمایا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ معنے:۔ کہ تمام تعریف واسطے اللہ پاک کے ہے اور سلام اوپر بندوں اون کے جن کو پسند اور برگزیدہ کیا اللہ پاک نے اور سورت حج میں فرمایا اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ معنے:۔ اللہ پاک پسند کرتا ہے فرشتوں اور پیغام رساں آدمیوں سے۔ جو پیغام راستہ ذات کا دوسرے کو پہنچاتے ہیں اے عزیز فصل سے وصل کرانا ذات کا بہت پسند ہے تمام عبادت فرضی سے بھی اس واسطے صاحب ارشاد و خلافت کا درجہ نبوت وولائیت کا قرار دیا گیا پھر سورت فرقان میں کیا تعریف دوستان اپنے کی فرمائی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًا ○ ثُمَّ قَبَضْنٰہُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ○ معنے:۔ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ربّ پاک اپنے کے کیونکر پھیلایا ہے سایہ کو اور اگر چاہتا کر دیتا اس کو تھما ہوا پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اوس کے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو طرف اپنی کھینچا آہستہ آہستہ۔ اسی طرح سے ذات باری تعالیٰ جس کو طرف اپنی بولانا منظور ہوتا ہے بولایا جاتا ہے مولانا روم صاحبؒ نے اسی آئیت شریفہ کی شرح فرمائی ہے۔

کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ نفس اولیاست ‌ ‌ کو دلیل نور خورشید خداست
آفتاب آمد دلیل آفتاب ‌ ‌ فہم کن واللہ اعلم بالصواب

سورت یونس میں تعریف اپنے دوستوں کی فرمائی اور خوشخبری اون کو دی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ○ معنے:۔ خبردار ہو تحقیق دوست خدا پاک کے نہیں ڈر اوپر اون کے اور نہ وہ غمگین ہوں

گے جولوگ کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں واسطے اون کے خوشخبری ہے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے۔ کئی جگہ دوستاں اپنے کی تعریف فرمائی ہے اب اے عزیز طالب راستہ مولاء کے ناامید نہ ہو جانا چاہئے ہمت کرنی لازم ہے اور جستجو کرنی شرط ہے راستہ دنیا میں تو کمر باندھ کر ہاتھ پیر کے ساتھ چارہ جوئی کری جاتی ہے اور راستہ مولاء میں جو بالکل آسان راستہ ہے ہمت ہار دیتا ہے اور کہتا ہے خدا پاک توفیق دے یہ کہنا بھی جبر ہے کیوں کہ ایک شخص کو بیماری رَعشہ سے ہاتھ لَرزہ ہوتا ہے دوسرا خود بخود ہاتھ کو لرزاں کر رہا ہے گو دونوں فعل فاعل حقیقی کے ہیں جو ایک پتہ بھی نہیں ہلتا لَا تَحَرَّكُ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ سے نہیں ہوسکتا لیکن رعشہ والے کو مقابل جو خود بخود اختیار اپنے سے لرزاں کرتا ہے مُقَرَّر و برابر نہیں سمجھا جاتا جب اس کو اختیار دیا ہے تو حیلہ کرنا اور چارہ و جستجو شرط ہے اگر حیلہ کرنا شرط نہ ہوتا تو دنیا کے کام میں کیوں حیلہ کرتا ہے اور استاد ہر فن کا طلب کرتا ہے اور تابعداری امر او ستاد کے کرتا ہے اور خدا پاک فرماتے ہیں سورت الذاریات میں فِى السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ معنے:۔ آسمان سے رزق تمہارا بھیجتا ہوں۔ پھر چارہ کرنا اور تکلیف اٹھانی بے سود ہے اے عزیز روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

اے کہ تو طالب نہ تو ہم بیا ہم عطا یابے وہم باشی فنا

اگر انسان پر خطا سے نافرمانی بھی سرزد ہو جاوے تو ترک ادب نہ ہاتھ سے دے وہ گناہ مثل آدم علیہ السلام کے فوراً بخشا جاوے گا جیسا حافظ صاحب شیرازیؒ اپنے دیوان میں فرماتے ہیں۔

گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ تو در طریق ادب کوش کہ این گناہ من است

جو قوم ہائے نے ذلت اٹھائی ہے ترک ادب و تکبر و مقابلہ نبی ولی سے اوٹھائی ہے اور ظاہر شکل ہائے بھی بدل کر بُوزنہ و خَنزِیر ہو گئے ہیں امت ماضیہ سے اس امت مرحوم کے واسطے نافرمانی اور گناہ سے ظاہر مسخ بدن کا نہیں ہوتا مثل اُمتان سابقہ لیکن شکل باطن اب بھی بدل جاتی ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا جیسا روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

## بیت

اندریں امت نہ بُد مسخ بدن لیک مسخ دل بود اے ذوالفطن

چوں دلے بوزینہ گردد آں دلش    از دل بوزینہ شد خوار آں تنش

اے طالب خدا کے کتاب اخبار الاخبار میں شاہ محمد عبدالحق محدث دہلویؒ صاحب نقل محبوب الٰہی محمد نظام الدین دہلوی صاحبؒ سے کرتے ہیں تین درجہ سالک کے ہیں سالک واقف راجع سالک وہ ہے جو راستہ ذات میں رواں ہوا واقف وہ ہے جس کو درمیان میں وقفہ پڑا راجع وہ ہے جو اوس وقفہ کی طرف رجوع ہوا وقفہ اس کو کہتے ہیں جب شغل ذکر سالک میں نافرمانی یا ناراضگی سے فتور پیدا ہوا لذت اور ذوق طاعت میں کم ہوا تو معلوم کرے جو وقفہ پیدا ہوا اگر جلدی استغفار کر لیا تو سالک ہوا اگر عیاذ باللہ اوس پر توقّف رہا تو راجع ہوا بعد فصل کے درجہ سات قسم پر شرح فرمایا اَعراض، حِجَاب، تفَاصِل، سَلب مَزید، سَلب قَدِیم، تَسَلّی، عَداوَت مثلاً دو دوست ہوں یا عاشق معشوق مُتغَرِق محبت ایک دوسرے کی جب درمیان میں اگر عاشق سے حرکت یا فعل یا خطا ظاہر ہوئی جو ناپسند خاطر معشوق کے ہو تو وہ معشوق عاشق سے اعراض کرتا ہے یعنی منہ پھیر لیتا ہے پس عاشق کو واجب ہے جو اوسی وقت استغفار میں مشغول ہو کر خطا اپنی معاف کرالے وہ دوست راضی ہو جاوے گا اگر اوس محبّ نے اوس خطا پر اصرار کیا اور عُذر نہ کیا درجہ اَعراض سے حجاب یعنی پردہ کر لیتا ہے اگر مُحِبّ نے پھر بھی توبہ کی اور معاف کرا لیا تو خیریت اگر اس پر بھی اوس نے توبہ نہ کی تو حِجَاب سے تفَاصِل پیدا ہو جاوے گا یعنی وہ دوست جدائی اختیار کرتا ہے اگر اب بھی مُستَغفِر نہ ہوا تو سَلب مَزید کا ظہور ہوگا جو ترقی اَوراد و طاعت میں رکھتا تھا بند ہو جاوے گی اگر عُذر اس پر بھی اوس نے نہ کیا اور اوسی پر بَطَالَت کی تو سلب قدیم پیدا ہو جاوے گا طاعت اور راحت جو باطن میں بسبب شغل ذکر کے رکھتا تھا وہ تمام حبط و بند ہو جاوے گی پس اس جاء بھی اگر توبہ استغفار سے تقصیر معاف کرالی تو فِبِہَا ورنہ تسلی پیدا ہو گی یعنی دوست نے اوس کی جدائی پر دل کو تسلی و آرام دیا اور اپنی طرف سے نامنظور کیا اگر اوس پر بھی نہ سمجھا اور خطا ہائے معاف نہ کرائی تو عداوت ظاہر ہوئی اور انابت نامنظور ہو کر صراط مستقیم سے علیحدہ کیا گیا نَعُوذُ بِاللہ مِنہُا اور مقابلہ کرنا اور جھگڑا کرنا ساتھ انبیاء اولیاء پیغام رسانان شریعت طریقت کے شروع کیا اور پیروی نفس و شیطان کی اوس کے نصیب ہوئی دوسری جگہ سورت ابراہیم میں فرمایا وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ

وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ○

معنے :۔ اور قیامت کو کہے گا شیطان جب فیصل کیا گیا کام تحقیق اللہ پاک نے وعدہ دیا تھا تم کو وعدہ سچا اور وعدہ دیا تھا میں نے تم کو وعدہ خلاف کا پس خلاف کیا میں نے تم سے اور نہیں تھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھ غلبہ یعنی زور مگر یہ کہ پکارا اور کہا تھا میں نے تم کو پس قبول کر لیا تم نے واسطے میرے پس نہ ملامت کرو مجھ کو اور ملامت کرو جان اور نفس اپنی کو نہیں میں فریاد کو پہنچنے والا تمہارا اور نہ تم فریاد کو پہنچنے والے ہو میرے۔ اے عزیز مثل روز جنگ بدر کے جو وعدہ قریش کے ساتھ شیطان نے کیا کہ میں تمہارے ساتھ مدد کروں گا جس وقت نمودار لشکر فرشتیوں کا ہوا تو فوراً شیطان نے جواب دیا اور تمام کفار قتل کرائے روم صاحبؒ فرماتے ہیں دفتر دوم میں ۔

## بیت

مفلسے دیور ریزدان ما  ہم منادی کرد در قرآن ما
کو دغاؤ مفلس است و بد سخن  ہیچ با او شرکت و سودا مکن

اسی طرح سے ہر وقت اپنی قلب میں حال دریافت کرنا لازم جب خیال بدی پر وسوسہ شیطان سے وارد ہوتا ہے اور فرشتہ اوس کو روکتا ہے اگر فرشتہ مقرب نیک خواہ کی اَلقا اَلہام پر عمل کیا اور روک لیا تو خیر ہوئی اگر وسوسہ شیطان پر عمل کیا تو ذلت دین دنیا کی اٹھائی جیسا مولانا روم صاحبؒ اسی آئیت شریفہ کی شرح فرمائی ہے ۔

## ابیات

طفل جاں از شیر و شیطان باز کن  بعد از انش با ملک انباز کن
تا تو تاریک ملول و تیرهٔ  واں کہ بادیو لعین ہمشیرهٔ
جاں بابا گوئدت ابلیس ہین  تا بدم بفریبدت دیوی لعین
اینچنین تلبیس بابا بات کرد  آدمی را ایں سیہ رخ مات کرد

پس فرشتہ دار گشتہ عرضہ دار　　بہر تحریک عروق اختیار
واں فرشتۂ خیر ہا بر غم دیو　　عرضہ دار میکند در دل غریو
میشود ز الہام ہاؤ وسوسہ　　اختیار خیر و شرت دہ کسہ غالب
وقت تہلیل و نماز ای بانمک　　زاں سلام آوردہ باید بر ملک
کہ الہام و دعائے خوبتان　　اختیار ایں نمازم شد رواں
بعد از بعد گنہ لعنت کینی　　بر بلیس آنرا کزدنی جنابت مجتنی
ابن دو صد عرضہ کنندہ در شرار　　در حجاب غیب آمد عرضہ دار
چونکہ پردہ غیب بر خیزد ز پیش　　تو بہ بینی روئے دلالاں خویش
در سخن شان و اشناسی بے گزند　　کاں سخن گویاں نہاں اینہا بدند
دیو گوید اے اسیر طبع و تن　　عرضہ میکردم نکردم زور من
واں فرشتہ گویدت من گفتمت　　کہ ازین شادی فزوں گردد غمت
آن فلاں روزت نگفتم من چناں　　کہ ازاں سوئے ہست رہ سوئے خیاں
ما محب جاں روح افزائ تو　　ساجداں مخلص بابائ تو
این زماں ہم خدمت تو میکنم　　بوئ مخدومیت صلائ میزنم
چوں کرہ بابات را بودہ عدا　　در خطاب اسجدو کردہ ابا
آن گرفتی و آں ماندختی　　حق خدمت ہائے ما نشناختی
ایں زماں مارا و ایشاں را عیاں　　در نگر بشناس از مخزونیاں
ہر کہ در دنیا خورد تلبیس دیو　　و ز عدوئے دوست او تعظیم دریو
چونکہ دیراں کرد جملہ عالم او　　پس بگفت انی بری میکنم
ہر کہ جست از دام شیطان در نماز　　رست از قید و عالم وقت راز
زانکہ دیں شیطان عدو جان تست　　دائما در برون ایمان تست

بانگ شیطاں گلہ باں اشقیا ہست　　　بانگ سلطاں پاسبانِ اولیاست

اور جنگ بدر کا قصہ سورت انفال زیر آئیت واذ زین کے موجود ہے پس اے طالب خدا کے لازم ہے ہر متنفس انسان کو جو تابعداری نفس وشیطان کی چھوڑ دے اور تابعداری اولی الامر کے حکم کی دل وجان سے منظور کرے تب تابعداری اللہ پاک ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوگی اور مخلصی کا ذریعہ اور درجات وبرکات ملے گا اور حکم آئیت سورت نحل سے زندگی ابد اور بے زوال کی حاصل ہوگی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ معنے:۔ جس نے عمل کیا اچھا مردوں سے ہو یا عورتوں سے پس البتہ حیاتی اور زندگی عطا کرتے ہیں ہم اوس کو پاکیزہ اور البتہ بدلا دیں گے ہم اون کو ثواب اون کا بہتر اس چیز کے کہ تھے کرتے۔ اس جگہ خدا پاک نے مرد وعورت دونوں کو وعدہ فرمایا ہے جیسا مرد کو عرفان کا حصہ حاصل ہوتا ہے ایسا ہی عورت کو بھی عرفان کا حصہ اور بیعت طریقت کی حاصل کرنی شیخ کامل سے جو عورات کی بیعت کے قاعدہ کا واقف ہونا لازم ہے قرآن شریف میں بھی سورت ممتحنہ کے بیچ ذکر موجود ہے بلکہ عورت کو وصول عرفان ذات باری تعالیٰ کا مرد سے جلدی ہوتا ہے کیونکہ عوارضات نفسانیت کی عورت کو بہ نسبت مرد کے بہت ہوتے ہیں جب عورت تمام خیالات نفسانی سے دل بردار ہو کر رجوع طرف ذات کے کرتی ہے تو فوراً منظور ہوتا ہے کسی عارف نے سچ کہا ہے مصرع (یک قدم بر نفس خود نہ دیگرے در کوئے دوست) اے عزیز یہ وعدہ عالم دنیا میں جو اس آئیت میں زندگی پاک کا خدا پاک فرمایا ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے بعد جو زندگی حاصل ہوتی ہے وہ وعدہ ہے ورنہ زندہ تو عالم دنیا میں ہے زندہ کو زندگی پاک کا جو حکم ہو رہا ہے وہ زندگی روح کی ہے جو عارفان کو حاصل ہوئی ہے اور ہوتی ہے اس آئیت کی تعلیم بھی سوائے عارف کامل کے نہیں ہو سکتی سورت انعام میں خدا پاک فرماتے ہیں لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ○ معنے:۔ نہیں پاتی اوس کو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہ باریک دیکھنے والا خبردار ہے اَللّٰهُ سَمِيْعٌ

بَصِیۡرٌ وَعَلِیۡمٌ کے شغل وان آیات کے نکات سے ہادی رہبراس کو واقف کرا دے گا تو کوئی فعل نافرمانی کا ظاہر و باطن سالک سے نہ ظہور پکڑے گا اوس وقت نفس شیطان کے پھندے سے خلاص ہوگا اور راستہ ذات کے طے کرنے کی امید ہوگی بعد اوس کے وہ ہادی راہ خدا کا طالب مولاء کو ہر ہر مرتبہ اور ہر ہر منزل کی تعلیم سینہ والے سے مستفیض کرے گا تب بے زوال انتہا کو پہنچ جاوے گا اے عزیز کتابوں میں بھی نکات تعلیم کے ہیں لیکن جب تک اوّل صاحب سینہ کے سینہ سے تعلیم حاصل نہ ہوگی طالب کی سمجھ میں نہ آوے گا جیسا ہادیٔ برحق ہمارے رسالہ برزخیہ میں فرماتے ہیں۔

## بیت

بوجھ اس کی ہے کتابوں میں مگر  چاہئے اس بوجھ کو کامل بشر

اے عزیز عارفان ذات مولاء کی جو صاحب خلافت مکمل کے ہیں داخل طریق تو ہر متنفس کو کر دیتی ہے تاکہ بطفیل پیران عظام کے مخلصی حاصل ہو جاتی ہے اور سینہ والی تعلیم سے حسب خواہش طالب کی عنائیت کیا جاتا ہے جب تک پیوند نسبت مکمل نہ کرے اے عزیز اگر بغیر وسیلہ برزخ نبی ولی کے راستہ ذات کا حاصل ہوتا تو اتنے نبی کیوں بھیجے جاتے سوائے برزخ نبی ولی کے کسی زمانہ میں راستہ ذات کا نہیں ملا کسی کو بلکہ عبادت کرنے کا بھی راستہ حاصل نہیں ہوتا عرفان تو دگر چیز ہے معرفت بشتہ انسان اور ذات باری تعالیٰ کی درمیان میں چھ درجہ پر ہے اوّل۔ خَالق مَخلُوقِیّت دوم۔ عَابد مَعبُودِیّت سوم۔ حد مَحدُودِیّت چہارم۔ عارف مَعرُوفِیّت پنجم۔ عاشق مَعشُوقِیّت ششم۔ معاشقہ۔ اوّل درجہ خالق مخلوقیت میں تو سالک کو تصور ذات کا قائم کرنے کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ ہر ادنیٰ اعلیٰ بیان کر رہے ہیں اور اس بات پر مقر ہیں جو ذات وحدہ لاشریک ہمارا خالق ہے اور ہم اوس کی مخلوق ہیں گو کوئی زبان سے کہتا ہے کوئی دل سے دوم درجہ عابد معبودیت کے درجہ میں عابد کو معبود کا سامنے ہونا لازم ہوا چرا کہ اگر معبود اس کا سامنے اس کے تصور میں نہیں تو کس کی عبادت کرتا ہے پھر تو اپنے خیالات وہمی کی عبادت کر رہا ہے جیسا ذات پاک سورت فرقان میں فرماتے ہیں مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ۔ معنے:۔ پکڑا ہے خواہش ہائے اپنی کو معبود۔ روم صاحب فرماتے ہیں۔

## ابیات

در زباں تسبیح در دل گاؤخر    ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اورخیالات وہمیہ کے واسطے روم صاحب ؒ دفتر اوّل میں فرماتے ہیں

## ابیات

چون تجی بیدار نبود جان ما    ہست بیداریش در بندان ما
جاں ہمہ روز از لکد کوب خیال    دار امید و کند با او مقال
نے چنانکہ از خیال اید بحال    آن خیالش گردد او را صد وبال
دیوار چوں حور بیند او بخواب    پس ز شہوت ریزد او بادیو آب
چونکہ تخم نسل در شورہ بریخت    او بخویش آمد خیال آرزوئے گریخت
ضعف سر بیند آزان و تن پلید    آہ آزاں نقش پدید نا پدید
مرغ بر بالاء پراں و سائیہ اش    می دؤد بر خاک پرآں مرغ وش
ابلہی صیاد آں سائیہ شود    می دو چنداں کہ می مائیہ بود
بےخبر کان عکس آں مرغ ہوا ہست    بے خبر کہ اصل آں سائیہ کجاہست
تیر انداز دلبوئے سائیہ او    ترکشش خالی شود در جستجو
ترکشش عمرش تہی شد عمر رفت    از دویدن در شکار سائیہ تفت
سائیہ یزداں چہ باشد دائیہ اش    دار ہاند از خیال و سائیہ اش
سائیہ یزداں بود بندہ خدا    مردہ ایں عالم و زندہ خدا
دامن او گیرزد تر بگمان    تا رہے از آفت آخر زماں
کیف مدالظل نقس اولیاست    کو دلیل نور خورشید خداست
اندریں وادی مرد بے ایں دلیل    لا احب الافلین گوچوں خلیل
روز سائیہ آفتابے را بیاب    دامن شہ شمش تبریزیؒ تتاب

حضورانور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ اور حضوری والی نماز اور عبادت کے واسطے فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی جیسا مجھ کو معراج ہوا ایسا امت میری کے مومنوں کو پنج وقت ہوگا معنی معراج کا ملناذات کا ہے اس واسطہ نماز ظاہر و باطن کی بہت تاکید فرمائی ہے کلام اللہ شریف میں جو افضل عبادت و ذکر نماز ہے اگر انسان اللہ پھر غفلت دنیاوی میں مستغرق رہے گا تو پانچ وقت تو حضوری دربار میں حاصل ہوگی لیکن جو یہ نماز معراج والی ہے سینہ عارف کے سوائے نہ حاصل ہوگی کتاب ہائے وعلماء ظاہر سے نیک عادت حاصل ہوجاوے گی بعد اوس کے تلاش کرے وہ بھی خدا پاک عطا کردے گا پہلی عادت نیک شروع کرے ہر زمانہ میں جوئندہ یابندہ ہوتا رہا ہے ناامید نہ ہونا لازم ہے ۔ روم صاحب "فرماتے ہیں ۔

## ابیات

اذکراللہ کار ہر اوباش نیست ارجعی بر پائے ہر قلاش نیست
لیک تو ایس مشوہم پیل باش در بہ پیلی درپے تبدیل باش
سالہا این دوغ تن پیدا وفاش روغن جان اندر و فانی ولاش
تافرستد حق رسول و بندہؑ دوغ را درحم حمزہ جینا تندہؑ
تا بجنباند بہنجاروبغن تابدانم من کہ پنہان بود روغن
یا کلام بندہؑ کاں خبر داد ہست درد دور گوش آنکو وحی جوست
اذن مومن وحی مارا دعی ہست آنچناں گوشے قریں داعی ہست

اور نماز وقت مقرر کا حکم تمام قرآن شریف میں ظاہر ہے اور نماز باطن ہر وقت کے واسطے اور ہر دم و ہر آں کا سورت نساء میں فرمایا فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ معنے :۔ جب تمام کر چکو نماز کو پس یاد کرو اللہ پاک کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے پس جب آرام پاؤ تم پس سیدھا کرو نماز کو تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانوں کے لکھی ہوئی

اور مقرر کی ہوئی۔ اے عزیز یہ نماز۔کے واسطے جو اتنی تقریر فقیر نے کی ہے یہ سینہ عارف سے حاصل ہوگی اس نماز کو حاصل کرے تب مؤمن کامل ہوگا اور عبادت کا راستہ مکمل حاصل ہوگا یہ نماز باطن کی تعلیم کے واسطے صاحب خلافت وارشاد وکامل بشر کی طلب ضرور ہے ورنہ عوام کو تو نیت باندھنے کا بھی وقوف نہیں ہوتا نماز تو اگر چیز ہے آیات اور حدیث سے ثابت ہے جو خدا پاک فرماتے ہیں نہ ہم تمہارا منہ دیکھتا ہوں نہ ذات نہ صفات نہ افعال دیکھنا میرا انسان کے قلب میں دل اور نیت ہے جب دل کے پہلے نیت ہی نہ ہوئی، اور منہ کی نیت باندھی جس کو ذات باری تعالیٰ نہیں دیکھتے اور دیکھنے والی جگہ کی کوئی نیت نہ ہوئی تو بسم اللہ ہی غلط ہوئی آگے کیا درست ہوگا خدا پاک جمیع مؤمناں ومؤمنین کو اپنے عرفان کا حصہ نصیب کرے۔ تیسرا درجہ۔ ساجد مسجودیت کا تو ساجد کے واسطے بھی مسجود کا سامنے ہونا لازم ہوا جب مسجود سامنے خیال کے نہیں تو کس کو سجدہ کرتا ہے مسجود ملائکہ وجود آدم کا مقرر ہوا تو سجدہ تعظیمی کے واسطے اون کو حکم۔ واجب تک مسجود نہ تیار ہوا تھا تو سجدہ کا حکم بھی نہ ہوا تھا چہارم درجہ۔ عارف معروفیت اسی طرح عارف کے واسطے بھی معروف کا ہونا لازم ہے جب تک اس نے معروف کو جانا پہچانا نہیں تو عارف کیا نام رکھا جاوے گا چندین نبی ولی جو ہوئے ہیں اگر اون کو عرفان ذات کا پورا نہ ہوتا تو عارف کیسے نامزد ہوتے پنجم درجہ۔ عاشق معشوقیت عاشق کے واسطے بھی برزخ معشوق کا لازم ہوا تب شرک دوئی سے پاک ہوکر عاشق کہلاوے گا جب تک معشوق کا آئینہ اوس کے سامنے نہیں تو عاشق کیسا کیا جاوے گا ششم درجہ۔ معاشقہ وہ برتر مقام ہے وہ حال کے وارد ہونے سے معلوم ہوتا ہے بعد فناء ثلاثہ کی تحریر کرنا نہ مناسب ہے گا ہے وہی وجود لیلیٰ وگا ہے مجنوں کا حال اوس وقت وارد ہوتا ہے اے عزیز ذات باری تعالیٰ نے کیا کیا شرف اور رتبہ انسان کو کلام پاک اپنی میں بیان فرمایا اور عطا کیا پہلے خلافت اور نیابت یعنی قائم مقام اپنے کا درجہ عطا کیا پھر **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا** کا درجہ عطا کیا پھر امانت عرفان کا درجہ تمام مخلوق سے اقرار خوف سے انکار کرا کر سورت احزاب میں حکم ہے فرمایا پھر **اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ** سورت والتین میں فرمایا اور **اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰةُ الرَّحْمٰنِ وَالْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ** کا درجہ عطا فرمایا اور بعد اوس کے تمام قرآن شریف میں کیا کیا تہدید ونصیحت فرمائی لطف وکرم اپنے سے دشمنوں کے پرہیز سے جن کا ذکر ہو چکا ہے اور

مغفرت کے وعدہ سے خبردار کیا سورت نساء میں جہاد کرنے والیوں اکبرو اصغر کو درجہ اور مغفرت اور رحمت زیر آئیت وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ کے اور ہر قسم کے انسان کو کیا رتبہ دوستی کا سورت نساء میں عطا فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا معنے :۔ جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پس وہ لوگ ساتھ اون لوگوں کے ہوں گے کہ نعمت کی اللہ پاک نے اوپر ان کے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق اللہ پاک کے دوست سورت زمر میں فرمایا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ معنے :۔ جن لوگوں نے ساتھ سچ کے مان لیا اُن کو وہ ہیں پرہیزگار پھر سورت زمر فرمایا لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ○ معنے ۔ پس واسطے اون کے جو چاہیں نزدیک پروردگار اپنے کے یہ ہے بدلہ احسان کرنے والیوں نفس اپنے پر سورت نساء فرمایا مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ معنے :۔ جو نیکی پہنچتی ہے اللہ پاک کی طرف سے اور جو برائی پہنچی شامت بدی نفس کی ہے اور سورت انعام میں فرمایا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ معنے :۔ اور نہیں بھیجتے ہم پیغمبروں کو مگر بشارت دینے والے پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے پس نہیں ڈر اوپر اون کے اور نہ غم کھاویں گے اور سورت نحل میں فرمایا فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً جو ذکر پیشتر کتاب ہذا میں گزر چکا ہے حیاتی پاک اور زندگی ابدی کی جو بعد مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے حاصل ہوتی ہے اے طالب خدا کے صاحب نبوت وولائیت کی صحبت اور تابعداری ایسی ہے جو ہر طرح کے وبال سے بچے گا جیسا ذات باری تعالیٰ سورت انفال میں فرماتے ہیں وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ معنے :۔ نہیں اللہ پاک عذاب کرتا جب تک توں صلی اللہ علیہ وسلم درمیان اُون کے تھا اور نہیں ہے اللہ پاک عذاب کرتا جب تک وہ بخشش مانگنے والے ہوں۔ دو چیز قضا کو بدل کرتے ہیں صحبت نبی ولی کی اور استغفار وتوبہ اور اسی صورت

میں انفال کے فرمایا پکارنے دوستوں اپنے کے واسطے ۔ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ معنے :۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ پاک کے اور واسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جب پکارے تم کو واسطے اس کے کہ زندہ کرے تم کو اور جانو یہ کہ اللہ پاک حائل ہوتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اوس کے کے اور یہ کہ تم طرف اوس کی رکھتے کئے جاؤ گے۔ اے عزیز دیکھو الطاف ذات کا جو ہماری جنس سے پیغام رساں ہماری طرف بھیج کر راہ ہدائیت ہم کو عطا کیا اور سورت توبہ میں فرمایا لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ معنے :۔البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیغام پہنچانے والا آپس تمہارے سے منع کرتا ہے تم کو اوپر اس بات کے کہ تم ایذا میں پڑو تم حرص کرنے والا ہے اوپر بھلائی تمہاری کے ساتھ مسلمانوں کے شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ پس جب ایسے صاحب ارشاد والیوں کی صحبت اور ارشاد سے جس شخص نے نفرت کی اوس کا دین دنیا خراب ہوا اور اوس کو راستہ شیطانی نصیب ہوا اے طالب خدا کے جب پکارنا نبی ولی کا اس نے دل وجان سے قبول کیا تو زندگی ابد کی حاصل ہوئی لیکن ان دونوں آیات کی شرح عارف کامل طالب صادق کو اپنے سینہ کی تعلیم سے اوس حیاتی اَبَدُالاٰبَاد سے واقف کردے گا اور منافقین ومنکرین کے واسطہ جا بجا وعدہ دوزخ اور عذاب کا صادر ہو چکا ہے سورت نساء فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ اگر نماز روزہ ظاہر پر اکتفا ہوتا تو منافقین اتنے جو جناب پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اون کو وعدہ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ کا کیوں ہوتا اے عزیز مدار ایمان وایقان کی نیت اور دل پر مقرر ہوئی ہے جب یہ فعل دل سے کرے گا تو مومن کہلاوے گا ورنہ نام کا مسلمان ہے پس منکرین ومنافقین کو سورت توبہ میں فرمایا نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِیَهُمْ معنے :۔یعنی بھلا دیا اون کو اللہ پاک نے اور بھلا دیا انہوں نے اللہ پاک کو سورت یونس میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ معنے ۔تحقیق اللہ پاک نہیں ظلم کرتا اوپر آدمیوں کے لیکن آدمی ظلم کرتے ہیں نفس

اپنے پر خود سورت ہود میں فرمایا مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ معنے :۔نہیں برابر مثال دونوں فرقہ کی جیسے اندھا ایک اور بہرا ہوا اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا کیا برابر ہوتے ہیں۔ مثال میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم سورت اعراف میں فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ○ معنے :۔ اور جن لوگوں کو کہ پیدا کیا ہم نے ایک جماعت ہے کہ راہ دکھایا ہے ساتھ حق کے اور ساتھ اوس کے وہ عدل کرتے ہیں۔ اے عزیز یہ چار دن کی زندگی کے واسطے جب ذات باری تعالیٰ نے یہ شرف اور بزرگی عطا کی ہے اور پیدا کیا ہے تو انسان کو بھی لازم ہے جو اپنا وقت ضائع نہ کرے ایسا بے بہا نقد عمر کا ضائع نہ دے اور سوائے صوفیا عظام کے اور کوئی راستہ مخلصی کا نہیں غور کر کے دیکھنا چاہئے جو صاحب نبوت وولائیت وخلافت کے ہوئے ہیں اِسی فرقہ میں ہوئے ہیں اور تمام اِسْتَدلَالِی اور فَلْسَفِی فرقہ میں بہتر (۷۲) فرقہ سے کوئی وصول اِلیٰ اللہ کو نہیں پہنچے پس لازم ہے جو اون لوگوں کی تابعداری حاصل کر کے راستہ پورا اور فہم پوری کر لے پس جب راہبر تعلیم ذکر شغل کے کر کے واسطے جلا کرنے گوہر ہائے کے امر فرماوے تو ہر حال طالب صادق ذکر فکر میں شاغل ہو جاوے بحکم باری تعالیٰ سورت احزاب يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا حدیث شریف اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ حدیث شریف مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ ذات باری تعالیٰ فرماتے ہیں سورت فجر میں يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

## بیت

اذکر اللہ شاہ ما دستور داد آندر آتش دید مارا نور داد

جس وقت ظاہر باطن طالب صادق میں ذکر فکر وشغل ذات کا جاری ہوا تو ہر حال سوائے یاد دوست کے خالی نہ گزرنے دے گا بعد اوس کے گوہر محبت کا روشن ہوگا گوہر محبت کا یہ خواص ہے جو ہر حال اپنا اختیارات کو ترک کر کے رضا وتسلیم دوست پر راضی ہو جاوے گا جیسا ذات پاک فرماتے ہیں سورت تکویر میں وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ معنے :۔نہیں

چاہتے تم مگر یہ جو چاہے اللہ پاک پروردگار عالموں کا جب خواہش الٰہی کے سوائے کچھ نہیں ہوسکتا تو اپنی خواہش ہائے کو ترک کر کے خواہش ہائے ذات پر چھوڑ دے اوس وقت دوست بھی رضاء جوئی اوس محب اپنی کا ہو جاتا ہے جیسا قرآن شریف سورت مائدہ میں فرمایا يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ کا رتبہ ظاہر ہوگا بعد اوس کے گوہر عشق کا ظاہر ہوگا تو عشق کے گوہر کا یہ خواص ہے جو اس کو انانیت نفسی سے خالی کر کے دوست سے پُر کر دے گا اس کا ہونا نفی ہو کر ذات کا ہونا ثابت ہوا روم صاحب دفتر پنجم میں فرماتے ہیں ۔

تو انا رب ہمی گویم مدام ۔۔۔ غافل از ماہیت ایں ہر دو نام
رب بر مربوب کے مرزاں بود ۔۔۔ کے انا داں بند جسم و جاں بود
دار قتل ما براق رحلت ہست ۔۔۔ دار ملک تو غرور و غفلت ہست
ایں حیاتی خفیہ در نقش ممات ۔۔۔ واں مماتے خفیہ در قشر حیات
می نمائد نور و نار نور ۔۔۔ ورنہ دنیا کے بُدی دار غرور
ہیں مکن تعجیل اوّل نیست شو ۔۔۔ چوں غروب آری برآراز شرق ضو
زاں انائی در ازل دل تنگ شد ۔۔۔ زیں انا دل بیخود و جاں دنگ بُد
از انا چوں رست شد اکنوں انا ۔۔۔ آفریں بر آں انائی بے عنا
او گریزاں آنا اندر پیش ۔۔۔ میدد و چوں دید ویرانی ویش
طالب اوئی نگردد طالبت ۔۔۔ چوں بمردی طالبت شد مطلبت
اندریں بحث آرخر درہ بیں بُدی ۔۔۔ فخر رازی راز دار دین بُدی
لیک چوں من لم یذق لم یدر بود ۔۔۔ عقل و تخیلات او حیرت فزود
کے شود کشف از تفکر ایں انا ۔۔۔ ایں انا مکشوف شد بعد از فنا
ان انا بے وقت گفتن لعنت ہست ۔۔۔ واں انا در وقت گفتن رحمت ہست
آں انا منصور رحمت شد یقیں ۔۔۔ واں انا فرعون لعنت شد ببیں

بعد اوس کے گوہر سِرّ کا ظہور پاوے گا گوہر سِرّ کا یہ خواص ہے جو ارادت الٰہی و اسرار دوست سے بندہ کو

بذریعہ وحی والہام والقا کے اسرار غیب سے خبردار کیا جاتا ہے جیسا قرآن شریف میں ثابت ہے سورت آل عمران میں فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ معنے :۔ اللہ پاک نہیں خبردار کرتا تم کو اوپر غیب کے ولیکن اللہ پاک پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے دوسری جگہ فرمایا سورت جن میں عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ معنے :۔ وہ ہے جاننے والا غیب کا ہے پس نہیں خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کسی کو مگر جس کو کہ پسند کرتا ہے پیغام رساں سے۔ بعد اوس کے روح کے جلا پکڑے گی گوہر روح کا یہ خواص ہے جو ہر وقت توحید ذات کے سوائے کچھ نہ اچھا معلوم ہوگا اوس وقت شرک اور دُوئی سے بچے گا اور پرستش ذات حاصل ہوگی بعد اوس کے گوہر معرفت کا جلا پکڑے گا تو گوہر معرفت کا یہ خواص ہے جو کچھ سنتا اور بولتا ہے تمام حق سے سنے گا اوس وقت فاعل ومفعول درمیان نہ رہا بعد اوس کے گوہر فقر کا ظاہر ہوگا گوہر فقر کا یہ خواص ہے جو تمام اشیاء سے مُستغنی ہو جاوے گا اَلْفَقْرُ لَا يَحْتَاجُ اِلَى اللّٰهِ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ۔ کا درجہ ظہور پکڑے گا اے عزیز سمجھنا لازم ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ ہو جانا اور شہنشاہ کونین کا بنجانا ہے اگر خدا پاک ہمت دے تو فرشتوں سے بھی درجہ بلند ہوتا ہے جیسا حدیث شریف اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ وَرَكَّبَ فِيْهِمُ الْعَقْلَ وَخَلَقَ الْبَهَائِمَ وَرَكَّبَ فِيْهِمُ الشَّهْوَةَ وَ خَلَقَ بَنِيْ اٰدَمَ وَرَكَّبَ فِيْهِمُ الْعَقْلَ وَالشَّهْوَةَ فَمَنْ غَلَبَ عَقْلُهٗ عَلٰى شَهْوَتِهٖ فَهُوَ اَعْلٰى مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ غَلَبَ شَهْوَتُهٗ عَلٰى عَقْلِهٖ فَهُوَ اَدْنٰى مِنَ الْبَهَائِمِ ۔ معنے :۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا فرشتوں کو داخل کیا اون میں عقل اور پیدا کیا چارپایوں کو داخل کیا اس میں شہوت وخواہش نفسانی اور پیدا کیا انسان کو پس مرکب کیا اوس کو ساتھ عقل اور شہوۃ کے اگر عقل شہوت پر غالب ہو تو فرشتوں سے بھی زیادہ رتبہ ہوا اگر شہوت غالب ہوئی عقل پر تو چارپایوں سے بھی کمتر ہوا اور تا بعداران دو گروہ دونوں کے واسطے فرمایا سورت مجادلہ میں اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ معنے :۔ پناہ پکڑو تابع شیطان سے جو وہ بہلا دے گا ذکر اللہ پاک سے وہ لوگ

جوگروہ شیطان سے تحقیق گروہ شیطان کے خسارا پانے والے سے ہیں اورتابعداران مولاء کے واسطے فرمایا سورت مجادلہ میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ معنے :۔ راضی ہوا اللہ پاک اون سے اور راضی ہوئے وہ اون سے وہ لوگ جوگروہ اللہ پاک سے ہیں تحقیق گروہ اللہ پاک کے والے فلاحیت پانے والے ہیں سورت بقرہ میں فرمایا اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ○ معنے :۔شیطان ڈراتا ہے تم کو فقر سے اور امر کرتا طرف بُرائی کے۔اے عزیز روم صاحب" دفتر ششم میں فرماتے ہیں۔

## ابیات

فقر آں محمود تست اے بے سعت ۔ طبع از و دایم ہمی ترساندت

فقر آں محمود تست اے نیم دل ۔ کم شنوزیں مادر طبع مضل

حکایت سلطان محمود" میں تمثیل ہے اے عزیز اللہ پاک فرماتے ہیں سورت رعد میں یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ○ معنے :۔ مٹادیتا ہے اللہ پاک جس کو جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کر دیتا اور پاس اس کے ہے ام الکتاب اور دوسری جگہ سورت نحل میں فرمایا اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰہُ اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ معنے تحقیق اللہ پاک فرماتے ہیں جب ارادہ کیا جاتا ہے کسی کام کا اور کہا جاتا ہے ہو پس ہو جاتا۔پس اے عزیز ہر وقت طلب ذات کی لازم ہے اور یہ نہ کہنا چاہئے اگر ہمارے معصوم پر ہوتا ملتا جس وقت طلب جو اختیار تمہارا ہے شروع ہوگی تو وصول راستہ اللہ پاک کا حاصل ہو جاوے گا ذات باری تعالیٰ کا اختیار ہے بے قسمت کو صاحبِ قسمت کر دینا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا اب اختیار نہیں ذات کو جو تمہاری قسمت باری کر دے یہ خیال کا متمکن ہونا وسوسہ شیطان کا ہے فاعل مختار ذات ہے جس وقت جو کچھ چاہے کر سکتی ہے اللہ پاک اپنی رحمت سے کیا وعدہ تمام اہل عیال مؤمنین کے واسطے سورت رعد میں فرمایا ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ○

معنے :۔ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے جو لائق ہیں باپوں اون کے سے اور عورتوں اون کی سے اور اولاد

اون کی سے اور فرشتے داخل ہوں گے اوپر اون کے ہر دروازے سے خوشخبری دیتے تو تابعداری اللہ پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہے جو تمام کنبہ کو متفق رہنا آرام سے بہشت میں وعدہ فرمایا اگر تمام عمر غفلت اور عصیاں میں پھنسا رہے جس وقت خالص اعتقاد سے تائب ہوکر رجوع ذات کی طرف کرے بخشا جاتا ہے خدا پاک فرماتے ہیں اپنی غفاری کا وعدہ سورت حجر میں نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○
معنے:۔ اے بندے میرے تحقیق میں غفور الرحیم ہوں۔ پس ایسے غفور الرحیم کے وعدہ پر اعتقاد نہ کرنا اور اپنی غفلت اور نفسانیت کے نشان میں مثل کفار کی مستغرق ہونا لازم نہیں جن کے واسطے ذات باری تعالیٰ قسم ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرما کر بیان فرماتے ہیں سورت حجر میں لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ
معنے:۔ قسم ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری یہ لوگ بیچ نشاء اور خُما کے پھنسے ہوئے ہیں۔ اے عزیز تمام نشاء سے نشاء ہستی موہومہ کا بدتر ہے اس نشاء کو دور کرنا اور رجوع کرنا طرف ذات کی واجب ہے ورنہ ذلت دین و دنیا کے سوائے کچھ نہ حاصل ہوگا اور بے وقت رونا بھی کارگر نہ ہوگا جو کچھ کرنا لازم ہے آج کرلے اور سوائے وسیلہ کے راستہ حاصل نہ ہوگا اور سوائے مربے کے مربیٰ نہ تیار ہوگا وسیلہ کیواسطے خدا پاک بھی سخت تاکید فرمائی سورت مائدہ میں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ط
معنے:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ پاک سے پاؤ ہاتھ وسیلہ کو مثنوی شریف کی ختم میں تحریر ہے۔

## ابیات

جہد کن تا خود ز مقبولاں شوی    یا بمقبولاں حق شو منطوی
مرد باش یا کہ خود بمیرد گرد    لومک و بوتہ رسد زان مرد فرد
زین دو یک کس ہم گرای جاں نیستی    روز محشر سخت رسوا ایستی
زین سبب فرمود در قرآں خدا    خود طلب می کن وسیلہ و ہدیٰ
بے مربیٔ کس مربا چوں خورد    مرغ بے پر درہوا گو چوں پرد
دشت پر مارو بہر سو سبزہ زار    دشت پر خون راہ دیں را ے شمار
گر گزد ماری شوی۔ خستہ ملول    بے فسوں گر ایمنی ہستی تو گول

من احب القوم منہم آمدہ حب اہل اللہ نور جان شدہ

پس اے عزیز کیا کیا شان اور کیا کیا عنایات ذات پاک نے انسان کو عطا کی ہے جو کسی مخلوق کو نہیں رتبہ دیا پھر انسان کو بھی تو لازم جو بندہ نفس وشیطان کا نہ بنے بندہ رحمان ہووے تب وارث رتبہ خلافت وامانت کا ہووے گا جو برتر تمام مخلوق سے ہے روم صاحبؒ فرماتے ہیں۔

## ابیات

پس بصورت عالم اصغر توئی پس بمعنی عالم اکبر توئی
بہر ایں فرمود پیغمبر کہ من ہمچو کشتی ام بطوفان زمن
ما و اصحابیم چوں کشتی نوح ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح
چونکہ با شیخی تو دو راز زشتئے روز شب سیاری در کشتئے
در پناہ جان و جاں بخشے قوی کشتئے اندر خفتہ رہ میزنے
مکسل از پیغمبر ایام خویش تکیہ کم کن برفن و برکام خویش
گرچہ شیری چوں روی رہ بے دلیل ہم چو روبہ در ضلالے و ذلیل
ہیں مپر الآ کہ با پر ہائے شیخ تابہ بنی عون لشکر ہائے شیخ
ہیچ نکشد نفس را خبر ظل میر دامن آں نفس کش را سخت گیر
چوں بگیری سخت آن توفیق ہوہست درتو ہرقوت کہ آید جذب او است
نیست غم گرد پر بے او ماندۂ دیر گیرد سخت گیرد خواندۂ
دیر گیرد سخت گیرد رحمت یک دمت غائبت ندارد خضرتش
در تو خواہی شرح ایں وصل و ولا از سر اندیشہ میخواں والضحیٰ

سورت مائدہ مَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلٰغُ سورت رعد فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ پس اے عزیز صاحب خلافت وپیغام رساں پر تو پیغام پہنچادینا فرض ہے آگے جس کی مرضی ہو اور خدا توفیق رفیق کرے قبول کر لے اور جس کی قسمت میں نہیں پیغام رساں کے ذمہ نہیں صاحب ایمان ومقر پر تو

اتنی ہی تحریر فقیر مصنف کتاب کی کافی ہے اور انکاری اور استدلالی و فلسفی پر طول بھی کارگر نہیں مُکرّر نصیحت اور ہدائیت تمام مؤمناں و مؤمنین برادران و طالبان طریقت مولاء کی خدمت میں یہی عرض ہے جو سوائے تعلیم و تابعداری عارف کامل کے راستہ تکمل ذات کا حاصل نہ ہو سکے گا اور جب صحبت عارف کامل کی اے عزیز تیرے نصیب ہووے تو خیالات اور ظن وہمی کو بالکل اپنے قلب سے دھوڈال کیونکہ جب شیشہ دل تیرے کا خیالات نفسانی سے صاف ہوا تو اوس وقت تجلی ذات کا نمودار ہوگا اور جو کچھ عکس شیشہ دل تیرے کا ہے وہ عارف کے شیشہ دل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے پس عارف کے سامنے آداب باطن کا ہے نہ ظاہر کا جیسا روم صاحبؒ دفتر چہارم میں شرح فرماتے ہیں۔

## ابیات

خانہ دل را نہاں ہمسائگاں ہست دل ماندہ خانہ کلاں
مطلع گردند بر اسرار ہا از شگاف روزن و دیوار ہا
می بر انداز حال انسان خفیۂ بو از قرآن بنی برخواں کہ دیود قوم او
واقف انداز سر مادر فکر و کیش چوں شیاطین باغلیظ ہائے خویش
مازد ز دیہائے ایشاں سرنگوں مسلکی دارند ز دیدہ دروں
بیخبر باشد از حال نہاں پس چرا جا نہائے روشن در جہاں
روح ہا کہ خیمہ برگر دوں زدند در سرائت کمتر از دیواں شدند
بر سقام نوز تو واقف ترند این طبیباں بدن دانش ورند
بو برند از توبصد گو نہ سقم ہم ز نبض وہم زر نگ وہم زدم
چوں ندانند از تو اسرار نہاں پس طبیباں الٰہی در جہاں
تا بقعر تار بودت دارند کاملاں از دور نامت بشنوند
دیدہ باشندت بچندین حالہا بلکہ پیش از را دن تو سالہا
زانکہ پر ہستند از اسرار ہو حال تو دانند یک یک موبمو

حدیث شریف اِنَّهُمْ جَوَاسِيْسُ الْقُلُوْبِ فَجَالِسُوْهُمْ بِالصِّدْقِ دیگر حدیث اِتَّقُوْمِنْ فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ۔ معنے :۔ پرہیز کرو مومن سے جو وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ پاک کے۔ پس اے طالب خدا کے اتنی نصیحت وارشاد طریقت کا بیان کرنا طالب صادق کے واسطے تو کافی ہے مردود و منافق طریقت کا کوئی علاج نہیں اوس کے واسطے خود ذات باری تعالیٰ سورت سجدہ میں فرماتے ہیں فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ○ معنے :۔ پس منہ پھیر لے اون سے اور منتظر رہ اور وہ بھی منتظر رہیں عذاب خدا پاک کے۔ پس نصیحت نہ ماننے والا کے واسطے پیغام رساں پر کچھ تکلیف نہیں وہ اپنی پیغام رسانی پر چارہ کر رہا ہے اور جس کو خدا پاک اپنی طرف بلانا ہوتا ہے عشق اپنی ذات یا اپنے دوستوں کا عطا کرتا ہے کیا روم صاحبؒ دفتر پنجم میں اچھی بیت فرمائی ہے۔

## ابیات

پوز بند وسوسہ عشق ہست و بس ورنہ کئی وسواس را بستہ ہست کس
غیر این عقل تو حق را عقلہاست کہ بداں تدبیر اسباب شماست
چوں بیازی عقل و در عشق صمد عشر امثالت دہد تا ہفت صد
عشق برد بحث را ای جان و بس کوز گفت و گو شود فریاد رس
حیرت آید ز عشق آں نطق را زہرہ نبود کہ کند او ماجرا
گو بتر صد گر جواب او دہد گوہری از کام او بیروں جہد
لب بہ بندد سخت آواز خیر و شر تا مبادا از دہاں افتد گہر

اور سورت فاطر میں خدا پاک کیا مثال کے ساتھ نصیحت فرمائی ہے وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ○ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ○ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ○ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۚ اِنَّ اللهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ○ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ○ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ○ معنے۔ نہیں برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا

اور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہیں برابر ہوتے زندے اور نہ مردے تحقیق اللہ پاک سنا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہیں تو سنانے والا اوس شخص کو جو بیچ قبروں کے ہیں مگر تو ڈرانے والا ہے تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو ساتھ حق کے خوشخبری دینے والا رضامندی ذات سے اور ڈرانے والا عذاب سے اور نہیں کوئی امت جس میں گزرتے ہیں بیچ اوس کے ڈرانے والا اور اب بھی گزرتے رہیں گے ڈرانے والے تا قیام زمانہ تک۔ پس تابعداری اون کی امر کے کرنے لازم ہے اور دوسری جگہ سورت فاطر میں فرمایا

وَاِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ فَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ۝ ثُمَّ اَخَذۡتُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ۝ معنے:۔ اگر جھٹلاویں تجھ کو یا تیری خلافت والے کو پس تحقیق جھٹلایا ہے اون لوگوں نے جو پہلے اون کے پاس آئے تھے پیغام رساں ساتھ دلیلوں کے اور ساتھ جھوٹی کتابوں کے اور کتاب روشن کی پھر پکڑا میں نے اون لوگوں کو جو کافر ہوئے اور انکار کیا پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور ذلت اٹھائی انہوں نے اے طالب خدا کے غور کر کے دیکھنا چاہئے کہ اتنی قوم ہا جن کا قصہ آئیت حدیث سے ثابت ہے عاد ثمود و فرعون وغیرہ کا آخر کیا ہوا اب بھی منکران کا وہی حال ہوگا لیکن اوس زمانہ میں شکل کا بدلنا ہوتا تھا اب بیماری و قحط و مرگ مفاجات وغیرہ جو وارد ہوتا ہے اپنے اعمال کردار کی شامت سے ہوتا ہے دیکھو اللہ پاک نے تین طرح کے لوگ مقرر کئے ہیں جن کی تعریف خدا پاک اسی سورت فاطر میں فرمائی ہے اور برگزیدہ کر کے وارث کیا ارشاد کا

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ۝ معنے:۔ وارث کیا کتاب کا ہم نے اون لوگوں کو کہ جن کو برگزیدہ کیا ہم نے بندوں اپنے سے بعضے اون میں ظلم کرنے والے ہیں واسطے جان اپنے کے اور بعضے اون میں سے میانہ رو ہیں اور بعضے اون میں سے بڑھ جانے والے ہیں ساتھ بھلائی اور صلاحیت کے ساتھ حکم اللہ پاک کے یہ مرتبہ اور بندگی بڑی ہے جس کو خدا پاک عطا کرے۔ اے عزیز زندگانی دنیا کی دھوکہ اور فریب نفس شیطان میں نہ نقصان کرے جیسا اللہ پاک کمال شفقت سے فرماتے ہیں اسی سورت فاطر میں یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمۡ

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ○

معنے :۔ اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ پاک کا سچ ہے پس نہ فریب دے تم کو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ پاک کے فریب دینے والہ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس تم بھی اوس کو پکڑو دشمن سوائے اس کے نہیں کہ پکارتا ہے وہ گروہ اپنے کو تا کہ ہو جاویں وہ لوگ رہنے والے دوزخ کے۔

بار بار ذات باری تعالیٰ کمال شفقت سے اپنی کلام میں دشمنوں کی دشمنی اور اپنے دوستوں کی دوستی کے واسطے صریح بیان کر چکے کہ نفس شیطان کی پیروی چھوڑ کر اللہ پاک ورسول صلی اللہ علیہ وسلم واولی الامر کے امر کی پیروی کرو تب خلاصی پاؤ گے اے عزیز ہر زمانہ میں نبی اور نائب اون کے کے ذریعہ سے ہر گروہ وامت کو پیغام رسانی ہوتی رہی اور عذاب وثواب کا وعدہ پہنچتا رہا ہے اسی طرح سے ہمارے زمانہ میں بھی جو نائب اور خلیفہ صاحب خلافت مکمل ہوگا اوس کے ذریعہ سے ہم کو بھی وہی وعدہ وعید سنایا جاتا ہے اگر ہم عمل کریں گے تمام درجات دین دنیا میں حاصل ہوگا اگر برخلاف کیا تو سزاوار عقوبت عقبیٰ ووبال دنیا کا ہوگا پس اے عزیز ذات باری تعالیٰ نے کمال شفقت سے دونوں دشمنوں کی دشمنی سے تاکیداً کئی مرتبہ قرآن شریف میں آگاہ کیا اور اپنے حکم کی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور اولی الامر کے حکم کی تابعداری کے واسطے حکم فرمایا جو ہر زمانہ میں وہ اولی الامر طالب صادق کو حاصل ہو سکتا ہے جو شیخ کامل واقف راہ شریعت طریقت کا ہے یہ کمال الطاف ذات باری تعالیٰ کا ہے جو اوس کے وسیلہ سے تمام راستہ وصول اللہ کا پورا پورا حاصل ہو جاتا ہے ورنہ سوائے تابعداری شیخ وقت اولی الامر کی ہرگز ہرگز وصول اللہ کا نہ حاصل ہوگا بلکہ ذات کی پرستش کا وقوف بھی نہ آوے گا جیسا ہمارے پیرومرشد برحق شہنشاہ ولائیت نے کتاب گلزار صابری میں فرمایا ہے۔

## ابیات

مُرشد و مُسترشدی اوس کا ہے کام ۔ پیر و مُرشد ہے اُوسی مُرشد کا نام
شیخ کو جب تک نہ سمجھو گے فنا ۔ اے فنا ہرگز نہ پاؤ گے خُدا
غیب گھر میں ڈھونڈتے پھرتے ہو تم ۔ راہ دانش سے بہت بھکے ہو تم

تم خُدا حاضر کو غائیت مت کرو     یہ حسنؔ کہتا ہے تم رہ پر چلو
شغل برزخ رات دن کرتے رہو     نام مُرشد ہر گھڑی پڑھتے رہو
نام پیر و مُرشد آگاہ کا     اے فقیرو نام ہے اَللہ کا
صورتِ بے مثل پیر باخُدا     معنی حق ہی سمجھ لے اے فنا
بے وسیلہ لفظ کے اے ہوش مند     کوئی معنی سے ہوا ہے بہرہ مند
لفظ کا جب تک نہ آوے گا خیال     کوئی معنی سے نہ ہو گا شاد حال
عرش سے تا فرش اے صاحبِ شعور     جلوہ مُرشد کا ہے سارا ظہور
کیست مُرشد توچہٗ دانی اے فنا     ہست مُرشد نورُ پاکِ مُصطفےٰ
چوں احد در منزل وَحدت رَسید     وَاحدِیّت پردہ از رخ بر کشید
نورؔ وَحدت چوں در آمد در مزید     وَاحدِیّت آمد از وَحدت پدید
ہر یک از بہر دگر آئینہ ایست     نور یک بہر دگر ز زینہ ایست

اے طالب خدا کے یہ رسالہ نکات تعلیمات برزخ فریدیہ کا ابتداء بھی پیرومُرشد برحق کے کلام پر رکھا گیا اور خاتمہ بھی اس کا ہادیؔ برحق کے کلام پر رکھا گیا تا کہ جو کچھ درمیان میں اس نَاقِصُ الوُجُود فقیر مصنف کتاب سے سَہو وخطا ظہور میں سَرزَد ہوا ہو بطفیل حضور انور کے معاف ہو جاوے اور قبول ہو اور مطالعہ کنندگان کتاب ہٰذا طالبان طریقت کو فائدہ حاصل ہو سن اے طالب خدا کے اللہ پاک بیچوں بیچگون کو جب عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا اپنے نورُ سے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کو ظہور میں لایا نام اس ظہور کا حضرت وَحدت رکھا اور حضرت وحَدت کے نورُ سے حضرت وَاحدِیّت کو نُور بخشا اور نام حضرت وَاحدِیّت کا حضرت مُرشد قرار دیا اور ملائیکہ کو فرمایا کہ اس نُور کو سجدہ کرو جس نے سجدہ کیا وہ مقبول ہوا اور جس نے نہ کیا وہ مردود ابدی ٹھہرا اب اس دار دنیا میں نورُ الٰہی کا ظہور حضرت مُرشد محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مُشرب کی صورت ہے اور یہ لطیفہ راز دَرراز ہے شغل برزخ کی ورزش سے مدتِ بسیَار میں معلوم ہوتا ہے اور بعض بعض کو جلد یہ وَارد ہو جاتا ہے۔

# ابیات

شُغل بَرزخ جو بہتر ہے اے عزیز — اس لئے محبوب تر ہے اے عزیز
شُغل بَرزخ کو نہ چھوڑو رات دِن — اِس طرف سے مُنہ نہ موڑو رات دِن
کوئی دِن میں باخُدا ہو جاؤ گے — پیر مُرشد خَلق کے کہلاؤ گے
پاؤ گے تم بھی اِمَامت کا مُقام — دیکھ لو گے تم قَدامت کا مُقام
زِندگی جَاگیر اپنی پاؤ گے — خُلد کو تعمیر اپنی پاؤ گے
سَیّدِ اِبرارؐ کے دَربار میں — اَحمدِ مختارؐ کی سَرکار میں
رتبۂ غوثی و قطبی پاؤ گے — بادشاہِ دو جہاں ہو جاؤ گے
بَس حُسینؒ اَب بَس قلم کو تھام لے — خانۂ معنی رقم کو تھام لے
چُپ رہو اس قِصۂ بِسیار سے — باز آؤ اس بڑی گُفتار سے
یہ بیاں ہے مُرشد آگاہ کا — یہ بیاں ہے حضرتِ اَللہ کا
یہ بیاں ہے سَیّد اِبرارؐ کا — یہ بیاں ہے اَحمدِ مُختارؐ کا
پیشوائے اولیاء و انبیاء — مقتدائے انبیاء و اولیاء
اہل ظاہر زد بقال خویش شاد — اہل باطن زد بحال خویش شاد
رحمت حق باد دائم اے حسنؒ — بروای و بر آل آن شاہ زمن
یہ رسالہ برزخیہ شُد تمام — از طفیل آں شفیع خَاص و عَام

تمّت تَمام شُد رِسالہ نکات تعلیم برزخیہ فریدیہ بَعونہ تعَالیٰ ۱۳۰۹ ہجری ماہ ذیقعد ۱۴ تاریخ یوم جمعہ بعد جمعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِبَیْتِہٖ
وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ -